من قال فینا بیتاً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ

[illegible]

یعنی

مراثی مرزا دبیر

جلد اول

از کلام [illegible]

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں [illegible] طبع ہوا

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی جزیل نوالہ والصلواۃ والسّلام علی محمّد وآلہ

جناب جد علام حضرت دبیرؔ مغفور کے تصنیف کردہ یہ جلد اول جناب مولانا سید مظفر حسین صاحب قبلہ کی تحریک اور کارپردازان مطبع عالیجناب منشی نولکشور صاحب بغرض تقریظ و توثیق میرے پاس آئی از اول تا آخر دیکھنے سے منکشف ہوا کہ بحد غلط اور بکثرت مشتمل بکلام الحاقی ہے خدا جانے کن کن لوگون نے اپنے ذاتی اغراض و منافع کے خیال سے یہ تصرفات کئے ہین جس سے اصل کلام جناب جد مرحوم شایع نہو سکا مطبع معذور تھا جس طرح یہ ذخیرہ اسے دستیاب ہوا طبع کر دیا۔ مین نے باوجود کثرت اشتغال اور تغیر احوال کے اس جلد اول کو اصل مراثی جناب جد مغفور کے مطابق کر دیا ہے اور جن مرثیون کی اصل موجود نہ تھی انھین اپنی یادداشت کے موافق درست کر دیا ہے تاکہ شایقین کلام حضرت دبیرؔ انکے اصلی کلام سے بہرہ اندوز ہون مگر اغلاط کتابت و طبع سے معذوری ہے جسے اہل سخن خود سمجھ لین گے اور درست فرمالین گے بحمد اللہ اب یہ جلد اول بے عیب اور کلام الحاقی سے پاک ہے امید ہے کہ ذاکرین والاتمکین اور مومنین موقنین جناب جد مغفور کو ایصال ثواب اور اس ہیچمدان خادم آستان آل رسول کو دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائین گے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔ ثانیاً التماس ہے کہ حضرات مومنین اس مطبع عالی منشی نولکشور کی ترقی و بہی خواہی کو بھی ملحوظ خاطر عاطر رکھین گے کہ اسے ہمارے کتب مذہبی کی اشاعت سے ایک خاص شغف ہے والسّلام

کتبہ محمّد طاہر رفیع

۷ مارچ ۱۹۳۷ء

فہرست مضامین جلد اوّل مراثی جناب مرزا دبیر مرحوم

نوٹ :- بکثرت رباعیان مختلف مرثیون کے آخر مین ہین -

نوٹ :- آخر جلد مین بعض سلام بھی ہین -

ابتدا مین تقریظ جناب مرزا محمد طاہر صاحب دام بقائہٗ بھی ہے - آخر مین غلط نامہ بھی شامل ہے

بعون صانع بے مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

ذریعۂ اشک ریزی مومنین وسیلۂ حصول حسنات بعزاداران ائمۂ طاہرین مجموعۂ دلپذیر

یعنی

مرثیۂ مرزا دبیر

جلد اول

از کلام بلاغت انضمام سرآمد مرثیہ گویان نامی مداحان گرامی جناب مرزا سلامت علی صاحب دبیر مرحوم لکھنوی

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۱

کوہ رہ تمیز جو عقل کا گند ہوا
اور غار میں نبی کا وصی جلوہ گر ہوا
یہ کس کی آرزو تھا بے در روزنہ ٹھہر ہوا
جب سیپ بھی بنا درج گہر صدف ہوا

عکس رخ علی تھا وہ چند آفتاب سے
اصحاب کہف ہو گئے بیدار خواب سے

۳۲

سمجھو کہ تمہ عربی کا ہے یہ پیام
اے حق شناسو دین بر حق ہوا اسلام
سنتے ہی اس کلام کے گروہ عیب لا کلام
پیدا ہوئی ہے ان میں طریقہ میں ہیں غلام

آفاق میں نبی و علی تو اب آئے ہیں
خادم تو اُنکے نام پہ ایمان لائے ہیں

۳۳

تفسیر کسی علی کی ہے اک نیک نام نے
فرمایا السلام علیکم امام نے
سے دیا جواب سلام اُسکے سامنے
نہیں کہا اسے علیہ السلام نے

آگاہ ہو کہ دین کی اصل اصول ہوں
اس وقت میں رسولؐ خدا کا رسول ہوں

۳۴

بولے علی خدا کا ہی سب میں ہے پڑ ہان
لازم ہے ازغیب اور سنی سے ثمر عیان
پہچان لو علی کو جو تمہیں کہ کر یہاں
پہچان ان کو میں ہی ہوں عرض کیجئے

وہ بھی ہیں ایسے جیسے خردمند آپ ہیں
پھر صاف کہدیا کہ خداوند آپ ہیں

۵

پھر جواب میں بھی آپ نے سمجھی شہ کی راہ
جانے نصیب جن کے وہ سمجھا جہاں پناہ
مصروف ہیں یہ لکھنے میں وہ حب خیر خواہ
سب بولے کہ گواہی ہے یہی بس ہے جو گواہ
کیا منہ جو ایک وصف بھی ہم سے بیان ہو
ہر بات خوب ہے کہ خدا کی زبان ہو

۶

زودن تو زمین جو آسمان بنائے ہیں
جب ہے یہ عرش جان خدا آئے ہیں
قربان ذوالجلال یہ تمہیں کرنا ئے ہیں
کیا بولے کہ آسمان و زمین جو بنائے ہیں
سامان فلک یہ عزہ سے ہی شور و شین کا
دنیا میں یہ مہینہ ہے میرے حسین کا

۷

پھر کاشف علوم نے کیا آن کر سوال
آتا ہی جانے کا بھی ہے کچھ بھی خیال
یا بو جواب ہی کی شہادت و زوال ماہ و سال
رو کر کہا حضور نے پوچھا غضب کا حال
ہاں ایکبار سال میں بیدار ہوتے ہیں
اک بیکس و غریب کے ماتم میں روتے ہیں

۸

کل ہو گیا ہے ہجرت کا وقت ہے
کل ہم سے اے حسین کی رخصت کا وقت ہے
تھم جائے عصر شہادت کا وقت ہے
ہنگام عصر بعد خیمہ کی غارت کا وقت ہے
آباد ہو زمین حشر تلک خلق روئے گی
ایسی کسی کے گھر کی تباہی نہ ہوئے گی

۹

پیارا علی کا بندہ وہ ہوئی حسین ہمنام
ظالم نے جس کا ابن اکبر اختتام
دیکھی جب ان میں ہوئے تیرے صبح و شام
بے جرم ان کا خون بھی حرام
دل جانتا ہے جیسے کہ صدمے گذرتے ہیں
دنیا میں بھی حسین کو رویا ہی کرتے ہیں

۱۰

بیٹے بھتیجے بھی سر کٹائیں گے حسین
روئیں گے زن ہمیشہ ہیں
ہے بنت صرف کر تب شام نہیں
بے کس کے زخم فانی حسین
بولے نہ کیوں بلند کر دن شور و شین کو
سب روئیں اور باپ روئے حسین کو

۱۱

بابا علی کو دیکھ کے بولے وہ بے ریا
کیا بانوے خدا کی ارض ہے اپنا شاہ او صبا
نسبت از روئے واقعہ جب سے ہم غضب ادا
رو کر کہا علی نے کہ یا ماہر ہے اب

مرنے پہ بھی حسین کو ایذا وہ ہووے گی
جو قبر میں تڑپ کے مری روح روئے گی

۱۲

شبیر سے لپٹ کے سر محبوب کردگار
بولے حسن کے بھائی پہ پیارے حسین نثار
صدقے ہوں میں حسین پہ پیارے ابھی یا بار
نہیں بلا میں لیکے تسکین ہوئے نہ قرار

یوں کہہ کے اشکبار رہا اس نور عین پر
روتے ہیں لوگ جیسے ضریح حسین پر

۱۳

اتنا نہ ہو گا کوئی کہ لاشا اٹھا کے لائے
یا جا کے لاش پہ آنسو ہی بہا آئے
اہل حرم حسین سے ور دو چھپا ہی لائے
جب جا کے سینہ پیٹیں بیٹے گھر نہ آئے

روشن ہے حق پہ حال مرے نور عین کا
سو حکم ہے ابھی سے عزائے حسین کا

۱۴

اس گفتگو سے ان کا جگر تھر تھرا گیا
بند آنکھ رونے میں ہوئی دیکھا امام آ گیا
دولت سرا کو ناگہاں جب سے الوداع آ گیا
ارمان ہی سے آتے ہی دل میں خدا گیا

سنکر یہ حال سینے میں ناسور ہو گیا
وہ دن رسول کے لئے عاشور ہو گیا

۱۵

ننھوں کو دیکھتا تھا کفن کا رو ہو کے وہ نیک ذات
اکبر کے جو ڈرتا تھا نہ ننھے میں رات
آنسو بہیں کے جو بہیں آ کے یہ بات
سب نانا جان کہتے ہیں ان کا ننھا بات

ہو جگے کبھی ابھی تو نہیں ذبح ہوتے ہیں
نانا ابھی سے اپنے نواسے کو روتے ہیں

۱۶

نانا بھی نام پہ ہم ہے ان کے آ گئی ہے آ کے
بس اس کو حضور کا سر نانا غضب کا ہے
ان میری نانا پہ سر پہ بیٹھا اور وہ زار زار ہے
نہیں جدا تر ہے ان کا خواہش دو ہی جا ہے

راہ خدا میں سر بھی ہے حاضر گلا بھی ہے
پر یہ تو کہئے اس میں کسی کا بھلا بھی ہے

۱۷

وا بابا ان مصیبتوں کی آئیں نجات ہے
پہلے ہی موت آئے تو بابا حیات ہے
بابا بھلا یہ آپ کے رونے کی بات ہے
ہم پر یہ وقت ہیں پیدا کرو دنیا ہیں

واللہ اب نہ شیعوں کے ہم کام آئیں گے
سر دینگے جان دینگے انھیں بخشوائیں گے

۱۸

اب عرض ہے یہ اہل عزا کی جناب ہیں
پیغام ہیں حسین کا قیعیں کے باب ہیں
بخشش کے بیچ روز حساب ہیں ثواب ہیں
آب بہشت بہر جوانان حر ب ہیں

دنیا میں شمر تھا نہ شہ مشرقین سے تھے
اصحاب کہف تعزیہ دار حسین سے تھے

۱۹

قرآن میں ہے کتب کے سماں عیاں ہیں
صورت ہیں یہ کہ قدرت حق کی زبان ہیں
مسکن ہیں ایک بحر قد آسمان ہیں
ہستی میں ان کا حسین اور جوان ہیں

سن تو دراز ہیں پہ مسن کب وہ ہوتے ہیں
شبان اہل خلد کے سید کو روتے ہیں

۲۰

اس انکسار میں بہ خدا نجف زار ابد
دل کی صفا نگاہ کی صبا آنکھوں کی جلا
عفو خطا رضائے صدا قرب مصطفیٰ
طول بقا حصول نجات و دفع بلا

کیسا عذاب قبر نہ ہوگا فشار تک
آئے گی پیشوائی کو جنت مزار تک

۲۱

اصحاب کہف کا تجھے نہیں تیور کیا ہے
دل جس پہ اہل بیت کے معمور کیا ہے
بھیجتے قلب میں باسور کیا ہے
انسو پہ نزد تائید ر منور کیا ہے

رو کر ثواب روز جزا آج لوٹ لو ⁂
کل ہو نہ ہو عزا کا مزا آج لوٹ لو ⁂

۲۲

سن بھری شہ کی زمانے کی انقلاب سے
دنیا کی بود و باش ہے برتی حباب سے
بیرہیں آرزو ہیں حصول ثواب سے
ہر بار صبا جو چھو نہیں مگر شباب سے

تقدیر کے لکھے سے تجاوز محال ہے
طفل و جوان و پیر کا یاں ایک حال ہے

بند ۴۳

عبرت سے بھرا باغ ہے نزد ذوی العقول
ناحق نہ ہاتھ زیر زنخدان لیے ہیں پھول
صیاد و باغبان و عنادل ہیں دل ملول
آخر خزان ہے فصل بہاری کا کیا حصول

ہر رنگ بے ثبات ہے نیرنگ کے سوا
غنچہ کو کیا ملا ہے دل تنگ کے سوا

بند ۴۴

دنیا ہی کی غرض کے لئے نوبہار ہے
ان مجلسون کو بار ہا یہ در کار ہے
اب مومنون کو رونے ہی مین کیا انتظار ہے
روح جناب فاطمہ امیدوار ہے

حورین ادب سے مجلس ماتم مین آچکین
زہرا جنان سے رونیکو تشریف لاچکین

بند ۴۵

ہیں دو شہزادان نبی کے جگر پامال
جب چمن مین ہوا اب نو نہال
سب جسکی نسبت کی ہو دست خط و خال
ریحان کی ہے کہ جو سنبل ہے پائمال
جسمین حسین کی بیکسی

جسب لاکھ گلرخون کا رسالہ نہان ہوا
اک لالہ داغدار زمین سے عیان ہوا

بند ۴۶

دکھلاؤن اب رنگ گلزار کربلا
خضار کرد بنا دیئے نہیں زار کربلا
بیکس ہے اب یوسف بازار کربلا
منہ پھیرے اپنا فاقہ سے بیمار کربلا

ہمدم کوئی بجز دم تیغ دو دم نہیں
شہ کی جلو مین تم نہیں افسوس ہم نہیں

بند ۴۷

حال دل تشنگان نہ کھلا جبکہ سر جدا ہوا
ہرگز تری آنتا ہوا
تاکہ عدو مین جو ہے وہ
دریا مین جو ملا نہ وہ قطرہ جدا ہوا
لاشوں سے زہرا کی بیکسی کا جدا سب ہوا

بند ۴۸

بیٹھی ہین مسند کی گرد زینب سر جھکا
ہر بیکسی پہ زبان اب کھولے ہے
جو جاتے ہین بیٹھی سر جھکا
ہیں رو رہی نہیں جدا
زینب کی سر کی

کس شے مین اس عزا کے سوا اب مزا رہا
جب اُٹھ گئے حسین تو دنیا مین کیا رہا

پر اب بھی تم شہید و غمگین محسوب ہوتے ہو
اس انجمن مین فاطمہ کے ساتھ روتے ہو

مہلت نہیں سخن مین کہ دو پیکان جدا کرین
طاقت کہان بلند جو پیوست دہان کرین
قدرت کلام کی بھی نہین آہ کیا کرین
سنتا ہے کون کسکی کہ فریاد یا کرین
بے زخم شاہ دین کا کوئی عضو تن نہین
کانٹے ہین یہ زبان مین کہ جائے سخن نہین

سرتاج اہل عنا نے کیا فتح کا خطاب
خلقت سے جنگ کی ہے تری جان آب و تاب
ہا جسے کہین مانع نہ بہتر یہ تیغ تھے باب
سمجھے ز بندہ بڑی سختی نہ نے علمدار باب
لے فتح تھی تو والد مرحوم کے لئے
دل کی شکست چاہئے مظلوم کے لئے

جس دم ہوا یہ حال شہنشاہ کربلا
آفاق تنگ ہو گئے نظر کی سے سما
لکھا ہے یہ ہیچ ہے جہان مین فلک سے جدا جدا
نکلے صدا نہ گہوارہ سے سید ابن بلا
روشن وقار خامس آل عبا ہوا
چارون طرف کو نعرۂ صل علا ہوا

پوچھا ظفر نے کیا ہے تری طرف خرد و زین
نے عرض ہے کہ بیٹھے سینہ ہو حال سر نہین
پیدا ہوئی ہون بازو و آنکھ جبر سے آئین
پوچھا یہ ہی ایکمطلون ہون کہ کوئی رہین
فرمایا کب مجھے ترا احسان پسند ہے
ہر عضو تن سے آنکھ کا رتبہ بلند ہے

پنجون کو دیکھئے کہ مری تیغ ہنر بہم
حضرت کی آپ نے اپنا بنایا بابا ہم
مین فتح مین ظفر ہون سبارک ہے ارادہ کرم
مین صبر مین بلا ہون مین زہر مین ہون دوا سلام
تم پر بہت جناب الٰہی کا پیار ہے
جو چاہو اختیار کرو اختیار ہے

نصرت نے سمجھا اثر زبان کیا بیان
ہونکا ادا زبان سے جو مرا کرے جہان
کہیں علم کے سیاہی مین اور تو جو درد ران
اون تیغ و تیر کی کی وہ اور وان
مجھ پر جو کچھ گذرنا تھا یان وہ گذر گیا
مین کیا جیون مرا تو علمدار مر گیا

۲۵

دیکھا بلا نے باپ کی روئے سے کچھ قبول
مظلوم سے بلا نے کہا تو نہ ہو ملول
ثابت ہے ازل سے حصّہ و صیت رسول
ان سب میں ہیں کہ آپ بھی کرتے ہیں قبول

تو میرے ساتھ ہے مرے کنبے کے ساتھ ہے
لیکن پناہ خالقِ اکبر کے ہاتھ ہے

۲۶

اُمّی رہا جو صبر اسے پہنا دیا
ہلا کے سر ہمیں سے تمکیں سہا دیا
اب دیکھنا کہ عاصیوں کو بخشوا دیا
اُف بھی نہ کی زبان سے اور سر ہلا دیا

تڑپوں نگا میں نہ شمر کے بیداد و جبر پر
اے صبر غش کریگا تو پیاسے کے صبر پر

۲۷

او وقت و درد و رنج کی زینب بھی پیاسے
حلالی خنجر نے دیا اپنی کلا مرنے
ہم بھی نہیں قبول کریں کیا امر نے
اے بلا کو بھیجا تمہارے رب امانے

تسلیم کر کے شکر گذاری قبول کی
بھائی نے بے ردائی تمھاری قبول کی

۲۸

اُس وقت یہ قضا و قدر کی ندا ہوئی
مولا پسند طبع مبارک بلا ہوئی
نصرت قریب فاتحِ آلِ عبا ہوئی
فتح و ظفر کی جنگ بھی بر ملا ہوئی

ان کو گواہ زورِ خداداد کیجیے
ہو کر شہید صبر کو پھر شاد کیجیے

۲۹

سب رنج صبر کے بعد اٹھانا خوشی خوشی
بندہ ہوا انا المیان سے سنانا خوشی خوشی
عابد کے ہمدو کا غم نہ جانا خوشی خوشی
اور زینب کا وہیں کا نانا خوشی خوشی

کلثوم و سکینہ سے یہ وصیت نہ بھولنا
سیلی لگے تو بخشش امت نہ بھولنا

۳۰

ہادی نے قصد جب بھی اسے ایک ہی کیا
فرمایا آ سے متصل ہو ختم تعب
اشتون پر تیغ زنون نے زبر دیا
سب بندے تمہارا سے سلطان انبیا

تم نیک ہو کے واہ بدی ہم سے کرتے ہو
اٹھو گے کیسے دین میں دنیا پہ مرتے ہو

۲۲

جبرالانا من خیبر لیا فاتح حنین
وہ جد مین ہیرے اور بیٹے مین بحرالدین
عمران جد اور جان حسن بازوے حسین
جعفر سے چچا جو نشونی بھی زیبا برین

شانے جدا ہوے تو غرض کس قدر ملے
انعام کے نبیؐ سے نہ طالب تھے پر ملے

۲۳

جسکا غبار زر ہے وہ خاکسار ہون
حق جس پہ نثار ہے وہ بیقرار ہون
ناقہ کی جسکو بیٹھ ہے وہ ذرہ دار ہون
جسکا وطن ہے گھر زمین ہین وہ بیدار ہون

کعبہ ہے جسکا گھر مین وہ عالی مقام ہون
تسبیح جسکی خاک ہے مین وہ امام ہون

۲۴

زہرا کے گہر مین ہین در نایاب نہین سہی
قابل نہین ہین ابی کی سرکار اچھا نہین سہی
عصیان مین ہین ہون منتر نہین سہی
بہتر ہون نے بھی پیدا نہین سہی

پہرون مین سوچتا ہون کہ تقصیر کیا ہوئی
پرزے ہوے بدن کے نہ ثابت خطا ہوئی

۲۵

وجسکا آفتاب مین وہ آسمان ہون مین
ودو جہان مطلع مین ہین ابرسے جہان ہو نہین
باعث یہ ہیکہ وارث پیغمبران ہو نہین
سب ان مین جسکی بار ہا خلد جان ہو نہین

دیکھو بغور چشم علےؑ ولی ہون مین
مانو مرا سخن کہ زبان نبیؐ ہون مین

۲۶

پیچ بہو سمجھ مین بیسر کو ظاہر ہون با نہین
وہ جنید وہ جلال کو ظاہر ہین ہین نہین
سبب ہون نہین ہین مین مین مین ہون یا
ناصر نے روز ہیں نہیں بیل ہون نہین

ہادی نہین نبی کا نواسا بھی کیا نہین
مہمان نہ سمجھو خیر مین پیاسا بھی کیا نہین

۲۷

دامن ہی جسکا آنکہ تشنہ خنبت وہ مانع ہون
مسند کی اولی کی ہی ہے جسکی وہ چراغ ہون
دیکھو ہے جو بیٹا ہی اور اسکا ہے سرانع ہون
جب بین فرح جسکی ہو وہ شب باغ ہون

بر عکس کوئی ہو تو ہو رہبر حسین ہے
دل آئینہ ہے فخر سکندر حسین ہے

۴۹
کینہ نہیں ہے جو کہ بنی کے سینہ بہار ہے
کھل جائیں کسی کی سینہ بہار ہے
تنبیہ سے کہ بن جس خستہ بہار ہے
سیپاروں کا خلاصہ وہ سینہ بہار ہے
پرزے بھی ہوکے حافظ ایمان حسین ہی
مشکل ہی جسکا ختم وہ قرآن حسینؑ ہے

۵۰
کاغون تن وہ کہیں جو نبی کے سبکدہ
زمین بن سطح جہاں ایک یہ دو پارہ
اوراق انکے ہیں الفتہ بنی آرہ
سکتے سی بن بچکے حضرت جیسے چارہ
مولا کے قہر سے وہ زمین پر طپان ہوا
اک اژدہا بھی زمین یکایک عیان ہوا

۵۱
روزہ نہیں وعید نہیں جنت نہیں ثواب
نیکی نہیں بدی نہیں نار نہیں آفتاب
وہ جو نہیں ہیں جبریل فلک حجاب
نطق و نہیں حسینؑ نبی عرب نہیں ابتراب
اکبر سا نامراد نہیں نوجوانون مین
اصغر کا بھی جواب نہیں بے زبانون مین

۵۲
اژدر کی منہ مین در آیا وہ اژدہا
تن وہ تھا حسین کہ جب بار ہا
بہکے سے صورت کف بار یہ رہا
ناری تھا عذاب بنفس روح پر رہا
عقرب کے نیش کو شرر شعلہ تاب کو
دوزخ مین زہر مار گیا ہی عذاب کو

۵۳
قرآن ہے اگر لا الہٰ بنی نہیں نہیں حسب
زہر بھی خنجر بھی بدر و حنین نہیں ایک
اسکا خنجر ہے نبی زینب نہیں ایک
سکہ صدق ہی ایک اکا حسین ایک
طاعت کرو خدا کی نبی کی امام کی
اسکے سوا نہیں ہی کوئی بات کام کی

۵۴
بارگاہ وہ بانگ کہ رنگ زردان ہوا
تیغ عصا کے بد تو زنان ہوا
ناموس التفات کہ سر عیان ہوا
اور دہا ادا کہ بہر طبق آسمان ہوا
چلائی عافیت مین رہون کس مقام مین
مڑ کر یہ تیغ بولی کہ میرے نیام مین

۵۳
دشمن کی تیغ کہون یا چمن میں گری
یا پیچ موج اور دریا میں سرفگن میں گری
جلاد سے گرے سامنے اسباب زمین میں گری
جب اسلام مرکز زمین آداب بن میں گری
اوٹھکر کہا زمین نے کہ تعظیم کرتی ہون
بولی اجل حضور مین تسلیم کرتی ہون

۵۴
دیکھا جو ذوالفقار نے فتنہ [illegible]
نبی عرض [illegible] ابھی [illegible]
دیکھا جو [illegible] آ [illegible]
[illegible]
موجون کے بل کو دہیان مین ہرگز نہ لائی تھی
وہ آبدار تھی کہ لہو مین نہائی تھی

۵۵
اللہ رے [illegible] تیغ شہ زمان
غل تھا [illegible] علی الامان
مانند [illegible] تھی رواں دواں
قبضے سے [illegible] تیغ [illegible]
ضرب اک طرف کو سایہ سے اسکے مفر نہ تھا
پرچھائین بھی جو پڑ گئی گردن پہ سر نہ تھا

۵۶
[illegible] صفائی [illegible]
[illegible]
[illegible]
بھاگے ہوؤن کو زد پہ یہ لاتی تھی پھیر کے
دو کرتی تھی اور اڑی ہوئی رنگت کو گھیر کے

۵۷
[illegible] زنی تھی
[illegible]
[illegible]
چودہ کے سب مقسوم نظارہ ہو گئے
دو حصہ ہفت اختر سیارہ ہو گئے

۵۸
[illegible] دو نیم
[illegible] دو نیم
[illegible] دو نیم
[illegible] ذوالفقار سے [illegible] دو نیم
سایہ بھی دو دو سلاح بھی دو دو جسم و جان بھی دو دو
ہونٹوں کی طرح بات بھی دو اور زبان بھی دو دو

۵۹

جو سوتھا تو تیغ کا جمہ اور منصب ہے
قالب میں نہیں تیر نہ سمجھے یہ نیام ہے
ڈھال بیان کا نہ دل سپر نیام ہے
دامن کی قسم ہے تیغ ہی کی خانہ جنگ ہے
سچ تو یہ ہے کہ مسئلہ دان تیغ شاہ ہے
سر حرہ کے سب سے لڑتی ہے اور بے گناہ ہے

۶۰

کونتی بھی ذوالفقار قضا کیا ہے رن میں
طوفان و رخش و دیو بلا کیا ہے رن میں
وہ تیغ نقش عذاب جدا کیا ہے رن میں
ہاں عدو مہر دیا ورنہ کیا ہے رن میں
حق سے ڈرو تو مژدۂ فضل الٰہ ہے
توبہ کرو تو قبضہ میں میرے پناہ ہے

۶۱

بعد عدو بلا بھی نہ ہو کربلا کی تیغ
گویا قضا کا ہاتھ بھی دست خدا کی تیغ
دیکھو ٹٹی بھی فتح کے کھلے سر کی تیغ
جانیں بھی عقل بھی سمجھے نہ ستمگر نما کی تیغ
اس برق ذوالفقار کے جلوے کہاں نہ تھے
واں تھی جہاں زمین نہ تھی آسمان نہ تھے

۶۲

قالب کی نوید میں نہیں جان تھی نہ سر نگاہ
قطع نظر تو نے کبھی تیرہ نہ تھی ہر ایک راہ
دعوائے صدق میں کسے سلیح وجہت تھی سر براہ
سن اور لیل بھی اگر یہ تیغ ستم اشتباہ
آیا نظر نہ رتبۂ مولا سپاہ کو +
تیغ علیؑ نے قطع کیا ہر نگاہ کو +

۶۳

کلمے پڑھی فلک سے تو بجلی جدا ہوئی
ٹوٹی زمین پہ زیر فلک تو بجلی ہوا ہوئی
تھی جو وجود پر تو قیامت بپا ہوئی
سب ستم نہ سر سے جو ہوا بدن سے الگ بلا ہوئی
گھوڑے زرہ کے ایک نگہ میں ہزار بند
کاٹے ہزار طرح عناصر کے چار بند

۶۴

یہ ناز دیرینہ ستمگار ہر پہلوان کا جسم
تعمیر تن جو باقی رہی نہ کہیں قسم
ساری طرح ڈھال جدا ہی نہ تھی بنا جسم
تیغ ستم نے سر کو جدا کر دیا جسم
دل رخنہ رخنہ کرکے زرہ کو اڑا دیا +
طائر کو جال جال کو طائر بنا دیا

۶۵

گوشہ زرہ کا تیلیاں گری کی تھا یہ حال
شبنم کا جیسے صبح کو خورشید سے زوال
جب بڑھ گئی ہوا تو زرہ ہو گئی نڈھال
جب بہ گیا عرق تو سرے کی نشان

کڑیاں زرہ کی کھل گئیں صورت بگڑ گئی
کیا دن دہاڑے باغیوں پر اوس پڑ گئی

۶۶

جا حملہ میں سپاہ لعیں کو الٹ دیا
انبوہ نقش بند جبیں کو الٹ دیا
پھر کو کا نشانہ زمیں کو الٹ دیا
سینہ کیا فلک کو زمیں کو الٹ دیا

اثبات لائے نفی کے سب معترف ہوئے
واسو ار لام بن گئے گھوڑے الف ہوئے

۶۷

برپا بریں تھی خونِ جلیسینہ تیغ شعلہ بار
صف در صف تھا کہ زمیں کے پرداز برق دار
جو جو نہ تھا پیادہ تو گھوڑا خوں سے غبار
بیکسی میں تھا وہ نعل ہلالی بن آشکار

عکس قدم سے تھا یہ عیاں رزم گاہ میں
بجھتے ہوئے زمیں پہ ستارے ہیں راہ میں

۶۸

صف صف میں خوف فرق ہمیں قلاوزو اسحاج پر
زمین پر نشیمن سے اُڑ کے انقلاب سر پر
نکلا یہ دور سے نظر آتا اور وجہ
اتنے کمال سے ہند پر زین

اوڑتا تھا اسطرح کہ ملائک نثار تھے
دامان زین سے نور کے پر آشکار تھے

۶۹

نصرت پکاری واہ ید اللہ کے خلف
فتح و ظفر جھکیں قدم پاک کی طرف
کی عرض نصرت نے عصمت انبیاء بانجف
سبحان سرفراز ہوا پور حسن نجف

دیکھا جلال فاتح بدر و حنین کا
اب وقت ہے کہ صبر بھی دیکھوں حسین کا

۷۰

نصرت پکاری صبر کے کھلنے کا وقت ہے
وہ وقت ہے کہ سر کے اترنے کا وقت ہے
زینب کی فاطمہ کے لٹنے کا وقت ہے
دنیا سے اب حسین کے جانے کا وقت ہے

پیاسے گلے پہ تیغ کے پھرنے کی جاہ ہے
لیکن یہ بوسہ گاہ رسالت پناہ ہے

۷۱

نیزے لگے جو دنیا میں تیغ دو سر گئی
بھاگی ہوئی سپاہ جو اک جا ٹھہر گئی
پہنچی یہ اہل حرم میں جب خبر گئی
صفحے لہو میں مصحف ناطق کی بھر گئی
زخمی کو آکے ظالمون نے چور کر دیا
داغون کو زخم زخمون کو ناصور کر دیا

۷۲

زینب سنی ... کسی ... ان کے بین
قاتل نے ... سر ... ان ... بین
زخمی پکارا ابن ... کوئی بولا ابھی ... ہین
... ان ... اپنے ... بین
بولا یہ ابن سعد سے گردن ڈھلی ہوئی
قاتل پکارا آنکھ ذرا سے کھلی ہوئی

۷۳

سب ... ہین ... لگے تھے
... ہاتھ ... لگے تھے
زینب ... لگے تھے
... زخم فاطمہ ...
ہفتم سے ایک بوند کو مولا ترستے تھے
اوسن کی طرح دہوپ مین پتھر برستے تھے

۷۴

سب ... گئے تنہا ... نیم
... کس جگہ قدم
سینہ ... اور بھی ... امم
... زعفران ... حالت مین ...
قاتل سے پوچھا دیکھ کدہر غل یہ ہوتا ہے
ہے ہے حسین کہکے کوئی زین روتا ہے

۷۵

... گئین ... قاسم ... پیمبران آگئے
زین ... دوجہان ... آگئے
رونق ... زمین سے ... ناموران آگئے
... جفا ... آسمان آگئے
زہرا سے پوچھئے یہ قلق نور عین کا
تپنا زمین کا اور تڑپنا حسین کا

۷۶

وہ بولا کوئی ... ہوگا مین دیکھون بھلا کدہر
... کہ ... نکل
... بدن سے نکلا تھا ...
... ایک ... نکلی نہیں ...
اسدم ہماری فوج مین تو عید ہوتی ہے
مجھکو یقین ہے یہ وہی بی بی روتی ہے

۴۹

شہ بولے اور کوئی نہیں ہے بہن بہن
عاشق ہیں ہم حسین کی تشنہ دہن بہن
بیٹھیں پکارتے جاہ ہیں بیکلا جلن بہن
بھیجو کہاں کہاں تمہیں مری خستہ تن بہن

قاتل پکارا آگے بھی یہ باہر آئی تھی
شہ بولے جب سنان علی اکبر نے کھائی تھی

۵۰

شمر آکے جدا کرو یہاں جعفر کو یہاں
زہرا کہاں حضرت زینب کہاں کو یہاں
لیکن شمر زہرا کے آل عبا کو یہاں
زینب رسول زادی کی اولاد ابھی کو یہاں

سارے بزرگ مر گئے مجھ بے نصیب کے
میرا کوئی نہیں ہے سوا اس غریب کے

۵۱

اب آیا وہ مقام کہ غش ہو گئے حسین
یا سامنے حسین ہیں یا وہ زینب حزین
گرنے لگے تیغ و سنان سینے پہ بے عین
زینب یہ حال دیکھتی ہیں اور بین ہیں

نامحرموں کا دھیان نہ پردے کا ہوش ہے
یہ سب لہو کا جوش ہے الفت کا جوش ہے

۵۲

اے شمر بہن بھائی کے آؤں جو بولے
جانی ہے یہ بہن تیری ٹھیر آؤں جو بولے
چھوڑو نہ بھیچھے سے پہ بھیا آؤں جو بولے
چادر سے بہن نہیں اٹھاؤں جو بولے

پانی تو یاں ملے گا نہ زہرا کی جائی کو ؞
آنسو چھڑک کے ہوش میں لاؤنگی بھائی کو ؞

۵۳

وہ رونا بیکسی کا وہ گھبرانا یاس کا
وہ چھوٹنا دل کا وہ اوڑھنا حواس کا
کہنا کہ اب سے یہ کلمہ ہے حراس کا
اے شمر واسطہ علی اکبر کی پیاس کا

للہ تین روز کے پیاسے کو چھوڑ دے
صدقہ نبی کا اونکے نواسے کو چھوڑ دے

۵۴

بولا یہ سن کے شمر بہن کو یہ بھائی ہے
سینہ پہ جس کے بیٹھا ہوں زہرا کی جائی ہے
اب ذبح کرتا ہوں تو یہ ساری خدائی ہے
اے بنت مرتضیٰ تجھے کس نے بلائی ہے

کیونکر گلے سے تیغ کو تیری جدا کرون
سمجھاؤں کس طرح سے تجھے آہ کیا کرون

۳۰

اے شمر بہن تجھ سے گلے لگا لون تو ذبح کر
کچھ درد دل اپنا سنا لون تو ذبح کر
بیٹے کو قبلہ رو مین لٹا لون تو ذبح کر
بھائی کا حلق خنجر مین بچا لون تو ذبح کر

پانی نہ بھوکے پیاسے کو اے بدخصال دے
پر وقت ذبح آنکھون پہ رومال ڈال دے

رباعی

کعبہ کا نشان علی کے در سے پایا
معدن ایمان کا اسی گھر سے پایا
بیٹا جو علی نے ہے خدا سے پایا
جو کچھ کہ خدا کا تھا علی کے گھر سے پایا

۳۱

یہ کہتے کہتے بس ہوئی دم شمر اٹک گیا
کٹنے لگا جو سر تو زمین کا کلیجہ پھٹ گیا
بی بی جو رہ گئی تھی گھر سب کا چھٹ گیا
ہون لاش پر بہن نے کہا اور لپٹ گیا

مان کی طرح تھی عاشق شاہ زمن بہن
یہ بھائی بھائی کہتی تھی لاشہ بہن بہن

رباعی

جبریل نے دیکھا تھا جو تارا ایسا
اس کا بھی امام تھا ہمارا ایسا
آئے جو برابر اسے دنیا مین علی
اللہ نے ایسا پھر اوتارا ایسا

۳۲

ناگہہ یہ ابن سعد نے محشر بپا کیا
سامان غارت حرم مصطفیٰ کیا
اسباب لوٹ کر آراستہ نے کیا
زینب کی بھیون سر سے بے ردا کیا

ہلتا تھا عرش زلزلہ تھا مشرقین مین
برپا تھا ایک حشر خیام حسین مین

رباعی

جو چاہین نہ بڑھ کر دار زنا رو کرین
ہم ایسے ہین ہم حیا کا بر باد کرین
اس واسطے بھولا ہون بری بیکسی دیا
اب جاؤ دنیا کی سب بھی یاد کرین

بند ۱

آدم کا اور ہیں نبی آدم میں کون ہے
کہتا خدا ہے کس کو یہ دو عالم میں کون ہے
ذبح عظیم مصحف اعظم میں کون ہے
ہے کس کا چاند ماہ محرم میں کون ہے

جسکی خزاں بہار ہے وہ پھول کون ہے
جسکی دیت خدا ہو وہ مقتول کون ہے

بند ۲

ہر ایک حرف نام مبارک کا ہے حسین
اسکی جو صفت ہے یٰسین کا سر سین
یا ہے نقطین کی نون یہ عین کا ہی یا یقین
حسنین یہ علوم کا بحر ہے امین

بازوے دین و شرع کا جوشن یہ نام ہے
جسکے نگین عرش ہے روشن یہ نام ہے

بند ۳

بسم اللہ اور حمد سے آغاز گر نہ ہو
انجام کار کیا ہو دعا میں اثر نہ ہو
جسکو ولا حسین کی مد نظر نہ ہو
بطلان ہے کام سب نہ ہو جو ہو در

ہیں حاصل یقین و یقین مرتضیٰ علی
جس سے جدا حسین ہیں اوس سے جدا علی

بند ۴

ہے تاج عرش زینت دوش نبی بلند
ہے کار حق کے کام گزار اور کاربند
ہے نفس مطمئن وہ رضا یہ نیاز مند
راضی خدا ہے جو شہادت بلا بلند

سب کچھ خدائے عز و جل کے حسین ہیں
حاکم ابد کے اور ازل کے حسین ہیں

بند ۵

یوسف تھا نہ کلیم نہ کنعان نہ کوہ طور
پروانہ شمع قدرت حق کا تھا انکا نور
تھا آب گل بیخ ما اب آدم نہ نور و دور
اور تھی حضور ولیک نہیں جدا حضور

معدوم کائنات تھی موجود تھے حسین
شمع حریم خلوت معبود تھے حسین

بند ۶

مصحف ابھی نہ تھا کوئی جز صورت حسین
گل تھا نہ عطر گل تھا نہ نکہت حسین
شمس الضحیٰ و بدر دجیٰ طلعت حسین
کعبہ سے اوج عرش کا ہے سب قامت حسین

جو رنگ تھے کمال کے سب صرف کر دیے
اک صورت حسین میں صانع نے بھر دیے

۷

روشن ہوا مشتاق رخ الانوار سے قمر
یعنی حسین بیٹھ گئے پاس شاہ بحر و بر
دو سال کا تھا گل یہ بہ سید البشر
اور بار بار کرتا علی میں تھا جلوہ گر

سلمان کے ستارے پہ پھیرا لگا تھی
اس چاند کے نظارے سے روشن نگاہ تھی

۸

سب نے جو دیکھا بہ رخ نازنین پیار
دل میں یہ ... کہ لا یعنی یہ ...
بازگاہ ماہ سے تیرا ماہ نور جدا
اس کھیل میں کھیلا لب ادر اور مرتضیٰ

سلمان ہم سخن ہو مرے نور عین سے
جو تم کو پوچھنا ہو وہ پوچھو حسین سے

۹

بولا وہ سن ... سے یہ وہ عین
[illegible] ... ولو وہ سن
ان ... گیا سخن
[illegible]

بولا نوزادہ اس کا بیان ہے محال کیا
سلمان جانتے ہو نہیں خورد سال کیا

۱۰

کھلنے لگا مثل غنچۂ لب ان نور آب
فرمایا انس ماے زہرا ان دیجیے جواب
بیت بسیل ... میں شیخ ابصار شتاب
بچہ بولا نہا تھا اک آفتاب

دکھلایا بحر نور کے مرجان نے رنگ اور
تیور کے طور اور تھے چتون کے ڈھنگ اور

۱۱

ما بین لعل لب کے تھیں نوع گہر
پھیلا ہے دامنوں کی ... دو سیپوں میں
کانوں نے اپنے ...
[illegible]

الہام حق ہوا کہ درافشاں دہن کرو
بسم اللہ اے حسین بیان حسن کرو

۱۲

فرمایا نوزادہ نے ... سلیل
سلمان سنو ... بیل
... خلق ... جلیل
[illegible]

اتنا ہی اک سے ایک میں باہم تھا فاصلا
پڑھتے اور اون سے نہ اک دم تھا فاصلا

۱۱
تھا سن میں پاس آپ کو عمر اوّل سے قدر
دنیے ہی عالم تھے اور بیٹین سے مستفیض
سانت وستے ہیں ہمہ بر دکرتے ہر نظام پر
پر آفتاب قدرت باری کا تھا جلوہ
ہم اون دونون بھی عالم برنا و پیر سے تھے
روشن تھا سب کا حال کہ روشن ضمیر تھے

۱۲
بچہ ہزار وقت تو اوس میں عمر تمام
اور تھے ہر ایک فن میں اپنے ہی خاص و عام
جان کیا سکوت ہوا قبل لا کلام
فرمایا انا جو عقول رازہ بود اسکلام
مالک نے ہم سے جو کہا فی الفور وہ کیا
ہر ایک عہد میں یہ کیا اور وہ کیا

۱۳
سنی شرح اونکے دو میں بہ توحید ذو الجلال
دیکھا کیے کہ اپنی ولا کا نہ ایک بال
بتلے اسی ولا سے ہے ایمان کا کمال
اس ماں سے جو بچے نہ بنی پاک الفصال
جسنے کیا قبول وہ مقبول رب ہوا
جسنے نہ مانا مورد قہر و غضب ہوا

۱۴
بیعت نجی جو اس تقاضہ پر ہر ایک کو بین
تھا اون کے منہ پہ کبھی پکار ہے سخن
بن بن جو تیز کے سر سے مجنزنبا حسین
دونو مہر چشم خانہ بچہ جاں آفرین
سلک بیان میں غیب کے موتی پروتے ہین
اللہ کے بڑہائے ہوئے ایسے ہوتے ہین

۱۵
اون دونوں سے جہاد و وفا میں نہ کچھ بن پڑا
اور بھاگے جب میدان سے جیبر کی کارزار
آئے جو ہم سے ہمسر تیغ و یار
بابا کے دو نو لمن کے بھی بیان الذی نکار
اک اک کو درس خطبۂ توحید حق دیا
اور خاتمہ پہ اپنی ولا کا سبق دیا

۱۶
بابا یہ ہیں کہ تیغ میں جوہر سے ہیں کہان
رکھا نہ دادان شادی اون بیان سے کہاں
غنا ئش تنیہ نہ شمشیر کی کہاں
جہ بہ ایغ منقبت حیدری کہاں
یان گوش حق نیوش ہے نہ چشم ہوش ہے
نانا بھی اور پدر بھی تمھارا خموش ہے

۱۹
بچپن میں تھی یہ ملا امر کی زبان
بندے ہیں ہم نہیں ہیں [illegible] سر زبان
لکھا جو نامہ شہ نے [illegible] زبان
اب دیکھئے [illegible]

مولا نے جسکو قید گنہ سے رہا کیا
ہے ہے اسینے قتل انہیں بے خطا کیا

۲۰
فرمایا اسکو نہ تھی جب حضرت نبی ہے
سمجھیں ہوا انکا کسی کو جو مرتبہ ہے
نصب و لواے [illegible] تھا جو جنہیں زینت ہے
ہے آل مصطفی کی طرح انکا رتبہ ہے

تھا دور دور ساقی کوثر زمانے مین
پانی نہ بند شمر پہ تھا قید خانے مین

۲۱
اک دن حسین ابن علی نے بصد نظام
بازار گاہ علی میں بن [illegible]
بیکس [illegible] ساتھ عباس کے [illegible]
بارگاہ [illegible] زندان کیا [illegible]

چلایا شمر وقت عنایت ہے یا حسین
عاصی امیدوار شفاعت ہے یا حسین

۲۲
مولا کے گرد فرزند دعوت یہ اسکی صدا ہوئی
فرمایا قبول بار آلہ حق دعا ہوئی
حاجت بکار بی بی [illegible] کی حاجت روا ہوئی
بازاران اور خطا [illegible] عطا ہوئی

عباس نے یہ بڑھ کے کہا حق کی نور سے
امداد خواہ ہے کوئی قیدی حضور سے

۲۳
بولے حسین [illegible] شمر [illegible]
[illegible] جسطرح ابر [illegible]
[illegible] ہے یہاں [illegible]
[illegible] ابر [illegible]

دنیا مین ہم ہین کل کی ہدایت کے واسطے
عقبا مین عاصیون کی شفاعت کے واسطے

۲۴
[illegible] کہا تا مل [illegible] صدا
[illegible] روئی [illegible] نضا
[illegible] بیس [illegible]
[illegible] خادم [illegible]

پیارے ہین آپ نانا کے محبوب پاک کے
اب مخلصی غلام کی ہے ہاتھ آپ کے

۲۵

پوچھا چچا نے کیسی یہ بیتی سے جو ہوا ہے
فرمایا پھر یہ بس ہے کہ چادر کو ہوا ہے
فرمایا سر و پا کا برہنہ جو کھلا ہے
فرمایا ان کو میرے سر پر جو بلا ہے

پوچھا گذر ہوا کا بھی ہے قید خانے مین
بولا نسیم فیض علیؑ سے زمانے مین

۲۶

پوچھا کہ تمہیں بیمار ابھی کچھ خبر نہیں
بولا تمہارے لیے کسی جان سے کچھ نہیں
بولا کہ اسیری بھی ہے بہت سے یہیں نہیں
ہے یہ دنیا کو بھی تم بھیجا نہیں کوئی نہیں

گھر سے سواے چین اسیری کا نام ہے
فرمایا آج قید کی مدت تمام ہے

۲۷

زوار نے قرار دل غمزدہ کو دیا
اور ایسے امیر کے دربار کا لیا
ردیف و مدد بیکسی تھے شاہ اوصیا
سر عدل خسرو کون ہے کب

خم نخل باغ دین ہوا تسلیم کے لیے
سب سرو قد کھڑے ہوے تعظیم کے لیے

۲۸

خادم نے کہا چین مین زینب کا حرم ہین
پھر اور کہا منہ پر زرد کے حرم ہین
فرمایا رضا ہے کہ جو بیچھے اسیر ہین
زینب میں اہل حرم کو کچھ ایذا دل حزین

خوردون یہ ہین حضور کے احسان بڑے بڑے
تقصیر بخشواؤن گا اوسکی کھڑے کھڑے

۲۹

آ ناتھا یان غلام ابھی کر سب آ شتاب
بالکل بیانیہ [illegible] ہو کیا اور دو رے
نادم تھا او کہ یہ تھا ابھی قصور ہے
وہ خود خود او بھی ہے کیا حضور

اسکی رہائی کے لئے ارشاد کیجیے
خادم کو قید رنج سے آزاد کیجیے

۳۰

عابد نے کہا بولا کہ اکبر کا نام
یہ نام سن کے بولے کہ قبلہ انام
کس عزم نہ تمہیں نے کیا شاہ خاص عام
تو نہیں یہ مجھ سے کسی نے یہ بھی
بیکسی کے زینب کو بیچ بیچ میں بھی

پیش نظر شہادت شبیر پھر گئی
سینے کی اور موزے کی تصویر پھر گئی

۳۳

فرمایا یہ اسیر تو قاتل تمھارا ہے
کی عرض ہمکو حق نے یہی کر دیا اشارا ہے
قاتل بھی یہ بری ہے یہی حق کو گوارا ہے
ہم تو بھی کرینگے جو شیوہ ہمارا ہے

دشمن سے ہمکو بغض نہ قاتل سے کینہ ہے
سب سے مثال آئینہ صاف اپنا سینہ ہے

۳۴

بولے علی یہ شیر کا بھی اپنی کمائی ہے
فرمایا بے وجہ یہ حسین جانی کمائی ہے
فرمایا ہم نے سر کا نہ اپنی کمائی ہے
دیکھا سے سر نشتہ وہ اپنی کمائی ہے

فرمایا ستعد یہ دغا اور جفا پہ ہے
کی عرض ہے تو ہو نظر اپنی خدا پہ ہے

۳۵

اتنی دوست چاہیے دشمن پہ ہی تو ہو
زینب نے کیا یہ عرض کہ سر تن پیرہن پہ ہو
ہم ہیں حق میں صفا جو حسن پہ ہو
وار اوسکا ضرر نہیں اپنے تن پہ ہو

شاید یہ آئے راہ پہ حق کی خوشی کرے
حق حسین سمجھے نہ نجس کشی کرے

۳۶

بولے ستانے اسکا ہے تقصیر کیا ستا
بولے جو سر کی بھی اسکا دلبر کیا بھرا
بولے کہا سے اسکا ہمیں سر کیا دیا
بولے کہا جلا اسکا یہ سر کیا جلا

بولے ازل سے حصہ میں اسکو ستم ملا
کی عرض ہم کو رحم ملا اور کرم ملا

۳۷

بولے ہم ایسی سیرتی کا سر کہا یہی نصیب
فرمایا اسکا ہمیں ستم کہا یہی نصیب
بولے حرم کا لوٹنے کا سر کہا یہی نصیب
فرمایا چھین لیگا یہ چادر کہا یہی نصیب

ذلت ہے جبکہ چادر تطہیر چھین لے
عزت خدا کی دی ہوئی بے پیر چھین لے

۳۸

آسان ہے یہ مال وہ دولت پہ کس کو بخشنا
جو ہر بہادر و اون کا ہے تقصیر بخشنا
لیکن بڑا ثواب ہے تقصیر بخشنا
مجھ سے مصیبت و ستم تقصیر بخشنا

خادم کو اوسکی عقدہ کشائی ضرور ہے
وعدہ کیا ہے وعدہ وفائی ضرور ہے

۵۴

تقصیر عفو کرنی ہے ارباب عطا کا کام
تقصیر بخشنا ہے فقط کبریا کا کام
اور بعد کبریا کے ہے ختم الانبیا کا کام
[illegible] ہیں نیابت خدا کا کام
دریا سفید کرتا ہے رنگ سیاہ کو
اہل کرم وہی ہے جو بخشے گناہ کو

۵۵

بابا ہمارے باپ کی حجت کا واسطہ
بابا نبی کے خانۂ ویران کا واسطہ
خیر النسا کی عصمت و عفت کا واسطہ
[illegible] اولاد امت کا واسطہ
فرمایئے قبول شفاعت حقیر کی
لکھ لیجیے حضور ضمانت حقیر کی

۵۶

فرمایا [illegible] آزاد ہوئے
فرمایا [illegible] بیمار ہوئے
فرمایا جان کا [illegible] ہوئے
فرمایا [illegible] ہوئے
کیونکر قصاص قبل گنہ اے کریم ہوں
چھڑوا کے قید سے نہ ثواب عظیم ہوں

۵۷

یہاں واسطے [illegible] مرتضیٰ
پھر [illegible] مصطفیٰ
اب جا [illegible]
[illegible] حیدر
کیا ایسے حوصلے بھی کسی دل کے ہوتے ہیں
ضامن یہ میرے سامنے قاتل کے ہوتے ہیں

۵۸

بابا ہی کی شرع کے تابع ہیں خاص و عام
مذہب [illegible] نہیں حد انتقام
معبود جن کا [illegible] کیا کلام
[illegible] عفو کے شیدا ہیں [illegible]
گر حد شرع کیجیے جاری سزا یہ ہے
اور یوں جو بخش دیجئے بے حد عطا یہ ہے

۵۹

[illegible] شفیع ہیں
[illegible] شفیع ہیں
[illegible] شفیع ہیں
[illegible] شفیع ہیں
دن حشر میں کریں گے مدد یہ زمانے کی
یاں بھی ہو مشق عاصیوں کے بخشوانے کی

۴۳

ویسے ہی روٹھنے میں ہم انکو منانے میں
دیکھو جھکنا جھٹکنا کہ اوسے بخشوانے میں
بگڑا ہوا ہے کام عدو کا بنانے میں
مرنے ہیں جب تصور یہ بھی جلد بتانے میں

جو کہدیا وہی شدنی جانتا ہوں میں
اس جانے پہ انکا کہا مانتا ہوں میں

۴۴

سب لطف کا بیان نبی کو دلیر کیا
کہا سعتی نے زین ان کو سیر کیا
کہا جب یہ بخشش جو الغیر کیا
میں نے گناہ شمر نے جلد سیر کیا

محشر میں حق کو انکی شفاعت پسند ہے
سب سے خدا کے رحم کا درجہ بلند ہے

۴۵

بخشا ہوا ہوں حکم یا جاو جلد جاو
حسین کی سر کے معین لاو
کہا جو بخشش زندان قید سے آو
مر سکو بھی کان بخشش زینب کا ساتھ دو

کہا علی نے تیری خطا بھی معاف کی
بخشی خطا بھی اور سزا بھی معاف کی

۴۶

خدا سے لائے شمر کو جب کے سامنے
ایاں ان وہ جیت داور کے سامنے
بچے کو جا کے جا مرے لب کے سامنے
بیکسی حسین دلاور کے سامنے

کیا جلد عفو کا تو سزاوار ہو گیا
تیرے حمایتی سے میں ناچار ہو گیا

۴۷

اے شمر پھول نہ احسان حسین کا
اے شمر گلستان حسین کا
اے شمر پھیر دیدان حسین کا
اے شمر پھول بیابان حسین کا

خنجر نہ پھیرو جو پیمبر کا پاس ہے
انکے گلے میں نانا کے بوسونکی باس ہے

۴۸

اب سینے وہ بیان زینب ہائیں
انکو نہیں کیا شمر نے
جہان آج باد پھل ہائیں
نیچا حسین ودن دوہار

مد نظر ہے شمر کو ترکیب ذبح کی
دیتا ہے چار لاکہ کو ترغیب ذبح کی

۴۹

شبیر فرات پہ جو اٹھایا زینب نے
بنت و دوستان [illegible] لگایا زینب نے
پانی جو ملا دو کہا سب کے بہایا زینب نے
سب ہیں [illegible] جگر ہونٹ بہایا زینب نے

آخر ہلایا ظلم سے مدفن رسول کا
کاٹا چھری سے ہائے کلیجہ بتول کا

۵۰

نکالے ہیں چھالے نہ قوت پکار وہ
کہدن تمہارا بیا عبد ابر ہی بیاد وہ
رہتا ہے میرا ران و وہی اوتر ابیلے ساتھ وہ
سید بچ رہا تھا سر سے وال آزیانا وہ

قابو مین فوج و ملک ہے مال و خزانہ ہے
وہ وقت آپکا تھا یہ میرا زمانہ ہے

۵۱

آئے زمین پاو نیچہ بیعت تیر قضا علی
سر جنت کو حق ہیں جنت [illegible] علی
وہ دین بیت ہی ابیت کو حصہ دو اعلی
سنتے جمع مین کہ زمین اٹھ کا بیا علی

فریاد اہلبیت یہ سوے امام ہے
زینب کو اب وداع کرو دن تمام ہے

۵۲

رونے حسین جا بجا زینب ان [illegible]
بھیا زبان و زینت ہا کی جان [illegible]
سب بیہ دو رنگ کا ... زینب علی نے [illegible]
سب وداع غربت زنانہ جعفر [illegible]

پہونچے جو دربہ نزع کی ایذا کا حال تھا
چڑھتا تھا ویسا دم کہ اوترنا محال تھا

۵۳

آواز دی کہ غربت اٹھا ہار ارے ستم
سب سکینہ جا بجا بیٹے بہن ارے ستم
زینب تمام زمین سب جنت ارے ستم
سب ہے جو جن [illegible] ارے ستم

سب نے سنبھالا یون جسد پاش پاش کو
جیسے اوتارین قبر مین زخمی کی لاش کو

۵۴

تنہا جو نازی [illegible] مین زینب
بیچا جا بجا سب بیسین نے [illegible]
ہے جا اک [illegible] اور کہا [illegible]
حصہ عین [illegible] حسین [illegible]

بستی بسائی تیر دن نے جنگل مین سونیکو
خالی مقام چھوڑ گئے میرے رونے کو

۵۵

جانکنی [illegible] ہیں وہ دم [illegible] بیٹھے
ہے جان کھوئے [illegible] بیٹھے
[illegible] بیٹھے
[illegible] بیٹھے
[illegible]

کوئی نہ دادرس نہ کوئی پردہ دار ہے
اب وارثی پہ آپ کی دار و مدار ہے

۵۶

صدمے [illegible] آسان کر دیا
ہمت [illegible] کر دیا
کیا بات ہے [illegible] سامان کر دیا
[illegible] کا ارمان کر دیا
[illegible]

وہ قادر و قوی ہے ہر اک ناتوان ہے
وہ کبریا کی شان یہ بندے کی شان ہے

۵۷

شہ نے کہا کہ قطع کرو سب سے آسرا
بندے کی [illegible] کوئی بندہ کیا کرے
وارث [illegible] خدا
[illegible] نہ ہونا
[illegible]

بے فضل ذوالمنن کوئی طاقت نہیں ہمیں
اپنے ضرر کے دفع کی قدرت نہیں ہمیں

۵۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ممکن نہیں کہ زور مقدر سے چل سکے
اللہ کے نوشتے کو بندہ بدل سکے

۵۹

قاتل [illegible] کیا ہم سے ہو سکا
[illegible] کیا ہم سے ہو سکا
[illegible] کیا ہم سے ہو سکا
[illegible] کیا ہم سے ہو سکا
[illegible]

تم ہو جو اس گھٹین ہمیں اپنی خبر نہ تھی
محشر کا دن تھا آج کی یہ دوپہر نہ تھی

۶۰

[illegible] کیا
[illegible] کیا
[illegible] کیا
[illegible] کیا
[illegible]

اک گھر میں ہنس رہے ہیں تو اک گھر میں روتے ہیں
مرتے بھی ہیں زمانے میں پیدا بھی ہوتے ہیں

۷۶۱

جو بیبیان کہ بطن و سینہ مین زینت رہا کین
بیکسان مین نصرت کا وہی رہنما رہا کین
بے نفس کا چارہ مین بیچی وہ جنت ردا رہا کین
سفینہ نوح کا بھی وہی ناخدا رہا کین

۷۶۸

انصار جن کے جناب رسالت مآب ہین
[illegible] روشن تار شاہ والا [illegible] ہین
[illegible] زینب [illegible] حضرت [illegible] ہین
[illegible] ہین

نانا کو کون غار مین تسکین دے گیا
عیسےٰ کو کون دار سے گردون پہ لے گیا

کوئی بہو ہے اور کوئی بیٹی بتول کی
ہم سب امانتین ہین خدا و رسول کی

۷۶۲

بخشندۂ مقاصدہ و کلاہ دہی
خلاق جسم و روح و بقا و فنا وہی
دنیا ہی ان کے بطن مین یونس بقا وہی
ہر درد کی دوا وہی اور شفا وہی

۷۶۹

[illegible] نبی کی [illegible] ہین
[illegible] تھا اور سب [illegible] ہین
حافظ ہین [illegible] جنون ہین
[illegible] کا اب نہین
[illegible] الوداع

ان دونو سکنو نہین نہ قابو نہ زور ہے
پہلے شکم ہے مانکا پھر آغوش گور ہے

یاد آ گئی پھر نہ فاطمہ کے نور عین کو
ہو اذن ظالمونکا تو رونا حسین کو

۷۶۳

جو بے حرم رسول کی بیکس بے سر برہنہ ہین
جنکے بابا کی عزت [illegible] ہین
[illegible] ہین
[illegible] ہین

۷۷۰

[illegible] سپاہ
[illegible] آہ
دیکھا گروہ اعدا [illegible] بیکس پناہ
وارث نہ [illegible]

آخر بشر ہین خوف ہمین اہل شر کا ہے
کنبہ یہ اور کا نہین خیر البشر کا ہے

گردن جھکائے روتا تھا مرکب حسین کا
منہ دیکھتی تھین پاس سے زینب حسین کا

۶۷

کس غم زدہ بین عورت شبیر زرفشان

اک ہالہ سفید فلک سے ہوا عیان

اور [illegible] ہوا اتنا [illegible] رنگ [illegible] بیان

[illegible] جیسے شمع سے جو گرد زرفشان

جب دست عشرہ دار مین شہ نے لجام لی

منقار سے رکاب حسین اسنے تھام لی

۶۸

کرتا ہوا [illegible] تھا خادم رہا

[illegible] آقا سوار رہا

[illegible] دو کا رہا

[illegible] بہن کا رہا

یان کی خبر زمین کے فرشتے سناتے ہین

زہرا کو ساتوین سے جنا نین غش آتے ہین

۶۹

[illegible] جناب امام تھے

[illegible] شاہ انام تھے

[illegible] کلام تھے

[illegible] علیہ السلام تھے

شہ کو سوار کرکے یہ سوے فلک گئے

مرنیکو زمین خسرو جن و ملک گئے

۷۰

[illegible] گزر زمین

[illegible] نہین

[illegible] کمین

[illegible] ہی زمین

دلبر جگر یہ تیز چھری غم کی پھرتی ہے

اوٹھتی ہی بسملون کی طرح اور گرتی ہے

۷۱

دیتی ہے [illegible] بھائی جان

اب کا صدقہ [illegible] آن بھائی جان

زینب کہان کہان [illegible] بھائی جان

[illegible] بھائی جان

حاجت یہی بہن کی ہی بھائی روا کرد

نانا کی بوسہ گاہ کا بوسہ عطا کرد

۷۲

[illegible] بہم

[illegible] بہم

[illegible] بہم

[illegible] بہم

زینب کا دم قلق سے رکا سانس الٹ گئی

بوسہ گلے کا لیکے گلیسے لپٹ گئی

۵۰۱

[illegible]

سر خم کیا جو شہ نے سماعت کے دہیان مین
کچھ پشت سے صدائے ضعیف آئی کان مین

۵۰۲

[illegible]

بابا تو زندگی سے بھی اب نا امید ہے
تم کو سوائے بے پدری کیا امید ہے

۵۰۳

[illegible]

صدمہ ہو جلتی ریت کا اوس جسم پاک پر
آتی ہے وہ رگڑتی ہوئی پاؤن خاک پر

۵۰۴

[illegible]

اب ہے وہ درد جسکا کہ ممکن علاج ہے
قادر حضور جسپہ ہین وہ احتیاج ہے

۵۰۵

[illegible]

بعد از خدا جہان مین سہارا کوئی نہین
بابا سوا تمہارے ہمارا کوئی نہین

۵۰۶

[illegible]

لپٹا لو پھر گلے سے مین قربان ہو گئی
مشکل اب اور کیا ہے سب آسان ہو گئی

۹۵

قابو میں نہ تھا روکے نہ پایا دل آ گیا
بیٹھے اٹھ کے گرنے لگی جلتی زمین پر
بٹھلا لیا سکینہ کو زانو پہ بیٹھ کے
باندھے ہوئے [illegible]

عالم عجب سکینہ و شبیر کا ہوا
تصویر سے مقابلہ تصویر کا ہوا

۹۶

اب تک تھی آنکھ [illegible] تشنہ دہن کا جی
[illegible] میں بھی [illegible]
[illegible] میں آن [illegible]
[illegible] بیان [illegible] میں مبتلا

حالت وہ دیکھ جو پانی نہیں پیتے پیاسے کو
شہ نے کہا خدا ابھی تمہارے دلاسے کو

۹۷

القصہ جب [illegible] باپ سے بیٹی کی آہ کی
[illegible] یاد آ گئی
[illegible] یاد آ گئی
[illegible] یاد آ گئی

اس پیار پہ فرشتوں کے دل چاک ہو گئے
بیہوش خلد میں شہ لولاک ہو گئے

۹۸

پھر کہہ کے [illegible] پناہ
[illegible] شبیر آہ
[illegible] جو اب نہیں پناہ
[illegible] ہوا آہ

بٹھلا دیا سکینہ کو جلتی زمین پر
بیساختہ سوار ہوئے آپ زین پر

۹۹

دیکھا کہ ہیں سوار [illegible] بیکسی کی [illegible]
[illegible] زینب سے
[illegible] نے کہا
[illegible]

مہلت نہیں حواس نہیں دم میں دم نہیں
اتنا بھی پیار آپ کا اس وقت کم نہیں

۱۰۰

[illegible] سلطان دین بھی
[illegible] زمین بھی
[illegible] زمین بھی
[illegible] بھی

یوں قدم سے اوج زمین یان تلک ہوا
پہلا طبق زمین کا دسواں فلک ہوا

۵۵

جب [illegible] ہوا پیدا
[illegible] ہوا پیدا
[illegible] ہوا پیدا
[illegible] ہوا پیدا

آگے نہ دھوپ جاتی تھی نہ چھاؤن جاتی تھی
صرصر بھی پیچھے پیچھے دبے پاؤن آتی تھی

۵۶

کیسا عزیز یوسف کنعان جلو میں ہیں
عیسیٰ ہزار جان سے قربان جلو میں ہیں
تھامے عصا کو موسیٰ عمران جلو میں ہیں
جنات کیا جناب سلیمان جلو میں ہیں

روز ازل سے کل کی نجات انکے ہاتھ ہے
بندون کا کیا حساب خدا انکے ساتھ ہے

۵۷

[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

غل ہے کہ آرہا ہے نواسا رسولؐ کا
اب تو کچھ اور رنگ ہے زہرا کے پھول کا

۵۸

[illegible] ادھر
[illegible] ادھر
[illegible] ادھر
[illegible] ادھر

کیسا عروج شمس نہیں منھ یہ نور بھی
ٹھنڈی ہی ہے آج گرمئی بازار طور بھی

۵۹

[illegible] کرن
[illegible] کرن
[illegible] امان
[illegible] دامان

باطل پہ حق کو شبہہ یہ غالب یقین ہے
بے رونقی یہ کفر ہے رونق پہ دین ہے

۶۰

[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

سب جانتے ہین کل کے یہی دینے والے ہین
مُردے بھی ہاتھ قبر سے باہر نکالے ہین

۹۱

جس روز سے ہے چار عناصر کی شکل بنا
ہیں یک روان پہ چار طرف حکم سب بجا
چار دن سے گواہ ہیں یہ سب جدا جدا
ہے عین ذبح ہونے پہ بیتاب ان کی ادا

زہرا سی ماں پدر شہ بدر و حنین سا
نانا حبیب حق سا نواسا حسین سا

۹۲

گھوڑے کا نیک سایہ وقت یہ نور زمین ہے
بیدار یہ وہ اپنے خیال کا عرش بریں ہے
بعد از امام عرش زمین صدر بریں ہے
ہے پیچ پیچ زین یہ بعل الامین ہے

قرآن رحل نور امام غیور ہین
کرسی ہو زین آیۂ کرسی حضور ہین

۹۳

صابر بھی حلیم امام ایسا چاہیئے
منزل زمین جبر زمام ایسا چاہیئے
سب کا شفیع روز دنیا امر ایسا چاہیئے
خوش بیناہ و ناصح عوام ایسا چاہیئے

عز و شرف مین شہ کے کسے اشتباہ ہی
حقگی سپر ہین مہر نوبت گواہ ہے

۹۴

مضمون جو اپنے خیال نیا باندھتے ہیں ہم
آج اپنی زبان عربی کی ہم ادا باندھتے ہیں ہم
یارب قلم سے اپنے صبا باندھتے ہیں ہم
کھلتا ہے ہین عقدہ گرہ کیا باندھتے ہیں ہم

ہے فکر غرق یال کے حسن و جمال مین
چوٹی کے آرہے ہین مضامین خیال مین

۹۵

جلال ہے آسمان پہ ستارے ادب
آتے ہیں وہ اجلال کے سب ہی بیان ادب
ہے آتش بہ ضرب کی ہی گویا ادب
الماس کی طرح خنک و تر حوض ادب

سرکو ہتو زمین و فلک تھرتھراتے ہین
شبیر پیر و مرشد کو زین آتے ہین

۹۶

بانوئے جنت نسب ار تو میر وار ہے
کہیں اسکی صحن جنت بیر ہر دو کار ہے
بیچ بر جنا ادا یہ ابر بہار ہے
شمشیر اور ایلغ لیل و نہار ہے

مالک ہے ماہ نو سے یہ چرخ بلند کا
پہلے فلک پہ نعل گرا ہے سمند کا

۹۷

سیارہ ہون مین پھیر کے ہوا ایک بنت بنت
محبوب ہون نازو جبین پست کو زرہ بنت
زینب نبیرہ اپنے فن مین جمال مین در بنت
اب اسکا عمل زالہ ہے نجف جب سے ہین بنت
کل کا جو قصد آج یہ فرخندہ پے کرے
فردا سے حشر کیا ہے کئی حشر طے کرے

۹۸

لاکھون کمال اسکین مین پیدا ہین یک بیک
رکھا ایک عروج جو ہو بیان یک بیک
پیچھے بھی نہ دست نصوص عیان یک بیک
ہین اسکے عرصہ تنگ الامکان یک بیک
سرحد غرب و شرق سے آگے روانہ ہے
تار شعاع مہر اسے تازیانہ ہے

۹۹

ابخرے مین مرکے یال اسکے پینے مین پال ہے
کھینچے مین بال بالکے بیچ مرکو وصال ہے
تیغ مین ایسکی تو آہو کہ بال ہے
زمانہ پھر تجویز کا آہو غزال ہے
اڑنے مین راس چپ کسی جانب کو خم نہین
مڑنے مین سیدھی بات بھی کوڑے سے کم نہین

۱۰۰

کر دونگا اسکے دور مین باج و خراج بھی
ہر دن یتا ہے جب بلائین بہانہ بھی
مصرع مین بنا بہت تازیانہ بھی
بہرہ اسکا اور کے صفی کے گھوڑوں روانہ بھی
قدغن ہے شاعرون پہ یہ اسکا جہان مین
ساکن حروف آئین نہ میرے بیان مین

۱۰۱

کھینچے گی دور ہنسے کی اکی کھینچ ہے
اب صد گنا ہے [illegible] مین کرو نہین کیا
[illegible] ہے الجبرا ہے جدا
[illegible] ہے خفا
جھگڑا پڑا ہے لفظ و معانی کے فرق مین
معنی تو اسکے غرب مین ہین لفظ شرق مین

۱۰۲

کہ برج صنا تاج اسکے ہین [illegible]
[illegible] مین گونہ [illegible]
[illegible] اسکا لالہ زار جہان [illegible]
[illegible] ہے
بخشین گر آدمی تو جواب اون کو صاف دون
پوچھو جو اس پری کی پہیلی تو قاف دون

۱۰۳

قالب نسیم اسکا پری رخ نسیم ہے
پیوست اسکا باب خلد نعیم ہے
دیکھو باغ اسکا تو عرش عظیم ہے
جلد اسکی صاف آنکھ باخبر یتیم ہے

بو اسکی شیر بوند عرق کی شرارہ ہے
نقش قدم ہرن ہے تو سایہ چکارہ ہے

۱۰۴

شہ ہے دست حق پرست پہ سجا سر ہے
پیدا ہمین جلوہ آگ کی ہے اسی خون جدا سر ہے
زلف لاتے تیغ زن کی ہے نفا سر ہے
نیمچون دو دن ہر ایک پہ اوج شام سر ہے

رخ بادلون کے رخش کی جانب سے مڑ گئے
کیسی ہوا ہوا کے فرشتے بھی اُڑ گئے

۱۰۵

حضرت نے غافلون سے کہا ہوشیار رہو
ای قاتلان آل عبا ہوشیار رہو
کافرو نہیں کہہ رہی ہے قضا ہوشیار رہو
نزدیک ہے عذاب خدا ہوشیار رہو

سیر جنان ہے بادۂ حب حسین مین
اک نشۂ حلال ہے یہ نشاتین مین

۱۰۶

ہین جان جن مین رسول کی مین زین تن کا گواہ
بالکان رسن تشنہ لگا ہین ایمان گواہ
ظالمو مین بھی ہین سب مین ہون دو جہان گواہ
نفتمہ ہے پانی بند ہے آب روان گواہ

جاری ہے کیا زبانون پہ کسکی یہ نہر ہے
مال یزید ہے کہ مری ماں کا مہر ہے

۱۰۷

سیکان رہین نامرِ سے کھا ہوتے ہیں
کافر ہمارے سر پہ سے ہیں کالمون بسے ہیں
تنو سے ہمارے تنگ ہیں سہی کالمو سبھے ہیں
پیکان کالمو نہیں ہیں کا بلا سبھے ہیں

دنیا خراب الیونکی عقبا زبون ہے
خون محمد عربی میرا خون ہے

۱۰۸

اون ظالمون کو پیاسنے اسدی بلا دو
فوسے ہلا کے تیغ پہ تیغ ہے سپر بنا دو
ہر ایک پیاسکا رد بھی مہر گرد دکھا دو
صد حیف ان کی مہر نبوت لگا دو

جبین ازل سے مہر نبوت خدا کی ہے
پہلی وہ پشت فاطمہ کے دلربا کی ہے

۱۰۹

ہم ہین خدا کا علم، علمدار ہین ہم
ہم ہین ولاالامر کی نصرت کو سزاوار ہین ہم
آئے ہین بابجا مصحف زیبا ہین ہم
ہین یادوتن کے بعد دل مصطفا ہین ہم

قرآن مین امام ہے قرآن امام مین
جس طرح لام الف مین الف جیسے لام مین

۱۱۰

زینب سے عمر مین جو بڑا تھا گرہ کشا
اور ہے حسین جن سے یہ بیان تین برس
بچپن مین اسکو لے کے چلے ہین کہین عطا
بخشا ہے اپنے ہاتھ سے اپنے نبی مصطفا

حقا یہ خاص حلے بہشت برین کے ہین
بخیہ مین رونگٹے پر روح الامین کے ہین

۱۱۱

نانا نبی پدر صاحب دولت و نسب ہین
بردہ دری بہی ہے ادب زنان مین ہین
بھولی ہوئی ہے ایمان کے متقابل سب ہین
بیتخت کے کہین ہے زبون ہے کہین

ممکن ہے زور و زر سے یہ رتبہ کسیکا ہو
جسکو خدا کرے وہ نواسا نبی کا ہو

۱۱۲

فوج اولیا بہی ایک ہی باپ بہی پنجتن جہان کہان
صاحب علم ہزار دو ہزار ہین یہ باپ بہی کہان
بیٹا ہے ایک بار مثل تکلمون نیابت کہان
آٹھوین مین ایک ہے ثانی حیدر اولوالعزم کہان

بھائی یزید کا کوئی مثل حسن بھی ہے
زینب سی عابدہ کوئی اسکی بہن بھی ہے

۱۱۳

بانہین سے گھر آکے دیکھے اور لب پہ آئے آنکھو
جب بیٹھے ... آئے [illegible]
بچپن مین بہی ایکا یادو ہی جو ... آنکھو
روح القدس ہے زمین ... جو آنکھو

زیر نگین زمین ہے کچھ آسمان نہین
انگلی مین مہر خاتم پیغمبران نہین

۱۱۴

فرزند اسکا جب بہی برابر ہو نہ ہوئیگا
زینب بہن ہے یہ اسکی ... تو نہ ہوئیگا
سلطان دین وہ باپ ہے یہ بیٹا نہ ہوئیگا
دنیا اگر ادہر سے ادہر ہو نہ ہوئیگا

پرسچ غلط سناتے ہین مخبر پلید کے
دیکھی خدا کب آئی ہی گھر مین یزید کے

۱۱۵
کس بات میں یزید پلید کا ہے ہم سے مقابلہ
بوجہل کا رسول امم سے مقابلہ
بلبل و بوم کا لوح و قلم سے مقابلہ
کس غول کا چراغ حرم سے مقابلہ
قبلہ کو قبلہ دین کو تم دین سمجھتے ہو
پھر کیا سمجھ کے عقدہ کشا سے الجھتے ہو

۱۱۶
نانا مرے ہیں قبلۂ اہل زمن بھی
دیں قاسم و داد ہیں بو حسن بھی
اول ہیں جن کے نانا کی سر و علن بھی
آخر میں السلام علیک یا نبی بھی
نانا پہ جب تلک نہ درود و سلام ہو
جبریل کی نماز نہ کوئی تمام ہو

۱۱۷
حضرت کی دین و کفر کو آئینہ کر دیا
ظاہر سبھوں پہ عیب کو آئینہ کر دیا
اعدا نے اپنے دل کا عیاں کینہ کر دیا
زردہ حسین کا جگر و سینہ کر دیا
حسرت کے اشک تیغ دو پیکر کے بہہ گئے
غصے سے دانت پیس کے جوہر بھی رہ گئے

۱۱۸
زینب کو اور نجف کو لٹے شاہ دیں پناہ
عدو بیر سے فاطمہ عدو ہے سب گواہ
عدو بیر ادھر کہے عالم سے الا ہے سب کی نگاہ
کہا سر ادھر ... بے گواہ رہے ہیں نہیں شرمناک
آسکے بڑھے سنائیں حدیثیں رسول کی
مانی نہ کوئی بات نہ میری قبول کی

۱۱۹
ہر تن نہ گوارا ہے تو ذوالجلال ہے
زینب بھی صبر ترا ایسے بے مثال ہے
وہ ہیں ہیں وہ بھی لیں جو اسد ذوالجلال ہے
ہاں تیغ حیدری کو ذرا ارتحال ہے
بسم اللہ آزماؤ خدا خوش رسول خوش
زور علی دکھاؤ خدا خوش رسول خوش

۱۲۰
وان تو یہ حیدری جنگ بڑھی آسماں کی
یاں تیغ پنجتن کی ہے بھی بیاں کی
نعمت یہ پاک کی شکر آہی زباں کی
حضرت نے دوست لوبی تو الاماں کی
سایہ بڑھا ہوا یہ ادب رکی ہوئی
سب کھینچی ہوئی سوئے مولا جھکی ہوئی

۱۳۱

تھا اُن کا پاسبان جو ہر اود و انفعال سے
یا عندلیب سدرہ اُڑی شاخسار سے
یا برق کوندتی ہوئی ابرِ بہار سے
یا نیمچہ وار فیچ کا نکلا غبار سے
ضو تھی ہلالِ تیغ میں کس آب و تاب کی
کین دیجیان کمان کی طرح ماہتاب کی

۱۳۲

دنیا ہو اندھا نقیب اور بپڑ گیا
جا کو ڈھونڈ بڑ بڑ سر نہ صدا کا غضب بڑ گیا
یا سینہ نیا مرے فرمان رب بڑ گیا
آ کر زمین سے دستِ طلب بڑ گیا
اُچھلیں سگ اب زمین کے طبق چار چار ہاتھ
لے گی یہ جان لاکھوں کی بنکر ہزار ہاتھ

۱۳۳

حیران تھی عقل تیغ کی عز و وقار سے
پیکر تو ویسے قدرت پروردگار سے
بڑھیاں اور پیکر وہ فزوں تھی ہزار سے
پڑتی تھا عجب بدن پہ ذوالفقار سے
دل خواب میں حسین کے غم سے اچھل پڑے
اصحاب کہف غار سے باہر نکل پڑے

۱۳۴

اعراب جو بنا سینہ تھی جو دلائل ذوالفقار
بنیش سے عیاں سرِ جبل تھی بنیک ار
گرہ سے نکرہ ان ہجا الف تھی آشکار
فتحہ سے فتح باب ہی وقت کارزار
ہر قبضہ نے جگہ جو سرِ دست پائی تھی
قبضہ میں فتح قاف سے تا قاف آئی تھی

۱۳۵

وان بلے صف شکنی کی ہو در دبا پاتا تھا ان
کہتے ہ صف شکن میں ادب یا کی ثقیں عیان
کہتے ہ جنگ بند زمین لے دو دری جوان
جنھنجا یا ابجر سے کہتے سرجو بیان بان
المحرب کی ہر ایک طرف دھوم دھام تھی
جو تیغ تھی بھووں کی طرح بے نیام تھی

۱۳۶

وان جا پہونچی الفوں سے کہ کرد و زرہ چھا
اتنی کہ بنا ہی حسن شجاعت کا اوج تھا
ہلچل پڑ گیا جو بالا سے وہ عدل حضور تھا
اول ہوا جو کرتے وہان وہ عروج تھا
حضرت کے مرتبے کی کسی کو خبر نہ تھی
دو نو جہان تھے قبضہ میں تیغ دو سر نہ تھی

۱۳۲

ہان قیامت سے کھڑی ہوئی برچھی نیستان
کچھ جوش میں جال کر کے لگی جھنجھنے زبان
چھوڑو دو تیر جھکا دے سے جیسے میں ناگہان
نیزہ چال بل کے بڑھے ہی مثل پہلوان

ہٹ ہٹ کے یون یلان سیاہ دغل گرے
گویا علے فلک نے کہے منہ کے بھل گرے

۱۳۳

جس مورچے میں بجلی فتح و ظفر گرتی
بالے سے مر کے روکو کو دو دانہ ہی گرتی
جو صف اڑا کے نکلا ... جو سر ادھر گرتی
بیڑہ نہا نہا کے لہو میں نکلا

عالم نہ پوچھو قطرہ فشانی کے حسن کا
جوبن ٹپک رہا تھا جوانی کے حسن کا

۱۳۴

بجلی غضب کی لشکر ابن زیاد پر
چلنے نہ دل رفیق خدا قوم عناد پر
رن میں روان ہوئی نیزہ تیغ جہاد پر
آنکھیں کھلے جہاد کی ماردیا پر

سبکی نظر سے نوح کا طوفان اوتر گیا
اک نیزہ آب تیغ سر دو سے گذر گیا

۱۳۵

آئے کبھی ... کبھی ... پڑی
نیزہ جو ... لڑائی تو دنیا ... پڑی
... بعینیون سے ... نیزہ ... پڑی
... زنانہ ... پڑی

اٹھی گری بلند ہوئی پست ہو گئی
پی پی کے مے کشوں کا لہو مست ہو گئی

۱۳۶

جو ... سر کو ... منہ کی کھا گئے
جا کے تیغ سے ... جو ... جھکا گئے
... بیٹھیوں میں ... گئے
... نیزہ سر ... تخت الثرا گئے

ظلمات میں یہ تیغ پہ قبضہ کیے پھری
یونس کو جیسے بطن میں مچھلی لیے پھری

۱۳۷

... سر کو ... جو ... لگی
آئے ... جو ... سرون سے ... لگی
... جو ... جب ... لگی
... الکے ... الیمن جو ... لگی

تاثیر چشم زخم بدون کو دکھا گئی
مثل نظر بدن کو لگی اور کھا گئی

۱۳۱

نیزہ بنا جو سانپ لیے نیسان تھی
بازو پری کی جو سپر کی تو برزن ابان تھی
دکھلائی تیغ نے جو روانی تو جان تھی
کھینچی ادا ابرو جو ادا کی کمان تھی

کی خودسری جو خود نے بنیاد سر نہ تھی
پشت و پناہ کیا ہو کہ پشت سپر نہ تھی

۱۳۲

بھالا نگاہ جو تو بینوں دو دیکے تو اللہ کی لگی
پھر کا سمند دوڑ تو چمکا ارے لگی
ہیبت تھی تیغ دو دو ہی بار لے لگی
گنبد کا جو گنبد سے و دوار لے لگی

اوصاف لاجواب سے واقف زمانہ تھا
میزان ذوالفقار کے پلہ پہ کیا نہ تھا

۱۳۳

جیحان جو جیب میں سب رات ہو گئی
رن میں زمین پر پردہ ظلمات ہو گئی
پیادہ سر میں سر دن کا ارے بات ہو گئی
بعض تاریکی میں ایسے اب رات ہو گئی

جوہر نے سب چمک کے شرارے دکھا دیے
پھر دن کی دھوپ رات کے تارے دکھا دیے

۱۳۴

[illegible]

کہہ غرب میں رواں تو کبھی سوے شرق تھی
پانی تھا ایک موج مگر فوج غرق تھی

۱۳۵

نیا گھر تیغ جو نعش ہو کے آیا سر تھا
زہر سے سر سے سینے میں جب سے آیا تھا
تیغ بیان دل سے گزرا غضنفر سے آیا تھا
زنبور سے تو زنبور سے سنگ میں بھی سے آیا تھا

جو کوہ تھے وہ کاہ سے دبلے نظر پڑے
پانی سے پتلے خاک کے پتلے نظر پڑے

۱۳۶

دل ایک جان نعش پر ایمان بھی سے گر گئی
سر نیچے نیمہ زمین و میدان بھی سے گر گئی
[illegible]
[illegible]

چہرے سے بنی صف لشکر جدا ہوئی
بت خانے سے شباہت منبر جدا ہوئی

۱۳۹

جھکی ہوا پہ تو پیچھا کیے سرک گئی
پیکر بند عرب پہ بلا سے سر کہ جھک گئی
جب سر زمیں پہ تیغ تحت الثریٰ سے گئی
چھینیں لگے جو زخم خدا سے کہ بہہ گئی

طاقت نہ شش جہت میں رہی ایک وار کی
تیغیں دوہائی دینے لگیں ذوالفقار کی

۱۴۰

ناگاہ چلتے چلتے رکی راہ میں حسام
مُو چال نا تمام کو سبحان ہوئے امام
حاصل ہوا حضور کو دو وقت کا مقام
[illegible] جہاد ہونے لگے سب اُدھر تمام

باقی حرم کی فکر نہ یاد پسر رہی
نہ راہ کی نہ راہزنوں کی خبر رہی

۱۴۱

سینے کی یا پشت پہ نہ لشکر کی ہوتی یاد
ہاں اپنے بیٹوں کی یاد نہ اکبر کی صورت یاد
نہ بھی قاسم کی یاد نہ اصغر کی صورت یاد
یاد ہی تھا نہ برادر کی صورتیں یاد

پر مہر اپنے قتل کے محضر کی یاد تھی
حضرت کو سب سے الفت امت زیاد تھی

۱۴۲

مولا نے ذوالفقار کو زیب میان کیا
مولیٰ نے زخم جیب میں پنہان کیا
[illegible] نے قصد فتح خیبر کیا
لاکھوں نے قصد قتل شہ [illegible] کیا
نرغہ تمام گرد امام زمان کیا

خیمہ میں یون تڑپتی تھی عترت رسولؐ کی
قبریں لرزرہیں تھیں علیؑ و بتولؑ کی

۱۴۳

کہنے لگے یہ بد سوار [illegible]
اور اپنے بیدلوں کی قطار [illegible]
[illegible]
چاروں طرف تھی زمین [illegible]

نیزوں پہ شاہ دین نے جگر وقف کردیا
تیروں پہ سینہ تیغوں پہ سر وقف کردیا

۱۴۴

اے فاطمہ [illegible] یاد شاہ دین
[illegible] فاطمہ بیکس حسن
[illegible] ہو یا نہیں
[illegible] شہید ہوا بیراں زمین

پرسا دو فاطمہ کو نبیؐ کے نواسے کا
مظلوم کا غریب کا بیکس کا پیاسے کا

۱۴۵

حضرت کے سید زادون نے ایذا اٹھائے کہان
بولا کہ تن کا جو ہم حسنین بیان
حسنین کا حال ہوا بولی بے فغان
ہارا ہو شنوف کے زکر سے ناگمان

ہفتم کے چھوٹے پیارے کو بیہوش کر گیا
میر پیشوا بہشت سے وہ ناوک گذر گیا

۱۴۶

زہرا بین پہ ہو دوے کہ یہ حضرت بتول
کہتا ہو تو دولون مین غم سے نہین ملول
جب ہو رہا تھا اس زمین پہ نانا کا نزول
زینب تھا ورد زبان یا نبی رسول

کیون مہر مادری سے نہ زہرا ملول ہو
نرغے مین ظالمون کے جو ابن بتول ہو

۱۴۷

قاتل نے تشنہ لب کے بہانے زبان ریغ
اور زینت عطش کی بری صدیت لکھو
کر سیب خلد ہاتھ مین تھا سو بکھری گئی
سیب پیمبر کی نہ پکڑے نہ شاہ نیک جو

آخر یہ دلپہ رنج و ملال عطش ہوئے
وہ سیب خلد منہ مین لیا اور غش ہوئے

۱۴۸

روتی تھین بین کر کے مرے مہر و وفا بار بار
کیون تم زمین درد ہو پار ہو کیون جی بے قرار
بیٹی نہین وہ جو دیوانہ ہین بھی بی بی ہی اضطرار
ہم کیا تمام گن جب بین ان اشکبار

روئے زمین پہ قتل وہ مظلوم ہوتے ہین
بچے شہید جنکی شہادت پہ روتے ہین

۱۴۹

رضوان نے بڑھ کے ہمر زمین بیان
وہ سیب خلد مین جب آیا ہوا خلد کو روان
جانا تھا خلد مین کہ زمانے سے آمی عیان
سب ریاض بیٹ پر کے سے تلین فغان

پانی جنانکی نہرون کا سب لال ہو گیا
رضوان یہ حال دیکھکے بے حال ہو گیا

۱۵۰

دو دن تلک تو فاطمہ نے جو ہوا ہوا
ہانشو کو جہان مین تلاطم سو ہوا
وقت روان ہوئی شر تازہ بپا ہوا
اور بر درد و داد کا بپا ہوا

نہرین تمام خلد کی بہنے سے رک گئین
شاخین بھی کانپ کانپ کے طوبی کی جھک گئین

۱۵۱

نیچے جوان جنان ہین جو طائر تھے با ادب
ناخون کی چونچ سے وہ بیاکرتے تھے سب
پیاسے تھے اور نیچے تھے اپنی وہ تشنہ لب
آیا انہین تصور کا جب وقت پر غضب

ماتم زدون کی طرح سے باہم گلے لگے
منقارین رکھہ کے بازوؤن مین لوٹنے لگے

۱۵۲

جا کہین فاطمہ سے جبرئیل یہ بلاؤ
نانا کہو نبی سے کہ تڑپے ہے جلد آؤ
بھیجو نبی سے جبرئیل کہ پہلے یہ بتاؤ
بیٹے حسین کی خبر تعزیت سناؤ

آئی خبر مکان سے خالی مکین نہین
بی بی دوہائی سدرہ پہ روح الامین نہین

۱۵۳

اک سمت کو یون شور ہے طائر نہ اک بار
دل سوختہ نکلے سینے سے جلاد تھا سوار
پھر لاؤ نہ فاطمہ کو رہی تاب زینہار
[illegible]

اب تو کسی طرح یہ قلق کی خبر کھلے
ورنہ نکل پڑونگی مین جنت سے سر کھلے

۱۵۴

ناگاہ غل ہوا اور جنت تہ و بالا ہو گئے
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شہ پر سے خون ٹپکتا ہے آنسو بہاتے ہین
دنیا سے پیٹتے ہوئے جبرئیل آتے ہین

۱۵۵

اب حاملان عرش سے پوچھو پیمبر کا حال
حافظان لوح و قلم سے کرو سوال
وہ بھی ہین اور سب کے سب ملک دین بصد ملال
اے بی بی ان سے قتل کا [illegible]

یہ بھید اہل عرش بھی کچھ کھولتے نہین
منہ پر پیٹتے ہین منہ سے مگر بولتے نہین

۱۵۶

دل تھام کے فاطمہ گئین جبرئیل پاس آ رہین
پوچھا کہان گئے تھے کہان جاتے ہین
پوچھا کہ اندر ہوا تھا مدینہ مین یا نہین
کی عرض ان حضور نے دربار حسین

پوچھا ہمارے خورد و کلان سب ہین خیر سے
بولو حسین اچھے ہین زینب ہین خیر سے

۵۷

رو کر کہا سکینہ نے ہیں تو اب کوئی نہیں
بالی میں چھپ رہا ہے [illegible] کہیں
رو کر پکارا [illegible] وہ حزین
[illegible]

کہتا ہوں اب میں واقعہ سبط رسول کا
آؤ کلیجہ ہاتھوں سے تھامو بتول کا

۵۸

بیٹھا [illegible] فاطمہ کے سب [illegible]
سنبل [illegible] زینب [illegible]
[illegible] حسین [illegible]
[illegible]

ہے ہے خوزادہ دان مجھے بسمل نظر پڑا
گردن پہ تیغ سینے پہ قاتل نظر پڑا

۵۹

[illegible] حضور آئے ہیں [illegible] ابھی
[illegible] علی کا [illegible] ابھی
[illegible] کا سر ابھی
[illegible] ابھی

ہے ہے الٹ گئے نہ طبق مشرقین کے
آیا ہوں لوٹ کر میں لہو میں حسین کے

۶۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رانڈوں کو اور بچوں کو ہمراہ لائی ہیں
اب لاش حسین پہ رونے کو آئی ہیں

۶۱

[illegible] ہیں
[illegible] ہیں
[illegible] ہیں
[illegible] ہیں

ماں باپ کیا جہان سے جب تم گذر گئے
دنیا تمام ہو گئی سب آج مر گئے

۶۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

منزل تھی یہ قریب کہ تم دن ڈوبے گئے
ایسے سفر میں ساتھ بہن کو نہ لے گئے

۱۶۴

ڈھونڈھ رہی ہون کہان پکارون کہان گئے بھیا
زینب کہے ہے نہ بلائے کوئی ہم کو بھیا
فضہ و فاطمہ سے [illegible] بھیا
کہتی کہان ہو اہلبیت کی صف سے بھیا

تنہا بہن کو چھوڑ دیا قتل گاہ مین
بھیا مجھے بلاؤ ابھی تم ہو راہ مین

۱۶۵

[illegible] شہ عصر کی نماز
[illegible] سر نیاز
[illegible] ابھی وداع
[illegible] جدا

اتنے مین ہم غریبون کی قسمت الٹ گئی
قاتل بھی بیٹھا سینے پہ گردن بھی کٹ گئی

۱۶۶

ہم نے تو روز [illegible] کہا تھا بھائی جان
زندان کے [illegible] قصاص [illegible] آیا بھائی جان
[illegible] آئے بھائی جان
نبی کا کوئی [illegible] بلایا بھائی جان

کیونکر نکالا فاطمہ زہرا کو گور سے
نرمی سے تیغ حلق پہ پھیری کہ زور سے

۱۶۷

بس اے دبیر [illegible] غم زینب کا
محفل مین شور گریہ ہے [illegible] حشر ہے برپا
[illegible] دل وا مصیبتا
[illegible] زینب [illegible]

ایسا کہین بھی ظلم ہوا کائنات مین
تھا تازیانہ شمر ستمگر کے ہات مین

رباعی

[illegible] سے نکلا
[illegible] بدن سے نکلا
بلبل [illegible]
غنچہ [illegible] چمن سے نکلا

رباعی

ہے [illegible] زینت [illegible]
[illegible] علامت [illegible]
[illegible]
محشر مین [illegible] قیامت [illegible]

تمام شد

۴۱

جنت مین بھی عوض کہ یارب [illegible] دکھا
ایوان بارگاہ سلیمان دین دکھا
[illegible] جہان وہ زمین دکھا
[illegible] روح الامین دکھا
مٹی مری عزیز اگر وہ زمین کرے
پھر خلد بھی بلائے تو بندہ نہین کرے

۴۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دیکھون مزار شہ پہ چمک لگے داغ کی
روضہ مین روشنی یہین کردون اس چراغ کی

۴۳

یارب ہے شوق [illegible] دکھا
[illegible] دنیا و دین دکھا
[illegible] جہان وہ زمین دکھا
[illegible] روح الامین دکھا
مٹی مری عزیز اگر وہ زمین کرے
جنت بھی پھر بلائے تو بندہ نہین کرے

۴۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بعد از فنا بہ جسم مثالی سے ہے مجھے
ہان ظل رحمت شہ عالی سے ہے مجھے

۴۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اڑ کر ابھی مین گرد پھرون اس رواق کے
دے مرکب مراد کو شہ پر براق کے

۴۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
قالب نجف مین روح رواق حسین مین
آنکھین رضا کے روضے مین دل کاظمین مین

[illegible]

٩
یارب کسی طرف جو صبا ہے بہ قطع راہ آتی
یہ جی کا ارادہ دعویٰ کی رہ طلب ہے آتی
ہر دم ارادہ دل طاقت و توش ہو آتی
لا تقنطوا کا حرز فقط آس ہے آتی

١٠
ادراک کو فقط جلوہ اور سمجھے کربلا نصیب
سمجھا وہ یہ جہاں خضر کو آب بقا نصیب
بس کر کو یہ بقا مرحبا ہے خط انصیب
کس بندوں کو روح امت ہے کیمیا نصیب

اب سیر کربلا سے سمجھے جلد سیر کر
اپنے حسین پیارے کا صدقہ نہ دیر کر

حاجی ہوا جو داخل بیت الحرم ہوا
ناجی ہوا جو زائرِ شاہ امم ہوا

٩
عصیاں میں بن کے گلہ ہو سلامت آب
پیرین ستار ہے تقدیر میں و زیاب
رو بار سے ہے صبح اور اقبال کے مہ صاب
پس بن کے بہتر ہے یہی کہ دل زندگی کا باب

١١
اور جا بجا وہ کا جلوہ نما نجف کو نور زمین
زینت زمین پہ ادا میں تو جبریل کرتا ہے جبین
دیکھا دو دو روضہ اور دو روضہ کی زیارتیں
روح القدس بانو سے بخشا ہے ایمان سے زمین

مرتا ہوں اس زمین پہ دل زندہ کرنے کو
جیتا ہوں کربلائے معلیٰ میں مرنے کو

توشہ غریب کو سفر کربلا کا دے
بہ روانہ راہداری دارالشفا کا دے

٩
دل وہ ہے سینہ فرقہ نگار کربلا ہے
زاہد جو بن کے بیتاب ہے بیمار ہے
ہے جس زمین سے سمجھ بیٹھا زنار ہے
فریاد انیسا نہ کرو اضطرار ہے

١٢
اے خاتم الرسل کی دوا تیرے ہاتھ ہے
عزت فلک درد و شفا تیرے ہاتھ ہے
بیت دنیا ہے مرحبا تیرے ہاتھ ہے
اللہ کی عطا تیرے ہاتھ ہے

ہو رفع یہ فشار جو اپنے ولی کو بھیج ؛
لے میں درود بھیجتا ہوں تو علی کو بھیج ؛

خاک درِ حسین جو یہ کم نصیب ہو
ذرے کو اوج نیر اعظم نصیب ہو

بند ۱۳

پیری نے جب اثاثہ مرا ضبط کر لیا
بینی کو دیکھتا ہوں نہ رہ گیا سر کھینچ لیا
زور بدن قضا نے جوانی میں لے لیا
ہاتھوں سے ہے ... کو لیا

اب ایک نقد جان نہ ابھی ہے غلام کا
ہدیہ ہے یہ ضریح حسینی کے نام کا

بند ۱۴

وہ پاؤں ہیں کہ فلک تھا جو اس زمین پہ ہے
وہ ہاتھ ہیں ... جو در شاہ دین پہ ہے
صدمے سے اوس کے اوٹھ کے ضریح حسین پہ ہے
تھیں جن میں لا الٰہ کی ... وہ یہیں پہ ہے

ہے محل خاک پاک یہ ذروں کا نور ہے
گر چشم آفتاب کی بھی ہے تو کور ہے

بند ۱۵

رضوان ... کو بارگہ در جنان
روح القدس کو سدرہ مسیحا کو آسمان
جبریل کو ضریح و در روضہ ملک کو بوستان
مجھ کو جناب شاہ شہیدان کا آستان

پایا یہ جسنے عرش علا اوسکا ہو گیا
جسکے ہوے حسین خدا اوسکا ہو گیا

بند ۱۶

اب کربلا سے تنگ یہ دور فراق ہے
بے جان بار ... بے ردا ق ہے
... الم ... مرا اشتیاق ہے
... زیارت ... ق ہے

صاحب سے اپنے کہہ کہ بلا لیں غلام کو
مرنے نہ دیں یہاں تو بلا لیں غلام کو

بند ۱۷

اے قبۂ منور و فیضی کل انتہا
اے منبع کرم میں ہوں بخت کا گدا
اے کربلا یہاں سے رہیں ہوں مرو دِلا
اے ماریہ یہ ... الا ہیں ہوں ہوا

ذرہ ترا ملے تو ہزار آبرو ملے
اکسیر خاک چھان رہی ہے کہ تو ملے

بند ۱۸

اب ... لازم ... ہے یا حسین
پایان ضعف نبض ... ہے یا حسین
... عقل مری کل ہے یا حسین
... حضور ... یا حسین

للہ بارگاہ میں اب یاد کیجیے
لبیک میرے نام پہ ارشاد کیجیے

۲۹

حیدر سے سعی کی کہ بچا لے سر و در ہرا
نعرہ کیا کہ شمس غرض زن ہین مرتضا
زمین و چرخ زن رن کا دنیا مین ما جلا
زمین و دنیان سے دور زمین اتنی تنگ گیا

گر اک نگاہ مہر کرین کمترین پر
ذرہ ہو اس زمین سے اٹھی وس زمین پر

۳۰

اب زبر ہی سر کو پیشانی مدد یا علی مدد
تھا ہر طرف ورد دل و جان مدد یا علی مدد
نقارہ سے ہر طرف مدد یا علی مدد
جو ذبح دن تنہا تھے مدد یا علی مدد

مشہور آفتاب کی رجعت کا حال ہے
ذرے کی اُس زمین پہ طلب کیا محال ہے

۳۱

رخصت نجف سے جناب ابرار سے آئے
نا ہو ن سے شاہ تیمر نبی زیر آئے
لو صبح کرامت رب زمین پہ آئے
سب چھپے یہ دست مین دو آئے

منبر پہ کیا مین پیش کش مرتضا کرون
یان نذر نظم کے گہر بے بہا کرون

۳۲

حیدر کی ہو بنان و گلستان زخ جا ہون
جنت کی بلبلون زرہ گل جنان جا ہون
کہ صبح مین جدا سے جو بلبل آہنگ جا ہون
مین مثنی بلند اس صبح کا نغمہ جا ہون

مین ہون نہ ہون جہان مین رتبہ بڑا ہے مرا
انصاف ملک نظم مین کلمہ پڑھے ہے مرا

۳۳

موزون ہو نہ زبان سخن ناطقہ کی
حسان لکھے عنایت جان ہی نقطہ
کہ سے نا عروس بیچ مین آ گئی زمین
جانے ہون بلاغی حسن بیان کی

میزان قدر مین مرے مضمون تل گئے
اب سبعۂ معلقہ کعبے سے کھل گئے

۳۴

اس فوج سے نہ ہار گئی ہے زمین
کہتی ہے فاتح کی انصاف مین کا یہ زمین
ہان انتہا جہان مین ہون پاور معین
سے جدا کی ون یہ زیادہ مرتبہ دین

پوچھا جو نام بولی یہ غفلت ہے یا علیؑ
آ بے خبر مین ہون مدد مرتضا علیؑ

۳۵

کر جستجو حسینؑ اسی مین نجات ہے
دنیائے دون کی نہ بات سو دلسے ثبات ہے
بے عیب حق کی ذات ہے پاکی خدا کی ذات
حکم ان کا امر حق کلام ان کا معجز بیان

کس منزلِ نیاز کے سالک حسینؑ ہین
جب تک خدا کا ملک ہے مالک حسینؑ ہین

۳۶

باران و قطرہ لجۂ و گل معدن و گہر
صحرا و ذرہ برج و نجوم و شمس و قمر
سنبل و سمندر آب و نقاب خضر باہنر
کہسار و دشت و بیابان و جنگل و شجر

قائل ہین سب کہ ثانیِ مولا محال ہے
اور ہے تو آئینہ مین انھین کا جمال ہے

۳۷

بندے سے مین نشان ربِ جلیل بنا نہ
دین مین حاجت روی کی مدد جلیل بنا نہ
جس کی تھی نہ انمین یہ جلیل بنا نہ
اسبابِ اوج اور حیات ابد جلیل بنا نہ

ہم کچھ نہین یہ جانتے کیسے حسینؑ ہین
مالک ہین سب خدائی کے ایسے حسینؑ ہین

۳۸

نقاش نقش کن زن خط باری و فنا
موجود بود و ذات و صفت منتہی و فنا
آدم ملک زمین و فلک عرش کبریا
دنیا و دین حدوث و قدم مبدء و صدا

شاہد ہین سب کہ صاحب اعجاز ہین حسینؑ
جان آفرین کے عاشق جانباز ہین حسینؑ

۳۹

عشقِ خدا کا بار نہ کہسار سے اوٹھا
افلاک سے نہ بوجھ زمین ضیاء سے اوٹھا
یکبارہ ز سبا سے نہ وہ تلوار سے اوٹھا
لیکن حسینؑ بیکس و بیمار سے اوٹھا

رخ زرد آدم و ملک و جن کا ہو گیا
یہ ہو گئے خدا کے خدا ان کا ہو گیا

۴۰

عقل کو عشق نے جلا لیا
انکار سے حسن نے آب نقاب لیا
سب سایہ نے ازل کی نہ جان کا ان سے مزا لیا
نعمت وہ دی زمین نے کی سر بلا لیا

بارِ گرانِ عشق کے حامل حسینؑ ہین
شاہد خدا ہے عاشق کامل حسینؑ ہین

۳۱

وہ بن نہیں ہیں ان کے رخ خدا بین حسین ہیں
جنت بہ سینہ صاحب یسین حسین ہیں
گلزار مکھن ہیں بہ تمکین حسین ہیں
خلد بہ ریاض عشق کے حسین ہیں
کی طاعت خداداد خدا کے فدائی نے
جو مان لی خدا کی خدائی خدائی نے

۳۲

ان کو بھی سمجھو کہ عشق خدا ہی بقدر حال
امتحان عشق کی برداشت ہے محال
وہ کیا ہی یاں ہے حسن رنج ہیں مہر و ملال
تیغ مراد و ستم میں سپر ہے ایمان
یہ بار قابل شہ عالی تبار تھا
ہوگا نہ ہے نہ ایسا کوئی بردبار تھا

۳۳

وہ بار کیا تھا ہجر بہن بسفر کا داغ
خود تیغ عشق سر دلبر اور پسر کے گھر کا داغ
سوز … بیٹی … سے کا داغ
اکبر کا داغ بہ شکل میں سر پر کا داغ
یہ داغ کس نبی نے سہے کس رسول نے
غم کے پہاڑ اٹھا لیے زہرا کے پھول نے

۳۴

وہ داغ کیا تھا دربدری اہلبیت کی
بے وارثی وہ بے پدری اہلبیت کی
بیچارگی وہ حضرت کی اہل بیت کی
بیمار کی رونا بن میں بہن کی
گریان سکینہ شاہ مدینہ کے واسطے
تسکین کو طمانچہ سکینہ کے واسطے

۳۵

ہمت یہ کی حسین نے نانا کے واسطے
ہر ایک یار باوفا عباس کے واسطے
سر اپنا کٹ گیا وہ نبی کے واسطے
ہر ایک بچہ جوان اپنی امت کے واسطے
غربت میں ننھے بچوں سے آکر بچھڑ گئے
امت کو عافیت دی خود آفت میں پڑ گئے

۳۶

یہ بار جب سر شہ پہ بلا ہوا
ارشاد ذوالجلال کا یہ بلا ہوا
احسنت اے حسین بہشت خوش ہوا
بچوں کی ہے یہ جزا بہشت عطا ہوا
ہر شے پہ اختیار ہمیشہ رہا ترا
تو فدیہ خدا ہے خدا خون بہا ترا

۴۳

اپنا لہو بہے یہ ورد زبان حسینؑ ہے
یہ نخل صبر ہی بجے نہ نشان جوان حسینؑ ہے
کیا ٹوٹ حق سے تابع فرمان حسینؑ ہے
زینب خدا کے بندۂ احسان حسینؑ ہے

سر پر لیا یہ بار رہ حق میں سر دیا
پر اپنے پیروؤں کو سبکدوش کر دیا

۴۴

زین العباؑ کو اور ازل امانت بتا چکا
زینبؑ کو اپنا صاحب اختیار بنا چکا
بانوؑ سے بھی تسلی کی بات کہہ چکا
بیمار سے موت کا ... سنا چکا

زہرہؑ کی قبر ہلتی ہے پوتی کے بین سے
لپٹی ہے چار سال کی بیٹی حسینؑ سے

۴۵

اب نزع میں ہیں بیکس و بیحال اے حسینؑ
نہیں عجیب صورت بیحال حسینؑ
دن ڈھل چکا ہے وقت زوال حسینؑ
تشنہ ہے سب کی پیاس اب حال حسینؑ

سر پیٹو اے ابن فاطمہؑ یاد رکاب ہے
صورت یہی نجات کی روز حساب ہے

۴۶

جب دیکھتے ہیں اسکی طرف نظر پھرا کے روتے ہیں
زانو پہ اپنے پیارے اسکو بٹھائے ہیں
دیکھا ہے اسکا حال ہیں آنکھوں کو نکالتے ہیں
سر ان کے بھی دیکھ کے اٹھاتے ہیں

دریا پہ خون بی بی کے سقے کا بہہ گیا
یہ خشک ہونٹ دیکھنے کو باپ رہ گیا

۴۷

لاشہ کسی جفا میں برابر اٹھا چکے
اور ایک دل پہ داغ بہتر اٹھا چکے
سر کو بلا کش صدمۂ اصغر اٹھا چکے
دنیا سے ہاتھ سبط پیمبر اٹھا چکے

آئے ہیں بیکسوں سے وداع اخیر کو
حسرت سے دیکھتے ہیں صغیر و کبیر کو

۴۸

کیا حال ہو گیا ہے ... وطن کا رہ
کس یاس سے ... بن کا رہ
... کیا ہے ... بن کا رہ
... بن کا رہ

سانس ایسی لے رہے ہیں کہ بابا میں دم نہیں
اکبر کی لاش دیکھنے سے کچھ یہ کم نہیں

۱۴۳

زینب جو بات کہتی ہین ہے وفاقہ شبیر
بچا ابھی سکینہ کا سن کیا ابھا طا کیا
دیتی ہے وہ قسم کہ سر ہین شاہ کربلا
سر زین آپکا ابھی بیٹی نعمت خدا

دلبر نہ داغ قبلہ و کعبہ کا لونگی مین
جان اپنی دونگی آپکو جانے نہ دونگی مین

۱۴۴

ہمسے تو اولی ہے اپنے خدا لو جاتے ہین ہم
گردن سے نہی باہین نکالو جاتے ہین ہم
ہاتھون سے اپنے ہاتھ چھڑا لو جاتے ہین ہم
سر سے سکینہ جان بلا ٹالو جاتے ہین ہم

روٹھین تو پھر حضور انہین کی خوشی کرین
یہ اپنی ضد کی ہین جو کہین پھر وہی کرین

۱۴۵

یہ پوچھا سکینہ نے اٹھکر حضور کیا ہم
سب رنج و غم کی شب دہ دین ہے بختیہر ہم
خالق نے آخری پیاری کیا ہم
کیا خوش نہین حضور سے ایسا اب ہم

قسمت نے کی مدد کرم ذوالجلال ہے
اب رن کو گھر سے آپ کا جانا محال ہے

۱۴۶

ایسی بہی ٹھن رہی ہین کس لئے ہین جوش آتی ہین
اماں کو بولا رہی ہین پھوپھی زینب کو بھاتی ہین
کیسی یہ تم عزیزون پر یہ دم جھکاتی ہین
ضد سے رونے چھوڑ کر بھینا بجاتی ہین

جاؤ ورنہ خدا سے کہتے مقتل مین سوتے ہین
اب غرق ہوتے سب کہ جدا آپ ہوتے ہین

۱۴۷

یہ ہم نہین حضور نے بھلا دیا ہے
عابد نہین کہ آپنے سمجھا دیا ہے
اماں نہین کہ گوشہ مین بٹھلا دیا ہے
زینب نہین کہ صبر کو سمجھا دیا ہے

گھر بھر کی جان عاشق شاہ مدینہ ہین
صغرا نہین کہ صبر کرین یہ سکینہ ہین

۱۴۸

شہ بولے ہم جدائی کو جارہے نہین ہین
اب رو دیئے وہ دیکھو دیبان تمہارا نہین ہین
اٹھ کے سے عتاب لگایا ہوا نہین ہین
سرتی جدا کے کیسا سنئے ہیبا را نہین ہین

عشق خدا کا روز ازل دم بھرے ہین
دنیا مین آکے وعدہ خلافی کرینگے ہین

۴۹

ہاتھ اپنا جو سکینہ کے سینے پہ رکھ دیا

ناداں پہ بنت شہ نجف نے [illegible] کر دیا

بیٹا جو تشنہ لب سے جدا ہوں گوارا کیا

عشق خدا میں سب نے سر اپنا [illegible] دیا

معصوم صبر و شکر پہ آمادہ ہو گئی

قبلہ کو ہاتھ جوڑ کے استادہ ہو گئی

۵۰

چلائی [illegible] وہ نور چشم شاہ

اے خالق جلیل تو رب معبود اور گواہ

تیری رضا کے واسطے [illegible] بیگناہ

بچپن میں وہ لیتی ہوں داغ حسین

تیرے لئے مجبور ان پر احسان کرتی ہوں

بابا کو تیری راہ میں قربان کرتی ہوں

۵۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چھوڑا نہ ظالموں نے کسی بے حیائی کو

چھوڑے کمان سے تیر ستم پیشوائی کو

۵۲

[illegible] ہوئی خالی حسین سے

[illegible] زینب بہن سے

[illegible] سکینہ فاطمہ [illegible]

[illegible]

سونی ہے قبر فاتحہ سے یاس ہو گئی

بیٹے سے روح فاطمہؑ بے آس ہو گئی

۵۳

اب یاں وہ دردناک روایت کرتے ہیں بیان

[illegible] حسینی ہوئیں جو فشان

[illegible] فاطمہ جب جلد گوروان

زینب سے کہہ تھی ایک وصیت بصد فغان

رنگین سے چلے جو لٹنے کو دولت بتولؑ کی

اسوقت کے لئے تھی وصیت بتولؑ کی

۵۴

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دیکھیگی پھر جمال نہ پیارے حسینؑ کا

یہ وقت آخری ہے ہمارے حسینؑ کا

۵۵

زینب کا بھی لوٹ سے اڑا رنگ یہ آسمان
ڈیوڑھی کا تو بن میں نہیں ہوا لامکان
بھیجے حسین بن میں گیا اکبر مرا جوان
زہرا کا صدقہ سب کے ہے یہ جان پہ بنے
بھائی ابھی نہ رن کو گئے ہوں خدا کرے
زینب ابھی تمھاری وصیت ادا کرے

۵۶

سو بار لو بلائیں بیاباں کی آرزو
اک دن حضور ہوں نہ بہن سے یہ گفتگو
زینب سے بن میں زندہ رہا ہوں جدا ہو جز و
دو بہنو سر الگ کو
کاٹے گا جبکہ سجدے میں قاتل گلا مرا
اسوقت ہوگا بوسے کے قابل گلا مرا

۵۷

اٹھی جو درد زینب سے باتیں حسین کو
دیکھو بہن یہ شکل میں بلا یا حسین سے
رو رو کے بھائی نے بھایا یا حسین سے
دو بابا بہن سے پیارا یہ یا حسین
پھر سات بار گرد امام غنی پھری
یہ غش سے منھ سفید ہوا مردنی پھری

۵۸

آئی صدا یہ عرش سے آئی جان بلب
اے منتظر یہ بیٹا کا اب بعد جان
بھائی بہن سے ... کا جدا بہن سے ... گلا
جب بہن سے کہا سے بلا
ہاں بوسہ گاہ صاحب معراج چوم لے
میری طرف سے حلق حسینؑ آج چوم لے

۵۹

حضرت کہا سبب ہوا اس کا اشتہار
بین کیا تھا والدہ نے وقت احتضار
زینب مرا حسین ہوا امت جب بیتاب
قربان ہو نا تو مرا بچی یہ بات یاد
کٹنے سے پہلے بوسہ حلقوم لیجیو
میری طرف سے خشک گلا چوم لیجیو

۶۰

نکلے یہ سن کے سرکی اٹھے شاہ اتقیا
بوسہ گلوئے خشک کا زینب نے لے لیا
سولا ہو دن ... بوسے سوئے دربار کبریا
بیٹا زن نبی کے دوڑے سب انبیا
پردہ اٹھا کے شہ جو نمودار ہو گئے
بے پردہ ذوالجلال کے اسرار ہو گئے

۶۱

ہاں خوش ہو اے طبیعت طرز آشنا نئی زبان ہے
مصرع نئی ادا نئی ہے آراستہ نئی بیان ہے
ہمرنگ گلشن ہے یہ بیان آن ہی زبان ہے
اصحاب کا یہ مرثیہ مضمون بھی نیا زبان ہے

خود نظم بول اٹھے کہ نیا انتظام ہے
افسانہ یہ نہیں ہے جہاد امام ہے

۶۲

آخر ہوا یہ جشن کی کس میں پیچ و تاب ہے
تھلے دوزن جو نور کے زیر نقاب ہے
سیدانیاں ... صد بار الا کلام ہے
نا دیدہ بن کے سایہ آگے و او ابر سحاب ہے

آنکھیں کہیں قسم ہے تجلی طور کی
دیکھی اس انجمن میں سواری حضور کی

۶۳

آیا جلو میں سلطنت جنّت کا سلسلہ
دیکھا بنا حضور کا آواز ہ فرق سر
سب کا گہ ہیں ان فرق جشن
زمین بادشاہ جلال سے اوازن کا

پایا نہیں جو حکم حضوری حضور سے
ہے عرش ذوالجلال زمین بوس دور سے

۶۴

اللہ رے جلال و تجمل حضور کا
عالم ہے محو حسن امام غیور کا
گل ہے چراغ وادی ایمن میں طور کا
چھپتا ہے ماہ ان لبوں سے فوارہ نور کا

ٹھنڈی ہوئی جو چراغ کی ضو ماہتاب کی
قلعی کھلی ہے آئینہ آفتاب کی

۶۵

لاریب چہرہ جو کہیں کا ہر پیچ کو بھی
جلوے ہیں زیر جیب ہے آلا جیب
... ہیں نمایاں ... بھی
زیبا ہے وہ صبح نہیں ... بھی

رخسار و زلف قدرت داور دکھاتے ہیں
ہر وقت صبح و شام برابر دکھاتے ہیں

۶۶

شمع و چراغ و آئینہ و صبح و آفتاب
نور و بہار و یاسمن و لالہ و گلاب
ناہید و بدر و مشتری و قطب و ماہتاب
کیا یک ... لعل بدخشان ...

یوسف اور انکے سارے خریدار اک طرف
سب اک طرف یہ روئے ضیا بار اک طرف

عصائے ان کے دور بار تن کی صورت نام ہے

۴۶۹

نسبت زن بر رخ گیسوئے رخ و کاکل دراز ہے
نسبت سے صبح و شام سے گو یہ امتیاز ہے
فرض نماز ہر سفر میں جو از ہے
یہ دوران بھی صبح و شام کی گو یہ ہی نماز ہے

عقد فرائض رخ و کاکل نے وا کیے
دونو فریضہ وقت فضیلت ادا کیے

۴۷۰

تصویر اک فرشتہ بیرون تعبیر رو دو تو کا
رایات ہے سرا ٹھا کے انہیں سے سنتی ہزار
وغضب ہے سیاہ کے سوجان نہیں نثار
علم ہے نگاہ دور دور دلے کیسی باجدار

سب کا سلام لیتے ہیں اور یہ سناتے ہیں
جاؤ ہم اپنے نانا کی خدمت میں جاتے ہیں

۴۷۱

بہر سوار ہیں مصطفےٰ ثنا مع رہبر
نصفت ساسر یہ ہے کس کی پشت پر بنی رہبر
میکال و جبرئیل ہیں جھکتے ہیں ارا ہبر
دوڑے ہیں عنان کا ہو ہوں ریق ودہ پیر

پر مرگئے کسی نے کہا غور شین سے
اب تو میں بہرہ ور ہوں رکاب حسینؑ سے

۴۷۲

عقدار امید وار آ گرد وہ آ گرد وہ ہیں
جنات سے زنہار گرد ہم آ گرد وہ ہیں
عرشی کی ہزار آ گرد ہم آ گرد وہ ہیں
قدسی بصد وفا آ گرد ہم آ گرد وہ ہیں

دنیا میں کیا سمائے کرے جد یہ اوج ہے
چیونٹی کی آنکھ اور سلیمان کی فوج ہے

۴۷۳

اندر سے جلوس حسینی کا ہے تو تاب
نصف النہار جانتا ہے زین پر آفتاب
بڑھ کے نقیب ہمہ تن ہے یہ خطاب
ہیں زین پر آ رہا ہے عرب

رونق فروز شاہ شہید ان ہیں زین پر
کہہ دو مسیح سے اتر آئیں زمین پر

۴۷۴

عنقا ہوئے ہیں ہاتھ تو دنیا ہوئے بہار
جیکا ہے صبح ستان زمین بار بار
بڑھ کے ابر نالہ کی فلک نیل جو ار
ہیں نگاہ ہائے زمین پر وار

قد غنچوں کے غنچۂ لب کھل کے گل ہوئے
گلبانگ دور باش کے نا کو یہ غل ہوئے

[illegible]

لو اب شب سمجھو کہ نہ جانو سحر ہوا
بجلی سی آسمان سے گری یہ خبر ہوا
جو ان سے چھوٹ کے وہ ملک دنیا ہوا
حیرت میں آسمان کہ یہ کیا ماجرا ہوا

اڑتے ہوئے یہ مرغ کے کہا اہل فرش کی
لے آوں ذوالجناح کے مضمون عرش کی

گھوڑا جو ریت پر چلا دیکھو کی گرد کی نگاہ
ریتا میں چمک سے نظر آتی تھی رہ نگاہ
خنجر سے دل کو مارا ہے جب ابر کی نگاہ
لگی کے ادا غ یہ ہے جس پر پڑی نگاہ

بوسہ جناب خضر ہی دیں اسکی باگ پر
دریا میں ہے وہ چال کہ سیماب آگ پر

آواز ہاں اشارہ ران ضیغم جنان
بیکار ہے جو نیزے کے جب ہو باز راہ وران
بن جائے جو ستیز سے ہو وصف ہو دو نان
یا کاٹ دیا ن آئے تو منتہی روان

دنیا میں جسکی ہیبت و دہشت کی یہاں ہے
دوباہو وہ کا اس نے ابلق نہار ہے
مختار جا ر ہو ا میں کہ ہوا ہوا ہے
سینہ زن سے آئے بھر کے اضطرار ہے

کیا ذکر سرعت فرس لاجواب کا
گرنے دیا نہ عکس زمیں پر رکاب کا

دوڑا جو اسکے ساتھ تو دورہ بدل گیا
اب تک تک ہے جہاں نہیں وہ آگے نکل گیا

حسن میں جو یہ کہ بیکھتے ہو یہ حسین
ہاں بدر کی ہے آسمان پر آ ز نشان جبین
جز دامن ہلال آئے کا پایا نشان جبین
رنتا ہیں جہاں میں جسکے حیا نازنین

جاتی ہے اک زمین سے یہ عرش ناز جان
کی دو پیالوں گرد خلاصہ ہوا رشکبان
ہمیں نہ جدہ اینا کے کو ہوئی جا ہے امتحان
سمجھا ہیں بلال داراں کی زمین مردان

چاروں سموں کے نقش پہ پوچھو وہ کیا ہوئے
اڑکر عقاب و ہد ہد و کبک و ہما ہوئے

پہونچے اذان نہ عرش معلا کے کان میں
یہ عرش سے گزر کے پھر آئے جہان میں

٦٠

آہو تھی یہ دو نخر دلدل سوار کی
سمجھا ہین رمز ارض فرس رہوار کی
صنعت یہ کلک قدرت پروردگار کی
یعنی ہے اسمین جنبش باد بہار کی

جنبش کے ساتھ صورت جنبش محال ہے
یہ خاص کلک قدرت حق کا کمال ہے

٦١

اڑنے لگا نہ کہین جلت آگے
جز گرد ہو کر وہ نہ کہین سے بن جو تھا
صانع نے گرد و عدم سے بہا ئے لائے
اور معاینہ کار سے سیکھ بن دہ سمائے
اور رو سمہ کی لاگے

ساتجمہ بنا جو بدر کا تو شکل سم بنی
خورشید کی کرن جو ہوئی جمع دم بنی

٦٢

یعنی ضعف بہ جسم مین بجلی کی جان ہے
ہر خار راہ جو چلتی ہی گرد و باران ہے
ایسا ہے جیسے یکی زمین آسمان ہے
بعض نہان نعل نبی سے بیچ مین نہان ہے

کھولون وہ بھید ذرّون کا جو دل اچھل پڑے
ہنسنے مین منھ سے دانت زمین کے نکل پڑے

٦٣

ہان ورد و اتصال ہو دان ذکر الصلاۃ
ہان اہل الامان ہو اور جز شور النجات
جاسو سے کیا بیان ہو آخر ہوئی حیات
ہان تھا بہت نشتہ کہ ہے شیشہ زندگی

ذرون مین بھر گئی ہی ہوا الامکان کی
پوچھو زمین کی تو کہین آسمان کی

٦٤

یعنی زمین در ہیبت زر کا تکٹ گر گیا
رن کیا ہے ہی گزو کا طنطنہ پیچھے پڑ گیا
دار الامارہ بن پر ہا جانہ ہے بیت آ گیا
الیوان ہلا ہے یہ تخت الٹ گیا

کچھ چل سکی نہ دولت و زر کی نہ زور کی
دن آچکا ہے شامیون کو رات گور کی

٦٥

فرمانہ جو نہین ہے جنین بزدلی جو بخت مین
ہم گرد بین جب ہے تو نانک بہ جنب مین
بلبل کو ہیبن چلے نہیں بہتر نبیند مین
زبان لکھیان زمین کی دو نہین کے آخر مین

مردے پکارے زندہ دلکو اٹھ اوٹھ کے گور سے
بھاگو قیامت آئی پڑے زور شور سے

۷۶

فرزند دان نبی ہیں بانو ہیں اور کریب
بتا کے کربلہ بھی نہیں زینب نے چھوڑ کر
ابلیس نے کی سنت بیعت حق کا ہے جوہر
جد و در و تقلید و دیر ہو نہ ہو بجا اثر

وہ کون ہے کہ جو نہ تک کے جو بھاگتا نہیں
شمر لعین کا بخت مگر جاگتا نہیں

۷۷

گنتی نہیں ہیں جسم کو دوان نبض آسمان
اور ڈھونڈتے ہیں نار میں بس کی حضرت زبان
غالب ہیں جاتے ہیں کہ نہاں ان شکن ان
پوچھو جو آئینہ تو نہ ہو منعکس رخ عیان

اوڑ کر بھری ہے گرد جو دشت نبرد کی
خاکستری ہے چھت فلک لاجورد کی

۷۸

کس طرح ہیں جن میں ہے لال آنکھ جنوں کے بعد
دو زور میں سے یہ بخشش ستارے بہت ہیں بعد
نہیں کے ہزار ہا نہ ہے بعض و ران ہیں کہ رعد
جان کا مقصود ہوئے نمرود ابن سعد

شاہ جہان اوڑاتے ہوئے رخش آتے ہیں
جان بخش تاج بخش جہان بخش آتے ہیں

۷۹

دوان رن میں تان جن بخش ہوئی زبان آئے
جو باد و بھر زد و بہ زہ جسر وار آئے
و با با بہ جہ راہ بہ ہیر آئے با نہ آئے
فلک سب کو عذاب خدا نہ آئے

اتنا تو سمجھو قبر میں کوئی کسی کا ہے
آخر حسینؑ کون تمھارے نبی کا ہے

۸۰

وارث ہیں بہ ہم ہے جنگ نے دو الفقار کے
کامل ہوئے ہیں جن ان ہی نے تیغ پکار کے
لو جانتے تو نہ ہم حب کو بار کے
کتنے نہ ہو تو زمین کیا ہیں ادھار کے

یکتا تھا عبدود کا بیسرا اپنے ڈھنگ میں
پر کیسی منہ کی کھائی ہے خندق کی جنگ میں

۸۱

عالی ہیں سب کہ جو کہ سب بنا کر کوئی نرآن نے
بانا بھی مجھ عرش بانی آسمان
زیبا نہ تنہا میں شاہ کے سے ہیں بنا
ہون وہ جو

جو بضعۃ النبی ہے میں اسکی کمائی ہوں
میت پہ جسکی تیر چلے اسکا بھائی ہوں

۹۲

بے جرم ہو جدا اور نبی کی قسم نہیں
سمجھے ہو ہم کو تیل کے اسلئے ہونا فق کہ ہم نہیں
ہم ہیں جو تیل سے جلتے ہیں جز الم نہیں
کیا شمع ہیں یہ بیمار بجھا دیا ستم نہیں

کیسا طعام آب بھی دیتے نہیں ہمیں
آب اک طرف ہوا بھی دیتے نہیں ہمیں

۹۳

ہے حاکم بقا و فنا ہیں خدا کے بعد
مختار ہر دو دار ہیں [illegible] ہیں خدا کے بعد
بخشندۂ دو دار خطا ہیں خدا کے بعد
حاجت روائے خلق خدا ہیں خدا کے بعد

بے اذن آسمان جو ہلیں خاک پر گریں
بے حکم گر فرشتے اوڑیں بال و پر گریں

۹۴

یہ جد ہے کس کی بیٹی یہ ہو سخن پناہ ہم
ضعیف سنی یہ بچہ بندی یہ تیل کا ہم
شیخ بیکس سے سختی یہ بیکس کا ہم
ناداں یہ جو نشان مرزا قاسم مر گیا ہم

حاشا کبھی جو آل رسولؐ امم مٹین
قرآن مٹے کسی کے مٹائے تو ہم مٹین

۹۵

نور جلا ہے فاطمہ کے نور عین میں
کتنا ہوں زینب فاتح بدر و حنین میں
نقشا جا بجا ہے زمین ذری شہر نور عین میں
ہے جا بجا ہیں کہیں ہمیں نہیں ماہ چین میں

ہو گل کی رنگ لائے کا نور آفتاب کا
یہ سب ہے فیض آل رسالتؐ مآب کا

۹۶

ظالم ان رخصین ابھی نعمتی باب ہے
جو نیکیاں ہیں ہم سے ہوئے خشمناک ہے
نہیں جنگ یا کہ دیکھا عون ہیں جنگی بیباک ہے
مردوں نے جو زینب ادری ہم سے نکال ہے

بر قریب قبر دو الجناح نہ جرأت کا جوش تھا
پہلے سموں سے اسنے جو روندا وہ جوش تھا

۹۷

جب ضبط ہو سکا یہ علی کی جان ہے
قرآن اٹھا جھاڑ کر جل زیب ہے
منصور و نعمان زنان شاہ اماں ہے
جو وہ غلط ہیچ آکر اداں ہے

جوہر تھے یا لکھے ہوئے نصرت کے آگے تھے
لیکن یہ آئے شانین برش کی آگے تھے

۹۸

بھنا وہ ہاتھ چمکی برچھی نہ تیغ زبان
وہ نیزہ سب جب ہوا بر سر عیان
بھالوں کو دیکھ دیکھ کے چلائے نیزہ دان
سر پر زمین عیان کہ الموت ہیں بیان
بولی خرد وہ گوشہ نشین نیام ہین
اس وقت ذوالفقار کے قائم مقام ہین

۹۹

آہن بھی جل کے ظرف وہ چھوٹے پھپھولا ہین
وہ میں بہ رکھ کے بیٹھیں کانٹے ہزار ہین
ہستا عدو کا دن چمن پر زنگار ہین
چھپنے کو اسکے زاوئیے بدروں کی بہار ہین
دہشت مین بھاگنے کا بھی چارہ مضر پڑا
چہرے سے رنگ اڑا تو گریبان پہ گر پڑا

۱۰۰

پھیرا جو سوئے آئینہ ذوالفقار منہ
سر منہ سے سب کے جھڑ کے نظر آئے ہزار منہ
شرزانہ دشت ایک ضرب سے چھپانے نہار منہ
یا تیغ تھی کہ تیغ بھی تھی نہار منہ
بایاں دم تلاش ہر اک استخوان کیا
اعدا کی جان کھائی لہو نوش جان کیا

۱۰۱

تیغ و سپر نے پیچھا بچھائے ڈھونڈی پناہ
تیغ اب نہ دے سکا جب جوہر کو بے پناہ
تیغ حضور تیغ زبان آن ادا نگاہ
ترکش بھی برچھی اپنی زبان اپنی الکے سکے گواہ
برچھی نے بحث کی نہ خدنگ و حسام نے
سب کی زبان بول گئی اسکے سامنے

۱۰۲

جسم عدو پہ چمکی تو نہیں پہ چاہیے
نیمچی چار آئینے کی جو ہر اوس گرتی
نیمچہ زرہ کے جانے اٹھائی نہی پہ پڑی
تیغ تھا عیان اجل عقل پر بڑی
پہل تیغ کے زرہ پہ نہین رنگین گرتے ہین
یہ اوس چاٹتے ہوے دو سانپ پھرتے ہین

۱۰۳

ہر صف کی صف قلم وہ سر کا تیغ قلم
قلب و جناح و میمنہ و میسرہ قلم
سر سر کے بانے یا کہ تھا دو سر قلم
سر سے ہوئے بغیر بھی برسر وار قلم
تن سے ملاحدہ کئے ہوے سر علاحدہ
رن سے علاحدہ ہوے ڈر کر ملاحدہ

۱۳

ناگاہ اک جوان قوی ہیکل عجب

اژدر نفس مرید ہوس ابلہ عرب

ہر لحظہ [illegible] ایمان بولہبی غضب

سرکش تھا سب [illegible] وہ پیچ اژدر نسب

سایہ جو ڈالے اوڑ کے فلک سے زمین ملے

کاٹے تو کاٹنے کا نہ منتر کہین سے ملے

۱۴

سرکوب تھا جمع سواری کی دیدبان

[illegible] جیسے کہ آنکھ مین تپلیان

اور [illegible] کی ڈالے ہین ابرو مین [illegible] کمان

ہر دو کی گردہ شیر ہیں ان کو جو دین زبان

گھوڑون کی کود پھاند سے تھی دھوم راہ مین

جھونکے ہوا کے ہین یہ مجسم سپاہ مین

۱۵

سیفی یہ سطح جوان بھی صف [illegible] گیا

بھی زہر مین بجھی تیغ جیسے تیز [illegible]

جو ہر سے منہ کا ایک لالہ ہوا [illegible]

جو ہر اسے ملا خاص کا [illegible] جوان [illegible]

جوہر کی خوردبرد سے دنیا دہل گئی

قدرت خدا کی سانپ کو چیونٹی نگل گئی

۱۶

و ہفتے کو آ جوان ہنرمند کی قطار

ان مین طرف [illegible] شکاری وفا شعار

[illegible] وجہ [illegible] انھیں [illegible]

[illegible] مین [illegible] بھی شہسوار

رونق فروز قیس تھا پشت سمند پر

جسطرح نور عقل کا فکر بلند پر

۱۷

مشغول تھے جہان مین [illegible] خاص [illegible]

[illegible] کھیلتا تھا [illegible]

[illegible] کا سلطان [illegible]

[illegible] تھا صیدگاہ مین [illegible]

روز ازل سے عاشق و شیدا علیؑ کا تھا

مجنون یہ قیس لیلئ شرع نبیؐ کا تھا

۱۸

ناگاہ ایک ہرن ہوا صحرا سے آشکار

بازی کی [illegible] زمین [illegible]

[illegible] مین [illegible] ہوا وہ [illegible]

[illegible] مین اپنی [illegible] وہ [illegible]

صحرا سے وہ ہرن درۂ کوہ مین گیا

عالم سے قیس عالم اندوہ مین گیا

۱۱۰

دیوانہ وار رو کے یہ کہتا تھا وہ جری
آہو تھا یا اجل تھی حسین بن میں آہوئے سے نمودار تھی
ترچھی تھی تیغ چشم سے جرار غضب میں بھری
رفتار وہ کہ جنبش کے چلے سحر سامری

گم ہونے سے شکار کے سرد رکمند تھا
آہو کے غم میں نعرہ یا ہو بلند تھا

۱۱۱

ناگاہ ملا ایک تازہ ہوئی محو بارگہان
بیٹے سے ایک شیر ہوئی بن میں ہوا عیان
صورت ملی عجیب کہ ہوا آفت جہان
سکتہ تھا جسے دیکھ کے شیر آسمان

منہ کھولے دُم علم کئے قصد شکار پر
لپکا ڈکارتا ہوا اُس تاجدار پر

۱۱۲

رک گئی صدا کہ ہائے بچا لیجو پنجتن کا سرگرو
رو کر پکارا جب یہ الاماں سرگرو
دلاوری امام علیہ السلام سرگرو
آ بن سے شیر نے تنبیہ بلا سرگرو

پنجے میں موت کے میں تڑپتا ہوں دیر سے
شیر خدا کے شیر بچا مجھکو شیر سے

۱۱۳

حضرت کو جو نشان بتا بن میں تا نظر کا ہم
آیا ہے حضور سے نقش بھی ہے امام
حاضر ہو یا کہ بار کے ہمراہ ہو غلام
بہ بے چلا جہان سے دو حسرتیں غلام

اک اشتیاق روئے شہ دین پناہ کا
ارمان دوسرا علیؑ اکبر کے بیاہ کا

۱۱۴

نسبت یہ تھی کہ آگیا خالق ودود جب
سمجھے ہوئے علاج آئیگا تب سر میں بے طلب
سنتا ہوں میں بیاہ کرو جی سے ادب
ارمان دیکھا بانی کا بے غضب

وہ داغ لے چلے کہ لحد میں بھی روئینگے
سب ہونگے اُن کے بیاہ میں اک ہم نہ ہوئینگے

۱۱۵

اب ابن مرتضیٰ کو مرا آخری سلام
بنت رسول مصطفیٰ کو مرا آخری سلام
عباس باوفا کو مرا آخری سلام
زینب نحیف کو مرا آخری سلام

آنکھوں کو مل چکا در دولت پہ دور سے
آقا غلام ہوتا ہے رخصت حضور سے

١١٦

کیون خاک مین حبیب کو پیک بلا نہ دے
بیکسی کی موت کسیکو خدا نہ دے
[illegible]
[illegible]
سلمان پکارے تھے شہ بدر و حنین کو
مین تھا حسین کا سو پکارا حسین کو

١١٧

کیا کیا حمایتی مین [illegible] ہین
[illegible] سہے ہین
[illegible]
[illegible]
میرے حسین شاہ ولایت کے واسطے
بھیجو کسیکو میری حمایت کے واسطے

١١٨

یون درد دل حسین کا کہتا تھا زار زار
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہے شہر طوس بند مردون کو اس آن ڈھونڈھدون
بیٹے ادھار ڈالون نیستان ڈھونڈھدون

١١٩

[illegible] فصاحت کیا کلام
[illegible]
[illegible]
[illegible]
واللہ بوسے حب علی جس مین پاتے ہین
نے کھائینگے نہ کھایا ہے اسکو کھاتے ہین

١٢٠

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہم تو مرے مجکو نجف مین بلاتے ہین
شیر خدا کی قبر پہ رونے کو جاتے ہین

١٢١

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اک تاجدار بے علم و بے سپاہ ہے
اک شہر ہے کہ ظلم و ستم سے تباہ ہے

۱۳۲

اک بار سن کے نالۂ زینب بحال زار
کہنے لگے کہ دیکھیے بیکس کا ارادہ بے قرار
کچھ سوجھتا نہیں ایسا ہوا انتشار
عباس ہیں یہاں نہ قاسم ہیں نہ ہیں نثار

اکبر کے امام کے فرزند آپ ہیں
یا خود حسین ہیں مگر خداوند آپ ہیں

۱۳۵

اور نے کہا زبان کو ان آگئی نیند
وا ایسا بیکسی ہے جو ہوا ان بستر
دیکھا ہیں صدمے جانوں جسد کیونکر
فرمایا اتنا کہتے عباس ہیں نامور

پوچھا جگر سے اٹھتی ہے لو کیا چراغ ہے
شہ نے کہا ارے علی اکبر کا داغ ہے

۱۳۳

جب بے کسی پکارتا تھا وہ میں جب ہیں
جی بھر کے دیکھیے اسی بھی آگئی ہیں
زینب سے کہو اور بیٹھی زینب ہیں زینب ہیں
اب آ نکلی قبر میں زینب اور اب زینب ہیں

۱۳۶

اور نے کہا علاج نہ داغ کا کیا
بولے کوئی علاج نہیں یہ نہ ہوا
ایسے کہا لگائے ہمیں یہ بلا ہوا
فرمایا اتنی نہیں ہیں سب غم ہیں نفا

مجروح تیغ و خنجر و تیر و سنین ہوں
اے عاشق حسین میں ہی تو حسین ہوں

جتنا مرے محب مرے ماتم میں روئینگے
اچھے یہ زخم اتنے ہی مرقد میں ہوئینگے

۱۳۴

سنتے رہے یہ بات ہوا ارادہ روان
جب سنا زینب نے یہ وقت ہوا اطالبان
بھیجا صاحب حضرت سے کہا کہاں
کہنو بھائی اور آئے ہیں جان

۱۳۷

کہنے لگے کہ دین پہ ہیں سب بند ہوا
جلا ہوا ہیں خیمے میں سرا
فرمایا جان جان نظر آرہا
آئے ہیں سب کی صدا

یہ حوصلے ہمیں نے حمایت کے پائے ہیں
تا محشر موں میں چھوڑ کے زینب کو آئے ہیں

بچھڑے تھے سب حضور بھی بے آس کر گئے
بھیا حسین چھوڑ کے ہم کو کدھر گئے

۱۲۹

وہ بین جھکی جن پہ خیمہ گردوں آسمان الغیاث
زنہون کی سبکی دنیا ہلے کا ہو سامان الغیاث
سب زبانان میں ہے بخت پہ زبان الغیاث
اب ہو گیا قتل کا میدان الغیاث
بس اے خدا

اکبرؑ کو روح پاک پیمبرؐ کی ضامنی
اصغرؑ کی ننھی لاش کو حیدرؑ کی ضامنی

۱۳۰

آواز دی حسینؑ نے سلطنت ہو چکی
اب کیا مجال جو کوئی آنکھ اس طرف اٹھائے
بھائے کے بعین دل ع منہ پھرائے
بچے وہ جیا ہیں یہ جھکائے

کانون مین بی بیون کے جو شہ کی صدا گئی
دم سینون مین سما گئے جان تن مین آ گئی

۱۳۲

فرمایا کیسے نہ بٹے نہیان ہو گئے امام
جھکی نہیں یہ پاک ہے بھر آنہ ہے امام
سب پگڑیان نے کہا بانچ سوئے جام
غازی کے نکلے قصد پہ ہاتھ اٹھا ہے

بدعت کے در کھلے ہیں رہ چارہ بند ہے
رانڈون مین شور ہائے حسیناؑ بلند ہے

۱۳۱

بس اے سپاہ دین نہیں وقت کلام
خنجر ابھی یہیں ہو چکا اب تمام
سب نکلے نگاہ و جور و ستم سے پناہ
پھر آئے ہیں سپر بن نہ انام

محشر بنا ہے آلِ رسالت پناہ مین
غلِ اقتلوا الحسین کا ہے رزمگاہ مین

رباعی

بن بن کے سنوار بار آئی دنیا
جب غیر کسی مین یہ ستائی دنیا
جتنا کہ اٹھا اور زمین سے بندھ
اپنی ہی نکالی ہوئی سے آئی دنیا

رباعی

رحمت کا تری امیدوار آیا ہون
منھ ڈھانپ کفن سے شرمسار آیا ہون
آنے نہ دیا بار گنہ نے پیدل
تابوت مین کاندھون پہ سوار آیا ہون

تمام شد

۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لوٹو تبرکات علیؑ و بتول کو

قیدی بنا کے لے چلو آل رسول کو

۲

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پوچھا کسی نے صبح کو کیا اے یزید ہے

بولا حسینؑ قتل ہوئے اسکی عید ہے

۳

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دولت علیؑ کی گنج شہیداں کو لوٹے چلے

ہندی بنا کے آل محمدؐ کو لے چلے

۵

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لاتا ہے شہ کا سر کہ دینے کے واسطے

ذی رتبہ جائیں شمر کے گھر لینے کے واسطے

۴

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کل ایسے وقت داخلہ ہو فوج شام کا

سب دیکھ لیں کہ ہے یہی کنبہ امام کا

۶

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اہل ستم کے خلعت پر زر جنے گئے

اور کشتیوں میں شیشہ و ساغر چنے گئے

۷

آئین جشن سے محل محل مین بھی تھا ظہور
ایوان قصر و بام پہ ہے جلوۂ صد سرور
مسند بچھین طلائی کی تھیں کرسیان بلور
مصروف کاروبار جو تھے قرب و دور

ویران مدینہ کنبہ پریشان امام کا
آباد گھر یزید کا اور ملک شام کا

۸

تھی بزم جشن گرم کہ تھی جنت کا گمان
آئین ہوئے حسین زیور و خلعت کی کشتیان
ہر دم کھنچی ہی ہند سے آتے ہوئے روان
ناگاہ غیب سے ہوئی آواز بے عیان

کچھ سمجھی تو یہ جشن ہے کیون خاص و عام مین
سر ننگے زینب آئی ہے بازار شام مین

۹

یہ کہہ کے اٹھی ہاتھون سے پیٹتی ہوئے جگر
دیکھا کہ فرش پر ہے بیٹھی جھکائے سر
چلتیون سے گرد والدہ ماجدہ کے دیکھ کر
اور ننگے سر ہے جو بی بی آراستہ ادھر

گو جسم ہر اک صفائی مین آئینہ دار تھا
اوصاف تو یہ ہے کہ دلون مین غبار تھا

۱۰

سو سو طبق طبق گل ریحان و کان کان
نیزون پہ سر خوانچون مین گردہ ہائے نان
پہنے لباس سرخ زرین مرد و زنان
دروازون پہ امیرون کے نقارہ و نشان

غل تھا حسین تو گئے دار السلام مین
یہ نوبت اسیری زینبؓ ہے شام مین

۱۱

یان شام مین تو زینت و حشمت تھی عیان
وان صبح سے اسیرون کا ہر رنگ کاروان
کس کس کی غزا و دیون کا تحمل کرون بیان
نیچا ہے سر زمین پہ تھی زنگ آسمان

یہ ذکر رفعت شہدا حق پسند ہو
منبر تو کیا زمین بھی فلک سے بلند ہو

۱۲

یان صبح سے بادشاہ کا دربار دیکھنا
نیزون پہ سر ہین اور قافلے سوار دیکھنا
ننگے سر بیبیان ہین جلودار دیکھنا
ٹوٹی ہوئی حسین کی سرکار دیکھنا

جن و ملک ہین راہ مین مجرائی شاہ کے
صف بستہ ہین ابن فاطمہ کی بارگاہ کے

۱۳

کہتی تھی کیونکر آل پیمبر ہین بیردا
سر کھلنے سے چھپا ہوا زینب کا سر کھلا
رسیان چادر اپنے سر سے نہ تن ڈھکا
سر پر ردا نہیں ہے بہن سے یہ ماجرا

کچھ رنگ دور یہ نہین اوران سے اب نہین
چادر کا پردہ بیچ مین تھا وہ بھی اب نہین

۱۴

القصہ ہو چکے تمام حرم جب ایستادہ
نظارے واسطے کے ہی جا ہے نکلی سپاہ
جب کھوڑان خلق بھی ان پہ سے نگاہ
نے میں ہیں صبح عید دن عیدگاہ

جور فلک سے ایسے اسیر جفا ہوئے
قابل تماشے کے حرم مصطفا ہوئے

۱۵

بالاے بام ہند جو بیٹھی تھی بے قرار
لونڈیون سے کہنے لگی حضور آئے ایکبار
وہ قیدیان آئے بی بی کو جنکا تھا انتظار
ہین بیکسی ملال و دریدہ وہ سوگوار

بچون کو اپنے جب کہ وہ ناشاد روتے ہین
اس شہر کے بھی صاحب اولاد روتے ہین

۱۶

یہ دیکھ کر یہ کہتی تھی زہرا وا مصیبتاہ
زینب جھکی سے کہہ کے ہوا اہل حرم کا راہ
اونٹون سے کہتی دخت علی بینب سیاہ
زینب کہ بے علی سے ہے نگاہ

دیکھی جو بندی آل رسالت پناہ کی
دے ٹپکا سر دریچہ پہ اور منھ سے آہ کی

۱۷

یہ دیکھتی ہیں بیچ میں چھٹین نیاز سب
سر جو بال کھولے ہیں پیچھے مضطرب
زینب جلتی ہیں آب کے بغضب
اونٹون پہ نہیں

کل سے اٹھین کے آنے کی ہوتی ہین شادیان
سیدانیان ہین آتو دیا شاہزادیان

۱۸

رکھے حسین پہ ہاتھ سکینہ ہے نیم جان
ماں سرکے نکلی نوجوان
کہتی ہے زبان

پہلے پہل جو پردے بلوے مین آگئے ہین
شرم و حیا سے بالون مین منھ کو چھپائے ہین

۱۹

بولی کوئی کہ [illegible] تو سیکھے نگاہ
کیا بیٹھے ہے لٹنے میں [illegible] راہ
بیٹھو [illegible] بیٹھی ہیں گے اگر [illegible]
[illegible] دھوپ میں [illegible] اللہ کی پناہ

کپڑا انہیں نصیب نہ آب و غذا نصیب
ہے ہے یہ حادثہ یہ سن و سال [illegible] نصیب

۲۰

کس عرض [illegible] غش میں ہیں سکینہ تو دیکھئے
منہ پانی کو [illegible] آنکھوں میں [illegible] کھینچئے
حاکم بلا ہے [illegible] میں [illegible]
[illegible] دیکھئے [illegible]

کہتی تھی ہاتھ مل کے کوئی میرا بس نہیں
معصوم جان بلب ہیں کسیکو ترس نہیں

۲۱

روتی [illegible] ہیں [illegible] گزر گیا
اور قافلہ اسیروں کا دالان سے گزر گیا
ناگاہ اونٹ [illegible] سے گرے اور غلغلہ ہوا
[illegible] آ کے کوئی دیکھو کیا ہوا

کیوں چلتے چلتے لشکر کفار پھر پڑا
بچہ تڑپ کے اونٹ سے کیا کوئی گر پڑا

۲۲

[illegible] باہر آگئی [illegible] بے صبر ہم
[illegible] جب [illegible] ہے [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible]

[illegible] رکنے یہ مارا [illegible] اس ناتوان کو
غش آگیا ہے قیدیوں کے ساربان کو

۲۳

زینب [illegible] ہوتی گئی [illegible] یہ ماجرا
دربار عام میں [illegible] ناموس مصطفیٰ
حاکم نے [illegible] زندان انہیں دیا
[illegible] مجلس میں جب گئی [illegible]

ان قیدیوں کو دیکھ کے میں ہول کھاتی ہوں
حاکم سے کہدو جا کے میں زندان میں آتی ہوں

۲۴

دیکھو [illegible] لگا کے [illegible]
[illegible] آنکھیں [illegible] اسیر
اور جب [illegible] خود حقیر
[illegible] ہاتھ [illegible] سامان [illegible]

بچوں کے فاقہ توڑنے کو خوان میووں کے
اور زیور و لباس پہنانے کو بیبیوں کے

۲۵

سرننگی وطن مین ہے یہ بیحد اعدا
ہمشیرہ اور یہ جو رسیون سے بندھا
خود دیکھ کے جان ہاتھ اٹھا کے سوئے قبلہ یہ کہا
بے پردہ جو سینہ زنی ہون شفا کی انجدا

ہمراہیون سے بولی کہ حق پر نظر کرو
چلتی ہون سوگوارون مین عریان سر گرد

۲۶

یہ زینب سوال کئے زبان سمجھ کر
دل تنگ و زینت بن گئی سوار جو آئے
جادو بیعول کی زینب عابد سمجھے اور
بی بی لو پھر آ ہوا اور مین سمجھے اور جاؤ

پھر بولی آہ بھول گئی بے کفن ہو تم
دامن کہان سے لاؤ گے عریان بدن ہو تم

۲۷

انصاف بیبیون محل مین ہند جو تھین بیٹھین
بیبی زینب سے دران کے پاس ہوئین
دربان نے کہا یہ کہ سولہ یا جلد وقعین
زینب بی بی جھپا بیبیون کیا ہوتی تھین

فضہ قریب آکے پکاری دو ہائی ہے
بی بی کے دیکھنے کے لیے ہند آئی ہے

۲۸

تھی زینب اضطراب مین بیچ جان کے
گاہی زینب ان دہ جھپاتی تھی زخم جگر
گرتے تھی زار تھی سینے سے دہ سینہ چاک
گر تیغ نور تھی تھی ہاتھ جھکی تھی وہ درد

جب کچھ نہ بنتا تھا تو یہ کہتی تھی کیا کرون
آئے قضا تو شکر کا سجدہ ادا کرون

۲۹

بھائی کی ٹکر کو یاد کر کے زینب نے گریبان
وہ بیچین تھی جہیون مین سے چھپے مین سر کہان
بے پردہ ہے سب بلاؤ بھائی کی جان
پہنچی ہندہ آکے یہ کہا سر سے مجھے پہچان

ہے ہے مین کیا کرون مجھے پہچان لیگی ہند
شرماؤنگی جو ترس کھا کے روئے گی ہند

۳۰

ناگاہ ہندہ بھی ہوئی در دار سے عیان
در نہ سب ہند تھے جادو نا نوران
بیٹھی زینب مین بی بی نے کہا یہ زبان
تھا غش ہند نے کہا بہن نے کہ ان

پر صاف اسکے چہرے سے یہ آشکار ہے
شہزادہ ہے یا کوئی عالی وقار ہے

۴۱

وان سے بڑھی بیبیان جانب وہ نیکنام
پڑھتی ہوئی درود وہ کرتی ہوئی سلام
تھا خلق فاطمہ کا جو زینب پہ اختتام
جھکنے سے بولی فضّہ یہ جو ابر احترام

رکھتی ہے دست یہ مرے مظلوم بھائی کو
جامیکہ بدلے ہند کی تو پیشوائی کو

۴۲

وہ بولی کیا کون ہین یہ بتا نام اور نشان
اسنے کہا کہ بیبیان ہین اشراف زادیان
اب با ضرورت انکی جو قسمت کرون بیان
تھا ایک بھی جلو مین نہ بہن ذی نشان

بھوکھا نہ کوئی رہتا تھا انکے زمانے مین
اور اب تو خود یہ فاقے سے ہین قید خانہ مین

۴۳

بہر واسطے خدا کے نہ لینا تو بیرا نام
خلیق کا مقام ہے وہ ترے کا مقام
کہیو انہین جو گھر مین ابھی دیکھا ہے کلام
فضہ جو چھوٹے ہین انہین بہنین دین کا سلام

یہ ہین ذلیل انکا بھلا احترام کیا
ہے ایسے حکم بیکسون کا ادب کیا سلام کیا

۴۵

بھی کسے اور ادبار کے وقت ہین ابتر
اے جاکے بہن بیٹھے ہوئے نام سے کہہ اب
اب بھی ہین تھی بھی آباد ہی ہین
اب ہوئے در بدر ہین اسیرون کی طرح

یکسان کسیکا اوج ہمیشہ رہا نہین
آگے امیر انسا نہ تھا اب گدا نہین

۴۴

جا کر کہا جو فضہ نے تو بولی وہ حزین
فضہ سن فاطمہ زہرا کی ہم نشین
اسنے کہا کہ بیبی بیکس ہے صاحب نگین
بنیاد اس جناب کی لونڈی کی ہے زمین

ہونا کنیز فاطمہ قسمت کے ہاتھ ہے
میرا تو ان لٹی ہوئی رانڈوں کا ساتھ ہے

۴۶

یہ سن کے جواب اس کا بہن باوفا
بیبیون سے بیان نے کہا جو کہا
بیٹی بھی سر جھکا کے زہرا آل المصطفا

زینب وفور شرم سے یون تھرا گئی
آواز استخوان سے لرزنے کی آ گئی

بند ۲۴

کونین میں ان بچوں کے اطفال نیک ذات
لیکن نہ بڑھایا انہیں بچوں نے میووں کی سمت ہات
تعظیم بڑوں کی ان کی ہے ... بات
[illegible]

بولی یہ یمون شرم سے سر کو نہ جھکاؤ تم
میں ہاتھ کھولے دیتی ہوں تو میوے کھاؤ تم

بند ۲۵

فضہ نے آکے کہا اے ... کیا حضور بول
کیونکر ہوا بیبیوں کو ... پھول
کیا جانیں تو بچے ہیں ... کنول کے پھول
... فاقوں سے ہوئے ... انمول

بچے تو خیر بولے بھی مجھ ناتوان سے
پر ان اسیروں نے نہ کہا کچھ زبان سے

بند ۲۶

منصور بولے اٹھو ... بیکسی تو ... گئے
... اور بھی ... گئے
ہنسے ... اٹھو ... آگئے
وہ بولی ... یہ ... بٹھا گئے

تم بھی کھلاؤ انکو تو کھانا روا انہیں
بابا کا بے سر ذائقہ اب تک ہوا نہیں

بند ۲۷

بخشیں ہوں میں زیور بیبیوں میں دھر
کیا جانے زیور ہوا ... انہیں ہوا
... زینب ... کا سر
نہیں ... نثار

زیور تو چاہیے نہ اسیروں کے واسطے
زنجیر و طوق بس ہے اسیروں کے واسطے

بند ۲۸

بیکس کہ بابا ... کی رضا
... بیکسی کا
... بولی ... باپ سے
وہ بولی ... نام ... بیکس کا

پہلا جو نام تھا وہ ہے معلوم آپ کو
اب تو شہید کہتے ہیں سب بیکس کے باپ کو

بند ۲۹

پھر قیدیوں نے ... یہ بولی وہ ... نگار
... وہ ... انکار
کہیے ... جان سے ... دوستدار
... عقیدہ ... خالق ... انکار

نیت میں بھی نہیں کہ کسی پر جفا کریں
مجھکو خدا نہ بخشے جو تم سے دغا کریں

۴۳

بیٹی جسے تھا سب مین تمیز جفا
بنتِ حسن کہا کو یہی پیاسون مین بابا
دامان فاطمہ کی قسم تو بھرا دے
تھا جو مین بہن کی کرون قسم ہیچ جا

مشکیزے بھر کے ساتھ جو اپنے مین لائی ہون
نذرِ حسین پانی پلانے کو آئی ہون

۴۴

سمجھے تھے تم مین آئی ہون ان کے گھر کی ہا
دیکھا تھا تنک بادہ بہن اور دل ہرا سا
اب مطلب غصہ بھی نہ لے سمجھ آیا
مطلب تو ہم مین ان پہ بیٹی کی آتی ہو در

میری طرح سے کر آلِ نبی پر نثار ہو
کیون قیدِ حسین کے تم دوستدار ہو

۴۵

بہنا مرے حسین سے کیا وارث ہے بھیا
زہرا کو تم بھی جانتے ہو اپنا پنجتن
زینب کو سمجھو مہر حشر بھی کہی
حسین سے منع نہ ہی ستی ہوگا

اُس روز سے سوا مجھے فکرِ حسین ہے
راتون کو نیند آتی ہے نے دن کو چین ہے

۴۶

عالم کے تن مین چھپا تھا ابن ذی پیو سر کیا
یہ چچا بیٹی اور بہین سبطِ مصطفا
ابا جب بہن سے تھا و فضل سے یہ اجبا
جو نور ابن حسین کی کہا نا کا مدار ان

مادر تو اِسکی حضرتِ خیر النسا نہین
بابا تو اِس حسین کا مشکل کشا نہین

۴۷

سمجھے نہ تم میں آپ کیے وارث کی شہنشاہ
او مدینہ کا تو نہین ہے یہ بادشاہ
ابن علی کے حال مین بھی صلاح
اے صاحب اولاد ہے یہ راہ

بیٹا تو ہم شبیہِ پیمبر نہین کوئی
زینب تو اِس حسین کی خواہر نہین کوئی

۴۸

زینب کو دیکھا بیبیون آئی سنبھ پھرا
سمجھ رو بنا گئی آئی ہے سمجھ عصہ ہما
تھے بولی ہو بہن سے وہ زینب تن
مین کیا کہا یہ بہن سے جو بیچ کیا

سیّد تھا یہ نہ فاطمہ کا نورِ عین تھا
مذہب مین اِسکے ذبح کے قابل حسین تھا

۴۹
ہوتا جو یہ حسین بن رسول ذوالجلال
سیدانیوں جو ان اس حسین کا وہ ماننا حال
ظالم ابھی ہمیں بھی جو اپنے نبی کی آل
[illegible]
اب تو اسیر ہیں نہ قرشی ہاشمی نہیں
ہم کون ہیں رسول خدا کے کوئی نہیں

۵۰
بی بی سے بولی ہند [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بولی نشان آلِ عبا مل گیا مجھے
زینب کی گفتگو کا مزا مل گیا مجھے

۵۱
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کلثوم ہوں نہ زینب عالی وقار ہوں
میں تو اسیر شام کی تقصیر دار ہوں

۵۲
بولی یہ ہند [illegible]
[illegible]
[illegible]
زینب یہ سن کے [illegible]
بچپن میں میں نے کی ہے خدمت بتول کی
خوشبو اسی سے مجھ میں ہے بنتِ رسول کی

۵۳
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دل سے نہیں تو خلق خدا کے دکھانے کو
کوئی تو آتا قید سے ہم کو چھڑانے کو

۵۴
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہوتا یہ حادثہ جو نبی کے گھرانے میں
بی بی وہیں تو ہوتی قیامت زمانے میں

۵۵

غرض یہ ہیر گری کی بارہی ہند ہوئی بیان
سب ٹیلے دیکھا جو منہ پہ ہوا گمان
زینب کے پاس آ کر وہ [illegible] کان
سب [illegible] زبان

دیوار پر یہ آ کے پکارا اسیرِ حسین
اے ہند میں حسین ہوں یہ خواہرِ حسین

۵۶

زینب کے لگی گود میں آ اپنی عین
جلادی اہلِ بیت کے سر سے نور عین
زینب کو دیکھ بے پردہ اور [illegible] زمین
[illegible] بھائی کا سر [illegible]

حق ابنِ فاطمہ کا ہے سب پر زمانے میں
ماتم کرو حسین کا اب قید خانے میں

۵۷

کہنے لگی بہن جا کے پاس منہ پہ [illegible]
کہنے لگے سر [illegible] کا سر بہا
زینب بھی بولی [illegible] اپنی بیکسی جدا
زینب [illegible]

عزت بڑھی میری جن سے وہ تشریف لائے ہیں
بھیا ہماری قدر بڑھانے کو آ گئے ہیں

۵۸

بھیج دی میں بٹھا کے سکینہ کو بھی کہا
اور بے پردہ سی گود میں سب [illegible]
بھیا حسین آیا ہے زینب [illegible]
زینب [illegible] بال کی [illegible]

ماتم کیا حسین کا اس زور شور سے
زہرا نے ہاتھ چوم لیے آ کے گور سے

۵۹

سر زینب اٹھی کی تعظیم کو تمام
سب پاس آ کھڑے ہیں [illegible] سلام
کہا بھائی السلام علیک اے بھیا الامام
بھیا کے ہاتھ [illegible] بہن گرنے لگی

قسم بان جاؤں دیر نہ فرماؤ یا حسین
لونڈی سمجھ کے گود میں آ جاؤ یا حسین

۶۰

سب لوگ رو رہے ہیں [illegible] کامل تلک
سر دیں یہ تیری بیٹی کے ملک آسمان تلک
بھیا ہے [illegible] سرون [illegible] مکان تلک
زینب [illegible] زبان تلک

درجے خدا بلند کرے اس کلام کے
ہوں دستخط حسین علیہ السلام کے

رباعی

جو روضۂ صفدر میں ادب یاب ہو جاتا ہے
وہ اوج میں لاجواب ہو جاتا ہے
جلتا ہے جو شب کو قبر حیدر پہ چراغ
وہ صبح کو آفتاب ہو جاتا ہے

رباعی

جو ذرّۂ خورشید ہنر نام کہاں جاتا ہے
رو اکسیر کا دریا پہ جہاں جاتا ہے
سبز بھی ہے جانب گردوں تجرید
نیچے جا کے گرد دوران جاتا ہے

رباعی

یا شاہ نجف مالک کشور تم ہو
در علم الٰہی کے پیمبر تم ہو
پیدا نہیں کرتا ہے دوبارہ آقا
احمد کے بعد بندہ پرور تم ہو

رباعی

کہتے ہیں کہ اذان سے کوئی مٹتا ہے
پڑھنا جو علی نہ اذان میں لکتا ہے
اعداد محمد و علی کے گن لو
حیدر و دونوں ہیں باہم ربنا ہے

تمام شد

ھ ۱

آہ علم سے پنجۂ زنانہ سر کے
سب ہین بہ تن ز تن وفانہ سر کے
سینے ہین جلتا ہی ہے پروانہ سر کے
دل سینے مین ہی ہے یہ نشانہ سر کے

کیون شیعہ اٹھاتے ہین علم رنج والم سے
کیا دست علمدار کٹے تیغ ستم سے

ھ ۲

سر دار زینب عونکا علمدار سر کے
شاہ شہیدا عاشق دیدار سر کے
مصرع علمسے مطلع انوار سر کے

دل کسکا شگفتہ دین کیلیے سینہ سپر ہے
کس غیر کی شمشیر کے قبضہ مین ظفر ہے

ھ ۴

ادب ہے علی کی پنجۂ زنانہ سر کے
نبیون سے لئے مرتبہ زنانہ سر کے
دل تیغ صفت جلنا ہے پروانہ سر کے

سب جمع علمدار کے ماتم کے لئے ہین
سر کھولکے منبر پہ علم نصب کئے ہین

ھ ۵

اے مہر مبین نقش ہے تو کسکے قدم کا
اے بال ہما سایہ ہے تو کسکے علم کا

ھ ۳

سب کے درد و رنج گرد شاہ جدا ہین

انصاف یہ کہتا ہے وہ عباس علی ہین
دریا یہ گواہ عطش سبط نبی ہین

ھ ۶

حیران ہیون سلیمان

گردش ہین یہ گرد سفر اس نیک سیر کی
مردم تو ہین کیا سر ہے وہ چشم قمر کی

۷

یکدانۂ تسبیح رخ شبیر ہین عباس
وہ نور کا قرآن ہین تفسیر ہین عباس
سرنامۂ تقدیر کی تصویر ہین عباس
حیدر کی ہمی مالک شمشیر ہین عباس

یا حضرت عباس زبان سے جو نکل جائے
مرتا ہو تو جی جائے جو گرتا ہو سنبھل جائے

۸

زینت ہین جو مومن کی [illegible] ہین عباس
حل عقدۂ لاحل کی کوئی باب [illegible] ہین عباس
در سلک کا جو طالب ہو تو دروازہ [illegible] ہین عباس
یہ کیا ہے خدا کے لئے [illegible] ہین عباس

یہ مہر سخا ماہ عطا در نجف سے ہے
یہ در نجف وہ ہے وفا جسکی صدف ہے

۹

یہ نام و نشان اسد اللہ ہین واللہ
یہ راحت جان اسد اللہ ہین واللہ
یہ سرو روان اسد اللہ ہین واللہ
یہ شمشیر زبان اسد اللہ ہین واللہ

کفار کے سر کے لیے یہ سیف خدا ہین
مومن کے لیے یہ سپر تیغ بلا ہین

۱۰

حق ہین اسے زور ید اللہ ملا ہے
یہ زور بھی گویا اسد اللہ کا سا ہے
یہ صف شکن و صفدر میدان وغا ہے
یہ سیف خدا ہے خلف شیر خدا ہے

گر قہر و غضب مین یہ علیؑ کا پسر آئے
ضیغم بھی مقابل ہو تو منہ کو جگر آئے

۱۱

ہے نام خدا سیف جدا نام انہین سے
گردون پہ ہے سیلاب [illegible] نام انہین سے
وابستہ [illegible] نیکی کا [illegible] کام انہین سے
زیبا ہے [illegible] عالم [illegible] نام انہین سے

سکہ ہے شجاعت کا دل اہل جہان پر
کلمہ کی طرح نام ہے تیغوں کی زبان پر

۱۲

یہ نقش [illegible] جمن [illegible] انکا
جنت کا نمونہ ہے [illegible] انکا
دل حیدر کرار [illegible] انکا
[illegible] فلک [illegible] انکا

شیرون کا سدا خوف سے دل زیر و زبر ہے
یہ شیر وہ ہے شیر خدا جسکا پدر ہے

۱۳

حیدر نما ہے ہیبت تن بدن انکا
شبیر ہی کا ہے گویا دہن انکا
انکا جلب بیعۃ و ہمت سخن انکا
جو دست وہی تیغ علی صف شکن انکا

عارض رخ حیدر کی طرح جلوہ نما ہین
جو دیکھ لے انکو وہ کہے شیر خدا ہین

۱۴

شبیر اگر گل ہین تو ہین بلبل یہ صفدر
وہ شمع ہے پروانہ یہ وہ سرو یہ صنوبر
وہ جان ہین تن یہ جسم ہین یہ یہ وہ
یہ سینہ ہین وہ دل ہین یہ ساغر ہین تو یہ وہ

یہ روح وہ قالب ہین یہ تجلی وہ نظر ہین
وہ ماہ ہین یہ مہر وہ شمس اور یہ قمر ہین

۱۵

سرو قد ہین قامت سے امام دو سرا کے
الفت مین تجسس سے ہین جدا ہونے والے
مطلب نہین دنیا سے انھین شاہ و گدا کے
سب کام ہین مرضی کے انھین باپ خدا کے

واجب کے برابر ہے انھین الفت شبیر
خالق کی عبادت ہے انھین طاعت شبیر

۱۶

اکبر وہ نمایان ہوئی ہے آپکے پیغمبر
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قلبی لولاکم لولاکم لولاکم
روحی لفداکم لفداکم لفداکم

۱۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دل سینے مین شبیر کے اس آن نہین ہے
قالب تو ہے موجود مگر جان نہین ہے

۱۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چھائی ہے اداسی کی گھٹا اہل وطن پر
افسوس خزان آگئی زہرا کے چمن پر

۱۹

سب یاد کیا جب رخ بے گلزار مدینہ
تاراج ہوئی رونق بازار مدینہ
ترساں نظر آئے در و دیوار مدینہ
جب کوچ چلا قافلہ سالار مدینہ
وحشت تھا یہی وقت سفر آل نبی کا
مرقد بھی چھٹا ہمسے رسول عربی کا

۲۰

لکھا ہے عجب فصل میں تھی منزل جاناں
وہ دھوپ کی شدت بھی کہ الحفظ نبی راہ
ان ذروں پہ چلنا تھا مسافر بھی تھی راہ
وارے تھا مرغ تصور پر بھی گراہ
لو چلتی تھی ایسی کہ جلے جاتے تھے ذرے
اسپند کے مانند نظر آتے تھے ذرے

۲۱

تپتی تھی زمیں کورہ حداد کی تمثال
تھا ریگ کا ہر ذرہ پگھلنا تھا بہ وبال
جس میں سر آرزو نہ تھا صفت لال
سے نکلی تھی زبان نفخ منہ فلک سر کا نکال
اس فصل کی حدت اگر آجائے بیان میں
چھالے کہیں پڑ جائیں نہ خامے کی زبان میں

۲۲

تھے قرب سحر آئے جو قیشان نبی راہ
روشن کی تھا رنج سے جیسے روکا ملال راہ
ہر چند کہ تھی سخت بیابان کی غضب راہ
منزل سے ہمنے طے کی نشتہ و بیجا راہ
خورشید صفت روز شہ دین کو سفر تھا
ہر شب کو رواں فاطمہ زہرا کا قمر تھا

۲۳

تفصیل ہے یہ حال جو کچھ ہے ہے نہ ہم
لکھیں اسی مضمون نہیں ہے یہ وقت ماتم
وارد ہوئے جب قافلہ سے نہیں عالم
کچھ ہی نہ سے غرض ہم
تھے تیز قدم سبط نبی راہ رضا میں
بس دوسری تاریخ ہوئی کرب و بلا میں

۲۴

دریا پہ جو خیمہ تھے تو سب شاہ شہیدان کے
اترے جو حرم آپ امام دو سرا کے
تھے پیاس سے بیتاب تکلیف اٹھا کے
کان سے دل ہارے
سب کہتے تھے اس پیاس میں نعمت یہ ملی ہے
تکلیف وہ جھیلی ہے تو راحت یہ ملی ہے

۲۵

کھانے لگے ترائی کی ہوا خیمۂ ہمراہ
منہ دھو کے نہاتا تھا دریا کے کنارے کوئی بیگاہ
لیتی تھی بلائیں وہاں موج سے نہر بھی
سب شہ والا کے گرد تھے نگہبان ہمہ راہ
کہتی تھی اجل تیر و تبر سے مشکیزہ چھدے گا
یاں مرقد عباس علمدار بنے گا

۲۶

غنچے سے عزیز و رفقائے شہ ابرار
کھلتے تھے گلے ملتے تھے سب گل سے گلزار
واں موج سے ہوا اور شجر سے تھی ثمر بار
بہت سب لب نہر تھا اور بھی سقفار
میدان ہے سبزہ ہے ترائی کی ہوا ہے
خیمہ تو بہت خوب جگہ نصب ہوا ہے

۲۷

ہائے کہ نمایاں ہوا پیچھے سے دور سوار
بس آ کے وہ حسب جو یہ ہتھیار
نازے سے بڑھے سے بڑھ کے تلوار
سقفار
شبیر نے خیمہ لب دریا جو کیا ہے
کس نے انہیں یاں حکم اترنے کا دیا ہے

۲۸

زینب نے سنا بیٹھی جہاں سن کے یہ بیٹھی
گھبرا کے کہا بیان حسین سے جا کر یہ بہا
کیا جانے کیا دل میں ہے سمجھے نہ شہ والا
کچھ ہے عداوت کا ارادہ نہیں اچھا
اس نہر پہ تل رکھنے کی بھی جا نہ ملے گی
اتریں گی جو فوجیں تو زمیں یاں کی ملے گی

۲۹

ہم تو سچی کہتے ہیں حاکم کا ہے یہ کار
سب فوج سے ہے نہر کی ہے سرکار
ایک یہاں دریا ہے میدان کبھی
سرمی بہت نہر کی بار
وہ دھوپ کی حدت ہے زمیں شعلہ فشاں ہے
آرام ترائی کے سوا اور کہاں ہے

۳۰

بہتر ہے کہاں یہیں نہیں یاں جلد اٹھاؤ
کہہ دو دریا سے اٹھاؤ
کہتا تھا کوئی یہیں گرداب
ان کے رضا یہاں
جز صبر و رضا کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں شبیر
ہم اتریں گے سجاد نہیں رہ سکتے ہیں شبیر

۳۱

یہ جہل جو ہو تو نہ نشانہ کے انصار
عباس میں دیدیتے ہیں آکر اسے سرکار
بابا تھا کہ بکتر پہ غضب سیاہ اور زرہ تھی بھار
بالکل سے کرا اونٹ جسے دار جنب دار

تھم جاؤ وہیں بڑھ کے جو ادھر آئیگا ظالم
سر کٹتا بالائے قدم پائے گا ظالم

۳۲

کر بیان کہ جو قوت تجھ کو بھی زے نہیں مقدور
سا و اولے کو تیغ تیغ تو نہیں کرے گا جو
ازنا کسی میں ساتھ نیمہ ضیائے ہیں مسجود
ورنہ ابھی معلوم ہوا سے ظالم مقدور

وہ قدرت حق صاف سر دست عیاں ہو
یہ تیغ مری منھ مین ترے مثل زبان ہو

۳۳

ابیت بھی زیر سے آ ادبانہ بڑھا تا
ورنہ ابھی تو ہو دیکھ جیسی سر کو روانا
نگاہ سے جو بولے کہ مری سر بارا زانا
سے کیا ترے سربان پیتہ پہ سیلاب ہے بجلانا

شاید تو نہیں جانتا عباس علی کو
سب سیف خدا کہتے ہیں دنیا مین مجھی کو

۳۵

کہتا ہے حقارت سے زبنی کا تو نام
کیا تیغ ہے تجھ کو بار زمین خالق علام
زمین سے افضل ہیں نہ فیضان و جتن پایا
تیغ میں نہ وہ ایک حرف نام

جنکے لئے بنیاد ہوئی ارض و سما کی
نام انکا حقارت سے تو لے شان خدا کی

۳۴

زینب ہی ہے ارض کے لیے ہیں جراہ
کیا تیغ چلی سر کی لوٹی سر ہے نہیں آگاہ
گر ضرب ہوئی یا یک سر کو ودع کرتی ہے جو واللہ
ہے پیچاں تہی سر ہے پہ دوکش کی بھی یا اللہ

بجلی کی طرح گر کے یہ سر پر نہیں رکتی
سر پر نہیں رکتی ہے سپر پر نہیں رکتی

۳۶

کیسا رنج سلطان ہوی کرکے انصاف کہ جرار
خیبر کو تو اٹھ تیغ پہ سر بیکار
نہیں عرش نہیں علی کا ستار
نہیں یکتا ہے ان کا یہ نہیں دریا ایک کوار

مہمان ہیں مسافر ہیں چلے جاینگے شبیر
اس نہر کو ہمراہ نہ لیجاینگے شبیر

۴۴
ہیبت سے یہ بھیجا اسکو ایسے عرش علا ہے
ہان سجدۂ تعظیم بجا لاؤ یہ جا ہے
سب کہتے ہیں پڑھ کے نئے زنداں یہ بلا ہے
جائے درود حرم سر خنجر جدا ہے
سب برج امامت کے ستارے ہین اسی مین
پیغمبر کونین کے پیارے ہین اسی مین

۴۵
زینب سے کہو زینب ان بیچ جدا ہے
رہ کیا ہے جو بھالا نیزہ لو جوان آیا ہے
جا ہین تو ہلادین ہلین ارض و سما ہے
باہین وہ مان ان ہین یہ ردا ہے
ثابت ہین قدم منزل تسلیم و رضا مین
سر ہات پہ رکھے ہوئے ہین راہ خدا مین

۴۶
کاظم کا کرے سے ادن نہین شاہ کو درکار
زینب کا خالق سے کیا ہی ابھی مختار
پہنچ بھی اسم جو نہین قبول حسن انکار
سمجھے پڑھ کے ان لڑکے ابرار
دریا پہ جو خیمہ شہ والا نے کیا ہے
اللہ نے فرزند کو حق مان کا دیا ہے

۴۷
ان لوگون نے ایک سے نہ ہین غیظ مین لائین
ہمارو بچے جو نہ دریا سے ہٹا ئین
فرما ئے وہ مہلت کی عطش مین بچا ئین
فرمایا کے لے ہاتھ غضب نہ ترا ئین
اس دھوپ کی برداشت نہین لا ئینگے بچے
بے آب تڑپ کر ابھی مر جائینگے بچے

۴۸
جان و جگر احمد مختار یہی ہین
جن و ملک اسکی سر وار یہی ہین
اللہ کی سرکار سے مختار یہی ہین
اللہ دو عالم کے مددگار یہی ہین
منظور اگر ہو خلف شاہ نجف کو
کوثر اسی صحرا مین ہے چار طرف کو

۴۹
اس پہ یہ ہین اس پہ یہ ہین بنتی کی
الدن جی بنیا مین کی و ناوہ نبی کی
زینب کو بہان لے نہ یہ ہین بنتی کی
سے سے ملاقات ہین فاطمہ بنتی کی
دریا سے مسافر کو اٹھایا ہے کسی نے
مہمان بلا کر بھی ستایا ہے کسی نے

۲۱

[illegible]

۲۲

[illegible]

یہ واقعہ بھی حشر تلک یاد رہے گا
دریا کے کنارے یہ لہو آج بہے گا

تاریک ہے اسوقت جہان اپنی نظر مین
تلوار چلے باپ بیٹھا رہے گھر مین

۲۳

[illegible]

۲۴

[illegible]

اٹھین گے بھلا یہ جو اٹھانے پہ اڑے ہین
گرمی کے ہین دن شیر ترائی مین پڑے ہین

پانی پہ یہ حجت ہے مسلمانونکی ہے ہے
اس شہر مین خاطر نہین مہمانونکی ہے ہے

۲۵

[illegible]

۲۶

[illegible]

اسدم یورش لشکر بے پیر ہے مولا
عباس کو اب نوبت شمشیر ہے مولا

یہ قوم بھی امت ہے کوئی غیر نہین ہے
پر کھل گیا پردیسیونکی خیر نہین ہے

۴۹

ہیں ان سے محبت جائز ہے زہرا کے پسر کی
یہ زبان بھی در یہ ہیں کلمے سینوں کے تیر
حضرت نے صدا دی یہ عباس ادب سے جو جھکا کر
حسین نے ان کے ہنستے ہوئے اجازت جان دی

سنے بحث کا ہے وقت نہ حجت کا محل ہے
نادان ہے یہ قوم نصیحت کا محل ہے

۵۰

شہ نے کہا حسین کی گھٹا غم کی چڑھ آئی
عباس نے آ کر ادب سے سر جو جھکایا
زینب سے اٹھ کے کہا سب نے بیٹھ آئی
عزت سے کہا ہنس کے ان کی بات لکھائی

کم ظرف ہیں یہ اہل ستم ان سے نہ الجھو
تو آدمی کے سر کی قسم ان سے نہ الجھو

۵۱

سن زینب نے بیٹوں کے روئے دادا
بھائی اس سے جو نیچے تیغ ہے جنگاور
بیٹے جھکو گھٹا ہو دم زمین بھی خونخوار
بس ہیں اور ہاتھ پانی ہے برہنہ سر دکھلا

جس بات میں ہو بحث نہ ہم منہ سے کہیں گے
گر انکی خوشی یہ ہے تو پیاسے ہی رہیں گے

۵۲

کہا سب نے سن اہل حرم جب کے زمانہ
یہ کہہ کے زباں بکس آئی ہے ماں ہوا بہ
ہے وار کے دیکھا اس میں اسی جان برادر
عصمت نہ کرو جان پیچھے وہ دعا کے صفدر

بھائی وہ کرو کام جو امت کی رضا ہو
پوچھو تو کہاں خیمۂ سادات بسا ہو

۵۳

عباس نے کہا سن اے بس اپنا جھکایا
زینب نے دی کی طرف بات اٹھایا
زینب کے بیٹے نکلا مقام آ کے دکھایا
حسرت ہیں وہ چھوڑ کے وہاں سے نظر آیا

تھمے وہ زمیں دیکھ کے افلاک کو دیکھا
خیمے کو اور آل شہ لولاک کو دیکھا

۵۴

زینب یہ بولیں بہن کے خیمے سے نکل کر
وہ بولے کہ ہیں یہ وہ بچے جو نکلے
وہ سکھ بھی ہیں یہ جو آتے ہیں سیدوں کے
وہ جان کا دکھ ہے نہ زبان سب بھوکے پیاسے

اٹھتے تھے تو غش کھا کے زمیں گرتے تھے بچے
ہاتوں میں کٹورے وہ لیے پھرتے تھے بچے

۴۵۵

[illegible] آب رواں بند

سادات [illegible] بند

[illegible] ضعیفوں کی زبان بند

تھی [illegible] دہان بند

پیدا تھی طپش مہر کی ذرہ کی چمک سے
جلتی تھی زمین آگ برستی تھی فلک سے

۴۵۶

وہ شب [illegible] بسر

[illegible] بسر

[illegible] بسر

[illegible] بسر

زانو پہ سر اپنا کوئی نیند اڑائے ہوئے تھی
بچے کو کوئی سینہ سے لپٹائے ہوئے تھی

۴۵۷

[illegible] راحت

آئی جو شب [illegible] مصیبت

سنسان وہ میدان و بیابان کی ظلمت

[illegible] تربت

جب خوف سے سو جاتے تھے روتے ہوئے بچے
پھر پیاس سے چونک اٹھتے تھے سوتے ہوئے بچے

۴۵۸

[illegible] آئی

[illegible] آئی

[illegible] آئی

[illegible] آئی

بے نور تھی شب غم میں تھے جن و ملک کے
گہنے نہ تھے سر داغ تھا سینے پہ فلک کے

۴۵۹

عباس [illegible] ذرات

[illegible] بات

[illegible] بیدار

[illegible] آفات

ہے چند نفس اور یہ زحمت کوئی دم کی
عباس کمی ہو نہ حفاظت میں حرم کی

۴۶۰

[illegible] ایمان

عباس [illegible] قرآن

حضرت [illegible] قرآن

[illegible] ایمان

اس خیمہ کے دربان ہیں ملک عرش علا کے
کیا رتبہ ملا بندہ کو قربان خدا کے

۶۱

تکلیف میں ہیں اور کسی کو نہ دیجاہ
کہتی ہوں میں ہی کا سکینہ کا اوسے غم بتا
کیا منہ جواب دیں گی بہن سے کبھی انجمن
فقرے کہا بہن تری ہائے یہ ہون

پر مجھسے زیادہ کوئی پیارا نہیں بھائی
تنہا ترا پھرنا بھی گوارا نہیں بھائی

۶۲

تسلیم بجا لا کے چلا ابن یداللہ
تا خیمہ گئے اور ابھی پیچھے نہ دیجاہ
تم بھی تو روانہ ہو بھیجا جا کے بھی ہمراہ
رخصت کر کے سکا رو دیا ناز سے ہمراہ

تا صبح رفاقت سے نہ منہ موڑیو پیارو
عباسؑ کو تنہا نہ کہیں چھوڑیو پیارو

۶۳

جس فوج میں بہر حفاظت ہوئے مور
بھینا اجنہ سارا وہ سب سے معمور
تھمنے نہ رخ زمین سے انار حبیبین نور
ہیں آنچ نہا سنگ زمیں سب دیکھو ہوئے دور

ششدر تھی زمین ہوش بھی نہ چرخ کے گم تھے
دسوین تھی شب اور تمین مہ چار دہم تھے

۶۴

یہ خیمہ میں تھا پنجتن کا اسرا حرم پناہ
رو درد کے سینے سے تھی بہنون زینب دیجاہ
عباس سے ہے حافظ زہرا کی بیرق اسلام کے
سے ترز دوران کا ہیں کیا حال کہون

جس خیمہ کے بہ گرد علمدار پھرے تھے
اوس خیمہ کے ساکن سربازار پھرے تھے

۶۵

اکبر و صد اونچی بچین بانو یہ حرم کیا پر بیٹھی
سوئے تھے جانے لے زمین زیر زمین بیٹھی
بارز سے تا بہ تب بین سب بھی ہی بیلا
سے کشن رضی نے یہ سر بندی ہی کا پیار

ماں باپ کا کیا دخل ہے خالق کی رضا میں
پلتے ہیں جو نازوں سے وہ پڑتے ہیں بلا میں

۶۶

کہتی تھی سکینہ کی ہمشیرہ اپنا ہو جو بیان
رہ جبکہ نہیں دولھا نہ بیاہ کا حال
ہوا اس کی ہے میں کا اٹھارہ یہ برس کے
با ہے بھی بہن یہ بیان اہل الال

بردان چڑھیں بیاہ کا دن آئے تو جانوں
پورا یہ برس خیر سے کٹ جائے تو جانوں

۶۷

وان نیزے پہ بیکو چادر و بے بازوان
راہ میں اک ہر ایک سے تن سے جدا رہے شانہ اون
زینب جو کہتی تھی ادھر سے بیبین بلاؤ ان
بچوں میں یہ رو رو کے دل بیجے لگاؤ ان

چلائی قضا پھر یہ فلک کس کے گی
کل رات سے لاش اسکی اندھیرے مین رہیگی

۶۸

یاوان نیزہ علم تھا بیابان پیچ الم کا
وان ہر صحیحہ پہ تھا سر مہ کا
اور عرش پہ ساری زمین دین موج غم کا
بانو غش تھی زینب نعرہ زنان اہل حرم کا

سر کھولے ہوئے صبح شہادت ہوئی ظاہر
شب حشر کی گذری تو قیامت ہوئی ظاہر

۶۹

وہ رنج سے بیمار ہوا مقتل سے بیابان ہچکا
وہ چادر زینب ہی تھی دامان ہچکا
نظر وہ سر زینب ہر بریان ہچکا
عرش سے نکالا تھا کہ بیابان ہچکا

اسباب جہان درہم برہم نظر آیا
ہر ذرہ مین اک جلوۂ ماتم نظر آیا

۷۰

وہ رو دیئے فلک کا نقشہ تن بدن لنا
نہر کی طرح زار زار بہتی تھی وہ دریا ابن
آنسو کی طرح بار بار عمی کا نکلنا
دریا کے موجوں میں سر دیوار و دیکھو جلنا

بیتاب ہے پانی یہ صدا دیتی تھین موجین
سقائے سکینہ کو دعا دیتی تھین موجین

۷۱

وہ زینب بیکس اور جب یاد کرین
آئے رفقا در پہ شہنشاہ زمن
شتاق ترے دین پہ ہوئے تلبیس کرین
وہ آئے تاب نہ آئے تنہا کرین

بسمل کیطرح اٹھتی تھین اور گرتی تھین زینب
بیٹے لیے گرد شہ دین پھرتی تھین زینب

۷۲

ہنگامے کی عاشق تھی گودین وہ مضطر
بیا زخمی سینہ کو لیے سر پیٹتی تھی رو کر
اے جان نبی آج نہ جا بھی ہمیں سوئے
اے جنگ نہ جا میرے بھیا تیرے بیکس بر

جنگاہ مین شاہ شہدا جاتے ہین لوگو
ان باتوں سے وسواس مجھے آتے ہین لوگو

۴۲۳

سمجھاتے تھے شبیر بہن کو یہ سخن تھے
پھر دیو پہر سوتے رخصت کو دیکھو
تلقین میں آرام دیا اس سے ہم
خیمہ میں ٹھکانا دلاسے سے چرتے

آخر تمھیں اب سوگ نشین ہونا ہی زینب
تا عصر بہتر کے لئے رونا ہے زینب

۴۲۶

یہ کہہ کے ان بیبیوں سے رخصت شہ ذی جاہ
خیمہ سے بڑھے ہو کے سوار اسپ وفا خواہ
نعرا ہوا ناد علی یہ بہلے نشان شاہ
لے لے کے رضا جانے لگے سب جنگہ

صدقے ہوئے قد مونپہ امام دوسرا کے
میدان سے آنے لگے لاشے شہدا کے

۴۲۴

زینب یہ بھی مرضی ہے جناب احدی کی
ہر قسم ہیں عزت یہاں آل علی کی
ہے جو رخ غم ہیں ہمیں نہ سر پہ سبھی کی
نصرت ہیں نہ کیا ہے بین امت کی

خوش ہو کے ہر اک رنج اٹھا لیجیو زینب
آمرزش امت کی دعا کیجیو زینب

۴۲۷

یہ رخصت ہوئی علی سے رو دیکھی زمین کو
عباس ہوا غم سے بہن سے جبین کو
باراں ہوئے آہ کہ غم سے دل و دین کو
زینب نے پکڑ ہاتھ سے بہن شفا و دین

شہ نے کہا کون اب مرا غمخواہ ہے باقی
تقدیر پکاری کہ علمدار ہے باقی

۴۲۵

جس گھر کا تھا آنکھوں کی یہ ہیرے وہ کہاں ہیں
فضل کے وہ ہیں تجھے جس سے وہ کہاں ہیں
بھائی میرے کہاں ہائے بھتیجے وہ کہاں ہیں
منہ کے تیرے نہیں بھی ہے تیرے وہ کہاں ہیں

کوئی نہ رہا ہے نہ رہیگا یہ سرا ہے
جز خالق کونین جزو کل کو فنا ہے

۴۲۸

عباس سے ان نے کہا حضرت نے یکبار شاہ
لکا ظفر صفت
اک طفل و دو بچے کے چلا بڑھ کے ادب سے آ سرین
عباس سے چلیں ہیں بچے تو نعرہ زن

پانی کے لئے آئے کوشش ذرا کی
کھیلونگا میں گرچہ کہ سکینہ نے قضا کی

۲۴۹

بھیا کبھی مچلی ان نے کہ بابا کو بلالا
فضہ ادھری سے کبھی بہن سے کوئی بچالا
ہے نبض ہی چلتی ہی نہ قرینہ میں ہیں اب
ہمی میں جب چپ ہی چارون طرف سکتہ ہے کبھی

نے آنکھونکو گردش ہے نہ گویائی ہے بابا
ننھی سی زبان منہ سے نکل آئی ہے بابا

۲۵۰

یہ کہتے ہی تھے آئے کہ عباس نمودار
دوڑا ہوئے راہی طرف غم سے بیزار
بھائی نے کہا سب سے زینب کے علی سید ابرار
سر پیٹ کے جب گر گئے خاک پہ خونخوار

ہے درد کلیجے میں طپش دلکی نئی ہے
ہوتا ہے یہ ثابت کہ کمر ٹوٹ گئی ہے

۲۵۱

خیمہ میں جو داخل ہوئے عباس نہ دیکھا
بالے نے زمین غش میں پڑی بنت شہ والا
جب ان میں بہا ان کے پڑے حلقا
بابا کے بہتے بھی غش میں کیسا

پہلے سے نہ تدبیر کی اس خستہ جگر کی
جب اسکی یہ حالت ہوئی تب مجھکو خبر کی

۲۵۲

رو رو کے کہا بانو نے اے حیدر ثانی
دو دن سے کیا کہا نے نہیں ان سے پانی
میں دیکھتی تھی غش ہے نہیں اور ہے جوانی
نہ تو یہ زندہ تا بہ بے نہ بھی دانی

چپ ہو گئے نہ پھر انکو پکاری مری بی بی
دادی کی زیارت کو سدھاری مری بی بی

۲۵۳

یہ کہہ کے چلے جو کہ دکھا کر نہیں بہ زانو
ماحق یہ سکینہ سے جھلکنے لگے آنسو
غش میں تھی یہ بیہوش بھی ہے زبان پر ہو
آ کر کہا نہ نے سکینہ تو اٹھ کے

چپکے سے کہا گھر میں چچا کے قدم آئے
منہ چوم کے عباس پکارے کہ ہم آئے

۲۵۴

عباس کی غش کے کہا ناز درخشن نے
ہاتھ منہ پہ رکھا دیکھا نہ تھا نہیں نے
کر یا عزیز سے کیا بوچھ بیبیں نے
زینب کا پیرہن جامہ دامن سے یہن نے

اس طرح سے سوزش کہیں بجھتی ہے جگر کی
عباس چچا پیاسی ہون جو بس بھر کی

۹۵

سوکھے ہوئے لب . [illegible] لب عرشی سے ملاؤ
صدقے شہ مردان . جان مری پیاس بجھاؤ
کس مرتبہ پیاسی ہے . مجھے جی بھر کے پلاؤ
غازی نے کہا . خیر ذرا مشک تو لاؤ

یہ سنکے اٹھی گود سے عمو کو دعا دی
سوکھی ہوئی مشکو نمین سے اک مشک اٹھا دی

۹۶

عباس [illegible] . [illegible] نشان نہ والا
[illegible] باندھ دو پیشانی کا [illegible]
[illegible] منہ بھائی کا دیکھا
فرمایا کہ اے جان برادر [illegible]

مجبور ہون دنیا سے گذرتی ہے سکینہ
پانی کی کرو فکر کہ مرتی ہے سکینہ

۹۷

عباس نے پائی جو رضا . [illegible]
نکلے [illegible] . [illegible]
[illegible] . [illegible]
اور دونوں [illegible]

سر اپنا کئے خم ادب شاہ امم سے
رخصت ہوا حیدر کا خلف اہل حرم سے

۹۸

غازی نے [illegible] . داور دولت کا اٹھایا
دروازے سے . [illegible]
[illegible] . [illegible]
[illegible] . [illegible] کا لہو [illegible]

نصرت نے کہا فتح و ظفر سامنے آئے
اقبال سے کہدو کہ عنان تھامنے آئے

۹۹

گھوڑے پہ چڑھا [illegible] . صاحب دلدل
[illegible] سطوت و شوکت . [illegible]
[illegible] . [illegible]
لطف و کرم [illegible] و خلق . وفا صبر و تحمل

پروانہ صفت شمع رخ پاک کی لو مین
حاضر ہوئے آ آکے نقیبا نہ جلو مین

۱۰۰

انداز جو [illegible] . [illegible] رفتار
[illegible] . [illegible]
[illegible] . [illegible]
[illegible] . زمین [illegible] وہ علمدار

دہشت کے سبب درہم و برہم ہوئے اعدا
جانون پہ بنی شکل غم و ہم ہوئے اعدا

۹۱
مطلع ہے نہ باہم ہے زمین
خورشید نہ بیرون حسین آتا ہے نظر نہین
زینت دہ بہشت و زمین آتا ہے نظر نہین
پروانہ شمع حسین آتا ہے نظر نہین
زیر دستِ بدر وہ جہاں ہین آتا ہے نظر نہین

ڈر سے سپہ دشمن دین کانپ رہی ہی
رن کروٹین لیتا ہے زمین کانپ رہی ہی

۹۲
پہنچا جو فقط صف میں زرہ بادہ ضیغم
اعدا سے کہا راہ دو صیاد ہین ہم
کر منتکے بھر لینگے فقط آئے ہین ہم
اعدا کا ارادہ نہین اے بانگ بجلیم

اس نہر سے اس مشک میں بھر لائینگے پانی
جسطرح سے ہات آئیگا لیجائینگے پانی

۹۳
ہے رعب سے بلند قلعہ بنیکن سے
بیعت ہین بہ نعش ہین دشمن سے
باہر آ کے سلاحین زبان سے
سرکے ہوئے روان صرف بہ سے

سردار چھپائے ہوئے ہین منہ کو سپر سے
دل کانپتے ہین ہیبت شمشیر ظفر سے

۹۵
پردے میں بولا وہ زینب کی صدا
برچھی تنے میدان جرأت
جلتی ہے مرے سب لبوں پیاس کی
دل بھڑکتا ہے کیا تھکنے ہین غیرت
بجلیہ ہے

لازم ہے خیال آل رسول عربی کا
للہ کرو پاس ذرا اپنے نبی کا

۹۴
تیغ سے سینہ ہین جادو رن کی
رخ پہ صاف ہین بانہ ہم ران کی
ہاں سے جیب سی
زمین پہ سنبل ہین تن کی
سپاہی ہے

ہے شور کہ ابن شہ مردان کی ہے آمد
ہان ہاں بنی ہاشم ذیشان کی ہے آمد

۹۶
آئے مسلمان سر زمین خوب جدا کیجیے
انصاف کرو فرزند ہین زرا شرما کیجیے
خالق سے ڈرو نہین دوا کیجیے
بچا کے ظلم

یون قول سے تم پھر گئے غیرت نہین تم مین
کیسے ہو عرب تم کہ حمیت نہین تم مین

۹۷

ہم عبد و دلیل بیکس مین معبود احد ہے
ہم شمع ہین ہم عطر ہین پھول ہین چمن ہین جو عبد کی حد ہے
ہم خیبر ہین خلاق دو عالم کے اسد ہے
ہم جن ہین کون جو طالب ہو نہ سنے ہم کو سند ہے
دیکھا نہ عرب مین نہ سنا ہوگا عجم مین
شمشیر اقبال سے جو زور ہے ہم مین

۹۸

ہم کل کے مسیحا ہین مسیحا یہ عیان ہے
ایوب ہین صابر ہین شفا اپنی زبان ہے
ہم عقل ہین ہر ایک کو جو آنکھ نے بستان ہے
ہم جیسے جو ہین رضا مند وہ مرد دو جہان ہے
یان مورد لعنت وہان ساکن ہین سقر کے
حیدر کے مخالف ادہر کے نہ ادہر کے

۹۹

ہم کعبۂ اسلام ہین ہم قبلہ نما ہین
ہم شمس ہین ہم قمر ہین وارض و سما ہین
ہم حامی شرع ہین ہم نور خدا ہین
ہم واقف اسرار خداوند علا ہین
ہم پشت و پناہ بشر و جن و ملک ہین
محکوم ہمارے بخدا ہفت فلک ہین

۱۰۰

اول نجبا سبکے ہیں اسلام علی کا
سنتے ہی ورود دین کئی ہوئی نام علی کا
ہم جہت زبان پہ ہے فقط نام علی کا
یاد رہے ساتھ خلق سی کے ہی کام علی کا
کعبہ مین چڑھے دوش رسول عربی پر
سوئے شب ہجرت کو علے فرش نبی پر

۱۰۱

یا رب یہ کہا اسد نے جو خیبر کو اکھاڑا
سب نشان مرحب کا نشان سنگ مین گاڑا
میدان وغا تیغ کی جا ادو کے پچھاڑا
صفا کفر کی بستی کو اجاڑا
بو مدین سے نخوت کی گرین ہر بن موسے
گلنار زمین ہو گئی مرحب کے لہو سے

۱۰۲

ہم دہر نجا عیان ہوا ولایت
کسی سال تھا پیمبر کے سہارا دین کی نصرت
پھر جان ہے پیغمبر کی بھی تھی یہی عادت
ایسی حجت پہ یہ نثار ہے دنیا
کی عمر بسر نان جوین کھا کے علی نے
دنیا کی طرف رخ نہ کیا حق کے ولی نے

۱۰۳

جنکی مہ و خورشید کے چہرے مین ضیا ہے
پیدا ہمین اور ہی نور سے خالق نے کیا ہے
تارون نے بھی اس جلوہ سے اک بار ابھی پایا ہے
اوس نور کا کچھ حصہ نہین چرخ نے پایا ہے
خوشبوے بہشت آتی ہے سینے سے ہمارے
دنیا مین ہے پھول پسینے سے ہمارے

۱۰۴

ہم وہ ہین کہ فرعون پہ بیضا کو ظفر دی
نوبت کسی رہ ہاتھ مین آئی تو سحر کر دی
سچ ہے کہ عیب اپنی بھی ہم نے خبر دی
آفاق کو روزی کی بخدا نان سحر دی
پیدا افلاک ہفت طبق کس کے لئے ہین
جبرئیل سے کامل کو سبق کس نے دئے ہین

۱۰۵

ہم ایسے ہین سردار کہ ہمسر نہین رکھتے
زینت مین کسی شان کا ہمسر نہین رکھتے
جز دست کبھی اور زر و زیور نہین رکھتے
ہیبت ہے مگر تیغ و سپر بھی نہین رکھتے
نے تخت نہ دولت نہ ولایت کی ہوس کی
ہم شاہ ولایت کے خلف ہین یہی بس کی

۱۰۶

ہم جنگ مین فنا ہین جو آئے ادھر آئے
انسان تو کیا جب کبھی جن تاب نہ لائے
روباہ نے ہر حرب مین شیرون سے ٹکر کھائے
صفین مین کیا کیا نہ جری ہم نے گرائے
یا شیر خدا کھلے جو دریا پہ جھکین گے
رک جائیگا پانی بھی مگر ہم نہ رکین گے

۱۰۷

کفار پکارے کہ بھلا آؤ تو جانین
لو جلد سے اب لشکر سے چلے جاؤ تو جانین
زخمی اگر ان سے ہو تو میدان مین پھر آ لاؤ تو جانین
دیکھیے سر زینہار جو ہو وہ دکھلاؤ تو جانین
لشکر مین ہمارے بھی زبردست بڑے ہین
کیا فاتح خیبر سے نہین لوگ لڑے ہین

۱۰۸

کاٹے ہے یہ علمدار نے زمین کو گرایگا
زمین ہلا کے ضعف دشمن کو گرایگا
زمین سے اک نظام ازان کو گرایگا
زمین مین اوہی دامن گرایگا
میدان مین پریشان تھے پرے لشکر کین کے
اوڈھ اوڈھ کے سر بیٹھتے تھے زنگی زمین کے

۱۰۹

جوں برق میان سے تلوار عجب ڈھنگ سے نکلی
غل تھا کہ وہ کھلی تیغ کی یا بو نئے رنگ سے نکلی
لینے کے لیے جان صف جنگ سے نکلی
بیتابی دل سے تڑپتی ہوئی تنگ سے نکلی

بڑھ بڑھ کے صدا موت نے دی فوج ستم کو
اب خیر نہیں آؤ مرے ساتھ عدم کو

۱۱۲

چمکی صفت برق جو دلدار کی گھٹا میں
ہر ایک کا سر ڈال دیا میدان وغا میں
جو ہاتھ کٹے اچھلے اس اعجاز سے ہوا میں
[illegible]

تلوار کے شعلوں سے جلے جاتے تھے ناری
جل جل کے سوئے نار چلے جاتے تھے ناری

۱۱۰

سر تیغ نے بالائے سر لیا نشانہ کیونکر
[illegible] زیر و زبر
[illegible]
[illegible]

یہ کہتی تھی ہو لیگی نہ بیداد تمھاری
چلاؤ میں سنتی نہیں فریاد تمھاری

۱۱۳

[illegible] نکل آئی
لینے میں جو دوڑی تو جگر سے نکل آئی
[illegible] نکل آئی
[illegible] نکل آئی

لاشوں سے یہ میدان دعا پاٹ کے ٹھہری
راکب پہ گری زین فرس کاٹ کے ٹھہری

۱۱۱

یہ دین سے اٹھا آب دم تیغ سے طوفان
سر دھن کے دیا ہوا وہ قتیل کا میدان
[illegible] افواج پہ ایمان
[illegible] جان سے قربان

یہ بارش آب دم شمشیر تھی رنگین
ڈوبے ہوئے سب خون میں بے پیر تھے رنگین

۱۱۴

[illegible] ڈھنگ
[illegible]
[illegible]
[illegible]

میدان میں سالم صف دشمن کو نہ چھوڑا
سب چاک کیے دشت کے دامن کو نہ چھوڑا

بند ۱۱۵

[illegible]

ہر سمت رواں دشت میں تھی سیل لہو کی
بجھتی تھی مگر پیاس نہ اوس عربدہ جو کی

بند ۱۱۶

[illegible]

دریا پہ کبھی گاہ بیاباں میں چمکی
جا کر کبھی نیزوں کے نیستاں میں چمکی

بند ۱۱۷

[illegible]

دہشت سے فراموش سب انداز ہوئے تھے
خود گوشے میں پنہاں قدر انداز ہوئے تھے

بند ۱۱۸

[illegible]

پانی کے عوض خون کی اک نہر رواں تھی
ظاہر میں بہار اور وہ باطن میں خزاں تھی

بند ۱۱۹

[illegible]

میدان میں عدو خاک مذلت پہ پڑے تھے
سر تن پہ نہ تھے رونگٹے ہر تن پہ کھڑے تھے

بند ۱۲۰

[illegible]

ناری تھے سبک اس سے کہ سر دور ہٹا تن سے
سر دور ہٹا تن سے کہ قدم اٹھتے تھے رن سے

۱۳۱

آئی جو ادھر سیل بلا [illegible] ہوئی آتی
سکتہ کبھی ایسا کبھی [illegible] ہوئی آتی
اعدا کو وہ [illegible] پہ بنی آتی
[illegible]

تھیں برچھیوں کی شمعیں جو روشن وہ بجھا دیں
دیواریں صفوں کی جو کھڑی تھیں وہ گرا دیں

۱۳۲

مغفر سے [illegible] میں در آئی
گردن سے [illegible] سینہ [illegible] میں در آئی
سینہ سے [illegible] جوشن میں در آئی
جوشن سے [illegible] بھی تو وہ [illegible] میں در آئی

توسن سے جو اتری تو نہ ٹھہری زمین کہین تھی
زین نہ کہیں تھی تو سر گاو زمین تھی

۱۳۳

اس بار [illegible] الماس [illegible] کو کیا دو
چار آئینہ و [illegible] کو کیا دو
خود و [illegible] گردن کو کیا دو
[illegible] زین کو کیا دو

فوج ستم آرا کے رسالونکو نہ چھوڑا
کاٹے جو علم برچھیوں والونکو نہ چھوڑا

۱۳۴

خنجر [illegible] تیغ علمدار
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بھاگیں کہ تھمیں بات کوئی بن نہیں آتی
یوں مرگ مفاجات بھی فوراً نہیں آتی

۱۳۵

[illegible] تیغ کا بادل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خون نجس فوج چھڑانا تھا بدن سے
دریا پہ نہانے کو یہ تیغ آئی تھی رن سے

۱۳۶

دریا کے کنارے [illegible]
[illegible] کنارے [illegible]
اعدا [illegible] عباس [illegible]
[illegible]

دعوا تھا انھیں یہ کہ نہیں دیتے ہیں پانی
ہم بات پہ آتے ہیں تو یوں لیتے ہیں پانی

۱۲۷

سمجھا دیئے تھے ہمکو دریا پہ نہیں جاؤ
دی ہم نے صدا بیٹھو کہ تم شوق سے آؤ
خود بابا نے بھیجا ہے تو بھی ہمیں اب آ کے بلاؤ
جو ہم سے کہا تھا وہ کیا خوف بتاؤ
سمجھو تو کہ اس نہر کو کیا لیکے کریں گے
بابا نے خبر دی ہے کہ ہم پیاسے مریں گے

۱۲۸

جو تشنے ہیں بندہ وہ کسے کو کھلا دیتے ہیں پانی
مرتے بھی ہیں صدقے کو چلا دیتے ہیں پانی
کاوے جو نہ بابا نے تو سر اوڑا دیتے ہیں پانی
کس بات پہ ارشاد ہے جاں دیتے ہیں پانی
کس طرح خلل رتبۂ سادات میں آتا
سر جاتا ہے پر فرق نہیں بات میں آتا

۱۲۹

وہ در نجف کہ ہے یہ در یابین دریا
نیزا نہ لئے ابر رواں ابی گہر بار
سب جو دیکھا تو یہ بادل نظر آیا
بہشت میں یہ نہ نکلے ہے ان ہیں دریا
اس چہرے کے پرتو کا حبابوں میں گذر تھا
وہ برج تھے آبی تو یہ حیدر کا قمر تھا

۱۳۰

پانی میں جو زلف کا ... باقی نہ رہا
در یتیمی سے جو ان آنکھوں میں بھی اب
دریا کے کہا نہ ... ہو نہ ... عوض
ادھر وہ ... آب ... جاب ...
سب مردم آبی بھی برابر نکل آئے
ہاتوں پہ لئے پانی کے ساغر نکل آئے

۱۳۱

تسلیم بجا لائے کہ ... پہنچے
شاہ نے صدا دی یہ پیارے ہیں ... پیاسے
دو روز سے شہزادہ ... نے ... ہیں ... پیا
پیاسا عوض ... زمین ... آیا
شرمندہ نہ حیدر سے ہمیں کیجئے مولا
پانی تو یہ موجود ہے پی لیجئے مولا

۱۳۲

تشنے کو دیا ہے وہ ہمیں جن ... جبار
اے ... ان ... نے ... منصف ... غفار
اب علمدار ... پیاسا ... ہے سردار
پیاسا ... جو بیعنی ... نے ... ہیں ...
دو روز سے پانی نہیں آقا کو ملا ہے
میں پیاس یہاں اپنی بجھاؤں تو روا ہے

۱۳۳

یہ کہکے کیا پانی نے مشکیزہ کو لبریز
کاندھے پہ رکھا اور کیا گھوڑے کو مہمیز
راہی ہوا یوں کشتی کی طرح نہر سے شبدیز
ہاں موج سے نکلنے لگا نیمچہ تیز

وہ نہر سے غصہ میں چلے آتے ہیں عباس
لو ڈوب مرو پانی لئے جاتے ہیں عباس

۱۳۴

اس نکلے کا بچنے کی کوئی نہیں ہر بار
بولا کوئی ظالم کہ بچا عدو نہیں چھپ کے
دو لاکھ ہے ان سے جعفر پیاسی کو رو کے
سنکا نہ پیاسا ہے تلوار اٹھا کے سالار

سنتے ہو جو کچھ غلغلہ سیف خدا ہے
مر جاؤ چھری مار کے تم خود تو بجا ہے

۱۳۵

پھر سامنے بلوا کے رسالوں کو پیاسے
جو خوار جوان موج سے جن جن کے بچے
سنکے وہ ہے بڑے بار نے بڑے بھارے
جن سب کی ہے تیغ تو چھیں اور

تلواروں سے نیزوں سے اسے جلد گرا دو
پانی کی طرح خون علمدار بہا دو

۱۳۶

بارگاہ کے قریب آئی بہشتی کی سواری
اہل حرم نے رو کے دعا کی انہیں باری
نکلے سبھی خیمہ سے ہو کے بیکاری
بہ تن شیر خیمہ سے ہوا جاری

خاطر جو سکینہ کی انھیں مد نظر تھی
منہ پر تھی سپر مشک پہ بنالی کی سپر تھی

۱۳۷

منہ پر ہے عطا تلوار و نیزے کی بچی اور سپر بار
بارگاہ لگا آنکھ میں اک تیر جفا کار
فرماں ہوا آنکھ پر خدا نے ابرار
عینی ہی زبی عفار

پر فرق جو اوس آنکھ کی بینائی میں دیکھا
خیمہ کی طرف یاس سے تنہائی میں دیکھا

۱۳۸

جو ہوا کے نکلیں تو چلا لے کے دو تین
وہ جو کہ اس آنکھ میں ہوا بار پہ بار
بینائی ہی سے مند و رہوا باز
بے بارز دھیج

خیمہ کی طرف باگ اٹھائی نہیں جاتی
اب مشک سکینہ بھی بچائی نہیں جاتی

۱۳۹

اس فوج سے تنہا ہے [illegible] پیمبر
بیٹا جو تھا وہ چل بسا اب ہے برادر
خیمے میں ہے سجاد اور کہا ہے پدر
[illegible] اسد اللہ [illegible]

باقی فقط اک بھائی تھا ہفتاد و دو میں
لو گھیر لیا اسکو بھی جلادوں نے زمیں میں

۱۴۰

اکبر کو بلا [illegible] میں آ کے غزبان
[illegible] بھائی بھی جاوے نہ بیابان
بازو [illegible] زینب نجف [illegible] ارمان
[illegible] شاہ نجف آ کے مدد [illegible] ارمان

سونپا تھا تمھیں بازوئے شاہ شہدا کو
حضرت ہی سہارا ہونگی سلامت میں چچا کو

۱۴۱

زینب نے کہا [illegible] جاکر
[illegible] دعا [illegible] بھائی
[illegible]
میدان [illegible] بہن [illegible] بیمار

تیر و تبر و نیزہ و خنجر سے بچا دے
عباس کو اللہ برادر سے ملا دے

۱۴۲

[illegible] تھا [illegible] جاکر
خیمے میں چلے آؤ [illegible] جاؤ
دامان [illegible] آؤ
اعدا نے [illegible] زینب [illegible]

سب شام کا لشکر مرے عمو سے بھرا ہے
سقا مرا نرغے میں لعینوں کے گھرا ہے

۱۴۳

سکینہ نے تنہا سا سکینہ بھی پکاری
بابا نے کہا [illegible] میں آ [illegible] پیاری
[illegible] سر کی سواری
[illegible] بیماری

شرمندہ چچی سے نہ مجھے کیجیو یا رب
اس پیاسی کے سقے کو ظفر دیجیو یا رب

۱۴۴

[illegible] عباس [illegible]
چلی [illegible] راہ میں [illegible]
[illegible]
[illegible]

گر پڑنے سے چادر کے مرے جی پہ بنی ہے
سنتی ہوں سہاگن کے لئے بدشگنی ہے

١٤٥

جلدی کی ردا بھاوج کو زینب نے اڑھائی
بولی کہ سلامت رہے بابا کی کمائی
دریا سے پھری رن کی نہ آئے زین سے بھائی
گھبرا کے جلیبن سے جو چادر سر آئی
عباس کو بیٹے کا خدا بیاہ دکھائے
سر ننگے نہ تجھکو مرا اللہ دکھائے

١٤٦

سر پیٹ کے سب سن کے یہ دکھیا پھوپھی جانی
تدبیر کو جلے کئے یہ بی بی بھائی
نکلے یہ سکینہ بی بی بھی نکل آئی
ماں سے لپٹ کے روئی وہ دکھیا جو دل آئی
ہے ہے یہ ضیافت کی نئی لشکر خبر کی
فاقہ تو نہ توڑوا یا کمر توڑی پدر کی

١٤٧

سر پیٹ کے کہنے لگی جانکی وہ دلگیر
جھپٹی یہ کی چھپا کے سکینہ ابھی تقدیر
بس پوچھے نہ کچھ حالت ہوئی تغیر
جلدی سے اوڑھ زنگی جو بھر جوان تیر
اوڑھی نہ ردا اس نے گری رو کے زمین پر
پھر چوڑیاں ٹھنڈی کیں ملی خاک جبین پر

١٤٨

ہے ہے مرے پیارے پدر اچھا ہوا
ہے ہے جو سنتے ہی بچا
سوا ہوا سے اوجھل نیک بتایا
حضرت کے علمدار کو مروا نہ ملایا
مشکیزہ میں تھی
سقے کو نہ اک پانی کا قطرہ دیا ہے ہے
ٹھنڈا علم شاہ شہیدان کیا ہے ہے

١٤٩

چلائی کہ کملا گئے ہے وہ اب سر کا پیارا
رو رو کے علی ہو گئے اور دریا پہ آئے کنارا
ہیں لٹ گئے جی وارث سب بے وفا بے سہارا
غش ہو کے گری رو کے جو حضرت کو پکارا
اب خاک اوڑھاتی ہوئی جاؤں تو بجا ہے
سایہ مرے والی کا مرے سر سے اٹھا ہے

١٥٠

زینب نے سکینہ کو لیا گود میں بڑھ کے
واں جب یہ پہنچا خلف باب کی نوکر
یوں آیا نظر لاشۂ عباس دلاور
ہیں بازو کٹے پہلو میں دو نیزہ دو اژدر
پانی تو نہیں خون سے مشکیزہ بھرا ہے
سقائی کا تمغا ہے جو سینہ پہ دھرا ہے

۱۵۱

بھائی کہا اور بھائی سے لپٹ کے شہ والا
بچھڑے ہوئے ملتے ہیں جس طرح سے پیارے
رو رو کے کہا آنکھ تو کھولو ارے بھائی
زینب کو رلاؤ نہ سکینہ کو رلاؤ

ہے ہے یہ مرے سامنے کیا ہوتا ہے بھائی
تم مرتے ہو شبیر تمھیں روتا ہے بھائی

۱۵۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ رنج بھی تھا دیکھنا اس رنج و بلا میں
تیر آنکھ میں ہے آنکھ ہے پیکان جفا میں

۱۵۳

مشتاق ہوں آواز ذرا اپنی سناؤ
عباس حسین آئے ہیں گردن تو اٹھاؤ
بیتاب ہوں سینہ سے مرے سینہ ملاؤ
کس طرح سکینہ کو سنبھالوں یہ بتاؤ

بتیس برس تم مری گود میں پلے ہو
ہاں کس کے سہارے یہ ہمیں چھوڑ چلے ہو

۱۵۵

یہ کہتے تھے جو نزع کی حالت ہوئی طاری
[illegible] ہوئی بھاری
[illegible] ہوا جاری
سر گود میں [illegible] بھائی کی آئی باری

جھپکی نہ پلک بھی کہ قضا کر گئے عباس
آنکھیں سوئے مولا رہیں اور مر گئے عباس

۱۵۴

غازی نے کہا دیکھ کے حضرت کا یہ رنگ
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پر آنکھ نہ کھلنے سے میں گھبراتا ہوں آقا
محروم زیارت سے رہا جاتا ہوں آقا

۱۵۶

منہ دیکھ کے شہ نے کہا آخر ہوئے بھائی
[illegible] ہوئے بھائی
[illegible] وفادار رخصت ہوئے بھائی
[illegible] ہوئے بھائی

اس رنج سے کس طرح بھلا دل کو کل آئے
تم ہم سے کیے [illegible] نکل آئے

۱۵۷

عباس مین تھے مرے ایسے ہی گن یاد
بازو پہ نعلین اٹھانے کا سر گرم دن یاد
ہا نہر پہ مرے آنکھون کے آگے چھلکا بانکپن یاد
ہا دھوپ مین وہ لال پھٹا پیرہن یاد

ان باتون کے دل مین مرے ناسور رہین گے
تا حشر یہ پیار آپ کے مذکور رہین گے

۱۵۸

ہے ہے مرے عاشق مرے غمخوار برادر
بچپن سے رہے ایسے وفادار برادر
ہے ہے مرے صفدر مرے سردار برادر
حمزہ مرے ثانی و طیار برادر

ایذا سے چھٹے جانب کوثر گئے بھائی
تم تھہ گئے دنیا سے تو ہم مر گئے بھائی

۱۵۹

واللہ محبت کا ہوا خاتمہ تم پر
پانی لیا پہلو مین ستم سہتے رہے تم پر
سقا بھی بنے سینہ پہ بھی کھائے ستم پر
جان دینے سے نہ رکے سر پہ پیاسے ہم پر

کیا کیا نہ ستم میرے لئے سہ گئے بھائی
تم مر گئے اور رونیکو ہم رہ گئے بھائی

۱۶۰

عباس تھا بیٹھو تو ادب سے رہو گھر مین
بیکان جدا آپ کی کاٹا ستانا ہی بچپن مین
بیٹے بھی عوض نام کے جوان قیدی زندان مین
ہمراہ تمہارے ناب ہی سب پیری زندان مین

آنکھون مین جہان اب مری اندھیر ہوا ہی
شبیر سے آفت مین جدا شیر ہوا ہے

۱۶۱

کا نون مین پیارے کہ بہنا جانا سینہ
نیر ہے مرے غم سے لب ناہ مدینہ
امداد مری کیجیے زہرا کی سکینہ
ہے تنہا ہی جان بیکس کا سفینہ

تم نوح غریبان ہو ہر اک دکھ کی دوا ہو
روضہ پہ بلا لو مجھے اعجاز نما ہو

رباعی

یارب جز دین نبی رنجیدہ ہے
زین تر سے عجب سر افگندہ ہے
زنبیدہ کا ہے سہی بے ثنا ہے
تو ہے اسکا دوہرا بندہ ہے

تمام شد

۴۱

جب خیمہ [illegible] سورۂ واللیل [illegible]
گرد و غبار [illegible]
آثار [illegible] فاطمہ [illegible]
دیکھے [illegible]

پوشیدہ ہوا روئے قمر چرخ برین مین
چھپ جائیگا اب چاند ہمارا بھی زمین مین

۴۲

اے صبح سفید [illegible]
دنیا مین نظر [illegible]
اب [illegible]
[illegible]

اب تیغ ہے اور حلق شہ جن و بشر ہے
اب داغ ہے شبیر کا اور میرا جگر ہے

۴۳

دنیا [illegible] صبح [illegible]
چھپ [illegible]
بھر [illegible]
[illegible]

ضو مہر مبین شام تلک جو نہ چھپے گا
خورشید مرا چار گھڑی دن سے چھپے گا

۴۵

اور صبح [illegible]
[illegible]
[illegible] نظر [illegible]
شبیر [illegible]

جس آنکھ نے شمع رخ شبیر کو دیکھا
حلقوم پہ چلتے ہوئے شمشیر کو دیکھا

۴۴

اے صبح [illegible] عباس ابن علی
مشغول وظیفے مین [illegible]
[illegible] زینب [illegible]
اے صبح [illegible]

گل شمع مری قبر کی زنہار نہ ہوتی
اے صبح جو تو آج نمودار نہ ہوتی

۴۶

وہ صبح تھی یا آئینہ حال شہیدان
[illegible] نظر آنے لگے [illegible]
[illegible]
زینب کو [illegible] نظر آنے لگا [illegible]

دل سے کہا آمد یہ او جانے کی نہین ہے
اب خیر مرے گیسوؤن والے کی نہین ہے

٧

فضہ سے یہ کہتی تھی سکینہ جگر افگار
رخصت مری آنکھوں میں بھرے ہے یہ بیتاب
سبی کی اذیت کوئی دیتا ہے دلازار
بیبی نخص ڈرا ہی سمجھے ہے جلاد

گھڑکی کوئی دیتا ہے تو رُلاتا ہے کوئی
موتی مرے کانوں کے لئے جاتا ہی کوئی

٨

وہ درد بھری صبح وہ جنگل وہ بیابان
وہ سرد ہوا وہ تپش تشنہ لبان
وہ خیمہ وہ خیموں کی چراغوں سے تھا نمایان
دل کھینچتا تھا زمزمۂ مرغ خوش الحان

خورشید کی وہ جلوہ گری اوج سما سے
اور خیموں میں بجھنا وہ چراغوں کا ہوا سے

٩ مطلع ثانی

خورشید نے جب قطع کیا منزل شب کو
نوبت میں ہوئی صبح شہنشاہ عرب کو
وا الصمد ایسی کہ رلا گئی سب کو
سبط نبی نے بھی کیا یاد رب کو

کیا جلد شب قتل گئی دل کو قلق ہے
اب تیغ کی محراب ہے اور سجدہ حق ہے

١٠

سورج کی کرن سبزہ پہ صحرا میں جو آئی
جو فوج میں زہرہ تھا ہوا فرش طلائی
ارمان بھرے سر پہ نجف سے نسیم آئی
اور فاطمہ دینے لگیں تھیں دہائی

آہ دلِ زہرا نے جگہ قلب میں کی تھی
خورشید کے خرمن میں بھی اک آگ لگی تھی

١١

خورشید نکلنے پہ وہ ذرّوں کا چمکنا
وہ نور کا ہر سمت گلوں سے چھلکنا
اور خیمے میں زینب کی وہ ہونٹوں کا ہلنا
سر خاک پہ بار بار درد سے پٹکنا

عالم تھا یہ اس دم حرم خاک نشین پر
تسبیح گرے ٹوٹ کے جسطرح زمین پر

١٢

واں نالہ میں صبح کی سرنوبت ہوئی آغاز
نقارہ تھا یاں صبح کا تسبیح کی آواز
اس سمت جا جو تھی دیدل فوج دغاباز
یاں سینہ زنان تھے حرم شاہ سرافراز

اُس سمت علم سب علم فوج ستم تھے
یاں فوج بھی اشکوں کی اور آہوں کے علم تھے

۱۳

سجادؑ کو زہرا سے نمازی نے پڑھایا
اور دست دعا کو طرف قبلہ اٹھایا
اللہ کو رو رو کے یہ مضمون عجب سنایا
یارب میں تری راہ میں بیٹھا ہون
اے رہبر کل توشۂ تسلیم و رضا دے
تو منزل مقصد پہ مسافر کو لگا دے

۱۴

تو خالق غفار ہے میں بندۂ احقر
اور بین نہیں یارا نہیں تاب نہیں ہے
نہین میرے لاکھون مین ہین اصغر بھی ہین دلبر
آخر جنگ مین مرا طفل ہے اور برادر
یہ مین نہین کہتا کہ ظفر دیجیو یارب
مقبول شہادت تو مری کیجیو یارب

۱۵

یارب ہے کٹھن بار یہ عشق کی منزل
یہ راہ ہے بیون سے بھی تو قطع ہے مشکل
پھر یہ نہیں مشکل بھی ترا فضل ہے شامل
مجبور ہے بس اے یارب عشق سے اپنے ہی دل
سینے کو مرے مخزن تسلیم و رضا کر
ثابت قدمی تو مرے قدمون کو عطا کر

۱۶

بعد نصف کے جو حسن کا ان بیاد ہوا
سب چند درد سر گروہ سب ابرار سے بولا
سب یار اوں حضرت تری سے جو آیا
سب غش ہوئے دیکھا نہ بے لو کا جلوا
جس دم یہ رسولونکا ترے حال ہوا ہو
اس بندۂ احقر کو یہ کیون خوف و رجا ہو

۱۷

یارب ہے عیان تجھ پہ مرے دل کا ہر اک راز
فخر نہیں ہے تاج کا الا ہون ممتاز
نازان نہیں اسپ پہ میں ہون جس کا رضا ہی
ہے فخر تو یہ فخر جو ہے ناز تو یہ ناز
تجھسا مرا معبود ہے مین بندہ ترا ہون
تو شاہ مرا ہے مین ترے در کا گدا ہون

۱۸

جب جنگ میں ٹوٹے در زندان خیبر
وہ تنگ بحا لایا ترے اسد اسے داور
دروازہ مرے باپ نے تھا جب ان سے نہ اکھڑا سر
وہ فا مولا نہیں پہ سمجھی ہے نہ یہ عجب
رستی مین ترے شیر کو جب باندھ لیا تھا
قدرت تھی ہر اک طرح کی پر صبر کیا تھا

۱۹

بھائی کو مرے زہر دغا جبکہ پلایا
صد پارہ جگر ہو کے دہن سے نکل آیا
ان ٹکڑوں کو بھی تجھ پہ تصدق نہ بنایا
جیسے کوئی حرف شکایت کا نہ لایا
خنجر کا مرے حلق پہ بھی جبکہ گذر ہو
امت کی دعا لب پہ ہو اور سجدہ میں سر ہو

۲۰

مشغول مناجات تھا زہرا کا وہ پیارا
جو عرش سے آئی یہ ندا آئی قضا را
زینب جو ہے آیا یہ ہمیں جب سے تمہارا
سجدہ میں یہ جو عاشق صادق ہے ہمارا
دریائے کرم جوش میں ہے تیری دعا سے
کیا مانگتا ہے مانگ لے تو اپنے خدا سے

۲۱

[illegible]
سلطنت جنت نہیں درکار [illegible]
[illegible]
[illegible] امت کا بھی [illegible]
جنت دو جسے چاہو جسے چاہو نہ دو تم
مختار مری ساری خدائی کے تو ہو تم

۲۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ٹھہرا دنہ اس ملک عدم کے سفری کو
روکا ہے کسی نے بھی نسیم سحری کو

۲۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
عابد سے کہا رکھ کے جبیں اسکی جبیں پر
بستر کو اٹھا ڈالو بس اب سوؤ زمیں پر

۲۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مسلم کا اگر کہیے جہلم تو بجا ہے
پردیس میں کس ظلم سے وہ قتل ہوا ہے

۴۵

جس شخص کا رن میں نہ رہے کوئی بھی یاور
رویا بھی نہ بیٹوں کے گلے کوئی لگا کر
دل کڑھ کے فنا ہے بیکسی غربت پہ بھی
[illegible] ان بیکسوں کا کہ کرے آج اوپر

دل کھو کے مشغول فغاں ہوئیگی زینب
آج اپنے مسافر کے لئے روئیگی زینب

۴۶

کھلنے کا جو وقت آیا شب وزنانا
زینب کو جا ان اسد اللہ تب آیا
بولی کہ ابھی نہیں [illegible] مرے دیکھو
ان نہ آیا [illegible]

لوٹینگے شقی بنت شہنشاہ زماں کو
مین آہ کے شعلے سے جلا دونگی جہاں کو

۴۷

ہو جلد بہم تو زینب کے سر کو بلاؤ
تنہا جو وہ ہیں ایک کو جگاؤ
بھیجو بھی اپنی آپ سب بتاؤ
بیٹے سے یہ کہو زینب کو آکے بٹھاؤ

محتاج ہے پانی کو پسر شیر خدا کا
چہلم کہاں اور کیسا سوم ہم غربا کا

۴۸

ادھر تو بنت صدا فاطمہ کی پیار آئی
خاتون ہوئیں بلوائے حیدر کرار کی جائی
بیچاری نے کس کس زہرا نے مصیبت نہ اٹھائی
وہ [illegible] کس کسی کی بیبون پہ بر آئی

ہو جائیگا اک حشر جو تو آہ بھرے گی
کیا روح نبی سے مجھے شرمندہ کریگی

۴۹

بیچین ہیں اس لئے وہ خبر حسینؑ
ابتک ہے دمِ نہیں ملا بھیجا ہے برابر
کاٹیگا لعین حلق مرا سینہ پہ چڑھ کر
پھر آن [illegible] ہوئیگا ہمیں سر کن سے

بے فائدہ ہے رود بدل زوج شقی سے
تم مقنع و چادر کو بڑھا دو ابھی سے

۵۰

ہمنے بھی بہت درد و الم کی ضرب اٹھائی
بیٹھے بھی اولاد کے [illegible] ایذا پائی
جب [illegible] رضا [illegible] مری جائی
[illegible] آئی

امت کے لئے غم جو اٹھائے گی تو جی پر
احسان ترا ہوگا رسولِ عربی پر

۳۱

زینب نے سنا یہ سخن فاطمہ جس دم
[illegible] سر تسلیم کیا خم
اور [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] طالب [illegible]

امت پہ فدا اپنی مین اولاد کرونگی
منجا دنگی مین اونکو نہ برباد کرونگی

۳۲

بھائی کی کرو محبت [illegible] اولاد [illegible]
زینب مرے [illegible] بس کرو فریاد
دولت مری اس دن [illegible] مصیبت مین
سب حاصل [illegible] رنج [illegible]

دے راہ خدا جان حسین ابن علیؑ کی
درگاہ خدا مین ہے بہت قدر سخی کی

۳۳

راضی ہون [illegible] امید [illegible] مین
[illegible] برداشت [illegible] مین
[illegible] مین
[illegible] بھائی [illegible] مین

یکسان ہین مین جنگل مین رہون یا کہ وطن مین
لیکن نہ جدائی ہو کبھی بھائی بہن مین

۳۴

جس دم یہ سنا فاطمہ زہرا [illegible]
غش [illegible] بھائی کے گری زینب [illegible] مضطر
[illegible] بی بی [illegible]
[illegible]

محشر تھا عیان خیمۂ سلطان زمن مین
سب بیبیان خاموش تھین اس رنج و محن مین

۳۵

زہرا کی صدا آئی کہ زینب علیؑ کی ہو
بابا بھی سخی تھا [illegible] بھی سخی ہو
[illegible] غنی ہو
لیکن [illegible]

ہر رنج والم دل پہ گوارا کیا زینب
امت سے مگر بھائی کو پیارا کیا زینب

۳۶

کہتی تھی یہ فضہ [illegible] عابد [illegible]
بابا کو [illegible] سکینہ [illegible]
بھائی [illegible]
[illegible]

فریاد یہ تھی عترت شاہ شہدا کی
پردیس مین لٹتے ہین دہائی ہے خدا کی

۳۶

وہ بولی کہ بیٹی رضا کہتی تھی ہان ان پہ فدا ہو
سردار کی سر پر سے ہے ردا اپنا بچا ہو
ان جلد سواری کی شہ زینب کی نکالو
عباس علی سے کہو زینب سے کہو تو

اسوقت قیامت حرم شہ مین بڑی ہی
اب زینب و شبیر مین رخصت کی گھڑی ہی

۳۷

ور زینب نے تیغ زن سے سواران کو چھوڑ والا
جب صبح کے انداز سے سواران مین اوجالا
حیران ہوئے سب اسپ کیا عالم بالا
اے ... نے ... قدرت انداز ...

ہم سمجھے تھے خورشید ہی اک چرخ برین پر
اور دوسرا خورشید یہ نکلا ہے زمین پر

۳۸

خیمے سے چلے میر سپہ اکبر و عباس
...

زینب نے عجب حال کیا خیمے مین آ کر
رونے لگی سینے سے سکینہ کو لگا کر

۳۹

جلدی کی سلامی حد اس اک بہ نمازی
اور آئے حضور زینب نظر وہ غازی
آراستہ صف کر کے اس شاہ حجازی
ناگاہ نے جب ... کی ...

لاکھون ہی ادو ہر دشمن دین تیغ بکف ہین
جو حق پہ ہے ہفتاد و دو تن اسکی طرف ہین

۴۰

خیمے سے نکلا بان ...
...

اصحاب اٹھے شہ کی جو تعظیم کے خاطر
افلاک کے سر خم ہوئے تسلیم کے خاطر

۴۱

حضرت نے نکلا با علم ... اسلام
...

یا رو یہ علم آگے وہ خوش ذات اٹھائے
ہاتھون سے بھی جینے سے بھی جو ہات اٹھائے

۴۲

جز ایک علم و یکو جب جا ہے جگہ غفار
ہیں اور کسے اٹھائیگا یہ سردار
تھا یہ جب پیغمبر نے کہا نہ ہو اسرار
فرمایا کہ یہ الہام ہوا آئیگا اب بار

ہو کر متبسم کہا شاہ شہدا نے
چاہا تھا جو بندہ نے وہی چاہا خدا نے

۴۳

جعفر سے نقش الفت کہ رہی
جعفر میں اور نہیں سمجھو پر آن بیانی
روشن یہ علمدار ہی ابن علی ہے
سب بولے جیسے اُسی انصار نے چاہی

حضرت سا کوئی دین کا سردار نہ ہوگا
عباس سا دنیا میں علمدار نہ ہوگا

۴۴

یہ ذوالفقار شاہ نے لیکے کرے نصرت
کیا جانے یہ کس شخص کی ہو اولی نعمت
عباس دلاور کو ملا یہ رتبہ رفعت
اے ماہ بنی ہاشم تھے نہ تقدیر

بیکس کے علمدار ہو جاہ و حشم لو
عباس علی آؤ پیمبر کا علم لو

۴۵

جب لے کے بڑھا ہاتھ پہ علم فوج کا سردار
بادل سا گیا ایک جو جب سرکار
رایت کا پھریرا اوج پہ زبان علمدار
ہے سبز نشان عرش ہو طیار

ایک ایک بہادر تھا جو لشکر کے مقابل
لاکھوں کی نہ تھی اصل بہتر کے مقابل

۴۶

عباس علی آئے جو سنبھالے علم ابرار
بھائی کی طرف کیا نعرہ بسیار
ہمراہ نقیبوں نے پرے لے کے شمشیر نثار
بھیجی پہ فوج جو بیاہی علمدار

کیوں صاحبو عباس کا کیا جاہ و حشم ہے
کیا جعفر طیار سے بھائی مرا کم ہے

۴۷

کفار میں بٹتے تھے ادھر خلعت و جاگیر
یاں حاجت جوشن نہیں پہنا تھا نہ زنجیر
یاں صبر کی جوشن تھی وہ دو ہاتھ کی شمشیر
یاں طبل تھا یاں نعرہ یا حضرت شبیر

زہرا کے ستانے پہ وہ طیار کھڑے تھے
خالق کی خوشی کے یہ طلبگار کھڑے تھے

۴۹

وہ کہتے تھے دریا پہ ہوا بستہ رسد زینا
یہ کہتے تھے آقا نے نہ جب ہمیں دیا دانا
وہ کہتے تھے کیا سب لب تشنہ بدرانا
یہ کہتے تھے یا فاطمہ کہتے ہیں نہ کھانا
تحصیل زر و مال مین تھی فوج لعین کی
یہ کہتے تھے دولت ہے غلامی شہ دین کی

۵۰

یہ زور تھا پر جو ہوا وقت ابان
اوراق ہوئے مصحف ناطق کے پریشان
زینب نے سینہ کو بلا داغ عزیزان
عباس نے توڑی کمر سرور ذیشان
کھائے ہوئے برچھی علی اکبر تو پڑے تھے
تھامے ہوئے دل سرور دلگیر کھڑے تھے

۵۱

تھا کوئی نہ ایسا کہ جو بیکس کی سحر آئے
لاشے پہ جوان بیٹے کے حضرت کو اٹھائے
تھا کوئی نہ سر جو دکھ درد بٹائے
پانی سے کوئی تو بھی پیاسے کو پلائے
گہ ہوش مین تھے اور کبھی غش ہوتے تھے شبیر
لاش علی اکبر پہ کھڑے روتے تھے شبیر

۵۲

وہ تیر بلا کی وہ چھار دو نیزوں کا چمکنا
نیزوں کا وہ ہر اک سر پہ سنان کا چمکنا
بچوں کا وہ ہر اک جسم میں تیروں کا کھٹکنا
بے کس کا وہ سینہ سرکا سر ... چمکنا
بے رحموں کے بس مین شہ مظلوم پڑے تھے
اک شیر کو گھیرے ہوئے روباہ کھڑے تھے

۵۳

بانو کو دعا وقت تھے وہ بانے تھے تیر
وان زینب و زہرا کی دعا عمر کی تقریر
جلا وہ نہ جب زینب کی ... تنبیر
سینہ سے اپنا جھکا دینے بے شیر
یان رحم تھا وان مشورہ ہم ظلم کرینگے
یہ کہتے تھے پانی دو وہ کہتے تھے نہ دینگے

۵۴

لکھا ہے کہ آواز تھی سناری کی بے آہ
دیکھا کہ سکھوں رلیے بین گرتا ہوا شاہ
جب دیکھا کہ ... نمکین بے جواہ
تب برچھیان ... سر انکا تن وہ سر دو بیاہ
رو رو کے فرشتون نے کہا چرخ بریں پر
لو تاج سر عرش گرا روے زمین پر

۵۵

گل شمع نبی ہو گئی چھایا تھا اندھیرا
مظلوم کو جلادوں نے ہر سمت سے گھیرا
نیزے کوئی کرتا تھا کوئی سر پہ تھا تیغا پھیرا
چلتی ہے اور خنجر خونخوار ہے پھیرا

کیا وقت محمدؐ کے نواسے پہ پڑا تھا
تنہا یہ ہجوم سپہ جور و جفا تھا

۵۶

تکتا تھا یہ سر تھا نہیں سر کا ابھی انجام
زانو پہ مظلوم کے پہلو میں وہ خونخوار
اور نیت یہ اس در سے نیزہ سے کیا وار
منہ سے بھالے سے سوفت بند بھی سر پار

کی قبر میں فریاد شہنشاہ نجف نے
سر پیٹ لیا اپنا رسولان سلف نے

۵۷

اور فوج میں تھا اک لعیں سنگ دل بے پیر
ظالم نے لگائی سر پہ نیزہ سے تدبیر
تیغ نا جنین ہو گیا روی نیزہ تقدیر
تنہا تھا حال آہ ہوا اور بھی تغییر

دستار گری خاک پہ شاہ شہدا کی
جنبش میں لحد آگئی محبوب خدا کی

۵۸

غش آ گیا جب سبط نبی کو صدمے سے بس یہاں
زینب ارادہ جو یہی تھی کی بجز رہی نہ جان
اتنے میں شمر نکل کے کہا ظالموں سے یہ بیان
کہا نیزہ بہ پہنچ کے نہیں بھی صدمان پر

ظالم نہیں حربہ یہ مرے سر پہ لگا ہے
یہ زخم دوبارہ سر حیدر لگا ہے

۵۹

لے مومنو اب سر شہ کا وہ نہیں یارا
یہ کہہ کے ہوا غش وہ پدر اشرار کا پیارا
اور تاج سر شاہ سے کسی نے اتارا
تھا غرق وہ خون میں تن بیمار

آیا نہ ذرا خوف محمدؐ کا لعیں کو
گھر اپنے گیا لے کے وہ تاج شہ دیں کو

۶۰

زوجہ نے کہا دیکھ کے وہ تاج جو غدار
اس تاج کو رو رو کے زیب سر زنہار
کہا نبی سر بنگال کسی دیندار
یہ تعبیر وہ کس کے سر تھا

بارے مجھے بتلا تو سہی اتنا زبان سے
یہ خون بھرا تاج تو لایا ہے کہاں سے

۶۱

[illegible]

یہ تاج ہے اُس کا جو حسین ابن علی ہے
واللہ کلاہِ سرِ شبیر یہی ہے

۶۲

[illegible]

مظلوم کو بیکس کو کیا ذبح چھری سے
کچھ شرم نہ آئی تجھے زہراؑ و نبیؐ سے

۶۳

[illegible]

جب تک کہ جہنم میں نہ دنیا سے گیا وہ
راوی نے یہ لکھا ہے کہ بیمار رہا وہ

۶۴

[illegible]

ان دونوں کا یہ شمر نے آداب کیا تھا
تیغ ایک پہ اور ایک پہ زانو کو دھرا تھا

۶۵

[illegible]

میں جانتا ہوں کل کے مددگار ہو شبیر
پر آج تو تم بیکس و بے یار ہو شبیر

۶۶

[illegible]

ہے جرم مرا یا گنہ فوج لعین ہے
وہ بولا خطا آپ کی تو کوئی نہیں ہے

٦٧

شہ بولے کہ اے شمر یہ انصاف کی جا ہے
نانا تو نبی ہے مرا محبوب خدا ہے
ماں فاطمہ ہے باپ علی عقدہ کشا ہے
اور یہ بھی سمجھتا ہے کہ سر میرا جدا ہے

٧٠

یہ بات نہین جو کہ زینب بنت علی تھی
سہمے ہوئے سب بی بی پہ شمشیر کی ماری
سہمی تھی کہ یہ ہے مری ماں کی کمائی
یا شہ کا تشنہ آج سادات کو رحم آتی

پھر قتل مجھے کرتا ہے کیون تیغ جفا سے
کیا حشر مین اے شمر کہیگا تو خدا سے

خنجر کے تلے حلق شہنشاہ نجف ہے
کیون آج قیامت نہین آتی یہ عجب ہے

٦٨

وہ بولا ارے قتل کی ہے آپکے خلعت
سمجھے نہین تجھکو زر و مال نہایت
زہرا نہ دین بانے کہ بہتر ہے یہ دولت
پانچون کو بخشیگا مرا جد کی عنایت

٧١

اے تختہ دنیا تو الٹتا نہین اسدم
اے وقت افلاک تو ہوتا نہین برہم
اے ہوت زنان کر کے بین بپا کرو ماتم
اے علقمہ خنجر تنا کر رہے یہ ماتم

گر میرے لہو سے نہ ترے ہاتھ بھرینگے
محشر مین شفاعت شہ لولاک کرینگے

کیا تھہ ہے جو دوش محمد پہ چڑھا ہے
ظالم نے قدم سینہ پہ اس شہ کے دھرا ہے

٦٩

شبیر نے سنکر کہا تب شمر ستمگار
محشر مین نہین آپکی شفاعت سے سروکار
حاکم سے ملیگا مجھے خلعت و دینار
جنت سے ہے ایمان کا بہ عمل ہے تمنا

٧٢

ارشہ یہ سنا اپنے کو جوش آیا
پیاسا ہے پانی بھی بلایا
پیاسا ہے جسے دیکھا اسے سمجھایا
بن باپ کے بچے یتیم جب آج آیا

اک آگ لگی ہے مرے دل مین تو بجھادے
مین پیاسا ہون پانی مجھے تھوڑا سا پلادے

سید کا گلا کٹتا ہے کچھ دھیان نہین ہی
اس فوج مین کیا کوئی مسلمان نہین ہی

۲۰۴

پتھر سے زیادہ تھا دل شمر ستمگر
سر شہ کا لگا کاٹنے زینب کو دکھا کر
لکھا ہے روایت میں کہ تھا اب بھی عجب تر
جلاد نے گر کے وہ ہے حلقوم پہ خنجر

زینب جو لگی پیٹنے شبیر کے آگے
شبیر تڑپنے لگے ہمشیر کے آگے

۲۰۵

فاطمہ سن لو کہ دیا امت نے تری یہ بلا
گھر چھوڑ کے آئی ہے یہ سب تری لا
اے میرے امام سے الگ مری تو آئی
زینب نہ رہی اب یہاں کیا بیٹھی

اے سرور دین اے شہ ذیجاہ مدد کر
للہ مدد کر مری للہ مدد کر ،، ،، -

۲۰۶

سر کاٹ کے شبیر کا ابن سعد جفا جو
سر کو لگا لینے چھینی زینب کی ردا
خیمہ جلا اٹھی صدا عرش ہلا
رونے لگے پیغمبر بھی آہ بکا

اس ظلم سے بھی جی نہ بھرا فوج لعین کا
پامال کیا گھوڑوں سے لاشہ شہ دین کا

رباعی
ہے حسرت کہ حسرت پہ نگاہ اپنا ہے
زینب خطا ہوئی ادا اپنا ہے
جب تیغ سے کربلا نہ سینے ہیں
ان سب کو میسر ہو یہ کربلا اپنا ہے

رباعی
بیداد سے کوه حسن تیمم سر کو نیزہ پر آئی
عالم میں جو آیا سر کو بازو نیزہ پر آئی
مصباح حرم جو بہر دادتا ب آیا
جب نور کو دیکھا سو ضعف تیرا آئی

تمام شد

رباعی

سرتشنہ کیوں چین نہ شہ کا رن ہے
ہے ہے نہ اسیر شہ ہے بلوا رن ہے
خورشید نے دیکھا اسو سایہ چہرے کا
ہے ہے وہی زینب سر بازار ہے

رباعی

زینب نے کہا فضہ سے کیا ہوتا ہے
اسوقت جو عمل ان بن میں سوا ہوتا ہے
وہ بولی کہ بن میں دیکھیے آگے کیا ہوتا ہی
تن سے اب شبیر جدا ہوتا ہے

رباعی

بانو قاتل اکبر دیکھا ہے ہے
نالے دل سے ہوا ران کی بلند آہ ہے ہے
گردوں چھپتا تھا گردن کی آگے میں ہوگا
کہتی تھی میں بھی پکی ہیں ان کو نوجہ

رباعی

اعدا کو اور صبر حرم کا لالا
حیدر کا اسد اللہ کا اور بھی لالالا
واحسرت کلاہ اس کا عالم جدا ہے
حسن سا معصوم کا اور مال لالا

رباعی

دنیا سے اٹھا کے گئے تو نام حمید
جنت کو چلا بس سلام حرم حمید
روکا جو شقون نے تو قیدوان نے کہا
ہے وہ اے ہے یہ بلا محمید

تمام شد

بند ۴۲

پیدا شعاع مہر کی نقرہ رسن ہوئی
پنہان ورا رسے بطاؤس نسب ہوئی
اور قطع زلف لیلی ریزہ قصب ہوئی
مجنوں صفت قبا سے سحر چاک سب ہوئی

فکر رفو تھی چرخ ہنر مند کے لئے
دن چار ٹکڑے ہو گیا پیوند کے لئے

بند ۴۳

تھی صبح یا فلک کا وہ جیب دریدہ تھا
یا چہرہ سپہر کا رنگ پریدہ تھا
جو زیب تھا کرہ عرش کا نیر خمیدہ تھا
از فاطمہ کا نالہ گردون رسیدہ تھا

کہتے نہ مہر صبح کے سینہ پہ داغ تھا
امید اہلبیت کا گھر بے چراغ تھا

بند ۴۴

ماہ اور مہر نے کیا طور اختیار
رس کوہ سے زمین فلک نے لیا قرار
بنت ہلال نے خط شعاعی کو ابدار
سر جو لے سپیدہ صبح سیاہی نے آشکار

لیکن عجیب حال تھا بیشیر شاہ کا
ہر لبن مین شور تھا وا اصغراہ کا

بند ۴۵

روز سفید یوسف آفاق تھا نقاب
مغرب کی چاہ میں تھا جو بانداز اضطراب
نکلے ہے آسمان کے لبادہ او ز آفتاب
جبین زر شعاع کی باہمی رتاب

یوسف کو دُلو مہر مین بٹھلا کے چاہ سے
مشرق مین لایا کھینچ کے مغرب کی راہ سے

بند ۴۶

یوسف غروب چاہ سے بازگوان ہوا
یعنی غروب ماہ تجلی نشان ہوا
جب وہ ان ماہی سے عیان ہوا
یعنی طلوع نیر شرق نشان

فرعون شب سے معرکہ آرا تھا آفتاب
دن تھا کلیم اور ید بیضا تھا آفتاب

بند ۴۷

نکلا افق سے عابد دنیا ضمیر صبح
محراب آسمان میں ہوئی جلوہ پیر صبح
کھولا سپیدہ نے جو مصلا سے پیر صبح
سجدہ گاہ بچھایا جو نیر صبح

کرتی تھی شب غروب کا سجدہ دو دو کو
سیارے ہفت عضو بنے تھے سجود کو

۷

ظلمت جہان جہان تھی وہان نور ہو گیا
جس جس جگہ نشان تھے جہان سے کافور ہو گیا
گرد آئینہ سے شب کے وہ دور ہو گیا
اُجلا سا ازرق شب دیجور ہو گیا

کیا پختہ روشنائی تھی قدرت کے خامے مین
مضمون تھا آفتاب کا ذرون کے نامے مین

۸

فوراً عنانون سے ہوئے بیکلان جو راہوار
بارے جو بھوکے پیاسے تھے نہانے آئے زرنگار
نازی ہوئے جو صرف چراگاہ ایک بار
نخچیر گلستان کی ہری گھاس چگ کے پار

برباد سبزۂ روش کہکشان ہوا
پامال برج سنبلۂ آسمان ہوا

۹

سب خصلتان نماز تھی مشغول نماز صبح
منبر ان تھے جو نغمہ سرا نور آب صبح
تھین بانگ وہ درزن انتہا سے صبح
نہا جب وہ ضعیف تھا آفتاب صبح

شان نزول سورۂ والفجر یاد تھی
مشتاقی بہشت تھی فکر جہاد تھی

۱۰

کھولے ہوا مین طائر زرین نے بال و پر
تنہا وہ آئے جس سے چرخ جہان سے باہر
دانے ستارون کے جو تھے پڑے ہوئے ادھر ادھر
تھا زرد زر مین چن لیے اس نے وہ سب

گرمی حسن مہر سے آب آب ہو گیا
گردون پہ خشک چشمۂ مہتاب ہو گیا

۱۱

کہتا تھا ہائے ہائے ربیع سعادت نشان شکستہ بال
جزدان شیر خوار کو دانہ کا تھا دیکھنا محال
تھا بیکسی سے بند و صغرہ کا عجب حال
نوحہ رو رہے تھے کبوتر زبان حال

وہ دودھ دودھ کہتا تھا رو کر اشارے سے
یہ پانی پانی کہتی تھی زہرا کے پیارے سے

۱۲

تھی حرص فلک کو ابھی دانۂ نجوم
دانے جو تھے خمسہ شمر ابن سعد شوم
کھاتے تھے اپنے گھر کو زادی علی العموم
انسے پھر دانہ دانہ زر دون نے کیا ہجوم

جسکا کہ باپ قاسم رزق زمانہ تھا
ہفتم سے کربلا مین وہ بے آب و دانہ تھا

۱۱

رو ہاں نکالو ان کو زمین پر پچھاڑ دے
حصے غریب نے سب برابر لگا دیے
اور ... نکو بیتاب سے کہتے ہی بھا دیے
اور یہ بہت ... ضرور زر دی بھی دکھا دیے

۱۲

نانا یہ کہیہ کر روئین ناحق نشانے زمین
ناز ین جو دو بہین نہین زہے بلا زمین
ایصال کے ... نہین کہون ... زمین
زنانا ... چھپے ... یہین کہان بلا زمین

لب کھولے حیلہ در کی عدالت کے جو فن نے
گندم نمائی آہ کی یون جو فروش نے

غلہ سیاہ شام مین تقسیم ہوتا ہے
کنبہ تمھارا میرے فاقے سے مرتا ہے

۱۳

یہان اسکے ملا لو نہ جنت کو ہار بیٹھ
بھوکے رہے کو بھوکا پیاسا پیاسا ہی بار رہو
ہین بعلا ... کی خلافت سنوار رہو
... چپ چپکے ... اتار رہو

۱۴

سجاد ہے ہمین ... امن فلک مکان
نقسیم غلہ کا جو سنا حال نا گہان
از ران دانہ نعرون کو وہ غلہ گران
جب غلہ ... نعرہ ... ارمان

اب تو ہے غلہ کل زر و جاگیر و مال ہے
شبیر کو جو ذبح کرو سب حلال ہے

گندم کے بدلے جنت آدم مین گھر دیا
گھر کیسا کائنات کا مختار کر دیا

۱۵

زینب ... جو ... نیبو ... رین لیا
پیاسے ... بھی ... ذبح کیا
... ذبح ... کیا
... کہان ... منتظر رہیا

۱۶

وان غلہ کی ... نبی طاہرہ کے
کھا ... گرا ... رہی ہو
... مین ... تر ... وہ سہ ...
... نقصان کا خون ... ان ... رو

قربان جاؤن قبر مین اس شب کو سوتے ہو
یا کربلا مین اپنے نواسے کو روتے ہو

امت سے سامنا ہے امام جلیل کا
کانٹا ہے جسکے بانٹے پر جبرئیل کا

۱۹

ایک ایک ہے زمین میں حمزہ صفت غضنفر آج
بندہ حسین کا جو ہے سو پہلوان ہے آج
ہر اک علی کی طرح شجاع جہان ہے آج
خیبر و ان میں انکی تیغ کا سکہ روان ہے آج

ہان صبح ہے قریب نہ کھانے مین دیر ہو
ان بھوکے پیاسے شیرون سے لڑنا ہی سیر ہو

۲۰

بر حکم عمر سے کہنے لگے پانی تم
دی جو انہیں غذا سے سو بھوکے رہین جو ہم
زینب پکار اٹھین کہ اب اٹھ عذاب سے ہم
سمجھا کی ہے آج قتیل علمدار کی قسم

جلایا شمر ہم تو اوسی وقت کھائینگے
جب تین دن کے پیاسے کا سر کاٹ لائینگے

۲۱

بولا عمر سے یہ کسی بات مین روا نہین
منہ کا نوالا پھر نکالا سے کھانا نہین
دعوے سے کہتے ہین سمجھے وہ بجا نہین
دنیا مین بھوکا پیاسا کوئی بھی لڑا نہین

اترے نہ ہوتے تم جو لب نہر چین سے
پھر دیکھتا مین لڑتے ہو کیونکر حسین سے

۲۲

پوچھا عمر نے وہ جو چلے جل گئے
بے عقل نقد جان سے عوض دین دے گئے
ان سب نے بصد ورنج بہ ہر سبب بنا لئے
اور یان عمر سے اب عزا بھی کی لئے

چیدہ کئے عمر نے سلح کارزار کے
خادم لے آئے حجرے سے تیغین اوتار کے

۲۳

سجنے لگا سلاح وغا پھر وہ بدنہاد
جو دیو جو وہ جسم مین پہنے تھا بدنژاد
رہ راہ دو رزمین آگے تو بارا مین لگا
اودار زمین پر نظر بکا نجس بھی نہاد

اسلام مین جو ڈالے تھے رخنے یزید نے
ان رخنون کو کیا زرہ تن پلید نے

۲۴

پاؤن مین پہنے موزۂ گمراہی جہان
تن پہ بھی لبادہ سیہ کی دل کے سرگران
تھامی تیغ بار سے جنگ کار کی زبان
خود بھی نامۂ اعمال نسا سیان

چار آئینہ وہ زنگ بھرا اوس پلید کا
دل شمر و خبیث و ابن زیاد و یزید کا

۳۵

[illegible]

اول خدنگ اوسکا چلا شاہ خلق پر
آخر کو تیر حرملہ اصغر کے حلق پر

۳۶

[illegible]

جان بر نہ تشنگی سے امام حجاز ہو
خشکی مین غرق آل نبی کا جہاز ہو

۳۷

[illegible]

بانگ شقی نے توسن زرین لجام کو
کھائی کے فوج بھی ہوئی حاضر سلام کو

۳۸

[illegible]

اونسے جدا حسین رہین وہ حسین
ہم سیّدونکو ذبح کرین زینین جبین سے

۳۹

[illegible]

دیوار آہنی لب دریا بلند کی
دریا نے بانگ ہائے حسینا بلند کی

۴۰

[illegible]

پانی اونھین دکھا کے یہ بے آبرو بہائین
پانی بہا کے تشنہ لبونکا لہو بہائین

۳۱

چالیس سو بہادر ادہر بیکس کا نہ یار رو سیاہ
تہا لاکھ کا ادہر تیر خون مین تر گرد جہان پناہ
سادات تیغ سے کہاتے تہے تشنہ بے پناہ
روح نبی لرزتی تہی اللہ رے آہ آہ

جلاد لاکھ تیغون سے اک سر اُتارینگے
مجبور کرکے یہ مسکر بچے کو مارینگے

۳۲

تشنگی کا شدّ و لب پہ جیب کہ جگر بہم
یکسو ادہر بیکسون سے ہے اولادہ بہم
انعام وہ جو تہی بڑہی کی ہمت شہ کی ادہر حرم
ان اب سے بچون اور بہائیون اور صف حرم
بیکسین ودیعہ جنین اور صف حرم

سنتا ہون آن بان یہ سادات مرتے ہین
دیکھون تو مورچے کہان شبیر کرتے ہین

۳۳

مطلع ثانی

جب صبح بیکسو وادی پہ عیان ہوئی
اور آخری سپاہ صدا مین اذان ہوئی
ہوئین مصطفے بین بپا یان فغان ہوئی
سب لٹ گیا گلشن بہار خزان ہوئی

کانپیگا عرش فاطمہ کے شور و شین سے
جس دم وداع ہوئیگی زینب حسین سے

۳۴

یان تھا ہجوم رنج و غم حضرت زینب پہ
وان اہل شام کر کے کیا قبضہ فرات پہ
نرغہ کیا عدو نے شہ نیک ذات پہ
ظلمت محیط ہوگئی آب حیات پہ

شب کیا گئی نصیب کا کچھ پھیر ہو گیا
ہوتے ہی صبح خیمہ مین اندھیر ہو گیا

۳۵

سمجھے ہین ان مرتعین خاص شاہ خاص و عام
جیسے حضور ناز تہی صبح امیر شام
وان نو یہ ہاتھ تہی ادہر ان اجالا کا نام
تسبیح فاطمہ کی ادہی پڑہتے امام

یان ذکر حق تھا اور وہان کلمہ غرور کا
وان جادہ نار کا یہان سجادہ نور کا

۳۶

کیا اور نصیب فوج خدا کو حضور صبح
آتی ہے ایسی عقد عابدین ہونی صبح
نکلے طلوع صبح جنین ظہور صبح
سرمست ہنکا اور ہر ایک سمت نور صبح

سر سجدہ مین ہے تن ہر قعود و قیام مین
کیا صبح کی بہار ہے فوج امام مین

آواز اذان کی جو بلالا ایک نے سنا ہین
نمازی نماز پڑھنے کو مصلے اٹھائے ہین
نصیب کسی دعا ہین کہ تکبیر پڑھتے جاتے ہین
سجدے کو آئے زانو بہ مولا سے بڑے ہین
در پر رکھے جبینون کو سب خوشخصال ہین
ایک آسمان ہے اور بہتر ہلال ہین

بخت جوان ہین پیر فلک کے جوان ہے
علم انکا ہی فراز چ صدر زمان ہے
ہیبت سے جن کی ماہ و مہر آسمان ہے
نور خدا ہے جبہ ہر جبین انکی بیان ہے
فردوس انکا خلق ہے نار انکا خشم ہے
ایمان انکا دل ہی حیا انکی چشم ہے

چپ ہین مغز ہے یہ جا نماز پہرہ دار ہین
مانند عمر نفس کی روزہ نگار ہین
ہنگام رکوع مین لیل و نہار ہین
زمین نہین سجود مین یہ جان نثار ہین
سجدے سے انکے خاک وظیفے مین رہتی ہے
تسبیح انکے ہاتھ مین تکبیر کہتی ہے

ہے دوستی کو ہاتھ کی انگلی پہ زینت بار
نجف کا سجدہ کی سے نکلے کا بار
روئی حباب جو دریا سے آئے ہم کنار
سر زینہ پہ ایک سجدہ کیجے بار بار
کہتے ہین راہ حق مین شرف کی کمی نہین
اس راہ مین جو خاک نہو آدمی نہین

دیکھو جو شوق انکا تو زنہار ہے تمام
دیکھو جو رجوع قلب تو دل ہے گرو امام
کیا زہد ہے کہ ایسے بڑی ہین سپنا یہ نام
جب ہو نماز کہتے ہین وہ یہ درود سلام
روشن ہے انکا اوج عبادت جہان پر
سجادے ہین زمین پہ نماز آسمان پر

آنکھیں مین پا مرادی دنیا کو ہے مراد
عمر سے بھی نماز و دل انکا عمر مین یاد
عضو عضو مین ہے نکلی ہے جو صدق کی یاد
قران پڑھا جو ختم تو ہے بہر جہاد
بازوے جنگ مثل ترازو تلے ہوئے
ہین زین پر کہ رحل پہ قران کھلے ہوئے

۴۲

ان تینون مین ہے یہ اکبر و عباس کی وقار
وہ انجمن مین شمع تو یہ باغ مین بہار
آنکھون مین وہ نگاہ تو یہ سینہ مین قرار
وہ بازوؤن مین زور تو یہ پنجے مین ذوالفقار
ان دونون کی یہ فوج خدا مین مثال ہے
در نجف وہ ہے تو یہ حیدر کا لال ہے

۴۳

وان شمس ہے سپہر [illegible] مین مراد رب
یان شمس [illegible] باغ ادب کے چمن مین
عباس کا ہے [illegible] نہین نسب
دو در [illegible] یہ حیدر دو
ہر صبح و شام روئے خلایق یہ باز ہین
ذرہ نواز وہ ہین یہ اختر نواز ہین

۴۴

وہ جسم ہے جو ایک مین تو دو دل اک تن مین
حیدر وہ [illegible] پیمبر [illegible] مین
یہ سیف [illegible] مین
آب بقا وہ [illegible] مین
وہ آب موتیون مین یہ اک گل ہزارون مین
خوشبو وہ پھولون مین یہ تجلی ستارون مین

۴۵

عباس [illegible] اکبر کہیں [illegible]
کیا [illegible] بھی [illegible]
اک [illegible]
[illegible] بھی [illegible]
خیمے سے فاصلہ نہ پدر سے جدائی ہو
یہ طور ہو اگر تو بخوبی لڑائی ہو ہو ہو

۴۶

جس طرح مہر و ماہ [illegible] بنی
پیدا [illegible] جلوہ [illegible]
خورشید وہ جری تو یہ [illegible] غنی
[illegible]
پائی نہ اس طرح کی ضیا ماہتاب مین
دیکھی نہ آفتاب نے یہ دھوپ خواب مین

۴۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
خیراب تو دامن شہ خوشخو نہ چھوڑین گے
جو ہو سو ہو حسین کا پہلو نہ چھوڑینگے

۴۹

عباس کہتے ہیں کہ فدا تم پہ ہو چکا
زینب نے اپنی گود سے بھیجے ہیں دو پسر
بیٹے ہیں اب حسن کے ہمیں ہے ارادہ کیا
وہ بولے [illegible] پھر کہتے ہیں مرنے کو جا
جینے سے ہاتھ دھوتے ہیں مرد اپنی بات پر
اپنا تو آج مورچہ ہوگا فرات پر

۵۰

کہتے ہیں جو بچوں نے ہو زینب کے لاڈلے
سر بلند ہیں ان کے صف [illegible]
اب آج حسن بیان کے ہیں [illegible]
اب زور بازو دکھا دو [illegible]
دعوے ہیں آج حیدریوں کو بڑے بڑے
چاہیں تو غرب و شرق کو لے لیں کھڑے کھڑے

۵۱

کہنا ہے کوئی ظالمو [illegible]
در پہ لو چھین لیجیے [illegible]
جنت [illegible]
ایسا ہے [illegible]
ہاں تخت و تاج و ملک کو ظالم سے چھین لو
کوفہ کو آج شام کے حاکم سے چھین لو

۵۲

سنبھلے نہ [illegible] خلف زینب کے
یہ اپنے [illegible] دودھ پیا [illegible]
دونوں نے [illegible] نصیب [illegible]
[illegible]
سید ہر ایک حال میں خوشحال رہتے ہیں
کھائیں نہ کھائیں شیر و نکے منہ لال رہتے ہیں

۵۳

زینب کے کیا ضیا و صفا انکا کا رہے
بچے نہیں اس ہاتھ سے آئینہ دار ہے
سر بندہ تار زلف کا [illegible] تار ہے
باغ رخ پہ بہشت کی فصل بہار ہے
گلگون قدونکے چہرے ہیں کس آب و تاب کے
ہیں پھول کے درخت میں پھل آفتاب کے

۵۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
قدرت کے سب لکھے ہوئے خط و خال ہیں
پر نور چہرے مطلع حسن و جمال ہیں

۵۵

آئینہ رو دو زلف سے جہاں تک جو تھا سر کیا
وہ انکار و تناسب ہیں عارض در وجہ کیا
زینت انھیں جا بجا سبھی ہو کے ہیں پائیہ
پھرتا ہے عکس آئینے کے گھر میں جا بجا

ہر طاق دل سے آئینہ ہے یہ گرا ہوا
جو آئینہ کے عکس کا ہے منھ پھرا ہوا

۵۶

دندان بہا و در عدن کی جا اور در کیا
در حرف در سے وہ بھی جان باہم جدا جدا
دندان ملے ہوئے ہیں جدا انکی نہیں ہیں در
ایں در بکد و در کی ہوئے سے کہ آبرو کیا

دندان گہر ہیں مخزن پروردگار کے
دل شرم سے چھید ہیں در آبدار کے

۵۷

رخ چشمۂ حیات ہے احباب کے واسطے
حلقہ ہے ذوالفقار ہری اعدا کے واسطے
فیض ان کا ہے آبرو دنیا کے واسطے
ابن پاسے و مروارید دندان نہیں بہا آبرو

درج دہن کے دانتوں نے یہ تنبیہ زاد ہیں
یہ وہ صدف ہیں جسکے گہر خانہ زاد ہیں

۵۸

مصحف پہ نستعلیق میں ہیں آیتیں بیں بنیکار
زر بیکھی طرح سے ہیں ناز قرآن ہے زر نگار
قرآن کی جلد ہیں زرکار ہیں مصحف ہے یہ نگار
عارض جلد طلائی مصحف بے نگار

انکے شرف پہ عزم قسم کا کیے ہوئے
پھرتی ہے جلد ہاتھ میں قرآن لیے ہوئے

۵۹

اور زلف حلقہ حلقہ ہے یا رام سر کی جگہ
ظلمت ہے صبح حضرت زینب کا سر کی جگہ
اس لالہ رخ کا ہے دائرہ اسلام سر کی جگہ
مختے علم کے نے سر پہ ہیں رہ الگ سر کی جگہ

یہ زلف و رخ وہ دفتر قدرت نگار ہیں
اک بیت اس رسالے کی لیل و نہار ہیں

۶۰

ہیں سرخ ان کے گلِ عارض زرد دست زر ہیں
ابن تری کی سے ہم دم خونخوار زہر ہیں
ابن قتیبی بیچ ہے آلودہ لب ہیں
صید ہیں یہ تیغ زبان میں زبان ہیں

غیرت سے آب دیدہ ہر ایک شہسوار ہے
تیغ ابن نظر سنان مژہ آب دار ہے

۶۱
سینہ پہ ہیں جو نام رجا دبیر مرتضیٰ
کندہ ہے نقش کہ ہیں علی سرنگوں وفا
ہیں زیب سینہ پہ لکھی ہیں دلی
ہیں نار سینے پہ حوصلہ بیداد و ریا
دشمن پہ ہاتھ چلتے ہیں صمصام کی جگہ
سینہ سپر ہیں مثل نگین نام کی جگہ

۶۲
نازک ہے کہ جلد تو جو دیکھ لیں کمان
عقل سے ایک بات یہ کہے بالا ہے آسمان
ان ابروؤں کی نازکی میں ترق ورنہ وہ ہے حیران
ان نیزوں نازکی کے کھال و کمان
اس نیزے سے مباحثے کی گفتگو تاب ہے
گویا زبان کی طرح سے حاضر جواب ہے

۶۳
جوڑ سب آنکھیں ہیں اپنے زمین پر
نامہ نگاہ یار پر ہیں بن ہیں
زور میں آرزہ بکھر دہ ہن بہ ہیں
دیکھو مبالغہ نہیں ہیں یہ سخن ہیں
تن کی ضیا قرار جو حلقوں میں لیتی ہے
پتلی زرہ کی آنکھ میں دکھلائی دیتی ہے

۶۵
ڈھال کی ہو وہ پر تصویر سپر جلال
ان نالے ہزار نے ہیں انتخاں سے ہلال
یہ بہو چھپا دیں یہ ٹپکی ہیں زیر زوال
خفا کہ حصہ ہیں پہ ذرا سی ہی خصال
بس ان کے دو شیر یہ سپر کی دلیل ہے
پشت و پناہ کعبہ رب الجلیل ہے

۶۴
کیا ہے زمین کی نار ایک کیا ہی آئی ہے
جا ہے سینہ پہ ہو صوم و صلوٰۃ و زرہ و جہ
بھی نہیں ہیں کہ کے نیچے تیغ ہیں
ناچیز دہ ہے جلے میں پیٹ ہیں
جوہر ہنر پہ تیغ کے قرآن اٹھاتے ہیں
قبضہ پہ مدعی تیغ راست کھاتے ہیں

۶۶
در پاوں کو گھوڑے سے بینی زن روان
سنتی کہ نقش بھی ہیں اپنے بنے میان
ان نازکوں سے سے پر ہیں زبان
نیکیوں میں ان کی فضیلت کا بیان
سو کھے نہ ایک قطرہ عرق راہواروں کا
جو داخلہ بہشت میں ہو ان سواروں کا

٦٧
بوئی سے ان سمندون کی شوخی عیان ہے
مضمون ان کے سم سے زمین پر بیان ہے
میدان مین ردیف و قافیہ کا بیان ہے
غیرت ہوا کی انکے بیان سے روان ہے

دریا مین یہ نہنگ ہین ضیغم مصاف مین
حورین بہشت مین ہین یہ پریان ہین قاف مین

٦٨
طاؤس انکا جلوہ ہے کبک دری خرام
عنبر انکا ہمہمہ ہے ارژن خیمہ مشک فام
ہر جگہ بیابان مین ہین دریا کی بی لگام
بجلی ہین جو تن مین انکی زمین پر بجام

سیماب ہے پسینہ نسیم انکی جان ہے
صیہہ ہے انکا رعد تو شعلہ زبان ہے

٦٩
ناگاہ خیمہ گاہ سے شور بکا اٹھا
سجادہ سے نمازی خیر النسا اٹھا
اور سر پہ پردہ دار آل عبا اٹھا
آواز آئی بانو کی عابد غمزدہ اٹھا

راضی سکینہ اپنی یتیمی پہ ہو گئین
پچھلے سے جاگتی رہین اسوقت سو گئین

٧٠
کلثوم نے کہا صبر کیجئی انکا بچائیگا
زینب نے بھی اشارہ ادا بان سے کیا کہ سنی
زانو نے بھی نبھول کیا ہائے ردا ہی
سر کون رو کے ہائے زمانہ بلا ہی

عابد نے کہدیا کہ رہ گرد گار مین
ہم تازیانے کھائینگے بابا بخار مین

٧١
مطلع
جنگاہ مین صفین جو بنین فوج شام کی
نغمے سے بندھ گئی نوبت دوام کی
جب آ گئی سواری امام ہمام کی
سر الوداع کی جلال انام کی

تاریک چشم اہل حرم مین جہان ہوا
زہرا کا چاند لے کے ستارے روان ہوا

٧٢
نکلی جو بیچ صبح سواری روان ہوئی
پھولون کو لے کے فصل بہاری روان ہوئی
زانو پہ فوج غیرت باری روان ہوئی
زینب پکاری جان ہماری روان ہوئی

باغون مین گل زمین کے پردے سے آتے ہین
ارمان کے پھول خاک مین ملنے کو جاتے ہین

۲۳

عباس نامور کی نعش غازی کو دریا سے لائے
مولا لئے علیؑ ہو زینب سرِ نعش باہر آئے
اور آنکھوں سے لگے رکاوٹیں نعش پر آنکھیں
زینب پکاری ہائے حسینؑ غریب ہائے
میکال روئے روح امین نالہ کش ہوئے
سامانِ موت پر ملک الموت غش ہوئے

۲۴

گردوں زمین سواری شہ کا غبار تھا
ایک ایک ذرہ اسکا نہایا وقار تھا
ہر ذرہ زین پہ نجم زبان اسوار تھا
ہر یک آنکا آفتاب اسد پہ سوار تھا
حلقہ کئے تھے سب رفقا اوس جناب کے
یا چودھوین کے چاند تھے گردِ آفتاب کے

۲۵

یاسین عرش نے لئے فوج کا علم
کعبہ کو ہے بہ صرف طواف شہ امم
پھولا و ریب لے کے مخالف کا ہر قدم
ہر دم جو سبکی عید تھی قربان تھی سپر
پیدا نیا زمانہ نیا اقتدار تھا
نوروز اک حسینؑ کا تحویل دار تھا

۲۶

قربان کے واسطے جو رتبہ یہی تھی کہ زمین
تھی وہ ان سواری نبی وہ فلک زمین
ہل گئیں عرش دوش نالے اہل برین
سر زہرا نے تو دیکھیو زمین
سب شیرِ حق کے لال ہیں زہرا کے پیارے ہیں
در نجف ہیں عرش معلےٰ کے تارے ہیں

۲۷

منتظر تھے کہ کربلا ہے یہ سلطانِ کربلا
ہنسنے لگے جبیں جفا جور سے بڑھا
صف بندی ضرب لشکر ابن سعد بے حیا
تیار اس سے نہیں سینہ کا زینب گریہ
جن جنکے نیزہ دار بھی چالیس سو دلے
رہوار گرم رو دیے ملبوس نو دلے

۲۸

اندر آ کے زیر زمین سے تنہا صد ہزار
کس اوس نے زینب سیر آن سر جفا
اور دیکھے وہ زہرا و جوانان بدر تھا
سو نیا جناب شفقت کے سر کربلا
ملکر گلے نبی و علی رن مین روتے تھے
اک سر کے کاٹنے کے یہ سامان ہوتے تھے

۷۸

فرزند اسکا حفص تھا جو جنگ آزما ہوا
زیور انعقد خلعت زرین اوسے دیا
حاکم ہے ہرمزان بھی کر دی تاج ضیا
بن مخنف قلب بن عبدالمطلب کو دیا

بخشی نیابت اپنی اوس ابن حرام کو
اور بیرق معاویہ سونپی غلام کو

۷۹

بھائی سے کہہ کے زینب نے جھنڈا اٹھوا دیا
بابا چھالا ہے سنے بڑے کا جو پرچم دکھا دیا
فاسق سے جو دیکھا تو نماز سے اور سر جھکا دیا
بیعت نے بھی بھینس کو زمین پر گرا دیا

بولے حسین بند کمر ٹوٹا جاتا ہے
دیکھو جو اتو قاتل عباس آتا ہے

۸۰

وہ کافروان کی صف تھی عدو اور جرار کیا
یا دیکھتے حسین نے لشکر کا رعب و جاہ
بھرتے تھے اٹھی بھی ہمت سے ایک راہ
دلدار بھی نہ راہ بھی نہ صف تھی

طغرا نویس دہر نے قدرت دکھائی تھی
سطر غلط زمین کے ورق سے اٹھائی تھی

۸۱

نیکان دو دیکھا باجرا اے ابر کی بہ نہر تھا
یادا بانسر کو دودھ اور گلنا صعب تھا
بھل جھلکا جو نیزہ ابن ہر بتھا
تیغ موٹی جو بھیاں تھیں قریب تھا

بیچین دل کے درد سے بٹھنے لگے حسین
اکبر کا سینہ دیکھ کے رونے لگے حسین

۸۲

صف بلا سے بڑھ کے بیٹھا طالب اعجم
کرار ابن زاد سے ابن بو سہ پر مرا جم
زیبا جنم دو کھا لعین بھر اور اوادھم
سردار دیکھو پکار کر جان صفا جم

فوج خدا کے سامنے جاؤ رجز پڑھو
گھوڑے اڑھاؤ نیزے ہلاؤ رجز پڑھو

۸۳

نکلا ترے سے نعرہ لعین فتح نصرت ہے
بالا ہے سے دیکھ سیاہ اور ہے
سر پر نصب جو سبھی پایہ نے بہ امر ہے
اور کہا ہی پی ہے پر اور خبر بام ہے

سادات پر نہ رحم کرون نے کرم کرون
گر پانچ حلق ہون تو برابر قلم کرون

۸۵

کھولا نہ منہ کبھی اپنے فلک بیگناہ کی
اور دفن بھی بطرز [illegible] صدا آئی آہ کی
ہے کہا فغان [illegible] دادخواہ کی
[illegible] بعد جو [illegible] آہ کی

بیتاب اسکی باتون سے ہوتی ہین فاطمہ
قاتل کو میرے دیکھ کے روتی ہین فاطمہ

۸۶

بازو رسن سے [illegible] ابن سعد کا ادھر
ہمراہ زینب [illegible] ادھر
[illegible] تیغ ادھر
[illegible] ادھر

یون رد ہوا وہ اکبر ذیشان کے سامنے
فرعون جیسے موسی عمران کے سامنے

۸۷

ہان ناصران دین کہا ہاتھ اٹھا کے ہم
سب بیکسون [illegible] اپنا دم
فرزند جابجا ہین [illegible] امی [illegible] ہم
ہان صف [illegible] نبی [illegible] طلب ہم

اب ضبط اے وزیر ید اللہ تھم کے
تیر ونکے منہ پہ چھوڑے ہین ردیاہ تھم کے

۸۸

[illegible] صف [illegible] نبی کا علم
[illegible] علم
[illegible] علم
[illegible] علم

ہر سال تازہ ہوگا محرم مین غم مرا
میرے عوض اٹھائینگے شیعہ علم مرا

۸۹

[illegible] جنازہ نہ پائین گے
تابوت [illegible] اٹھا آئین گے
ہم [illegible] آئین گے
[illegible] نام [illegible] آئین گے

امت کی مغفرت کے لئے جان کھوئین گے
ہم اپنے رونے والونکو جنت مین روئین گے

۹۰

آئی ندا یہ عرش سے اے حامل بلا
[illegible] مین [illegible]
ہان جلد [illegible] علم [illegible]
[illegible] مین [illegible]

کس برق و نشان نے بزرگی یہ پائی ہے
تیرے علم کے سایہ مین میری خدائی ہے

۹۱
عباس نامور کو پکارے شہ امم
ہاں اے نشان شیر خدا لاؤ تو علم
خاطر نشان ہو یہ نشان بخشتے ہیں ہم
عباس لیکے شوق سے چلے جانب حرم
پہونچے جو خیمۂ شہ عالی وقار مین
دیکھا کھڑا ہوا ہے علم انتظار مین

۹۲
زینب نے دیکھکر رخ عباس و چشم نم
ہو وارے چھوٹے بھائی کو لے کر اٹھا علم
کی بات بار بار بلی باز و دم
سر کو جھکا کے چوم لئے زینب نے قدم
طور آگیا پسند جو حق کے فدائی کا
زینب نے سر لگا لیا سینے بھائی کا

۹۳
آئی صدا علم سے کہ عباس السلام
لکھا تھا روز ازل سے یہی تیرے نام
منصب جلیل ہے یہ جو ہے تجھ سے اہتمام
اس عہدہ سے نئی ہے ترے ہاتھ اہتمام
نے فوج نے جلوس نہ دربار ہوئیگا
اس گھر مین اب کوئی نہ علم دار ہوئیگا

۹۴
عباس لیکے رایت شاہ امم چلے
زینب نشان سے کہہ کے اٹھا کر علم چلے
ترا ہے وا لہ ابر ابر ہم چلے
بیکس علم کا تھامے سے ابھی ہم چلے
زینب پکاری شاہ نجف یاد آگئے ہین
کس شان سے نشان لئے عباس جاتے ہین

۹۵
ارشاد سے حضور زمانی پہ سر جھکا کے
کہنے لگے بہن سے یہ عباس نامور
نیادار یہ چاہیے شاہ بحر و بر
قربان ہو گیا ہو در بار نجف
دیکھا حضور لطف امام انام کو
منصب جو باپ کا تھا وہ بخشا غلام کو

۹۶
اس نشان والے کا نام و نشان رہے
ثابت رہے دل پہ کلکی یہ خزان رہے
تا حشر یہ چمن مین یہ نشان رہے
اس حامل علم پہ علی کا نشان رہے
روشن رہے قمر شہ بدر و حنین کا
وہ خاک مین ملے جو ہو دشمن حسین کا

٩٧

[illegible]

ایسا نہو کہ جا کے فراموش کیجئے
اپنے علم مین مشک مری باندھ لیجئے

٩٨

[illegible]

یہ جان لو کہ جلد جو پانی نہ لاؤ گے
خیمہ مین آکے پھر مجھے زندہ نہ پاؤ گے

٩٩

[illegible]

افسوس مصطفےٰ کے علمدار مر گئے
شیر خدا و جعفر و حمزہ کدھر گئے

١٠٠

[illegible]

اک سمت سبز پوش جوان روتے آتے تھے
حامل پہ ہر قدم پہ فدا ہوتے آتے تھے

١٠١

[illegible]

کی عرض مجکو سب مین نمودار کر دیا
بے بال و پر کو جعفر طیار کر دیا

١٠٢

[illegible]

پر جب درست رن مین صف فوج دین ہوئی
غل تھا نمود مینی روے زمین ہوئی

۱۰۳

انے حبیب ناصر کو تو میمنہ دیا
اور میسرہ بھی زہیر کو نے عطا کیا
بخشی جناح قلب کو اطفال سے ضیا
کرکے پوچھا کیون چھپا نہ سب

اس لشکر قلیل کے مختار ہوتے ہو
اک دو پہر کے واسطے سالار ہوتے ہو

۱۰۴

وہ بولے دو پہر کا ابھی انتظار ہے
گو سب حکم دین ابھی بندہ نثار ہے
نزدیک کہا نہیں مجھے اے گلعذار ہے
ہر اجوا نام گر نصب انکار ہے

سالار اس سے کیا جو شہ عرش اوج نے
دکھلائی نذر ہاتو نہ سر رکھکے فوج نے

۱۰۵

نمودے کے گرجی قصبہ زمانے کی فغان
ہرسو گری ہی بیدار اٹھے زنان
چلانے ہاتھ ملکے چلی کر الامان
نقارے بجنے شہ نے ارادے سے اروان

دی برق نے ندا کہ دم شور و شین ہے
زینب کہ دو نوبت قتل حسین ہے

۱۰۶

ممنون خضر ان علی بہن سکھاتی تھین
کبھی وہ اٹھا کے دار زلفون کو وہ بکھراتی تھین
بہر دعا مصلے برابر بچھاتی تھین
تر جا علم برابر ہن بن بوریا جاتی تھین

باجے کے غل سے بچوں کو دہشت جو ہوتی تھی
اصغر کے دل پہ ہاتھ رکھے بانو روتی تھی

۱۰۷

زینب سپر اپنا ہاتھ سے کرتی تھی کلام
ہے ہے بہن سکی کا بچو جان نذرانہ ہم
وہ بیکسان ہے نادر سر کو زنہ آزردہ ہم
تا صبح بازو نام بکھو اور بیہودیا ہم

گھبرا ہے سب نے فاطمہ کے نور عین کو
آؤ مدینہ والو بچاؤ حسین کو

۱۰۸

چلاتی تھین بیبیان کہ الامان و داد آتی ہے
بالی بہن سر پہ کھڑیں ان جھکائی ہے
ظلم وجفا کے ڈنکے بھی زینب بجاتی ہے
ابحائے بچو مرا نکل کر سنانی ہے

گاسے پکارتی تھی رسالت مآب کو
نانا گہن لگا ہے ترے آفتاب کو

۱۰۹

یہ کہکے غش میں سکینۂ ناچار ہوگئی
آغاز تشنگی گلہ میں [illegible] بیکلی ہو گئی
[illegible] فاقہ [illegible] بیکس لاچار ہو گئی
ہیبت فزائے [illegible] ابرار ہو گئی

لشکر جو گرد تھا وہ نثار خدا کیا
جھولے سے شیرخوار کو لا کر فدا کیا

۱۱۰

نازاں تھا صبر جس پہ وہ حق آشنا نہیں
فرمان تھا مومنان بن علی کے حواس نہیں
دریا کا زور [illegible] اب بیکسی کی یاس ہے
اک بی بی [illegible] تھی سکینہ [illegible] پاس ہے

ہاں رن مین اور خیمہ مین ہاں جائی روتی تھی
تنہائی پر حسین کی تنہائی روتی تھی

۱۱۱

آشوب [illegible] عمر و دیگر [illegible] پناہ
سب [illegible] کیا [illegible] کہ حضرت [illegible] پناہ
[illegible] قلیل [illegible] اختیار [illegible]

کیا رہ گیا کہ جسپہ یہ کچھ آن بان ہے
بیعت کریں جو آپ تو اب بھی امان ہے

۱۱۲

لاحول [illegible] سے [illegible] بادفا
[illegible] علمدار [illegible] وفا
[illegible] میں بھی [illegible] صلہ
[illegible] میں [illegible]

واللہ ہاتھ دونگا نہ فاسق کے ہات مین
سر جائیگا یہ فرق نہ آئیگا بات مین

۱۱۳

تھا [illegible] کیا [illegible]
اب [illegible] کیا [illegible]
اب [illegible] کیا [illegible]
تیغ دو [illegible]

ہو بھی کلائیو نہین جو دست خدا کا زور
کیونکر دکھاؤ گے اسد کبریا کا زور

۱۱۴

[illegible] ہوتا جا رہا [illegible] حسین
سبط نبی [illegible] حسین
سردار [illegible] حیدر کرار [illegible] حسین
[illegible] جلال خالق غفار [illegible] حسین

ساحل پہ آ کے خونکا دریا بہاتا ہون
اک فاقہ کش کے دودھ کی طاقت دکھاتا ہون

۱۱۵

اٹھے تڑپ کے جو نہ تو وہ مکار رہ گئے
رہی جگہ پہ اہل ضلالت لپٹ گئے
رٹتی جو انہیں تو دو عالم الٹ گئے
رکھا جو ہاتھ قبضہ پہ دل سب کے پھٹ گئے

شورش ہوئی زمانہ میں برنا و پیر کی
کھنچتی ہے ذوالفقار جناب امیرؑ کی

۱۱۶

باہر نیام سے جو وہ تیغ دو سر ہوئی
ہمراہ اُسکے صورت فتح و ظفر ہوئی
ہمسا بار یہ چمکی جو بجلی سے تیز تر ہوئی
زینت دہی کا سر نبی کی بسر ہوئی

جوہر نہ تھے وہ تیغ نہ خوشخصال میں
دنکو چمک رہے تھے ستارے ہلال میں

۱۱۷

کھنچتی نبی ذوالفقار حضرت سر صیر دی
اے یچھے سبز سنندہ اصف سرنو بنا
بین زبان تن میں تیغ کا مصطفیٰ
اے ہے زہن سہکار دیا

کوئی سینیونکا گشندہ نہ چھوڑیگی
یہیں شمر و ابن سعد کو زندہ نہ چھوڑیگی

۱۱۸

دامن کو ذوالفقار سمیٹے ہوئے چلی
بانکپن میں سُرخ تیغ کو ڈھالے ہوئے چلی
سرخی جھنڈ سے سبکہ نکالے ہوئے چلی
بالوں کی زلف دوش پہ ڈالے ہوئے چلی

کھنچکر چلی یہ چال نئی اشقیا کے ساتھ
ہفتاد ہات بڑھ گئی نازو ادا کے ساتھ

۱۱۹

نکلی بھلی کہ سیف یداللہ روان ہوئی
تیغ نکلی نیام سے ہر ایک بین نہان ہوئی
صوتی بریط چلے جلد زمین آسمان ہوئی
سینی فنا ہوئی تو امان سے امان ہوئی

زیر فلک تڑپنے سے اوس شعلہ بار کے
بجلی کے سر پہ رعد گرا چیخ مار کے

۱۲۰

آنکھیں زرہ کی تیغ پہ گردیدہ ہو گئیں
اندکا کہ چھپان چھپ کے پریدہ ہو گئیں
ہمیں سر زمین دو حبیبہ سپہر ہو گئیں
نیں بھی تیغ زمین پہ خوابیدہ ہو گئیں

حلقے تو ہاتھ سے گرے ہاتھ آستین سے
سر تن سے پاؤں رن سے رن اٹھا زمین سے

۱۳۱

ناری کسی کا تیغ پہ ہو جب نہ بس نشان
بس شتاب نیکے جدا سر ہوکے گرے رواں
مصری کی آن کرتے لگے ہو قطع کی زبان
بیت نیکے گرتے وہ بدن میں پیکان

صحرا کے ذرّے صورت قارون دنی بنے
نصرانی خاک ہوکے گل ارمنی بنے

۱۳۴

تیغ و دہن تھی کہ ... میں سما گئی
دانت کے ... قلب و جگر میں سما گئی
... زمین میں سما گئی
ابھری ... میں سما گئی

ہر دار زمین سیاہ کو مسمار کردیا
کیا بارہ تھی کہ جسنے وہوان دہار کردیا

۱۳۲

تیغیں جو وان بہادروں سے سر آ کے ہوتی
سیدھی وہ صف ... ہوتی
اندر کی صفا کی ... لہو بن ... ہوتی
گردن ... جب ... ہوتی

تیغ نگہ کیطرح جدھر یہ پلٹ گئی
گردن سر آگے پھیک کے پیچھے کو ہٹ گئی

۱۳۵

تار دو دا سے لیلئے تیغ و نخوت چلی
... چلی
... چلی
... چلی

شفاف صاف جنگ کا میدان کردیا
توڑے پرے صفوں کو پریشان کردیا

۱۳۳

وہ تیغ ... برق جب ... گرتی
گھوڑا لگا ... بجلی ... گرتی
بجلی ... تپ ... گرتی
وہ تیغ ... شعلوں کی ... گرتی

دل ناریوں کا تپ کی حرارت سے جل گیا
بجھ کچھ بخار تیغ کے دل کا نکل گیا

۱۳۶

سایہ سا اوڑ اور یہ ابر یں تیغ کا گرا
... گرا
... گرا
... جدا سر ... جدا

تنہا نہ فرش خاک پہ خون عدو بہا
سایہ کی کیا بساط تھی اوسکا لہو بہا

۱۲۷

چمکا جو تیغ و فرد پہ جو چمک کر گیا
ہو کر بڑھا ہلال کا چہرہ بدل گیا
وہ راس بین دو سے اب پھیل گیا
تھا یہ بین آ کے سہ زنبق بکھر گیا

تن غرب تھا نہ شرق تھا اہل جدال کا
پر اوس پہ تھا طلوع و غروب اس ہلال کا

۱۲۸

ابرو نہ شکل تھی خم شمشیر سے عیان
حلقے ہیں زمین میں بند کیا چھپ گیا کمان
ہوا ان جسم عقدہ دار ہوئے جب ہیں دہان
جس طرح کھا گئے ہیں زمین بدر ہر سر یکان

پیش نگاہ موت تھی تیغ دو سر نہ تھی
کچھ تن بدن کی خیر یونکو خبر نہ تھی

۱۲۹

ہیبت سے خوف تیغ سے جو دن صفا فرق تک
ہر زبان نہ بند ہی بلیوں کے بھی لا سکے
تھی دو بیکسان ان صدا جا سکی تھی نہ فلک
وہ دبدبہ کی سرکتی تھی نہ رکتا تھا تا فلک

چھائی تھی مردنی یہ ہر اک پہلوان پر
بہرام گور ڈھونڈتا تھا آسمان پر

۱۳۰

ابر دم حسام سے بیابان ہو گئی
ایسی چمکی کہ آنکھ سے اٹھا ان سے گئی
دیکھی راہ کو ہوتے ظلمات ہو گئی
بابل سیاہ زنبار اور رات ہو گئی

تھا شور روبرو دیکھنے کو سب ترستے ہین
چھایا ہے ابر تیغ علی سر برستے ہین

۱۳۱

تنہا تیغ نے سپر تیمور اڑا دیا
جن جن سے آ کے سمت سر تیمور اڑا دیا
جب قلب سے نکل کے سپر تیمور اڑا دیا
تیغ آ گیا صف پہ تیمور اڑا دیا

پرش کی یہ بند ہی تھی ہوا رزم گاہ مین
ہر سمت خاک اڑتی تھی جنگی سپاہ مین

۱۳۲

ظلمت میں ابر لے جا کے ابر آب حیات تھی
وہ روشنی میں ابر غضب آسمانی واردات تھی
زہرہ سر ہنگو یہ نا بلد سیاہ رات تھی
تنہا نکلنا اسکے آن تھی

رن مین تو کا فروں کے فقط حلق پر پھری
پر شہر دن مین زبانوں پہ مشتعل خبر پھری

۱۳۲
[illegible] سب کے پیمبر کا واسطہ
اے تیغ تو جوانیِ اکبر کا واسطہ
اے تیغ روحِ فاتحِ خیبر کا واسطہ
اے تیغ حرمتِ علی اصغر کا واسطہ
کوفہ کی یا کہ شام کے جانے کی راہ دے
پہونچے سزا کو اپنی ہمین تو پناہ دے

۱۳۳
[illegible] کون
[illegible] کون
[illegible] کون
[illegible] کون
ظلم و ستم سے قبر پیمبر ہلائیگا
گریہ نہو گا کون نبی کو رلائیگا

۱۳۴
قبضہ کو چوم کے یہ پکارے [illegible] زن
[illegible] ذوالفقار ہیں [illegible] سخن
شمشیر نے جواب دیا ہو کے نعرہ زن
پہلے ہی کہہ چکی ہوں [illegible]
لاشوں سے شام و کوفہ کے میدان بھر دونگی مین
دم لونگی جب کہ شمر کو بیدم کرونگی مین

۱۳۷
روتی ہوئی وہ تیغ [illegible]
اور پناہ دے [illegible]
اے آسمان [illegible]
[illegible]
یا شیر کردگار بچا لو حسین کو
دامن مین اپنے آکے چھپا لو حسین کو

۱۳۵
مظلوم نے کہا کہ خدا کی رضا نہیں
اور دیکھیں ہو وہ درد کہ جسکی دوا نہیں
میری رضا بجز [illegible] قضا نہیں
[illegible] مصلحت [illegible] نہیں
یہ جان لے کہ جنگ کا اب اختتام ہے
اے تیغ شمر تو میرے قاتل کا نام ہے

۱۳۸
صابر نے ہاتھ اٹھا کے ندا دی نہیں نہیں
اب تیغ سے پناہ [illegible] کہیں نہیں
[illegible] عرش بریں نہیں
[illegible] روح الامین نہیں
مر کر حسین رتبۂ معراج پائے گا
اب آسمان پہ لاشۂ شبیر جائے گا

۱۳۹

پیری میں نوجوانی اکبر کو رو چکا
بابا کی بھی کمائی کو دریا پہ کھو چکا
ننھا سا بچہ قبر کے جھولے میں سو چکا
سب کچھ ہمیں پہ گذرا جو ہونا تھا ہو چکا

کیونکر نہ دل ہو شاد کہ جینا یہ مرنا ہے
دوزخ سے اپنے شیعونکو آزاد کرنا ہے

۱۴۰

جانکنی کا سر دینا پہ آرے چلنے لگے
خون جگر سے چہرے پہ یاقوت بھی لگے
بھوکے تھے جو تین دن نیزے سے آنکھ لگے
اور پیاس میں لگی آسمان تلک

فریاد گو شوارۂ عرش خدا گرا
لو خاک پر ستارۂ خیر النسا گرا

۱۴۱

زینب نے یہ کہا کہ زمین پر عرش آ گیا
سر چھوٹی بیاں نے کو سر آ گیا
بھینچے نکلی آنکھ سے آنسو نکل گیا
خنجر بھی چھوٹا ہاتھ سے زہرا نے رو دیا

دشمن بھی کہہ اٹھے یہ پیمبر کا پھول ہے
آنکھوں میں صاف گردش چشم رسول ہے

۱۴۲

یہ کہہ کے آہ آہ زینب نے کی غضب کیا
سینہ پہ ہو کے حلق پہ خنجر کو رکھ دیا
آئی صدا کہ چھوڑ دے محبوب رب کا
روئے نجف سے درد سے اور زہرا نے رو دیا

زہرا پکاری یہ دل مضطر کا چین ہے
میرا حسین ہے ارے میرا حسینؑ ہے

۱۴۳

اے شمر مصطفیٰ کی رسالت کا واسطہ
اے شمر مرتضیٰ کی امامت کا واسطہ
اے شمر اہلبیت کی حرمت کا واسطہ
اے شمر بی بی آپکی عدالت کا واسطہ

صدقہ نبی کی روح کا حیدر کے صبر کا
تو گل نہ کر چراغ پیمبر کی قبر کا

۱۴۴

روشن اسی سے دارا سے نانا کا نام ہے
یہ وہ ہے زینت امامت جبریل الام ہے
خنجر ہٹا لے یہ پیارا چھوٹا نام ہے
آخر خدا ہے جس کے آگے اور انتقام ہے

معلوم ہو گا روز جزا جبکہ آئیگا
مظلوم کا یہ خون ہے خالی نہ جائیگا

۱۲۵

جب دم کسی کی بیکسی دیکھی نہ زینب نے ہم
زینب نے جو شہادت شبیر کی دیکھی ہم
گھبرا کے بیٹھ گئی سر پیٹ جیب میں ہاتھ ہم
ٹھنا ہے دھیان مجمع جال خدا ابن ہم

۱۲۶

بیکل ہے زینب کہ بیکس کربلا کے بن میں بین
جب بیکل ہے کہ زینب بیاں انجمن ... دین
آگاہ ہوئی زینب کے ٹکڑے ناؤ منزل میں
شبیر ہوئے آہ ... سر حسین

بندے کے واسطے ہے محل فخر و ناز کا
معبود سے یہ وقت ہے راز و نیاز کا

کھیتی علی کی لٹ گئی بستی اجڑ گئی
پردیس میں حسین سے زینب بچھڑ گئی

رباعی

پہنچا جو کمال کو وطن سے نکلا
قطرہ جو گہر بنا عدن سے نکلا
تکمیل کمال کی غریبی ہے دلیل
غنچہ جو ثمر ہوا چمن سے نکلا

رباعی

کیا فکر دوا شاکی نقاہت کرتے
جانی کی کیا بلا ... کرتے
خاموش خلاف بندگی ہے ہم بھی
بندے ہوکے ہوں حال خدا سے کہتے

رباعی

جو آل نبی کا عبد ہوتا ہے
بار وسیلہ ہر اک نیک ہوتا ہے
نقص از رہ دو گر ہوتا ہے عیان
جب رنگ ملک سیاہ روز ہوتا ہے

تمام شد

۱

کس کا علم حسین کے سب سے برتر ہے
سب میں فنِ علم کی سب سے برتر ہے
کس کا علم ہے زینتِ عرشِ برین ہے
ہیں جس کے دو الا فرش سے ہے

رفعت علم کی کہتی ہے ہر عقلمند سے
سقہ پہ پڑھ درود صدائے بلند سے

۴

کہیں عرش و فرش والجلال کا تاج عین ہیں
کہیں حرف ابو البنین کے نقش نگین ہیں
روشن نشان نام امیر خیبر ہے
وہ جسکے ہیں نشان اسپ کے ہیں

سب صورتوں سے حق نے فضائل دکھائے ہین
عباس کے خطاب مین یہ حرف آئے ہین

۲

کس کا علم ہے سایہ پہ جلوہ ہلال ہے
نقارہ کس کا یون بجتی جلال ہے
بیکس کی فتح کا عروج و کمال ہے
وہ زینب بدر حیدر صفدر کا لال ہے

روتے ہین شیعیان علی کہہ کے یا علی
عباس مین ہے دبدبۂ مرتضےٰ علی

۵

عزت ہین عبا ہے حسین کی نگاہ کا
ہیں نگینہ ہے بیجاں شاہ کا
ہے علم نشان ہے فضل الٰہ کا
ہے کسکی وا ابجد عزیز کی راہ کا

پھرتے ہین کسکے دست بریدہ نگاہ مین
ڈوبے ہوئے ہین پنجتنی کسکی چاہ مین

۳

درگاہ کس جناب کی عالم پناہ ہے
کس کا علم ہے سایہ میں ظل الٰہ ہے
فتح خدا گواہ خدا بھی گواہ ہے
عباس نامور شہ دین کی سپاہ ہے

تصویر ہے یہ فاتح بدر و حنین کی
شمشیر ہے خدا کی سپر ہے حسین کی

۶

فولاد کی ضریح مین کس کا مزار ہے
اس جلوہ گاہ مین ہے در و در کا یادگار ہے
ابھرا ہے نجف ہے اور آشکار ہے
سب کی بہار دو دو ہے اسکی بہار ہے

قبر و ضریح پر ہے نمود آب و تاب کی
وہ آفتاب ہے یہ کرن آفتاب کی

۷
[illegible]
صاحب مزار [illegible]
زینت [illegible]
[illegible]

کیا قبر نے ضریح کے رتبہ بڑھائے ہین
حور و ملک نے دیدۂ حق بین چڑھائے ہین

۱۰
[illegible]

دبتا ہے چرخ گنبد انور کی شان سے
جس طرح پیر زور مین عاجز جوان سے

۸
روضہ کا فرش [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آتی ہے یہ ندا جو در روضہ وا کرو
مشکلکشا محبون کی حاجت روا کرو

۱۱
اے مومنو [illegible]
مشکلکشا [illegible]
[illegible]
سیف خدا [illegible]

سقا بنا یہ پیاسونکا ایسا دلیر ہے
دریائے آبرو کی ترائی کا شیر ہے

۹
روشن چراغ شمعون سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
زینت [illegible]

کیونکر پڑھین نہ معتقد خاص فاتحہ
الحمد کی ندا ہے باخلاص فاتحہ

۱۲
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

انکے سخن سے جوہر تیغ آشکار ہین
خود سیف ذوالجلال ہین لب ذوالفقار ہین

۱۱

دیکھو تو دنیا میں کیا کیا نہیں ہوا
جو حضرت حسین سا آقا نہیں ہوا
عباس سا حسین کا بندا نہیں ہوا
پیاسا شہید نہر پہ ایسا نہیں ہوا

یہ آب و گل میں حب شہ نیکخو ملی
جتنی تھی پیاس اس سے سوا آبرو ملی

۱۲

چشم پُر آب زینب کے حال تباہ ہے
بی بی صدا کسی کی ہے حسینی سپاہ ہے
اب اپنی مدد زبان نحن عزادار ہے
سب پیش کھلا ہوا در پر خدا گواہ ہے

مشرق کا سکہ مہر ہے مغرب کا ماہ ہے
دن رات اختیار سفید و سیاہ ہے

۱۳

یہ کس کی بارگاہ ملک پناہ ہے
دربار حق میں جسکی محبت کی راہ ہے
وہ باوفا کہ جسکی وفا کو خدا گواہ ہے
یہ عرش در روضۂ شبیر الٰہ ہے

۱۴

حاضر جو اس جناب کی درگاہ میں ہوا
تھرا رہا تھا سامنے دل آگاہ میں ہوا
غرق حجاب بن کے اندر میں ہوا
جب یہ کہا کہ بہرہ ور اس راہ میں ہوا

زائر جو اشتیاق زیارت میں آتے ہیں
رعشہ قدم کو ہوتا ہے دل تھرتھراتے ہیں

قربان ہے عرش زائر مولا کی شان پر
سر آستان پر ہے قدم آسمان پر

۱۵

خادم حسین کی مدت تمام ہے
پیاسی سکینہ ہے یہ زبان کا کلام ہے
اب سبھون حضور کا التفات انتظام ہے
ہے خاص جا علم سنبھالنے کا کام ہے

۱۶

کہنا ہے اک مجاور فرزند مرتضیٰ
ہر سو جب ابا ابا یہیں ہوتا تھا بپا
ہر شخص صحن میں علمدار میں بیٹھا تھا
ہے سب کا حوض صحن میں بیٹھا تھا جا

اب جو کنارہ کش نہیں دریا سے ہوتے ہیں
شیعہ گناہ کرتے ہیں عباس دھوتے ہیں

آ کر گرا وہ شعلہ کہ شور فغان اٹھا
فانوس قبر جلنے لگی اور دھواں اٹھا

١٩

مرنے سے نہیں ڈرتے ہو میں بھائی کی وفاداری ہے
اے حضرت حسین بھائی وفاداری ہے
بازو قلم ہوا بیکار آئی وفاداری ہے
ہاں ابھی بچے ہیں بخشا ہی وفاداری ہے

سقاے دختر شہ ابرار الغیاث
عباس الغیاث علم دار الغیاث

٢٠

ہیں حامی زینب سکینہ کی مولا نہیں ہیں
نعمت ہیں سر کی حسین کی ایلچی ہیں
ہیں نانا کا واسطہ اے حسن ابھار ہیں
ہیں ہو ان کے آگے

مجھ سے فلک کے رنگ بدلنے کو دیکھئے
روضہ کو اپنے اور مرے جلنے کو دیکھئے

٢١

سکینہ بابا نہ دو نور کی بیٹی
بے سر نعمت جو آئی نبی کی سکینہ بیٹی
فاقہ بے سر قضا ہے بیٹی
ہے نور مرتضیٰ کی بیٹی

مجھکو رولا دیا جو ترے شور و شین نے
تجھکو بچا لیا مرے آقا حسین نے

٢٢

کیون شیفتہ کہکشان آگ کہان ہے معجزہ
زبان کبیر ابکہ زبان ہے یہ معجزہ
عاجز ہے ہر ایک دو جہان سے یہ معجزہ
نہیں بھی ہے یہ معجزہ

عباس چاند ہین شہ بدر حنین کے
لیکن یہ سارے جلوہ ہین حسب حسین کے

٢٣

دیکھو جہان میں ضربِ سکینہ کی
پہلو ہیں اپنے علم بنا کی
نسبت ہے جو ہے زینب و بانو کی
ناصر ہیں حاضر بھی علم دار کی

کچھ شیعہ یا حسین بصد یاس کہتے ہین
کچھ رو کے ہائے حضرت عباس کہتے ہین

٢٤

وہ راز حق ہیں نکتہ کرتا یہ ہین
علم خدا کے ہیں اول نظر یہ ہین
حسن ہو رہا ہے علی کی دعا یہ ہین
عیسیٰ ہے دوا ہے شفا دوا یہ ہین

غازی کے سر یہ شاہ حجازی کی ہاتھ ہین
حق ہے علی کے ساتھ علی کے ساتھ ہین

۲۵

بیچین تھے یہ عاشق سلطان مشرقین
طاعت خدا کی جانتے تھے طاعت حسین
آقا کو دیکھنے کو سمجھتے تھے فرض عین
اور بے طواف کعبۂ رخ انکو تھا نہ چین
جھکنا قدم پہ شاہ کے معراج تھی انھین
نعلین ابن فاطمہ سرتاج تھی انھین

۲۶

لیتے تھے اٹھتے بیٹھتے نام خدا سے ہم
بیٹی جب اپنے والدہ کو کرتی تھی کلام
تھے ان سے ہجر کرتے تھے غلام ہم
دیکھتی تھیں ... آقا ہم
قیمت میں کیا دیا ہے شہ مشرقین نے
کتنے کو داری مول لیا ہے حسین نے

۲۷

یہ کہتے تھے غلام ہمیں بھی حضور اب
احسن ہمی حضور نہیں دیکھتا اب
دعوی نہیں نمود کے کیا ارجمند اب
سنتی ہیں بیبیاں ہی یہ جناب
آقا یہ ہے مرا جو وہ بی بی تمہاری ہے
قیمت جو آپ کی وہی قیمت ہماری ہے

۲۸

جب بات ختم کرچکے وہ کہتی تھی مرحبا
کیا دھوم سے دیکھ کے جواب باتیں واہ وا
نوبت یہی ندا پہ جو پہنچی لب غصہ ہو چکا
سمجھے جو یہ دوڑ میں بیٹی تھی مرے غمخوار
شفقت رہے مدام شہ مشرقین کی
ہووے نصیب تمکو غلامی حسین کی

۲۹

ان روز میں نہیں ہیں سزاوار زیب زین
ہاں عون او ان کے شہید ان میں ہیں
باقی جوان ہیں اکبر جوان ابھی سمجھے ہیں
عباس ہیں حسین عباس ہوئے ہیں
خالی رفیق و یار سے ہے پہلوئے حسین
کس وقت توڑتی ہے اجل بازوئے حسین

۳۰

ہمراہ جان فاطمہ ابن نبی زار ہے
روتے ہیں ہم سمجھ اور نہیں انتظار ہے
اتنا ہی ہم کو حسرت دنیا کا بھائی یار ہے
ہمنام علی ولی کا ردیف بار ہے
حضرت کی موت انکی جدائی کا داغ ہے
یہ داغ اور کا نہیں بھائی کا داغ ہے

۴۱
تصویر نجاص حیدر کرار تھی یہ
نقص زبان جان غفار تھی یہ
[illegible] بعد بیکس عالم سرکار تھی یہ
[illegible] اولاد بی سرکار تھی یہ
افسوس جسکی مادر بیوہ وطن مین ہے
باری اب اس جوان کے مرنیکی زمین ہے

۴۲
[illegible] ناز نے [illegible] حضوری کی
جنکے زنی کی اولاد بھی نہ اہل عزا کی
حالت ہے اب تباہ و دل نا صبور کی
[illegible] رضا ہوا اس مر نجور کی
گھر بے کفن ہے بھائی ہر اک اس غلام کا
پر مجکو غم ہے خشکی حلق امام کا

۴۳
شہید [illegible] اجازت اٹھائی ہے
[illegible] انکی گردن جھکائی ہے
[illegible] حق کا وہ آئی ہے
[illegible] غلام مرکی باری آئی ہے
کوثر دیا شہیدون کو مولا ہمین بھی دو
اک قبر کی جگہ لب دریا ہمین بھی دو

۴۵
صفین مین بھی [illegible] نہ تھی فوج دیدنی
فوج معاویہ [illegible] بھی بہر و ند
[illegible] کی فوج [illegible] ان بھا بند
تھی مرد ان و اعظمان کی صد اند
پر مضطرب والد عالی صفات تھے
اصغر سے ننھے بچے نہ بابا کے ساتھ تھے

۴۴
سوکھے ہیں [illegible] زبان انکا دیکھ
[illegible] جنک پر اکیلا دیکھ
[illegible]
[illegible] اہلبیت [illegible]
تم بھی فقط زبان سے قربان جاتے ہو
پانی نہین امام کو اپنے پلاتے ہو

۴۶
[illegible]
[illegible] پیاسا [illegible]
[illegible] قلعہ [illegible]
[illegible] صفین [illegible]
بابا کو لا کے نہر کے پانی پلا دیا
سب مر چکے تھے پیاس سے شہ نے جلا دیا

۳۴
آقا نے جب یہ حرف [illegible] یوں ادا کیا
فرمایا غلام نے حضرت یہ کیا کیا
فدوی کو ہاں بُلا کے [illegible] کیا
بابا نے آپ [illegible] آپ کو بابا کہا کیا
میں جانتا ہوں قبلہ کونین آپ کو
اور دیکھتا ہوں پیاس سے بیچین آپ کو

۳۵
صفین میں جو یاں سے بڑے ذو الفقار تھے
نہ اُنکا [illegible] زنگبار تھے
[illegible] ابن یمین و یسار تھے
عباس [illegible] انصار تھے
اپنا ہی سا ہر ایک کا دل جان لیجیے
اب اس غلام کا بھی کہا مان لیجیے

۳۶
اصرار کرکے آئے ہیں بابا [illegible] سخن تھا
میں بار بار عرض کروں یہ محال تھا
جو [illegible] آپ [illegible] علی سے وہ [illegible] تھا
بیٹا بھی ہو کے اور پسر اشرف النسا
پڑھتا ہوں کلمہ آپکے میں نانا جان کا
فرق آپ میں ہے مجھ میں زمین آسمان کا

۳۷
حضرت پدر کی جا ہیں یہ خادم [illegible] کا
صفین کا وہ دن تھا [illegible]
دامن [illegible] نگہبان [illegible]
دامن [illegible]
شامی وہی ہیں اور وہی نہر فرات ہے
انصاف اب غلام کا آقا کے ہات ہے

۳۸
یاں بھی ہے آب بند مجھے انفعال ہے
کہتا ہوں ورنہ صبر [illegible] انفصال ہے
حضرت [illegible] آبرو [illegible] خیال ہے
اب بھی [illegible] فقط عرض حال ہے
یوں فوج کو نہ کوئی علمدار روئے گا
ایسا بھی واقعہ نہ ہوا ہے نہ ہوئے گا

۳۹
یہ کہہ کے [illegible] حسین [illegible]
عباس [illegible]
دانتوں [illegible] بھائی [illegible]
بھیا [illegible]
کچھ سمجھے خیمہ کیوں لب دریا سے اٹھ گیا
ہائی مرے نصیب کا دنیا سے اٹھ گیا

ضعیفی مین گر گیا تھا جو ویسا حزین ہین
بابا بھی جیسے ہین تنہا کیا ہو نہین
جس مرتبے سے اپنی نگہ سے اکیلا تھا نہین
دیکھو تو آج ہے یہ بڑی آئے کوئی نہین

یہ جان تو جدا جو ہوئے تم تو ہم نہین
کٹنے سے کمر ٹوٹنا بازو کا کم نہین

زینب نے کہا چچا کو نہ پیاسا سدھارنے دو
رو کے تو بولی یہ نہین دریا پہ جانے دو
اپنی خوشی سے لئے لا رہے ہین پانی لانے دو
غضب کی آگ ہے یہ بجھا دو بجھانے دو

پانی جو آپ کے لئے عباس لائین گے
صدقے تمھارا ہم بھی کوئی گھونٹ پائین گے

بھائی جدا ہوئی بھائی کی ہوئی ہے قضا
بن بھائی کا گیا ہے یہ بے کس بندہ جدا
اب عصا ہوئی میری ضعیفی کا یہ جب
بے ہاتھ ہی ہوئے یہ بیکار اب عصا

کس درد سے جگر کا میرے سامنا ہوا
دشوار اب حسین کو دل تھامنا ہوا

ہین بیچ میں ہین آٹھ پہر دن تو ہم ہین
ضامن تو دین اور دین جو بھی پہ کر دین
ربا تمھو کہ بیچ میں ہی بیچ پہ کر دین
عباس سے تم لیکن یہ بچا کر دین

مولا بھی ہین حسین مرے اور امام بھی
آقا کو بھول جاتا ہے کوئی غلام بھی

تھے بیچ اس گروہ میں حسین تھا بیا
اور سن رہی تھی سکینہ نہ جدا
مولا نے جب سنا یہ پکاری وہ مہ لقا
اے لو بیان ان کا یہ تیر تیغ کو کیا

صدقے چچا نثار چچا اتنا سب کہے
سنتا رہا صدر وہ ان سے جدا کرے
حضرت نے جو کیا تھا بھی پہر ادا کرے
حاجت روا کی اپنی پہ حاجت روا کرے

دریا کے آنے جانے کے کچھ ذکر ہوتے ہین
اے لو چچا بھی روتے ہین بابا بھی روتے ہین

ضامن چچا کے آنے کی ہوتی ہو کیون نہ ہو
حلال مشکلات کی پوتی ہو کیون نہ ہو

۴۹

[illegible] قسم فرات کی [illegible] جائینگے
رو کر [illegible] دین سے نہ آئینگے
لیکن کہا امام نے [illegible] لائینگے
سکینہ [illegible] کا مردہ اٹھائینگے

حضرت نے اس خیال میں دریا بہا دیا
عباس کو سکینہ نے مشکیزہ لا دیا

۵۰

رو کر پکاری عترت اطہار الوداع
عباس الوداع علمدار الوداع
اے زینب [illegible] الوداع
اے یادگار حیدر کرار الوداع

جعفر کی روح آ کے لاشہ پہ روئیگی
ہے ہے اب اس علم کی زیارت نہ ہوئیگی

۵۱

زینب [illegible] ابن سعد سے [illegible]
[illegible] ابن مرتضیٰ
[illegible] ابن حیدر صفدر
[illegible] کیا

باچھیں خوشی سے کھل گئیں اُس بد تمیز کی
بولا قسم حسین کی جان عزیز کی

۵۲

رو کر کہا یہ زینب عالی مقام نے
[illegible] بیبیاں نے
[illegible] کہا امام نے
[illegible] بیبیاں نے

جب مشک یہ اٹھائیں سبکدوش کیجیو
میری طرف سے دودھ میرا بخشدیجیو

۵۳

رو کر [illegible] بیبیاں نے
[illegible] کلام نے
[illegible] کلام نے
[illegible] شاہ انام نے

جھک کر ہلال برج فلک سے نکل گیا
نور نگاہ تھا کہ پلک سے نکل گیا

۵۴ مطلع

عباس [illegible] جان چلے
[illegible] نشان چلے
[illegible] کمان چلے
[illegible] جان چلے

اب آخری وداع کی باری نہ آئیگی
آئی ہے سب کی لاش ہماری نہ آئیگی

۱۵۵

عباسؑ بنا جو یہ تشنہ کا سر ہے
دنیا سیاہ ہو گئی تھی آنکھوں کے سامنے
اک آہ کی کمر کو پکڑ کر امام نے
پردہ اٹھا دیا ادر دستِ ناوہ نے

جھک کر ہلال برج فلک سے نکل گیا
نور نگاہ تھا کہ پلک سے نکل گیا

۱۵۶

بالوں کی لٹ کو حلقۂ داران بنا
اور اوج میں بنا کے سبک بار زبان بنا
حیران خانۂ زین آسمان بنا
عین جبین زین تجلی زنان بنا

آنسو مگر نہ تھمتا تھا اس راہوار کا
یعنی مجھی پہ آئے گا لاشہ سوار کا

۱۵۷

ایماں دکھ کے نجیب سب وو دور آئے
عفو و قصور سامنے لیکر غرور آئے
کہہ کر یہ جلوہ کے لیے فوج نور آئے
ابن اللہ و مرکب وو دو کا حضور آئے

آیا بجا بجایا نگادر جناب کا ؎ ؎ ؎
پاکھر کرن کے تاروں کی زین آفتاب کا

۱۵۸

جھکیں کیے لال سر کی ہی صف بہ تن
تھرا گئی زمین تو جید کہا بدن
تیغِ خدا کی تیغ کا سایہ ہے سر بہ تن
سلطان کہیں تدبیر زہ سے سر بہ تن

نے حوصلہ نہ بغضِ امامِ مبین رہا
اب دل میں بھاگنے کے سوا کچھ نہیں رہا

۱۵۹

ادھر جھکی کہ گردن توسن جھکی چلی
سر جب جہت میں ہوا ادا حق کا وہ ولی
فی الفور دوڑ کے بڑے سنے ہوا چلی
بجلی چلانا جو گرے جو دو سنا ئے چلی

ٹھنڈی ہوئی ہوا جو یہ گرم عنان ہوا
صرصر کی سانس رک گئی جب یہ روان ہوا

۱۶۰

آمد ہے غلغلہ ہے کہ آئندہ ہو تیغ زن میں
غضب ہے سرفن آئے ہیں ہو سب بدن میں
تھا اہل جلد شیر نامی زبان ترن میں
لرزہ ترس زمانہ خون ہو سب تن میں

پیدل جلو میں خضر اور الیاس آتے ہیں
ایک دھوم ہے کہ حضرت عباسؑ آتے ہیں

۶۱

اب فرق روز و شب نا کہو نہیں
گردون کا ہو زمین گرد سے کچھ امر نہیں
سب زینت کا زرد سے سی صمصام امر نہیں
جو قاسم کے لہو یہ بیبی نامر نہیں

تیرون سے بے گریز نہ کچھ زمین بن پڑی
ترکش مین آستین کی صورت شکن پڑی

۶۲

ورد حسین ورد ملک کا وظیفہ ہے
ان کا وظیفہ طالب دنیا ہے جیفہ ہے
یہ ہے خلاف حق یہی انکا خلیفہ ہے
وہ قول و غلط ہے اور بے اصل کا صحیفہ ہے

نادان بتا خدا کا شناسا نہیں حسین
لے تو ہی کہہ نبی کا نواسا نہیں حسین

۶۳

ہے نیک نام صاحب وجیہ الزمان یہ ہے
ہمنام مرد خدا اجلال کا نام و نشان یہ ہے
ان نشان خدا کا موردی جوان یہ ہے
جعفر نشان وہ ہے حمزہ صفا قران یہ ہے

سیف خدا خطاب ہے عباس نام ہے
یہ بازوئے حسین علیہ السلام ہے

۶۴

عباس سے سپہر کے قابل امیر ہیں
بیٹے ہیں کسی کے سے حسن فا امیر ہیں
بھائی ہیں اور بھائی سب عالم امیر ہیں
وہ جنکا وہ قبیلہ بے خاص عام امیر ہیں

گمراہ ہے تو دور ہو جا اپنی راہ لے
ورنہ یہ ہے نبی کا علم آ پناہ لے

۶۵

یہ ہی بنا رہے کس ادر سے خطا نہو نیگا
اولاد جعفر و حمزہ و علی نہ ہو نیگا
عون جانے سے گھوڑ یہ ہیں سی نہو نیگا
فرزند اپنی آمرین ہی سے جانا نہو نیگا

کس نے نہ دی انگوٹھی رکوع و سجود مین
آیا نہ آیا مثل علے مرح جود مین

۶۶

ہے نیت تیغ نصرت نہیں عز و جاہ مین
ہے حیدر کی ہیں جناب الٰہ مین
سب ہو گا کہ آکر کوئی جاہ مین
ان کا ٹکڑا نہ ہو سفید و سیاہ مین

کوئی یتیم فاطمہ سا خوش گہر نہیں
ہر اک یتیم در یتیم اے عشر نہیں

۶۷

[illegible] بنایا ہے جو داؤد کا [illegible]
[illegible] کیا اسکا اعتبار
[illegible] بھی اور [illegible] نادار
[illegible] نوح کے [illegible] پار
کیا جا ہلون کے عیش کا سامان ہوگیا
بیٹھا جو تخت پر وہ سلیمان ہوگیا

۷۰

قرآن و دین [illegible] حسین کی
[illegible] زینت کی
اور تیغ [illegible] فاطمہ [illegible] عین کی
ہے ذوالفقار فاتح بدر و حنین کی
اور تری تو ہے، زمین پہ عرش جلیل سے
پر کاٹنے کا حال کھلا جبرئیل سے

۶۸

نمرود نے کیا تھا جو دعوی تو کیا ہوا
کفار نے جو رب کہا بت خدا ہوا
یونہی یزید بھی جو خلیفہ ہوا ہوا
باطل [illegible] امام ہوا
جسطرح سے خدا کوئی غیر از خدا نہین
یونہی بجز حسین امام ہدا نہین

۷۱

جسکی زمین عرش ہے وہ گھر ہمارا ہے
کرسی خدا کے نور کی منبر ہمارا ہے
ایمان ہے جسکی [illegible] وہ دفتر ہمارا ہے
[illegible] ازل سے عرش منور ہمارا ہے
احمد مدینہ علم کا در بوتراب ہے
اس باب مین حدیث رسالت مآب ہے

۶۹

[illegible] جلیل
[illegible] جلیل
[illegible] حیوان نجیب
[illegible]
نعلین اسکے پوست کی ہے شہ کے پاؤن مین
اور چتر حق کے سائے کا ہے دھوپ چھاؤن مین

۷۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
فیصل ہوا ہے قول یہ خیبر کے قصے مین
آیا ہے لافتی مرے بابا کے حصے مین

۴۳

قدرت سے کھل گئی جو سر کو دن ان کلاہوں کی

جب ہر بغل میں تھی بھنچی زبان ان زرہوں کی بھی

زیب نبی کا ہو گیا سکوت ان اماموں کی بھی

شفاعتی ہیں یہ اسی علی کے غلاموں کی بھی

آل رسول مالک روز حساب ہے

کیا قہر ہے کہ انکے لیے قحط آب ہے

۴۴

اولاد وہ منہ پھیرے ہے کہ سنو اے گروہ ناس

وہ ہم ہیں سینے پہ آئے ہیں پنجتن اساس

ہیں جن کے منہ میں کہ ملکوں پاس علم کا ہیں نگاہ

دنیا یہ جس سے مسکرا کر یہاں کو یاس

بیعت یزید کی تو نہ شاہ امم کریں

قدرت خدا کی بیعت شبیر ہم کریں

۴۵

یہ دن وہ ہیں کہ جب سب گھر لٹا چکے ہیں

اکبر سے بیٹے ہیں کہ اپنی پالے ہوئے ہیں

بیبیوں کو ساتھ لائے میں لاکھ سر کے اٹھائے ہیں

ان اپنے بچوں کو پانی کی بنا چھپائے ہیں

ہے ہے قلق یہ ہو نہ چھ مہینے کی جان کو

آنکھیں پھرا کے ہونٹھوں پہ پھیرے زبان کو

۴۶

ان گلوں کا اٹھنا ہے کہ اب ابن علی چلے

دیکھا لشکر نے بیچ کر اب وجلال کے

بھاگا چھپا چلے کی زور آئے وہ وصال کے

اہل اٹھنا نہ اٹھے نیزے سنان کے

تیغیں ایسی ہوئی جو یکایک نکل پڑیں

بازو کی مچھلیاں سر بازو اچھل پڑیں

۴۷

اب بھی ہے حلال کے لیے اجتناب ان کا ہی

وہ آبی نے بنت نجانا رن میں نہ جا

بیٹا ان فاطمہ کی بیعت کے لیے

بیٹی بھابی کے لیے جان دے دیا

سب خاک ہے نہ زر نہ میسر کام آئیں گے

تربت میں بوتراب ہی اگر بچائیں گے

۴۸

بیعت تیغ بینہ تیغ کے سر تن سے جدا کرکے ان

زینب و زہرا نہ بوٹ کبھی لوغان

مرنے کو ہیں مرد وہ ہاں اپنا مرد و زبان

سنبھلے ہوئے ہمیں زبان سنبھلی ہوئی جوان

لینا نہ منہ پہ ڈھال کہ ہستی حباب ہے

دینا نہ آبرو کہ یہ موتی کی آب ہے

۴۹
بولی بیان میں نعرہ زنان فرزند ذوالجلال
بسم اللہ اے جناب امیر عرب کے لال
عمل صدا ایکبار اڑا دون عدو جلال
نیچے بڑھا یا ہاتھ علی نے سنبھال
قبضہ وفور شوق سے دو ہاتھ اچھل پڑا
قالب سے ماہ نو کے مہ نو نکل پڑا

۵۰
نکلی غلاف سے وہ نفیر جو بھری
ابلے دست ادب سے بیان میں جو بری
ادب سے عروس دین کی جلوہ گری
نکھی زبان سے جلوہ ادا کی بری
اس ہاتھ سے مرادین تھین جو جو وہ مل گئین
باچھین خوشی سے تیغ کے قبضہ کی کھل گئین

۵۱
نازان نیام سے ہوا سطح جبل چلا
پیچھے قدم سے حلے جوانی کا بن چلا
بنی جدا زبن زبن ہر ایک جبل چلا
سنبھالے ہیں ہر ایک ادل چلا
غل تھا کہ اب مصالحہ جسم و جان نہیں
لو تیغ برق دم کا قدم درمیان نہیں

۵۲
بیچھی بڑھی جو تیغ تو زن کے الٹ گیا
میدان اڑا دون عدو دل سے کٹ گیا
میدان میں نہیں رہ گیا سر عدو جو بچ گیا
رن میں لہو سے لال ہو گئے میدان بٹ گیا
بولی یہ تیغ دم سرا عدا پہ لونگی مین
برش پکاری تو یہ ٹھہرنے نہ دونگی مین

۵۳
بجلی گری زبان پہ اڑاتا چلی
رن میں نگاہ جسکی طرف آئی قضا چلی
آہن کو زہر دار پانی پلا چلی
شمع حیات کے چراغ بجھاتی ہوا چلی
دو لگے کنول جو بجھ گئے اندھیر ہو گیا
جینے سے اہل نار کا دل سیر ہو گیا

۵۴
بجلی زبان میں تجلی میں بجلی
دین میں سیل لطافت میں صبا نور
تاب بجال برق غضب جنجر
اسب نہ زر جہ دو
یون دفعتہً زمین سے گئی آسمان پر
جسطرح غصہ آئے کسی ناتوان پر

۸۵
تیغین تڑپتی تھین ادھر اور گھٹی نہ ان انتصار
وہ سوال جیسے سب اعضا مین بہار
اندام پر زبان تیغ نے سب بکھو دیا
سر تن ہوئی ہر سمت نطق اعدا کی روست دیا

جوہر کے حرف منہ نے جو مثل غبار گری
ہر تیغ پھلجھڑی کی طرح چھوٹ کر گری

۸۶
پھر تو نکالنی تھی یہ ادھر وہ ادھر گرا
وہ نیچے وہ ہاتھ وہ چہرہ اور وہ سر گرا
بن بجلی برق سا ایک تیغ لطف سے اثر گرا
بہادران عدو کا ایک ہاتھ اٹھایا ان پہ سر گرا

گر گر کے سر یہ زمین پر ارطیان ہوئے
جو رن مین سر زمین کے معنی عیان ہوئے

۸۷
اس تیغ سے نشانہ سارا زر زمین پہ عید
روئین تھا یہ تنین سے گھر زمین پہ عید
زین مین زرہ دو تو جانے زمین پہ عید
سپاہ جو تھا عدا سے کھلا زمین پہ عید

دل کے شکست ہونے سے روزی کا در کھلا
برسون کے بعد روزۂ فتح و ظفر کھلا

۸۸
نکلی ہوا ابتدا لپکون سے یکایک نہ تھی خبر
کاٹے یہ جیسے سر کہ اہل کو نہ ہو گمان
ہا کن بنا کے رحم کے جو خبر ہوئی ان سبھی سر
... پہ تیغ تھی بار بار

آخر کی صف مین کچھ حرکت آشکار تھی
پر بسملونکی طرح وہ بے اختیار تھی

۸۹
دینار تیغ رونق بازار ہو گیا
نادار اس لیے چلنے سے ہو دادار ہو گیا
اور ورد مفلسی کا سبب آزار ہو گیا
آیا جو تیغ سے نسبت دینار ہو گیا

صد پارہ زمین قالب ہر بے دریغ تھا
اس عہد مین یہ خوردہ دینار تیغ تھا

۹۰
آندھی تھی کہ گھوڑے نے زحل اڑا دی تھی
وہ تیغ مین بجلی کی سی تیزی دکھائی تھی
نے تابی نے سر لا کے لگائی تھی
ہر سمت چلی عیان صف جلائی تھی

چل پھر سے اوسکی تیغ کی جنبش جو یاد تھی
کشتی تیغ کے لیے باد مراد تھی

۹۱

جوہر نہ مرد تھی کہ پڑی تیغ چھا گئی
ہر جوہر ان میں شکل [illegible] سما گئی
اعجاز نے کمال [illegible] دکھا گئی
[illegible] کمال [illegible] بدن کو دکھا گئی

سب کے گلوں سے ملتی تھی لیکن رکی ہوئی
جوہر یہ تھے کہ بوجھ سے خود تھی جھکی ہوئی

۹۲

قربان فیض [illegible] جلیل ہے
[illegible] تیغ دست جو [illegible] سلسبیل ہے
[illegible] تیغ کا جوہر نمایاں [illegible] ہے
[illegible] ہے

جوہر یہ اپنے تیغ رواں نے دکھا دئے
پانی کے بدلے پیاس کے تیور بجھا دئے

۹۳

آنکھیں تھے جوہر تو بہ غضب تیغ تیز پر
[illegible] جدا کیا [illegible] پر
اپنے [illegible] شعلہ [illegible] پر
[illegible]

بو گل نے رنگ لالہ نے سرعت ہوا نے دی
یہ ہر یہ کیا ہے اپنی نیابت قضا نے دی

۹۴

[illegible] میں [illegible] صدا نہ تھا
[illegible] صدا نہ تھا
[illegible] جان تیغ کا نہ تھا
[illegible] میں [illegible] نہ تھا

رنگ سیہ کے اوڑنے میں یہ امتیاز تھا
دریائے تیغ میں وہ دھوئیں کا جہاز تھا

۹۵

[illegible] آ گیا
[illegible] آ گیا
[illegible] آ گیا
[illegible] آ گیا

گذری جو چار آینہ سے منھ کو موڑ کے
غل تھا پری نکل گئی شیشہ کو توڑ کے

۹۶

[illegible] تیغ [illegible] تاب
[illegible] سمندر کا [illegible] تاب
[illegible] دھوئیں [illegible]
[illegible] حباب

ظرف تنگ میں تھی نہ جگہ دو سکے آب کی
بندھتی تھی اور کھلتی تھی مٹھی حباب کی

٩٧

ہے قاعدہ کہ بھر آتا ہے پانی جو ناگہان
دریا میں بیٹھ جاتی ہے بہہ کر کشتی روان
پر اس میں جہاز تیغ کو خطرہ نہ تھا وہان
عباس نامدار تھے علم اُس کا بادبان
دریائے خون تھا تیغ سبک رَو کے ناؤ پر
پریوں رواں تھی جیسے کہ کشتی بہاؤ پر

٩٨

کاٹا یہاں سر میں آنکھ کہ پتلی میں نور ہو
ابرو میں جیسے کج ہو کہ سر میں غرور ہو
سینہ میں بغض و کینہ ہو سینے میں قصور ہو
نیت میں معصیت کو طبیعت میں زور ہو
ذات اک طرف مٹا دیا بالکل صفات کو
کیسی زبان پہ کاٹ آئی بات کو

٩٩

اب یہاں تھے سے نہ بیکسا حسین
سمجھا ہے بچھ کے بیٹھے والے حسین
اُٹھی فغان بھی بھائی ہائے حسین
عباس تھا گلے سے لگا ہائے حسین
تنہائی اپنے بھائی کی بھائی پسند کی
آخر پہ آپ پہونچے ترائی پسند کی

١٠٠

روکی جو ڈھال اور بھی نہ جھپٹ جھک گیا
زور سپاہ ناسیوں سے منھ پہ تیر گیا
[illegible]
اور نہر علقمہ میں وہ بحر بھی
دُرہائے آبروئے جو دریا کو بھر دیا
دُرِّ نجف نے بحر کو بحرین کر دیا

١٠١

جلوہ بھرا اور آب کا سر تیغ میں
عباس تشنہ کام نے دیکھا دہن میں
بھائے ابنے آنکھوں میں سے وہن میں
سینہ میں [illegible] کا اہین میں
گو مہر فاطمہ ہے یہ بحر حرام ہے
وارث جو فاطمہ کا ہے وہ تشنہ کام ہے

١٠٢

پانی جو [illegible] میں نہر سے لگا تیغ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حضرت کہاں فرات کہاں کربلا کہاں
تا عصر خاتمہ یہ دکھ یہ بلا کہاں

بند ۱۰۳

غازی نے دل مین کہی [illegible] رہ دریا پہ جا کیا
دریا پہ پیاسے پاس سے نکلے سب آ گیا
کل مشک [illegible] بہتی رہی ضائع ہوا
جانبر ہوا نہ [illegible] اجل نے [illegible] قضا آ گیا

سب ہے بے نصیب پیاسو نکا رستے مین گھر گیا
سقہ حرم کا فوج کے طوفان مین گھر گیا

بند ۱۰۴

ناگاہ پکاری [illegible] ضامن عباس کو بلاؤ
[illegible] سکینہ سے لاؤ چچا کو لاؤ
بیکلی سے [illegible] سو وار جاؤ
حضرت [illegible] علمدار کو لاؤ

بھیجا تھا کیون جو اونکو نہین اب بلاتی ہو
عاشق ہو کیسی باپ کو اپنے رولاتی ہو

بند ۱۰۵

[illegible] بولی سکینہ قریب آ گئی نکلے بابا
ننھے سے ہاتھ جوڑ کے حضرت سے [illegible]
مین جاؤن بابا جان [illegible]
[illegible]

ایسے تو وہ نہین ہین کہ وعدہ بھلائین گے
فرما گئے ہین نہر سے آگے نہ جائین گے

بند ۱۰۶

[illegible] آیا پیمان
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دریا پہ کون رو کنے والا قضا کا ہے
دو لاکھ سے مقابلہ تیرے چچا کا ہے

بند ۱۰۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مجکو بھی ضد ہے پیاس سے جان اپنی دونگی مین
پانی بھی اونکا لایا ہوا اب نہ لونگی مین

بند ۱۰۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اونکی عزا کا آپ بھی سامان کیجیے
شہ بولے میرا چاک گریبان کیجیے

۱۰۹

بانو پکاری آئی ہین قربان یا حسین
آقا حسین وا پدرا وا بہنا حسین
اے بیکس و غریب کے حاجت روا حسین
اے جان بلب علا ہوے تشنگان حسین

ہچکی لگی ہے دم کو قرار ایکدم نہین
بالین پہ میری آہ تمھارے قدم نہین

۱۱۰

زینب نے سر کو پیٹ کے کہا ہائے بھائی جان
جانا نہ اب ملے ہو مجھے اے میرے بھائی جان
اتنا کہا کہ مین ہوئی صدقے اے بھائی جان
پھر کیا کہے گی یہ بہن بیکس جائے بھائی جان

گو نور چشم تھامے ہوے ہاتھ میرا ہے
اس پر بھی دونون آنکھون کے آگے اندھیرا ہے

۱۱۱

اکبر سا لال ہوے سے چلے شاہ کربلا
ہان نیزہ جیا پر کے اٹھے نکلے جا بجا
دوڑی کسی سے سینہ دیکھا اٹھی درد کی صدا
بیجو نظر ہوا ارے او غضب خدا

بابا سوے فرات ابھی ننگے سر گئے
لو صاحبو ہمارے چچا جان مر گئے

۱۱۲

وان سر کو نہر سے شہ دین نے اٹھا لیا
مہ لال خون مین وہ دُر بے بہا ملا
سینہ کی طرح تیرون سے چھدا ہوا ملا
آنکھین عطش سے بند لبون پہ چھالا ملا

دیکھا کہ روح پاک سوے حق رجوع ہی
رکتی ہے سانس موت کی ہچکی شروع ہی

۱۱۳

دیکھتے ہی لے کے آگے بڑھے اکبر جوان
دیکھا کہ روح دار کی سینہ سے ہے روان
حضرت نے پوچھا کیا ہے کہا کیا کہون بیان
غلطان لہو مین ہے اسد اللہ کا نشان

نوک سنان چچا کے جگر مین در آئی ہی
ظالم نے تین بھال کی برچھی لگائی ہے

۱۱۴

زانو پہ تھم کے کہا اے شاہ نامدار
جھکا کے سر کہا یہ کیا نہین تو ہوے بیقرار
ہمشیر زینب و درد کی وفادار جان نثار
اٹھ دیکھیے ضیا بصد روشن کنار

ہر زخم پر حسین فدا ہو نثار ہو
آنکھون کو کھولو بات کرو ہوشیار ہو

۱۱۵

زندان تھا کہ یہ ہاتھ علمدار نے باندھے
انھی دونوں کمان ابرو کی جو تن کے تانے
بازو سے بھی کبھی یہ بن حیدر نے چھڑانے
حیدر نے بنازل کئے آپ کیا مری اٹھانے

اپنا غلام کہہ کے پکارو تو بولیں ہم
آئی نہو سکینہ تو آنکھوں کو کھولیں ہم

۱۱۶

آنسو نہ رکے دیکھ کے علمدار کی بانہیں
بازو تھا ری پیتے بابا نے ادا ہوئے
بازو کے خون سے اُنکے ادا ہوئے
ہم بیتاب سے بیتر مرو دیکھا ہوئے

اس بیکسی پہ سوگ کا سامان کیا کریں
عباس کی یتیموں پہ احسان کیا کریں

۱۱۷

یہ کہکے بیکس ہوئے مددگار مر گئے
حمزہ سدھارے جعفر طیار مر گئے
جبریل بولے حیدر کرار مر گئے
رب بولا مصطفیٰ کے علمدار مر گئے

مولا جدا نہ بھائی کے لاشہ سے ہوتے تھے
شانوں کا خون چہرے پہ مل مل کے روتے تھے

۱۱۸

زینب نے کہا یہ ہیچ ہوئی نقد دو جہان نو بیاہی دلہن
سکینہ و آکے سکھی پیرہن
مرجاؤں سکینہ بن ... زین
عباس کی بیوہ ... تم وہ کفن
بنتی ہیں ... کی خلعت

چادر کو پھاڑ کر کفنی اب بناتی ہوں
رنڈسالہ اُنکی بیوہ کی خاطر میں لاتی ہوں

۱۱۹

کاندھے پہ حسین ... سر جھکا کے چلے
لاشے سے اٹھے ... بھائی کو ... آئی حرم چلے
سر کو ... بھی ... علم لیکے چلے
... بیوہ ... حرم چلے

سقے کو اپنے کھو کے جو گھر میں پھرے حسین
بس ہائے بھائی کہکے زمین پر گرے حسین

۱۲۰

زینب نے ... بھائی ... ز اولاد ... غضب
... بیوہ ... نجف
... اطرف ... بیٹا ...
بیوہ ... بانو ... لائی ...

یہ پیرہن تو سقہ کی اولاد کے لیے
اور سادے کپڑے بیوہ ناشاد کے لیے

۱۲۱

آئی نظر جو اکبر مظلوم کی قبا
تھرائی تڑپی بیوۂ عباس باوفا
اور دونوں ہاتھ جوڑ کے بانو سے یہ کہا
تھوڑا کفن کے واسطے ہے بس یہ کپڑا بیبیا
اکبر کے کپڑے خلعتِ ماتم میں دیتی ہو
زینب کھڑی ہیں اُن سے نہیں پوچھ لیتی ہو

۱۲۲

رو کر کہا یہ بانو نے ہین نیک ذات ہائے
سب سن کے چھینا ہی کپڑا کی بات ہائے
زہرا کی بہو فاطمہ کبریٰ کی رات ہائے
نامراد بیوہ ہوئی نہ دیکھی رات ہائے
بیٹی حسین کی ہے بہو یہ حسن کی ہے
گھونگھٹ میں فکر دولہا کے خاطر کفن کی ہے

۱۲۳

کیون اہل حرم نہ بیٹھے بین ہی کا لباس
زینب بھی جو اس میں اور بڑی ہی حواس
بیوہ سہرے کی دولہا بیاس
بیٹھا ہے بین عرض نسب پہ ہے جو پاس
سب کنبہ اب تو جیتا ہے اکبر کی آس پر
صدقہ اُتاروں بچوں کو میں اس لباس پر

۱۲۴

رو رو کے بین فاطمہ کبریٰ نے یہ کئے
جلتے نصیب میں یہ جو ہون صدقہ کیا جئے
اب دیر ہو تو سب صلے فاطمہ کے لئے
یا سب عجیب ہین نو تو یہ دیئے
بحر رواں ہے یا کہ طبیعت ملی ہے یہ
سقائے اہلبیت کی دریا دلی ہے یہ

۱۲۵

اکبر جو سر زمین پہ لہو سے بھر آئے
رنڈسالہ جان کے انھین نہیں دکھائے
سر پہ سکینہ جان ہے اور بیٹی میری ہائے
سب بیاہ کے سر میرا ابھی نہ ڈھکائے
کپڑے سے سرفراز نہ فرمایئے مجھے
یہ سادے کپڑے آپ نہ پہنائیے مجھے

تمام شد

١

عصیاں کے عارضے سے جو دل ناتواں ہوا
سوزش تپِ گناہ سے ابتر گراں ہوا
بیتاب جو مریض ہوئے سے آسماں ہوا
بیمار اس سے ایسا کہ خفقان رواں ہوا

نسخہ لکھا مسیح نے یہ دل کے چین کا
پرہیز کر سرور سے غم کھا حسین کا

٢

کی عرض غسلِ غم سے عصیاں نہیں ہے
فرمایا غبار رہگزار آں نصیب ہے
ہیں شرط یاد رحم حسین نصیب ہے
باران ہے ساتھ رحمتِ رب مجیب ہے

ایک ایک اشک ماتم سبط رسول کا
پروانہ ہے ریاض جناں کے حصول کا

٣

پوچھا جو حُر نے [illegible] کس کا کیا نصیب
نسخہ [illegible] کا ست ثبت لکھ دیا
[illegible] جدا یہ بیان کیا
ڈھونڈو زبان شہید [illegible] لکھ دیا
[illegible] کا

سالم معصیت سے جو تخفیف پائی ہے
باشوئے گوہر آبلۂ پا کا پانی ہے

۴

پوچھا جو حور نے کہ مرض سے ہے جری جان
فرمایا جان نثار سے بھی کہ ہے اماں
پوچھا علاج میں یہ بولے کہ [illegible]
پوچھا [illegible] جبین جان

کی التجا کہ شوق ہے جنت کے بیت کا
بولے مسیح مرثیہ لکھ اہلبیت کا

۵

[illegible] کہ بہ زبان ہو فراغ
بولے کہ [illegible] سرور ہے راغ
کی عرض معصیت سے ہے [illegible] دل کا داغ
فرمایا داغ ماتمِ شہ کا جلا چراغ

پوچھا کہ درد سینہ ہے مشتاق چین کا
سینہ پہ ہاتھ مار کہ ماتم حسین کا

۶

[illegible] مرض کا علاج ہے
تھا یہ مسیح [illegible] نبض ہی شفا کا مزاج ہے
صحت [illegible] ہمیں آرام آج ہے
فرمایا [illegible] آج ہے

صحت حدیث سے ہے شفا کا یہ آیا ہے
دستِ شفا حسین کے ماتم سے پایا ہے

٧

خاک عزا جبین پہ جو انکی زمین پہ ملا
چھڑکا بجائے عطر جو تربتی درد سر گیا
صندل کی جا بہ زینت سر ہین جو ملا گیا
یان دل اگر کسی کا جلا برگ ہو گیا

خاکستر اگر ین شفا ہے ضرر نہین
پھر اور کیا ہے خاک شفا یہ اگر نہین

٨

جس عہد سے کہ سجاد تھے بیمار کربلا
تھا حسب حکم عوارض مین مبتلا
آرام جب سے بدن مین وہ مورد بلا
شبیہ مرتبہ مین جگر سے مولا کا دل جلا

فرمایا دوست بھی ہمین دلگیر کرتے ہین
افسوس کار خیر مین تاخیر کرتے ہین

٩

جس حال مین حسین پہ رونا تھا فرض عین
تھا حسب حکم گریہ بھی روزانہ دو رکعا عین
مجلس کے واسطے بھی رہی مجلس حسین
خستہ کیون ہو آپ کے انکی نور عین

مطلب یہ تھا کہ شیعون کی مشکلکشائی ہو
تربت سے بھی بکا سے بھی حاجت روائی ہو

١٠

کیا اور جن کی مجلس سلطان دین پناہ
ہر شب کو حسب زرہ ہوا وقت انکے داہ
جز انکے منصب کیا نہ تھا انکے سیاہ
بن سے کون حضرت ہوا اعمال کی گناہ

منھ عارضہ کا زرد تھا منھ اوسکا لال تھا
عابد سے حال کہنے جو آیا بحال تھا

١١

بیشک یہ تو انکی آنکھ نہین آبرو زمین ہی
رایام جان جبکہ دل اسکا چین ہی
عارضہ کہ ہوا اسکا وجہ فرض عین ہی
سب آکی طرف زینب جہ رنج حسین

آنکھون سے اسکا رتبہ ابھی ہی چھپا ہوا
روز حساب دیکھیو کیا تھا یہ کیا ہوا

١٢

یان آہ و نالہ مین ید بیضا وان کلیم
یان اشک انکا ہین ابر کے اور وان در یتیم
یان سینہ ہین وان نبرد ازنت جحیم
یان صبح کی ہوا یان نہ ہو راہ نعیم

یان قفل ہے وہان یہ جنان کی کلید ہے
یان صبح کا ستارہ ہے وان ماہ عید ہے

۱۳

روز جزا تو ہوگا کے ہونگے بے حجاب
وہ یا ننا خدا کا وہ بندو نکا اضطراب
وہ بیٹی ہر حسین وہ نیزہ وہ آفتاب
وہ نارِ زمہر اور وہ سر گرمی عذاب
ہر نیک و بد احاطۂ نارِ جحیم مین
عالم تمام عالمِ امید و بیم مین

۱۴

سن مین بنین کے گرو نشاہ ہے عرب ان بنی کا تخت
نے ہو ہر آئے قصرِ زوان سلطنت کا تخت
دلیر سے بھی نہ زمین زمین آسمان تلک بھی
ہے ہبہ نہ تاج زر ہیے ہین یہ زر سیادت
اس بزم مین جو روتے ہین وہ تو نہ روئینگے
باقی سب اکبار قیامت مین ہوئینگے

۱۵

پہلو مین ہونگے عزن سے زینب بند بند
جنکی جگہ ہے نہ ہر عظمت کی انکہ بند
آراستہ عروس نسب عقد سے دو چند
سبطین جلوہ ہونگے تبھی وہ بہرہ مند
کرار پہلو سے نبی کائنات مین
ہونٹو نپہ شکر اور علم حمد ہات مین

۱۶

وہ انکا ہے جب تک نہ ہے نبی ذوالجلال
ان رحمت نعمت سے پھر ہین تیر سی آخر کریم زدبال
جلد نبی ہے در تک نبوکو بلا کر کریم و نہال
وہ ہیری بار کا وہ نکا ہمکو نباع و مال
اول انھین کے واسطے اجر و ثواب ہے
بعد اُنکے ان سبھون کا حساب و کتاب ہے

۱۷

ہیں بیکل سے نبی یہ کہین کہ جلد جاؤ
ان لاؤ ہمنو ہمکو بطلے ہیں ہین بات بلاؤ
صفدر مین وہ یکا ہین جو ہے آخر غم ہر گہاؤ
بارہ دہل سے ہمنو جلد آؤ جلد آؤ
دیکھو تو کیسا آج انھین شاد کرتے ہین
اللہ مہربان ہے نبی یاد کرتے ہین

۱۸

مین آسمان کے ایسے بھی نہین خدا کے رہین
مسین چاند کا ان حضرت جب الور آئے ہین
منون ہم ہر لوبا نہ بہ کرنے بلا کے ہین
مین نبد نبدے نشکانا کے ہین
احسان انھین کا ہے کہ نواسا فدا کیا
ہر قسم بھلا رسول پہ احسان کیا کیا

۱۹

جبریل بنکے صبح صادق کو بیچے
سب جیب خاص سے کہتی موتی نکل گئے
روح الامین کو سینۂ نبین سے آکے آ نا ہو
باہر وہ نہ کہ کندہ ہو کے جس میں اور دیدہ

فرمائینگے کہ لو یہ دُرِ آبدار لو
کندہ ہین جنکے نام اونھین تم پکار لو

۲۰

جب بنکے مثل ساتھ تنے ور سے بہگا
جب بل نام ہر لیکے پکارین کے ساتھ ہر لگا
جب ہوئی بینکے منہ سے تری طرح منہ زار رہا
کہا کہا جانبین سا جنتہ ہوئیکا جا بجا

ہر اک بڑھے گا صاحب دُرِ ثمین ہو نمین
بخشے گا وہ مین ہون یہ کہے گا نہین ہو نمین

۲۱

جب یاد مین کر لینگے نبی بطحے گلیگو
جب بل سے کہینگے یہ مولا سے بہ نظر
یہ نظر ہے جس سو بنی ہیں اسکو ابر ہو
جان تمہارے ہاتھ کے پیالے سے اُبھرو
جلتی اچھال وہ یہ

روشن ہر خوب ہمیہ یہ جنکے ستارے ہین
یہ جنکے ہاتھ آئین وہ محسن ہمارے ہین

۲۲

جھینکنے بین جیب سے یہ موتی جو بین بہت
باہر نکلے صاف نہ ہونٹ نکلا منھ اور ادھر
رونے لگا کوئی عجب یہ موتی وہ ان کے گھر
رونے لگے ابن من سے کالی نکل کے پھی

مالک جو دست شوق وو دہر کو بڑھائیگا
موتی بنے گا اور ہتھیلی پہ آئیگا

۲۳

جب بین خاص مین ورثہ نبو ارت آئینگے
روح الامین حضور نبی اسکو لائینگے
ہر بی شوق ادنی زیارت کو آئینگے
نعلین مصطفےٰ پہ وہ آنکھیں بچھائینگے

پوچھین گے صدقے ہو کے رسول غیور رہ کر
احسان ہم غلامونکا کیا ہے حضور رہ کر

۲۴

ہاتھ جین لیکے پوچھین گے مصطفےٰ
فرمائینگے نبی کہ یہ ہین کسکے اِبرا
ہم تو دور سے نکلے وہ ہیں انکے سر ہیا
سب یار بنی کہ یہ احسان کس سے ہیا
زہرا ہین فاطمہ تھی نہ ہین نہان نہ رضا

رونق دی تمنے ماتم سبط رسول کو
راضی کیا خدا کو علی کو بتول کو

۲۵

جنت میں ہمکو روز بہشتی نہیں نصیب
خادم تھے تم حسین کی مجلس میں بن نقیب
تم سب رولاکے زار یہ تعلیم شہ سے تھے
تمکو رونا نغمہ سنتے تھے بیکس
نے تم رہے نہ غم کا وہ سامان رہ گیا
باقی ہمارے سر پہ یہ احسان رہ گیا

۲۶

ارشاد اب کہتے ہیں اب حیدر نبی
مومن یہ سب آئے ہیں کہو اے عطن
دنیا میں اسطرح سے نہیں رہتے ہیں
انکے جو دکھ سہتے تمہارے بہانے
انکی جگہ کے دل منتجب ہمارے ہین
حضرت کہینگے یہ وہی آنسو تمہارے ہین

۲۷

سمجھو ہے سب کے عوض ہے نیا بہم
احسان کیا حضور وہ آقا بھی ہم غلام
روئے جو اسمین آپ کے دنیا و دین کا
ہمسے بھی واہ اور ہنسی خدمت امام
آنسو کی قدر کیا علی اکبر کے سامنے
نور نظر فدا کیا ہمیرا امام نے

۲۸

سوال انکا کیونکر کوئی دے نہیں سکتا بجز خدا
وہان ذوالجلال نہیں پہنچتے کا کربلا
ہمسے معاملہ کرو اے صاحب عزا
آنسو تمہارے جو دیدۂ گریان بہا
قصر گہر بھی خلد بھی کوثر بھی دیتے ہین
راضی جو اسپہ ہو تو ابھی مول لیتے ہین

۲۹

کیا کیا ہمارے واسطے آفات کو اٹھائے
کر جاتے شبیر تو صغرا کو نہیں لائے
بند ہو آئے ان فرض مشکلکشا ہائے
اور فاقہ میں سکینہ نے بابا پہ بہائے
عابد نے قید ہو کے ہماری رہائی کی
شہزادے نے غلاموں کی مشکلکشائی کی

۳۰

جو تیغ سے گھر آل کا وہ روز نیک
مومن کے جی سے اپنا سب منتخب کیا
نعمان وحور اپنے ابد ہو کے
الوان خلد و فخر ہو کے ادا کے
حاصل کسی جنان کو یہ درجے نہیں ہوئے
محسن حبیب حق کے ہمارے مکین ہوئے

۳۱

اور سنو [illegible] یہ ہے احسان سکون دیتا

جو جو روحین [illegible] فغان کو دیتا

[illegible] جہان [illegible] طوفان کو دیتا

[illegible] شہیدان کو دیتا

زحمت عزا بہشت مین زہرا ہین جھکی
اصغر کی قبر گنج شہیدان مین بن چکی

۳۲

آئی نہ کربلا [illegible] سمجھو نہر نہین

عطش نہین [illegible] رنج سفر نہین

ترسی نہین [illegible] نیزان کا ڈر نہین

[illegible] شیعو [illegible] کسی کی خبر نہین

تم دیکھیو کہ شیعو نبیہ کیا فضل رب ہوا
یہ بھی خبر نہو گی او نہین حشر کب ہوا

۳۳

[illegible] زینب کی زبان ہے

[illegible] آگر [illegible] ہے

[illegible] سے [illegible] ہے

[illegible] ہے

کہتے ہین اس طیش مین غفور الرحیم
شیعو نکو دے نجات شرار جحیم

۳۴

[illegible] نکر [illegible]

[illegible] ہوا [illegible]

[illegible]

[illegible]

او سوقت سقے مورچے کے آس پاس تھے
گرمی مین پانی پیتے تھے اور بیحواس تھے

۳۵

[illegible] نیفیاب

[illegible] ہے جواب

[illegible] ہین آب

[illegible] غضب [illegible]

حدت کے مارے رنگ زمین لال ہوئیگا
شیعہ مرے ضعیف مین کیا حال ہوئیگا

۳۶

[illegible] کیا [illegible] حال ہے

[illegible] ہے

[illegible] حال ہے

[illegible] غضب ذوالجلال ہے

وان اسطرح سے پینے کو پانی نہ پاؤ گے
کیون تاب آفتاب قیامت کی لاؤ گے

۳۹

پیاسا ہون پانی دو کہ گھڑی بھر کی بات ہے
سوکھی ہین سب زبان و دہن [illegible] پیاس ہے
[illegible] لب [illegible] زبان ہے
اپنا ہی سا [illegible] زبان [illegible] ہے

دم لب پہ ہے یہ بول رہا ہون حواس سے
اب تو نہ تیر مارو کہ مرتا ہون پیاس سے

۴۰

مسکین ہون [illegible] غریب ہون
[illegible] نصیب ہون
لیکن حبیب خاص خدا [illegible] قریب ہون
لخت دل رسول [illegible] شبیر ہون
[illegible] جناب امیر ہون

کسکا کیا ہے خون جو مجھے قتل کرتے ہو
تم لوگ کچھ خدا و نبی سے بھی ڈرتے ہو

۴۱

قاتل ہو تم [illegible] ولیکن مین بے قصور ہون
[illegible] کا نور ہون
[illegible] مہجور ہون
جو [illegible] سے دور ہون

پانی ہے بند ظلم و جفا کا وفور ہے
آخر مرا گناہ ہے کیا کیا قصور ہے

۴۲

گو [illegible] جسکا نہال وہ نہال ہو عطا نہین
کوثر ہے جسکا [illegible] وہ ابر سخا نہین
کعبہ ہے جسکا کان وہ تیغ خدا نہین
[illegible] ہے جسکا قبلہ وہ قبلہ نما نہین

جو کشتۂ جفا ہے مین وہ دردناک ہون
جسکا اثر شفا ہو مین وہ خاک پاک ہون

۴۳

دریا [illegible] چھین لیا [illegible] کچھ سر کا
نبی کو دکھا [illegible] کچھ سر کا
[illegible] بیکس [illegible] کچھ سر کا
[illegible] کچھ

صابر ہون بیدار ہون مین کینہ ور نہین
یارو مرے مزاج مین واللہ شر نہین

۴۴

مین وہ ہون جسکے جعفر طیار ہین چچا
نانا نبی [illegible] حیدر [illegible]
[illegible]
[illegible] زہرا [illegible] عطا

تاحشر یہ شرف نہ ملین گے خدائی کو
جو آج حق نے بخشے ہین عباس بھائی کو

٣١

سب نقش شانے اپنے ہٹائے ہوئے ہیں
آرا ہیں پہرے بیٹھے خدا کے ہیں
جانے دو یہ بھی [illegible] خدا کے ہیں
[illegible] زینب [illegible] روضہ [illegible] کے ہیں

ڈرتے ہو قہر حق سے نہ آہ بتول سے
اللہ ایسے پھر گئے آل رسول سے

٣٢

مولا نے سر اٹھا کے کہا سوئے چرخ کج نگاہ
اور جانب [illegible] کہا یارب تو ہے گواہ
[illegible] ہیں انکو [illegible] سمجھو نہیں [illegible]
سمجھا چکا ہوں میں [illegible] سفید [illegible] سیاہ

تیغ دو سر کو کھینچوں کہ سر کو کٹاؤں میں
مالک کی جو رضا ہو عمل میں وہ لاؤں میں

٣٣

جسکی زبان میں عرش [illegible] وہ تمہارا ہے
کرسی خدا کے نور کی منبر ہمارا ہے
ایمان جو جسکی [illegible] وہ وقت ہمارا ہے
[illegible] زبان [illegible] منور ہمارا ہے

باب العلوم جو ہے اسی کا پسر ہوں میں
استاد جبرئیل کا نور نظر ہوں میں

٣٤

[illegible] صبر و تحمل پہ آسمان
آواز دی یہ ہاتف غیبی نے ناگہان
کہتا ہوا یہ آئے حسین [illegible] جان
[illegible] ہوئے ہیں زرد جہان

دکھلایا صبر تیغ کے جوہر دکھایئے
قہر و کرم خدا کا برابر دکھایئے

٣٥

[illegible] جھکا کے سر کو [illegible]
ہم سے سوا [illegible] ہیں [illegible] آئے ہیں [illegible] مصطفیٰ
[illegible]
[illegible] علی ہیں والدہ [illegible]

کہیے نہ کچھ کہ اس سے سوا جانتے ہیں ہم
پر قتل آپکا بھی روا جانتے ہیں ہم

٣٦

[illegible] امر ہے
[illegible] امر ہے
[illegible] امر ہے
[illegible] امر ہے

اکبر کی موت لے گئی طاقت حسین کی
کیوں تیغ تو کریگی رفاقت حسین کی

۴۹

تیغ دو سر سے نکلی اجل جب چلی بڑھی
ڈوبی ہوئی سے خون میں باہر اجل بھی بڑھی
آگے بڑھی تو جا کے [illegible] بھی بڑھی
[illegible]

فی الفور پیک فتح کا لبیک کہہ گیا
منہ کھولکر نیام بھی حیرت سے رہ گیا

۵۰

اعدا پہ جو دو الفقار کے جوہر عیان ہوئے
دیکھیں [illegible] زنان ہوئے
بیجان [illegible] جان ہوئے
[illegible] پیر و جوان ہوئے

طوفان کی طرح یہ اوٹھا شور فوج سے
بحرین آشکار ہوئے ایک موج سے

۵۱

کی تیغ مرتضیٰ کی [illegible] اڑتا
اور حملہ ور ہوئے [illegible] موج زن تھا
[illegible] تیغ شعلہ زا
بجلی [illegible] مضطرب ہوا [illegible]

بولی اجل سے چل تو یہ دشت ستیز ہے
دیکھیں تو کون سست ہے اور کون تیز ہے

۵۲

ہیبت سے [illegible] رن میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہنگام حشر ہے یہ دم رستخیز ہے
چمکی جو بدر میں یہ وہی تیغ تیز ہے

۵۳

[illegible] نہیں اجل
[illegible] نہیں اجل
[illegible]
[illegible]

ہستی پکاری وہ نظر آئی اجل مجھے
چلایا رزم آج ملیگی نہ کل مجھے

۵۴

تھی تیغ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یون تیغ نے فنا کیا جنگی سپاہ کو
الفت علی کی کہاتی ہے جیسے گناہ کو

۵۵

جارانے سے سینۂ دشمن کی جو کی نگاہ
بولی ہمیشہ اپنا بنا دیکھ اور ڈر کے لی سیدھی راہ
تن زین سے منہ تیغ نہی تھی ہو درد و راہ
سینۂ بین کی کہا مین تن ستین تر چھپی جو سر بگاہ
جو ضرب کی بلائین تھین جوشن کے سر گیئن
کڑیان زرہ کی صورت سنبل بکھر گیئن

۵۸

اک طرح دیا غوطہ مین آتی نکلی جاتی تھی
تن ہوا سے زمین مین سمائی بھی جاتی تھی
تیزی مین کی آئی تھی نکلی بھی جاتی تھی
اک طرح خاک اڑاتی بھی جاتی تھی
سینے مین صاف آتی تھی اور صاف جاتی تھی
انداز دم کی آمد و شد کا دکھاتی تھی

۵۶

باران دو دو الفقار سے گرمی کی تھی جب
تن سے بہے ہے بار نیچے ہے ابھی تب
اس بیل مین جا بجا ہے اند سر جب
حلقہ سے نیمہ ادہر اور ادہر جب
یون ابر تیغ ہو گا نہ شعلہ فشان کبھی
کہتا ہے اب سرکے نہ برسونگا یان کبھی

۵۹

طاقت کبھی وہ مین جا نکلو آب تیغ تھی
اور روئی مین سب عظمت کی سرخ تھی
اب ہے کہ نکلو یہ زبان سے ادا ان تھی
جو نکلنا اسکے لئے ایک باب تھی
زمین نہ کافرون کے فقط حلق پر پھری
ہر شہر مین زبانون پہ مثل خبر پھری

۵۷

سفاک ہو کے جو عقاب فضا اوڑا
تیغ چلا ہے تیغ نہ لا اوڑا
بسکہ بکارا زمین پہ نکلا اوڑا
ان بھی پہ جون پہ جا اوڑا
اُڑ کر سوار سوے عدم و فتن گئے
گھوڑون کے زین شہپر پرواز بن گئے

۶۰

اس تیغ نے جو لی گردن عدو
اسپ کے ساتھ تیغ آ با ادو برد
بکارا زمین مین ادر ان ادر
ودرنج بھی تھی ادرع ... جو چار
جو اسکے درمیان تھا بلا سے دوچار تھا
پھل سے جو پھل ملا تو عذاب فشار تھا

۶۱

چین جبین سے کیطرح چین نکل گئی
آئی جو وار پہ تو بکایک نور بن کے نکل گئی
زین اسکے طرف پہ جدا زین بن کے نکل گئی
نکلی جو ہو کے زین سے وہ زین بن کے نکل گئی

اکوار میں پیادوں کی صف کے یہ پار تھی
مثل اجل سوار دنکی سر پہ سوار تھی

۶۲

سر جدا جدا شعلہ نما جدا جدا
اعدا کے ساتھ ہوتی تھی ان کی ازار جدا
جو وہ سپر و دل و جگر و دوست و پا جدا
کیا نیند تھی کہ تیغ کے سر سے جدا جدا

باقی رکھا نہ تیغ نے سر کوئی دوش پر
اک شور تھا کہ قہر کا دریا ہے جوش پر

۶۳

ادنیٰ تھی سر بتنگی بریاں کہ آن فرودن
پر تھی نفس فنا سر کی نگہ سے تنہا تھا دو
بان سیف سینہ سے کہ نیستان ہو ان کا یہ تو
ہر تیغ نہ جہت کی بہ جالت زدہ دن

نے مرنے تھے نہ جیتے تھے لیکن سسکتے تھے
بھیگے تھے مرغ روح کے پر اڑ نہ سکتے تھے

۶۴

تکبیر کہہ کے دیکھا جو اک بار بڑھ گئی
نیزہ بہ نیزہ تیغ کے جوہر سے اتر گئی
سر کاٹتی ہوئی بہ سپر ان کے گذر گئی
جب بجلیوں کی صفوں سے کہہ کر اتر گئی

ابنی ادا پہ آپ ہی اترائے جاتی تھی
جوہر کی زلف دوش پہ بل کھائے جاتی تھی

۶۵

تلوار دونوں پر سیف تھی شعلہ فشان ہو گئی
جل جل کے بہہ گئی نیں نیزہ بازان ہو گئی
ہاں جسم صفوف ہائے یہ طیاران ہو گئی
شعلے کیطرح آگ کا ابھر ابان ہو گئی

قعر سقر نبرد کا میدان بنا دیا
رو جو نکو اسنے غول بیابان بنا دیا

۶۶

زبان نکھولیں کو ذرا حالی تھی نیں نظر نہ تھی
سر کو نہ تھی آئی نہیں جو وہ زرہ نہ تھی
صف انکو لئے نیں تیغ و دو رہ نہ تھی
پیچھا انہوں نے بیٹھا تھی کہ جب جب نہ تھی

یاں تھی تو واں نہ تھی جو ادھر تھی ادھر نہ تھی
پر یہ نہ کچھ کھلا کہ کدھر تھی کدھر نہ تھی

۶۷

اک سمت [illegible] بہ تیغ جہاد تھی
لیکن اجل [illegible] تھی
بازو علی [illegible] تھی
[illegible] عبارت زیادہ تھی
یون قطع کی زبان سپہ ترک فشام کی
اکبار وہ ہی فقرہ نہین تر کی تمام کی

۶۸

[illegible] لپٹ گئی
اعدا کے رخ پہ [illegible] گئی
[illegible] گئی
[illegible] حرف غلط بن کے کٹ گئی
تیرون کی ترکشون نہین زبانین قلم ہوئین
چلے ذرا کھنچے تو کمانین قلم ہوئین

۶۹

یون [illegible] ناموس
[illegible] زبان پہ [illegible]
[illegible] شاہ [illegible]
[illegible]
غصہ حضور امت جد پہ نہ اب کرین
توبہ کبھی جو آپ سے بیعت طلب کرین

۷۰

[illegible] ذوالفقار
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دشمن کا بھی سوال کبھی رد کیا نہین
قاتل سے انتقام علی نے لیا نہین

۷۱

[illegible] نثار
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دیکھو کہان ہے شمر اوسے تم پکار لو
لاؤ کہ راہ حق مین مرا سر اوتار لو

۷۲

[illegible]
[illegible] غضب [illegible]
[illegible]
[illegible] زبان [illegible]
صورت لہو مین بھر گئی پرزے بدن ہوا
صد پارہ شاہ دین کا ہر اک عضو تن ہوا

۲۰۳
[illegible] مہر امامت [illegible] جھکا
[illegible] عرش بریں [illegible] زمین پر
[illegible] اور [illegible]
بیکس [illegible] آل [illegible] مصطفےٰ

اُسوقت ہوش مین نہ کوئی انس و جن رہا
سورج گہن مین آکے چالیس دن رہا

۲۰۴
وہ جنبش حلق کی وہ [illegible] زمین
[illegible] رخسار نازنین
[illegible] زینب پہ تھی نگاہ حزین
[illegible] اربعین

ارکان عرش خالق سبحان لرز گئے
مقتل مین لاشہاے شہیدان لرز گئے

۲۰۵
[illegible] نیمچہ لعین نے [illegible] کسی
[illegible] سینہ [illegible] کسی
[illegible] کسی
[illegible] کسی

چارون طرف حسین کو لشکر نظر پڑا
سینے پہ شمر حلق پہ خنجر نظر پڑا

۲۰۶
[illegible] بے ادب
وہ بولا [illegible] غضب
فرمایا [illegible]
بولا کہ ہان حسین [illegible] جانتا ہون سب

سہواً نہین جفا کا یہ سامان کرتا ہون
جان رسول جان کے بیجان کرتا ہون

۲۰۷
[illegible] سمجھ
دولت [illegible] ظلمت سمجھ
[illegible] سمجھ
[illegible] شفیع [illegible] جدا ہو

دولت ہے خوب پاکے شفاعت رسول کی
بولا شقی کہ مین نے تو دولت قبول کی

۲۰۸
[illegible] حسین [illegible] سمجھ
جب [illegible] وقت قضا سمجھ
[illegible] بلا سمجھ
[illegible] سمجھ

وہ بولا منھ بھرا کے نہ پانی پلاؤنگا
فرمایا خیر پیاسے ہی دنیا سے جاؤنگا

۷۹

بہنوں سے ہوئے طالب رخصت وہ بار بار
سب بیبیوں سے کہنے لگے شاہ نامدار
اے زینب و سکینہ و کلثوم دل فگار
اے عابد و رقیہ و بانوئے بیقرار

جاتا ہے بارگاہ میں حق کی حقیر کو
تم سب کو سونپتا ہوں خدائے قدیر کو

۸۰

واں کاٹتا تھا حلق نبی زادے کا لعین
حضرت بہن کی آہ میں ہلتی تھی سب زمین
دکھلاتی تھی بہن کے جدا ہوتا ہے حسین
زینب تڑپ کے کہتی تھی بھیا نہیں نہیں

بے سر اوتارے تیغ تو اب تھامنا نہیں
پر یہ بتا سکینہ کا تو سامنا نہیں

۸۱

سب اشتیاق ہے کہ کہوں بیکس کا ہنگام اے دبیر
وقت ایسا ہو نظر میں نجف کے الہام اے دبیر
بیجا ہے بیکسی میں بہتر کہ دین ابرار اے دبیر
سمجھے نجف کیجئے ہم کو دنیا مرا اے دبیر

یا مرتضیٰ علی کرمت بے نہایت است
ہنگام دستگیری و وقت عنایت است

رباعی

یاران گزشتہ کی خبر تک نہیں
سمجھے کہ اب ان کا اثر خاک نہیں
اس طرح سے کیا خاک بسر سنتے ہیں
جن چین سے کیا خاک بسر خاک نہیں
اے حسین نجف خدا بسر خاک نہیں

رباعی

دیکھیگا جو میں حشر میں یا ابن علی
جان وقت فنا کرونگا قربان علی
تو جاؤں گا دنیا سے نہیں ہے دبیر
سر کاٹ کے ہے دست میں ارمان علی

رباعی

لائق ہیں بیان کی وہ ترابی ہیں
سنتا ہوں کہ ... سے کس سے ہیں
کہنا ہے عشق ... انشاء اللہ
اے خاک نقش بھی ہم تیرے ہیں

تمام شد

۱

تعظیم پاسبان یہی سب کی جناب ہے
ہمسر درود خوان یہی سب کی جناب ہے
نازان خدا عیان یہی سب کی جناب ہے
بنت آسمان ہے یہی جناب ہے

کرسی زمین سے لیتی ہے گوشے پناہ کے
بیٹھا ہے عرش سایہ مین اس بارگاہ کے

۲

عفت شعار زہرہ یہی جو نقاب حجاب ہے
نیکو جناب فاطمہ کی یہی جناب ہے
خواہر ہے اسکا یہ بانو جو حجاب ہے
بیٹی کے بعد عرش بدر بہ مسرور آب ہے

جاری ہے منہ سے جاریۂ فاطمہ ہین ہم
مخدومہ جہان کی وہ اک خادمہ ہین ہم

۳

حوران جنت خلد مین الفت نباہ کر
وارا سلام سر و یہ جھکا ہے بلا سر
سجدہ ہین جلال کو ہر انجمن نیاز سر
سو بیچ نثار صبح کو ہیرا چاند سا سر

دیکھا کرین کھڑے ہوے اس آستان کو
یان بیٹھنے کا حکم نہین آسمان کو

۵

رخشندہ روضہ وفترت جنت کی فرح ہے
مسرور ہر ایک زبان ہے اسکا عرش سر ہے
یان غنچہ ہے غبار نہ کلفت کی گرد ہے
صاحب دران کو سب بیلون درد ہے

ہم تم یہ جانتے تھے کہ سوتی ہین فاطمہ
اسکی خبر نہین ہے کہ روتی ہین یان فاطمہ

۴

صحن حرم لاالہ کی فضا آسمان سے ہے
جنت کا بارہ آسمان سے کرسی کا نبات ہے
نصل خدا سے سایہ ہے یہ جو فضا آسمان سے ہے
یان دن میں بھی تجلی کا عرش اسی کا زبان ہے

زایر کو اس حریم کے عیش و نشاط ہے
اس کا بچھونا رحمت حق کی بساط ہے

۶

شان خدا ہو صل علی شان فاطمہ
حیدر سے جان نثار ہے دامان فاطمہ
روزہ جو رکھیں ہے ہر روز مہمان فاطمہ
تھی عید جو وطن میں قربان فاطمہ

پھر نماز قوت کی تقلیل کرتی ہین
تسبیح حق مین آپ کو تہلیل کرتی ہین

ھ ۷

زینت میں فضائل میں ابن حجر جن کے ہیں نجیب
خوبی سے لباس اور نعلین کی یہ ہیں نصیب
عریانی جو اس کے برابر اور نعت کا ہے نصیب
فاقہ سے پیر جنت و دریا وہی غریب

مستغنی المزاج ہیں عالم نواز ہیں
زیور سے مثل ذات خدا بے نیاز ہیں

ھ ۸

باغ عصمت میں جو عصمت کا نگہباں نہ رہا
سب کو سلیقۂ فاطمہؑ عز غفار نہ رہا
ماتم زہرا میں سب درد کا غمخوار نہ رہا
زہراؑ نے جو کہا وہ ہجر آزار نہ رہا

صادق سے اس بیان کی صحت حصول ہے
روشن دعا سے نور سے شان بتولؑ ہے

ھ ۹

تسبیح جو سکھلائی قدرت پروردگار ہے
دل راز دار خلوت پروردگار ہے
سر جان نثار رحمت پروردگار ہے
تن خاکسار طاعت پروردگار ہے

تسبیح سے عیاں شرف فاطمہؑ ہوا
ذکر خدا کا فاطمہؑ پہ خاتمہ ہوا

ھ ۱۰

آنکھوں میں خلد میں زینت نہ رنگ انتخاب
شکوہ میں کعبہ صحفوں میں ہیں اختری کتاب
نیرین ثنا میں ہیں جلوہ میں گلاب
بارود میں فاطمہ روز میں ہو رب
سب عورتوں میں

شاہ زماں وقت مسیحا کی ماں ہوئیں
زہرا ہر ایک عصر میں شاہ زماں ہوئیں

ھ ۱۱

نعمت خدا کے آئے بعد حبیب خدا کی ہے
نصف ان آئے ہیں وہ ولا کے آب کی ہے
پروانہ فاتحہ کی نہ شکایت جفا کی ہے
زینب فقط صدا آتی جو اور دعا کی ہے

آب و غذا کی فکر نہ سونے کا دھیان ہے
آنکھوں میں شکل باپ کی رونے کا دھیان ہے

ھ ۱۲

سمجھو زینب سے لیا جو بھی نے کھلا دیا
لیکن عزا میں سمجھیں نہ غذا نے غم دیا
غمگین ہیں بی بی نے اسے جو بانی بلا دیا
نظارہ بیا اور آنکھوں سے آنسو بہا دیا

نسبت کسی سے فاطمہؑ کے شور و شین کو
زہراؑ کے بعد رو گئی ہیں زینبؑ حسینؑ کو

۱۳

سنکر فغان زیادہ قلق سے فغان ہوا
عباس کا دل و جگر ناتوان ہوا
ہر چشم پر آب ہوئی خون فشان ہوا
روئے وہ کہ حضور کی بلبل نغمہ خوان ہوا

جب فاطمہ نے ہائے پدر کہکے آہ کی
ملنے لگی ضریح رسالت پناہ کی

۱۴

قصہ سنا کے فاطمہ کرتی تھی یہ بیان
کہتے ہیں جب ہوا جنازہ پیمبر کا جب روان
بیٹھی تھی گھر مین روتی ہوئی بنت دو جہان
اک ہفتہ رات دن رہی حجرے مین بیجہان

دیکھا جو مین نے جھانک کے تو آنکھ بند ہے
آواز آہ آہ کی دل سے بلند ہے

۱۵

بیٹی پکارتی ہے تری مین کہ شہ ابھی آؤ
ان شاہزادون کو غلامو نبی سمجھاؤ
بابا کہان گئے ہین بلاؤ مجھے بتاؤ
پھر گھر سے بھاگنے سے کہین بین کلے لگاؤ

نانا کے بعد ہائے یہ بیقدر ستم ہوئے
سب اکطرف حضور کے بھی پیار کم ہوئے

۱۶

کہہ کر یہ بیان پیٹتی ابن ماتھ پیٹ
دیدار مصطفے کو ترسے ہے روح خستہ تر
ان کے عوض تو ادبی بار یگانہ کر
جب سے مین بیٹی ہی ہے یک گردہ بو

اب مین ہون اور ہر ایک حقارت سے صاحبو
مجھ بے پدر کی خاک زیارت ہے صاحبو

۱۷

القصہ بعد ہفتہ کے دن آٹھوان ہوا
زینب کا حال ظلمت زینب بیان ہوا
ان بر حجرہ سے ماتم عیان ہوا
ہر سمت جو کہ مردہ کا سا گریبان ہوا

یہ شکل ہو گئی تھی عزا مین رسولؐ کی
پہچانی بیٹیون نے نہ صورت بتولؑ کی

۱۸

وہ بنت فاطمہ اور وہ اندوہ اور آرزو
سنتے ہی زینب آئی دیکھا گھر
زینب جاکے حجرہ مین دیکھا تو
حالے آئی وہ

مان میری کیا ہوئین مین قلق سے ملول ہون
مڑ کر پکارین آپ مین ہی تو بتول ہون

۱۹

فضہ بیان کرتی ہے [illegible] قوت [illegible] کا جلال
تن زار ہو گیا تھا تھا ضعف سے ملال
ہمسر نہ [illegible] سے بہت [illegible]
منہ زرد [illegible] بیان [illegible] بے حال

روتی چلین مزار رسول انام کو
جسطرح شمع گور غریبان ہو شام کو

۲۰

زہرا جو فاطمہ سے نکلنے لگے [illegible] آگیا
طوفان نوح آنکھون سے بہنے لگے آگیا
[illegible] زمانہ [illegible] سے آگیا
[illegible] پہ [illegible] جلنے آگیا

حوا کفن سے قبر مین منہ ڈھانپنے لگی
آدم لحد مین تڑپے زمین کانپنے لگی

۲۱

جب [illegible] رووین آنکھون سے زینب [illegible]
سر [illegible] تھی آنکھون سے بار بار
تھا [illegible] کہ [illegible] بیان [illegible] زار
دل تھا ضعیف [illegible] زار زار

جب آہ کی تو چار طرف بجلیان گرین
تھرا کے یان گرین کبھی غش کھا کے وان گرین

۲۲

[illegible] کی کہتی ہے عرض نہیں [illegible] ہین
نہ [illegible] جب تھی نہ [illegible] سے جواب
[illegible] بابا کا داغ اور داب
[illegible] درد [illegible] حباب

غل تھا کہ سب کے دل کو ہلاتی ہین فاطمہ
قبر رسول پاک پہ آتی ہین فاطمہ

۲۳

[illegible] رسول [illegible] شاد ہے
[illegible] ارمان [illegible]
[illegible] چھپا دیا
[illegible]

کہتی تھین فاطمہ کہ پدر کا یہ [illegible]
نامحرمون نے بی بی کو دیکھا تو [illegible]

۲۴

جب [illegible] مین [illegible] کا تھا ادب
[illegible] زینب [illegible] غضب
دن کو [illegible] بہین [illegible] تعب
[illegible] رسول [illegible]

تربت کے گرد پھرنے سے طاقت جو گھٹ گئی
لیکر بلائین قبر سے زہرا لپٹ گئی

۳۵

چلائی سکینہ آ گئی واہ وا ابتاوا محمدا
زہرا کی دلارا وا ابتاوا محمدا
فاقوں سے گئے شاہ وا ابتاوا محمدا
وا سیداہ وا ابتا وا محمدا

بابا بتول آئی ہے تسلیم کے لیے
اٹھیے یتیم بیٹی کی تعظیم کے لیے

۳۶

ہمشیر بی بی کی اے مرے نانا مدار لو
زینب نے یہ کہی میرے صدقے اتار لو
فرمان ہیں یہ حسین جگر دل فگار لو
بنت انا ہوں کہ فاطمہ کی یادگار لو

پوچھو یہ تم مزاج تمہارا بخیر ہے
لونڈی کہے کہ حال جدائی سے غیر ہے

۳۷

ترسے ہیں آٹھ دن کہ زیارت نہیں ہوئی
اب تک نصیب آپ کی صحبت نہیں ہوئی
منبر پہ جلوہ وعظ و نصیحت نہیں ہوئی
مسجد میں بھی نماز جماعت نہیں ہوئی

حضرت کے منہ سے وحی خدا بھی نہیں سنی
جبریل کے پروں کی صدا بھی نہیں سنی

۳۹

دل کس کا غم میں ہے کہ لب پر فغان نہیں
وہ کون ہے کہ جس کے چمن آہ وہاں نہیں
وہ کون ہے کہ جس کا دل ویران نہیں
ہے سچ تو یہ کہ کوئی آپ سا یہاں نہیں

خالق کے بعد بندوں کے جو کچھ تھے آپ تھے
بیووں کے پردہ دار یتیموں کے باپ تھے

۴۰

گھر وہی ہے گھر ہے وہی ایک تم نہیں
یارے وہی ہیں سب ہیں وہی ایک تم نہیں
منبر وہی ہے سب ہے وہی ایک تم نہیں
سب ہے ہے وہی ہیں وہی ایک تم نہیں

دیتے ہیں سب دعا کہ شفا پائے فاطمہ
اور فاطمہ یہ کہتی ہے مرجائے فاطمہ

۴۱

داماں ہیں پاک ہر دم رہ وا سیتے ہیں
کیوں غم نہ ہو کہ ہم سے بچھڑتے ہیں
ارمان ہیں زینب کے نہ بیٹی نہ ماں ہیں
مہمان ہیں کہ ہم سے ہیں

بے جرم کے تمہاری زیارت نہ ہوئیگی
ہوگی وہ کون آنکھ جو تم پر نہ روئیگی

۳۱

ارمان پسر کا داغ تو ہے غم پدر کا داغ
وہ چھوٹے دون کا داغ ہے یہ عمر بھر کا داغ
یہ تن بدن میں داغ ہے وہ اک جگر کا داغ
پیدا ہوا ابھی تو شاداں سحر کا داغ
اولاد کا بدل ہے پدر کا بدل نہین
یہ درد وہ ہے جسکی دوا جز اجل نہین

۳۲

جبریل نے بھی جب سے پھرے آئے نہیں
ڈیوڑھی سے لے کے ابھی بابا گھر جائے نہیں
فاقہ مرا جو بیٹھ کے کھانا کھائے نہیں
دکھ جو مین بار رنج کے اب تک اٹھائے نہیں
کیسی حقیر بعد رسول کریم ہون
در یتیم آگے تھی اب تو یتیم ہون

۳۳

اور باپ بھی وہ باپ کہ سر تاج انبیا
وہ صاحب جلال خدا رحمت خدا
روز ازل سے تا ابد جسکا پتا ہوا
بیٹی پہ جسکے جیتے ہی بیٹی بھی فدا
کیونکر نہ اپنی موت مجھے اب قبول ہو
دنیا مین ایسا باپ نہ ہو اور بتول ہو

۳۴

بابا وہ دن بلال کے کہنے کی سمجھے یاد
بابا نمازی آ گئے مسجد میں تم بھی آؤ
بابا وہی کو آئے بلال کہ نکلے آؤ
بابا بلال نے وضو کر کے بیٹھے ہیں دیکھ
اِک اِک گھڑی پہاڑ ہے مجھ دل ملول کو
بابا کہو بلاؤ گے کس دن بتول کو

۳۵

کیا سوئے ہو قبر مین تنہا جواب دو
چلا رہی ہے آپکی زہرا جواب دو
مولا جواب دو مرے آقا جواب دو
بابا تمہین مین کرون کیا جواب دو
بولو مین صدقہ جاؤن بہت دل ملول ہون
بابا بتول ہون مین تمہاری بتول ہون

۳۶

جب تک رہی جان آپکی بیٹی کی عزت نگاہ مین
زہرا ہی کی تھی حرمت تھی آہ مین
آ رہے جو وقت ہوئے سینے بسیف کی راہ مین
حسرت ہی کی سکینہ گری خاک نگاہ مین
بیداد اہل ظلم نے کی شور و شین پر
رونے دیا نہ بیٹی کو لاش حسین پر

۳۴
القصہ فاطمہ ہوئیں بیہوش جب تلک
زینب نے اپنی گود میں فضہ نے تھاما سر
زینب نے پوچھا جب تو یہ بولی پٹی کے سر
زینب نے پکڑا دو تونگ کھاؤ زینب اوجھ
جا سے نبی کا
ہمسائیاں ہیں گرد ہراساں کھڑی ہوئیں
بی بی کی ماں جان ہیں غش میں پڑی ہوئیں

۳۵
آنکھیں کھلیں وہ جانوں نیکذات
روئے یہ بین زبان انھیں الٰہی میں انجھوں کا
کھوئیں زبان سکھائے جو دے دیا دوات
کافر بھی چھپ کے لے کے بیکس کو فاطمہ
مرتے ہیں کا اب
نظروں سے نورِ چشم نبی کو گرا دیا
دروازہ علیؑ ولی کو گرا دیا

۳۶
نانا کا خاص جامہ تو لائی لا کے بیچ کا
فضہ نے جانے بی بی کے غش میں بیٹے کا
زینب نے سکینی ادھر بی کا ایسا فرد کا
جامے پیرہن فاطمہ نے جا بچا دیا
بڑھکر درود بات سنائی وہ یاس کی
جو بیبیاں تڑپنے لگیں آس پاس کی

۳۷
آگے بہن سکینہ ملال ماں فاطمہ
در کے تلے اب ایسے ہیں افغاں ماں فاطمہ
کیا وقت ہے نبی کی یہ میں روئے ماں فاطمہ
نہ رہنی بیبیاں ان سے ... جاں فاطمہ
محسن جدا تڑپتا ہے پہلو میں دل جدا
ماں مضمحل جدا ہے پسر مضمحل جدا

۳۸
وہ بین تھی کہ روکے پکاری وہ بے پدر
بیٹھو نہ جو دیکھا تھا پیمبر
زینب سے دیکھی کس کی زنجیر تھی سرکھلے
بے بس کا امید قطع ہوئی اب سے عمر بھر
پوچھوں کہاں تلاش کروں کس دیار میں
یوسف مرا سوتا ہے لوگو مزار میں

۳۹
محسن جو حسین سے حسن در سے آرہے ہیں
دروازہ نیچے انھوں نے بالکل اٹھائے ہیں
آمنہ والدہ یہ کہہ کے سب جاتے ہیں
ماں باپ اٹھا نہیں جو دوزخ کی بلا ہیں
زہرا پکارتی تھی وصی رسول کو
اے ابن عم کہاں ہو بچاؤ بتول کو

۲۴۲
لشکر ہے استغاثہ فقط اون دو دلبرون
یون دو ڈرے مرتضیٰ کی گریہ و زاری سے عبا
دروازے سے گر اوٹھا آیا صدائے وا مصیبتا
پہلو سے تن زار سے حسین صدا آیا
دریا لہو کے دیدۂ حق بین سے بہ گئے
اللہ رے صبر شکر خدا کر کے رہ گئے

۲۴۳
کس کا گلا رسن میں گھٹا دم خفا ہوا
نرغے میں بند بند نکل کے سرنا ہوا
عمل تھا خدا کا جب ابر جفا ہوا
جب الامان کہہ کے بھی بیعت کیا ہوا
رسی گلے مین ہے ستم تازہ دیکھنا
ایمان کی کتاب کا شیرازہ دیکھنا

۲۴۴
بس پہنچی ظالمون تک نہ خوف خدا کیا
سامان قتل کا سب جب الوداع کیا
زہرا کو تین سب نکلنا کیا
جب ہو گئے حضرت پہلو سے ضرب البیان کیا
ٹوٹا علاج
گھر سے کشندۂ در خیبر کو لے چلے
چادر گلے مین باندھ کے حیدر کو لے چلے

۲۴۵
سونچا جو بیر میں سر خفت من دین کا کبھی
دیکھا نبی کی قبر سے آواز آیا پڑھا
بیبی کہ آئے در پہ جو بار دون گیا
بیکلا کے اسپ نجف پہ گر پڑا
اعجاز سے رسول کے روشن جہان ہوا
یعنی لحد سے دست مبارک عیان ہوا

۲۴۶
بولا فلک میں بندہ رحمان یا علی
قدرت بتا رہی ہے قربان ہون یا علی
سن غرض ہوتے ہیں نگہبان یا علی
رکھ لے کہا میں صبر کا دامان یا علی
بیجا نہین گلے مین گرہ ریسمان کی ہے
ہشیار یا علی یہ گھڑی امتحان کی ہے

۲۴۷
کرتی ہے مدد الرسے پیار او زیر ہے
حیدر نہیں اسیر ہیں اسیر ہے
نمر سب غلام ہے یہ تمہارا اسیر ہے
کہا زبد کہ دست خدا کو نکیر ہے
شکر کرتے ہو برادر خیر الورا سے تم
کیون بت پرستو پھر گئے آخر خدا سے تم

۴۹

بتلے نبی نے غدیر میں بنایا تھا وصی کسے
سر تن سے کاٹی صاحب جناب علی ایسے
نکلی سے وقت ڈھونڈنے تم نے نسب نبی
بتائیے یہ سو اے علی ولی

اول مدد سے خوش دل آدم کو کر دیا
پھر غسل سے تمکو تم سے جدا غم کو کر دیا

۵۲

سب بین ... تم کہ ہو آخر جانب
دکھاؤ زبان ... ہم بین بر یہ ... ید
اور ... سلمہ و ... پیغمبر خدا
زینب ... فاطمہ کا وارث ... بیٹا

زہرا خموش تھیں آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے
جامہ رسولؐ پاک کا سر پر دھرے ہوئے

۵۰

کعبہ میں کس نے پہلے وان دی اذان حبیب
سونپا ہے کون قرآن ہے مری بدل
سب بندہ کا صدا لیے ہی ہیں اس کو عمل
سکی عطا کا عقدہ ہوا ایسے حل

توریت میں خدا نے انو شنطیا کہا
انجیل میں جو نام لیا ایلیا کہا

۵۳

سجدہ میں جب پیر کا ... جو وہ جناب
بیچ میں مصطفیٰ کے ... کیا اپنے جگہ
زینب میں کہ ... ابا ... میں تاب
ان بال کھولتی ... اور ... بیبیاں

دنیا تباہ ہوگی مرا گھر تو لٹ گیا
بس بس بہت گلا مرے والی کا گھٹ گیا

۵۱

زنبیل نفس کس نے کہا مرتضیٰ علی
نصرت کس نے کہا مرتضیٰ علیؑ
نصیب ابنا کس نے کہا مرتضیٰ علیؑ
بازو کس نے کہا مرتضیٰ علیؑ

گنجینہ علوم خدا داد کون ہے
جبریل سے فرشتے کا استاد کون ہے

۵۴

لکھی ہے سب سے جب بغیر خدا
دیدار میں ان ہے کس ادا
تعظیم فاطمہ اٹھے
کھولا نی انعوں گھونے

گھر کو روانہ سیدۂ فاقہ کش ہوئیں
آتے ہی گر پڑیں صفِ ماتم پہ غش ہوئیں

۵۵
آپہونچین ان کے پاس بیٹیان وہ برہنہ سر
منہ پیٹ پیٹ روتی تھی نواسی پیمبر
زینب جنھین ہمیشہ نے ... پکار کر بولی وہ بے پدر
اے بیٹیو ... تمہارا ... سب

روایت تھی جس پدر سے وہ سر پر رہا نہین
دیکھو مین گھر مین ہمنے بھی باقی ہون یا نہین

۵۶
آخر ہوا سرکار کہ تھا جنازہ ہوئے غریب
جاتے رہے ابن ... آہ وہ اکبر سب
کس طرح فاطمہ کے کلیجے ولی بد
اے بیٹیو تمہاری ہوا یار ... جان لب

کھانے کا کوئی وقت نہ سونے کا وقت ہے
جو وقت ہے وہ آپکے رونے کا وقت ہے

۵۷
کس کس کا کہون مین حسرت خیر الامم کا درد
پہلو کا درد ہاتھ کا درد اور شکم کا درد
زینب کی بیکسی کا علی کے الم کا درد
ہے ہے غضب ہے بابا تیرے ستم کا درد

دو ماتم اور آہ وہ غربت بتولؑ کی
محسن کا جہلم اور سہ ماہی رسولؐ کی

۵۸
ان ہائے بابا ہمارے بیمار ہوئی بابا کی رضا
ہم نے زندہ ابا روئے سر کو بیٹے کے غزا
بابا مرتضیٰ کے سر کا نکالا اور جالا
ہم مین ... سر کا ... ہوا ... بدن

الزام کوئی دے نہین سکتا بتولؑ کو
سمجھاتا ہون مین خیر تیمم رسولؐ کو

۵۹
منہ پیٹ کے نانا کا نام لیا اور رو دیا
ان کے آگے ... کیا اور رو دیا
زینب نے کی گھیر ضبط کیا اور رو دیا
سب نے بکھیا بال سو بار اور رو دیا

صرفہ نہ آہ مین نہ بکا مین نہ بین مین
بے غش ہوے افاقہ نہ تھا شور و شین مین

۶۰
بابا سے مرتضیٰ کے آگے بہن ... بہت
منہ ڈھانپ کے روتی تھی ... سب
زینب نے ... بابا رو رو کر ... صبر
کہتی تھی بولی ... کیا بن

قابو مین موت ہوئے تو مر جاؤن یا علی
بابا کا سوگ لیکے کدھر جاؤن یا علی

۶۱

سب ہی طرف کے اہل مدینہ کو دو پیام
لوگو خفا نہو مری زحمت سے صبح و شام
دو چار روز تمہارے محلے میں ہو قیام
[illegible]

دل جسکا مردہ ہو اوسے جینے سے کام کیا
بابا سدھارے مجھکو مدینہ سے کام کیا

۶۲

[illegible] نہیں
[illegible] نہیں
امیدوار موت کی آٹھوں پہر ہوں میں
[illegible] چراغ سحر ہوں میں

ماتم ہے غیر کا کہ تمہارے رسول کا
پر تم کو ناگوار ہے رونا بتول کا

۶۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بیجا تمہاری یہ خفگی ہے میں روؤں گی
کچھ ہو مرے تو جی کو لگی ہے میں روؤں گی

۶۴

[illegible] جگر
[illegible] جلد تر
[illegible]
[illegible]

ہنگام شام حیدر کرار جاتے تھے
روح نبی کی دے کے قسم انکو لاتے تھے

۶۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پوچھا کہ اپنے کاموں کا جو شغل آج ہے
اسوقت کچھ بحال تمہارا مزاج ہے

۶۶

[illegible] حال
[illegible] حال
[illegible]
[illegible]

کرتے بھی دھوئے قت بھی کل تک کادی جلی
سہرا نہ دیکھا ایک ات ارمان لے چلی

۶۷

دیکھا علی نے انکو کہ پیکر ہے حورالعین
صد نقص میرے کہا نہ شدنی ہے یہ نازنین
کھلے کو روتے زار و جو سوتی ہیں بہن
بیسکہا ازار ہے زمین زمین پہ ناتوان ہے ہیں
محسن کو میرے اپنے گلے سے لگاتے ہین
بہلاتے تھے نہ روتری ماں کو بلاتے ہین

۶۸

سینے پہ جھکی تو کہا ہو کے بیقرار
بہرہ کہاں نہیں تو دل زار ہے بار بار
کچھ بھی دو دھڑ کتا ہے یہ معصوم بار بار
یاں ان ہی یہی دین بیری ہے اختیار
یان غاصب فدک نہ کبھی آنے پائیگا
یان تازیانہ تجکو نہ کوئی لگائیگا

۶۹

یہ سنکے بنت نبی نے آنکھ زمین سے اٹھائی
سب سے کہا کہ اسکا دیدار آخری
سو اترا نے بچھڑا ہوا زادہ خاطری
غنچہ دہن کے دیکھ کے زہرا کی لب ہلی
روکر کہا علی نے ہین عذر خواہ ہین
واللہ بے قصور ہو تم سب گواہ ہین

۷۰

معصوم میرے کی ہو نوئی ہی بن مکان بھی
عرش تکلیف من بان یہ ازاین مکان بھی
اچھا لیا نہ بنکھا نے دابھی غدا سبھی
پیارے جب جب اور شبن طلب کوئی
کیا خوب تم نے مجھ سے نباہی ہے فاطمہ
کیونکر نہو کہ نور الٰہی ہے فاطمہ

۷۱

دنیا سے ہال جاہ پسر زنہار نہ کی
فرزند ایک نہ آئی گھڑی بھی نہ کی
یوان صبر سے جہان میں بسر ای زندگی
فاقے کئے اور ایک بیہ پر زنہ کی
پہلو پہ در گرا ہین حمایت نہ کر سکا
شرمندہ ہون کہ حق رعایت نہ کر سکا

۷۲

وہ بولیں کہ نیز لو ازی ہے سب بہ
فرمایئے وصیت اول یہ باب ہم
اب ہیر ہے بعد نبی آپ ہیں پہ ہم
مطلب اب حضور سے ہین یہ باد ہ
گر چاہتے ہو قبر مین زہرا کے چین کو
دنیا نہ رنج میرے حسن اور حسین کو

۷۳

نعمت [illegible] ہیں [illegible] ان کی [illegible] جواب
کل صبح [illegible] نہیں ہیں [illegible]
[illegible] پروانہ [illegible] [illegible]
ہیں بانو کا [illegible] سبب

یہ دونوں ہیں پسر جناب امیر کے
جوشن ہیں آپ ہی کے صغیر و کبیر کے

۷۴

والی [illegible] جو دل جناب
جالے [illegible] ان کا دنیا تمہیں جواب
بس [illegible] انکی [illegible] سوا ہوگا اضطراب
دل [illegible] انکی [illegible] بے حساب

زینب ہوشیار کہ نازوں کی پالی ہے
اور دوسرے حسین کی یہ رونے والی ہے

۷۵

غرض وہ [illegible] سمجھے جنکو اٹھا ہے
اور زینب [illegible] کرتی جا بجا ہے
زینب میں [illegible] اور [illegible] ہے
[illegible] آ ہی گئی جا ہے

آنکھوں کے آگے قبر کی تنہائی پھر گئی
موتی کی اک لڑی تھی کہ آنکھوں سے گر گئی

۷۶

بولی کہ [illegible] کا وقت
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہمدم نہیں رفیق نہیں مہربان نہیں
یہ وہ جگہ ہے کوئی کسی کا جہان نہیں

۷۷

وہ [illegible] مکان وہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کسکو کوئی پکارے کہاں جائے کیا کرے
آسان سب پہ قبر کی مشکل خدا کرے

۷۸

اکثر تمہاری [illegible] میں [illegible]
زینب میں [illegible]
زینب میں بھی [illegible]
[illegible] قرآن [illegible]

مردے لحد میں بیکس و بے یار ہوتے ہیں
زندوں سے اُنس کے یہ طلبگار ہوتے ہیں

۴۹

ارمان ہمارا رسول کی بیٹی مین آو رنگ
ہو جائے نہ بی بی مین سے بچھو جلے سے لگاو رنگ
زہر غم مین لیے ہیں اب جنت مین جاو
فاقے کے بدلے میوے وہان کی کھلاو رنگ

محبوبہ خدا و نبی تیرا نام ہے
مدفن ترے محبوب کا دار السلام ہے

۵۰

بابا کو میرے کیا دنیا سے انتقال
سجدے مین مرتضیٰ کے سے گئے فرخندہ خصال
حسنین مین امام تھی جا کون جوش خصال
اسماء سے بولی لا کہ اب اے ذوالجلال

کافور خلد فاطمہ زہرا کے پاس لا
پانی ہمارے غسل کو لا اور لباس لا

۵۱

جب بی بی مین غسل سے نہ تھی جسم بیمار
اس مین سے گئی اسکھا سے کے غم سے شعار
آواز اٹھی ہے کیا عرف نے سے فرار
پہنچا نہ اے بانو نے سے زینب کو قرار

حورون نے پھر بہشت مین برپا یہ غل کیا
بیٹی قضا نے شمع پیمبر کو گل کیا

۵۲

اماں سب سے ٹھٹھے نہ جھوجھی سر زن و بیقرار
کلمہ کے بعد جب نہ صدا آئی زینہار
چھوٹی بہن نہ بولی دو ریک سے ایک بار
چلائی اماں سلمیٰ سے مین جھک کر زار زار

اپنا بھی سوگوار رنڈاپے مین کر گئین
جیتی رہی مین آپ جہان سے گذر گئین

۵۳

چھوٹو ہمارا ایک کرو جب مین بجنس بیا ہوا
اٹھنے یہ اسے وہ ڈرے کہ یہ جو ہر ایک بیا ہوا
فضہ پکاری ہے شبیرہ کا وا فاقہ ہوا
جو فاطمہ کو بول پکار کا ماتم سرا ہوا

سینے مین دم قلق سے رکا سانس الٹ گئی
منہ رکھ کے منہ پہ مردے کے زینب لپٹ گئی

۵۴

کہتی بلا مین نے کہ نہی بیٹی نثار ہو
اماں مین ہون کھائی ہو نیزہ غبار ہو
بھیا یہ مین بولے مین ابھی بیقرار ہو
شمر آنکھ بھولے دوا سے بیقرار ہو

ہے ہے یہ چپکے رہنے کی کیا بات ہو گئی
نانا کا فاتحہ نہ دیا رات ہو گئی

۸۵

اٹھیے چراغ قبر نبی پر جلایئے
سونی پڑی ہے نانا کی صف جلد جایئے
پہلو کا درد کیسا ہے یہ تو بتایئے
دیکھوں نہیں ہے نبض نہ لوا نہ بڑھایئے
کیوں آپ کھولتی نہیں چشم پر آب کو
کیا غش میں دیکھتی ہیں رسالت مآب کو

۸۶

ہمسائیاں ہیں آپکی بالیں پہ بیقرار
اور [illegible] زبان [illegible] کی فگار
پہلو میں ہیں آپکے [illegible] اشکبار
سب پوچھتے ہیں آپکو زینب سے بار بار
بی بی کہو کہاں کا بتادوں کدھر گئیں
یہ تو نہیں زبان سے نکلتا کہ مر گئیں

۸۷

بس دودھ بخشوانے آئی تھیں کہ چل بسیں
تربت بنا کے لائے نہ پائی تھیں کہ چل بسیں
بیجا لیے اٹھانے نہ پائی تھیں کہ چل بسیں
میں بے نصیب آئی بھی تھی کہ چل بسیں
کیا جانتی تھی وقت یہ ہے انتقال کا
باعث سوا ہے یہ میرے رنج و ملال کا

۸۸

اے میری جان حزین مری دلدار والدہ
اے میری بے دوا مری بیمار والدہ
زینب کی آبرو مری سردار والدہ
اے بیکس و صابرہ مری ناچار والدہ
نانا کی سوگوار کو تازہ خطاب دو
اماں جواب دو مری اماں جواب دو

۸۹

ہمسائے عذر کیجئے اٹھو چھوڑتی ہیں ہمیں
سمجھے ہیں آپ [illegible] ہمیں
فاطمہ [illegible] امت [illegible] ہمیں
شکوہ [illegible] ہمیں
اتنا تو اور کیجئے کہ احسان کیجیو
زینب جو مجھکو روئے اسے رونے دیجیو

۹۰

آگاہ آئے روتے ہوئے شاہ اولیا
غسل و حنوط فاطمہ کو دیکے جب [illegible] کیا
زینب [illegible] کفن دیا
[illegible] ابو تراب زینبا
بولے کفن میں کھول کے رخسار فاطمہ
مشتاق آؤ دیکھ لو دیدار فاطمہ

۹۱
آنکھین سے منہ مین خاک زری سر پہ کفن ہے
چھلنی سے ہلال ابن شہ شیون ہی بین جان ہے
اب کیا کہون گسن سے ہیئت عمر پسر پیری کی دوران ہے
ننھی بچی وہ وقت ہے سب ہین بین جوان ہے
گھر مین علی لحد مین نبی تھرتھراتے ہین
بن مان کے بیٹے مانکے جنازے پر آتے ہین

۹۲
ہونے لگے وداع یہ کہکر وہ نیکنام
جھکا ہے سر کیا آخری سلام
پھر وہ وصیت سبکو جو کہہ سر الاِلہ نام
تھرائی یون کہ بند کفن سے بہلکے نام
عاشق کو بے ملے ہوئے کسطرح کل پڑے
زہرا کے دونون ہاتھ کفن سے نکل پڑے

۹۳
شہ سے کہا تو نکلے ہین گریبان چاک چاک
سیدو نکلے ہین ڈالے ہوئے سر و زینب خاک
زینب کہا کہ والدہ سے غم سے ہوئی ہلاک
جاری زبان پہ تھی نوحہ یہ ہے دردناک
جاتی ہو تم نبی کی زیارت کے واسطے
امان غلام آئے ہین رخصت کیواسطے

۹۵
ہاتھوں نکلے مین پیارے شبیر کے والدین
اور سینہ سے لپٹ گئے سب کے وہ نازنین
آنسو نکالی علی نے کہا زیادہ پی کے بین
زہرا مین بیدل فلک تک ملکے ہین
تسکین عرش اعظم رب ہدا کرو
بیٹونکو مان کی لاش سے جلدی جدا کرو

۹۴
بابا ہو جھنجھلین جان دو عمر کی جیب حیات
شفقت کا ہاتھ آپنے سر سے اٹھا لیا
ایک والدہ تھین پاس انھین بھی بلا لیا

۹۶
نہ ہو سکھین ہوئے پیر ہائے ہائے کا غل
فضہ پکاری بی بی حسین و حسن یار ہیں
باہر نکالو دفن مین اب دیر ہوتی ہے
آئی ندا کہ روح نہین سیر ہوتی ہے

۹۹۷
اب بندۂ درگہ بے پرو بال عرض کرتا ہے دبیر
یا سید نبیین بحق خالق قدیر
بہر رسول پاک و بحق حضرت امیر
ہم بندہ زادہ بھی والدہ و والد کو بخشیے

فرمائیے یہ لطف کہ وہ رستگار ہو
حلہ کفن ہو روضۂ رضوان مزار ہو

رباعی
حل عقدۂ دو کونین کا دل ہے آنکھ کی زمین
حق بندگی حق کا ادا کرتے ہیں
ارادہ بھی چلایا بھی نصیری کو دبیر
بندے سے اپنی کر کے خدا کرتے ہیں

رباعی
معراج نبی جان سے باریک نہیں
یہ نور کا رستہ ہے شب تاریک نہیں
وہ بین سے عرش تک یہ نکالا ہے دبیر
رستا کوئی اللہ سے نزدیک نہیں

رباعی
شبیر نبی ہیں جیسے کہ سر اپنا ہے
حق کہنے سے ان کے نہیں گلا اپنا ہے
ہر زخم پہ وہ بیٹھے ہیں دبیر
سینہ بھی ہے درود و سلام اپنا ہے

رباعی
کہنا سے کلام افتخار زبانی نکلا
پانی باران عشق پر پانی نکلا
جا با تھا کہ ہاتھ دھو بیٹھیں دنیا سے دبیر
تنہا ہی نہ اس گھر میں بانی نکلا

رباعی
جب شور زمین خدا نے آباد کیا
حیدر کو امر کل کا ایجاد کیا
بخشیں ہے علی کی مومنوں کو جو نے
الملک کو حکم دینے ارشاد کیا

تمام شد

۴۲
خنجر جو سینۂ شہ بیکس پہ چل گیا
سنبل جو تھا بہشت کا پھولوں میں جل گیا
جنگل تمام طور کے مانند جل گیا
دن ہو گیا سیاہ زمانہ بدل گیا
آندھی سیاہ چلتی تھی دشت نبرد مین
قطرے لہو کے گرتے تھے گردون سے گرد مین

۴۳
نعرہ جو غش میں مردہ صدا آ گیا
ہل چل ہوئی زمین میں آئی بلا بپا
ہنگامہ زمین سے تا فلک آہ کا بپا
اور پیک فلک سیاہ ہوئی فرد روزگار
ایسا بلند نالۂ دل کا دھوان ہوا
ایک اور آسمان تہ آسمان ہوا

۴۴
پھرتے تھے ہر طرف بصد اندوہ جبرئیل
غرق عرق تھے کوثر و تسنیم و سلسبیل
جاری تھا چشم حضرت موسیٰ سے رود نیل
انگاروں پر لٹیاں ہوئے تھے حضرت خلیل
یعقوب نے مزار کو آب آب کر دیا
رو رو کے چاہ حضرت یوسف نے بھر دیا

۴۵
عالم میں تھا کسیکو نہ اندوہ سے فراغ
موج نسیم تک بھی پریشان تھی دماغ
لالے کے دل میں داغ جلا صورت چراغ
مہکا کے خون ہوئے تھے پھولوں کے باغ باغ
جتنے طیور تھے وہ بحال سقیم تھے
منقارون کی طرح دل مضطر دو نیم تھے

۴۶
آتی تھی جا بجا سے یہ آواز درد ناک
حسین علی تھے بستر ہر سو زمین خاک
باد صبا اڑاتی تھی ... سینے ...
افسوس اک ... سینے ...
سب برگ صورت کف افسوس بن گئے
کھا کھا کے داغ مرغ بھی طاؤس بن گئے

۴۷
ہے میں زینب یہ بے علی جو دیا
کہتا تھا ایک ایک سے اور کرتا تھا بکا
آج فاطمہ کا گھر ہے اجاڑ ...
ہائے یہی ... اولاد مصطفیٰ
ہوا اب شریک گریہ زہرا چلو چلو
زہرا کو دو حسین کا پرسا چلو چلو

۷

ویران باغ خلد میں عریان تھے شجر
جبریل مضطرب تھے زبس ہو کے بے خبر
زہرا جنان میں روتی تھیں پیٹے ہوئے سر
صد چاک تھی قبا کا دوبارہ ہوا جگر

مرقد میں حال غیر ہوا بو تراب کا
تھرا گیا مزار رسالت مآب کا

۸

کھینچا ہوا تھا آج میں تصویر جنگ کا
نقشہ ملک کی صف میں بپا تھا یہ دل نگاہ
بیاض خضر بازو کھل گئے گریہ و آہ
لاکھوں ہر ایک ہو کے کہتے تھے آہ آہ واہ واہ

سرخی میں مثل گل جو عیاں گرد راہ ہے
اوس باغ میں نسیم محمد کی آہ ہے

۹

اودی کفن میں لب زمین کربلا میں جب
زینب بھی بعد میں تھی پیاسی جان بلب
تر تھے لب ... سے سیراب تھے نہ تب
لیکن ہی ... لب ... تھی ...

کیسی محیط عالم ہستی تھی بیکسی
باران کی طرح اونپہ برستی تھی بیکسی

۱۰

ورثے میں تھی جو صوبہ داری کی عزت میں انتقام
وہ زینبیں نامراد بیابان میں تھا مقام
اوس پر یہ ہیں جو حسین بن علی الاولاد میں نام
حضرت کو تیغ میں تھا اودھر اودھم

ناشاد نامراد بہتر پڑے ہوئے
اور پہلو ؤں میں قاسم و اکبر پڑے ہوئے

۱۱

انصار کی محبت سلطان کربلا
ضعف سر ابتر بازو اکبر سے زمیں ہوا
سر بیت سر ہے نقش زمیں ہوا
نصرت در حسین کی دیکھیں زمین ہوا

بیٹوں سے بعد مرگ محبت جتاتے ہیں
گویا کہ اونکو تیر و سنان سے بچاتے ہیں

۱۲

لیکن عبث بچاتے ہیں زانو پہ شہ
سینوں میں اونکے نیزہ ہوا اونکے گلے میں
گرد زمین بھی اوداس ہے ... نہ
لاشے پہ ... ہو گا

بیٹوں پہ آج رکھتے ہیں سرور کرم کے ہاتھ
کاٹے گا سارباں لعین کل ستم سے ہاتھ

۱۳

زہرا سرہانے لاشۂ تشنہ سینے بخنجر
سر کاٹا پاس بیٹھے ہوئے اور سینہ تر
بیٹھی ہوئی تھی خاک پہ صد چاک تھا جگر
مل مل کے خون ناہ کا چہرہ پہ نوحہ گر

کہتی تھی حشر مین جو مین ناشاد جاؤن گی
خالق کو خون بھرا ہوا چہرہ دکھاؤن گی

۱۴

چلاتی فاطمہ کبھی گرتی تھی بیکلا
دیتا تھا انکو لاشۂ شبیر یہ صدا
امان نہ زرد صبر کا ہے مرتبہ بڑا
راہ خدا مین سر کو ہم نے کیا فدا

پیدا ہوئے تھے ہم تو مصیبت کیواسطے
سب سہل ہے یہ بخشش امت کیواسطے

۱۵

رہ رہ کے جو کوئی کرتا تھا آہ بین کدھر
آواز یہ سکان مین آتی تھی بیشتر
کہتا تھا ہائے دل پہ یہ وہ تھا سر جگر
آئی ہے آج کون بیابان مین اودھر

لاشون کے آس پاس کوئی نوحہ گر نہین
یہ کون رو رہا ہے کسی کو خبر نہین

۱۶

اوس پہ سے جناب فاطمہ کرتی تھین کلام
اے زائرو نہین ہے یہ عجب کا یہ مقام
زینب کا سر کھلا ہے یہ ہے علی کا جام
مادر ہون اس شہید کی جو ہے نبی امام

قربان اسکی لاش پہ ہونے کو آئی ہون
غربت پہ اسکی خلد سے رونے کو آئی ہون

۱۷

اگلے سے آئے اک راوی جفا یہ لکھا
بارہ ہوا سپاہ لعین مین یہ شور را
اسباب لے کے لوٹ لو لاش حسین کا
تنہا مین اسکے جمع ہو آئے اہل جفا

زہرا پکارتی تھی کہ فریاد یا علیؑ
بیٹا تمھارا لٹتا ہے امداد یا علیؑ

۱۸

فریاد فاطمہ کی نہ اعدا نے کچھ سنی
اسباب کی غارت کی لگی لین تھی
بعد فنا یہ بدعت اہل ستم ہوئی
نیزے سے کھول لی کمر شبیر کی

پیراہن رسول خدا لے گئے لعین
سرکا عمامہ تن سے قبا لے گئے لعین

۱۹

انگشتری پہ جب بڑھے ہونٹ نہ شاہ کو [illegible] لگا
ایکو بھی ایک اہل ستم [illegible] ہوئی جدا
انگشت پاک سے نہ وہ جسم سے ہوا [illegible]
[illegible] سے وہ [illegible]

مطلق ڈرا نہ گریۂ خیر الانام سے
انگلی امام پاک کی کاٹی حسام سے

۲۰

تھے گرد زینب جو رفقائے شہ زمن
کفار نے اتار لیے انکے پیرہن
گرمی میں آفتاب کی عریان تھے بدن
[illegible] لباس [illegible] تیغ زن

بچوں کو شاہ دین کے چہرے دکھائینگے
روئینگے وہ تو انکو طمانچے لگائینگے

۲۱

[illegible] ہوا جب کہ لوٹ لو اب خیمۂ حرم
[illegible] سے لوٹ او اب [illegible]
[illegible] سنتے ہی وہ اہل ستم
[illegible] خیمۂ ناموس [illegible]

ہر سو ہجوم لشکر کفار ہو گیا
بازار خیمۂ شہ ابرار ہو گیا

۲۲

زینب نے غش [illegible] صدا [illegible] سر
نانا پکارے [illegible] زینب [illegible] بے خبر
[illegible] خیمہ میں [illegible]
[illegible] سلطان بحر و بر

زہرا نہیں رسول نہیں مجتبےٰ نہیں
شبیر مر گئے کوئی وارث رہا نہیں

۲۳

[illegible] لٹتے ہیں ناموس مصطفےٰ
[illegible] کلثوم [illegible] سر کی ردا
[illegible] سکینہ [illegible] چھپا
[illegible] انکی [illegible] سر وہ ردا

کیا غش پڑے ہو ہوش میں سجاد آؤ تم
آیا ہے طوق صبر سے گردن جھکاؤ تم

۲۴

آ پہنچا [illegible] شاہ میں [illegible] خصال
[illegible] ذبح [illegible] لال
[illegible]
[illegible] مال

دیکھو تو کس جگہ ہے دفینہ بتول کا
زینب کے پاس ہوگا خزینہ بتول کا

۳۵

زینب [illegible] لعین [illegible] جامہ
سمجھا کہان [illegible]
زینب [illegible]
دولت کہان [illegible]

محتاج ہین فقیر ہین دل دردمند ہین
پانی بھی تین روز سے پیاسون پہ بند ہین

۳۶

شمر [illegible] کا مال لیا
[illegible] چادرین [illegible]
[illegible] مصطفیٰ
دولت [illegible] ہوا

رن مین پڑی ہوئی ہی بضاعت بتول کی
دشت بلا مین لٹ گئی دولت رسول کی

۳۷

[illegible]
[illegible]
[illegible] چادر [illegible]
[illegible]

بے پردہ کردیا جو عدو کی سپاہ نے
بالون سے منہ چھپا لیا ناموس شاہ نے

۳۸

بیوہ حسن کی [illegible]
اوڑھنی چھین [illegible]
[illegible]
[illegible]

بانو سے چھین لیگئے مسند امام کی
سرکار لٹ گئی شہ عالیمقام کی

۳۹

[illegible] سکینہ [illegible]
[illegible]
کانون [illegible] مضطر [illegible]
[illegible]

طفلی مین اوسکو داغ دکھایا شریر نے
روئی جو وہ طمانچہ لگایا شریر نے

۴۰

چھینی کسی نے زینب [illegible]
[illegible]
فضہ نے [illegible]
[illegible]

کیا کیا ہمین ستاتی ہی امت رسول کی
زینب کے سر سے چھین گئی چادر بتول کی

۳۱

زوجہ جنکی شان مین نازل ہوئی ہل اتیٰ
خلعت ہو جنکو آیۂ تطہیر کا ملا
بے اذن ان تھا گذر نہ جہان جبرئیل کا
قرآن مین جنکا آیا ہے پردہ ہوا ادا

وہ بیبیان اسیر ہوئین فوج شام مین
ہاۓ سب کے سر کھلے ہوے بلوائے عام مین

۳۲

دی آگ جب حرم کو ستمگر نے بن مین
سر ننگے بیبیان جو پھرین بانو تیلکہ مین
عابد کا یاد تھا نگہ مہرو ماہ مین
عابد بیمار نے نہ جی جیسی نگاہ مین

کچھ غم نہین جو خالق عالم کفیل ہے
اے نار ہو یہ آگ بھی باغ خلیل ہے

۳۳

جلوہ جو برق طور کا آیا نظر وہان
بیبی کی غش سے بچاو ناتوان
اور سکینہ سے حرم ناموس زینب کمان
اور بھجوادون مین اٹھا عابد ناتوان

خیمے سے اہلبیت پیمبر نکل پڑے
گودون مین لیکے بچونکو باہر نکل پڑے

۳۴

تاراج ہو گئے خیمے جو جابجا تمام
زنجیر و طوق لیکے چلے سر نشان بگام
تیار ولے سر کو جھکا کر کیا کلام
زینب کی بکسی پہ ہوئی نکلا تمام

بڑی ہے میری حق مین سعادتکا سلسلہ
آیا ہے ہاتھ بخشش امت کا سلسلہ

۳۵

زینب ردی تھی اگر مصیبت کی تھی گھڑی
زنجیر بھی آ کے پاؤن پہ بیمار کے پڑی
اور ہتھکڑی کو بھی یہ سعادت ملی بڑی
بیعت کیواسطے ہوئی موجود ہتھکڑی

بیمار نے بھی بار مصیبت اٹھا لیا
آیا جو طوق اسکو گلے سے لگا لیا

۳۶

ناگاہ ظلم ہوا جنکی الف مین جیسے تیر گرا
لو اب زنان شاہ کے سر حرم سے ادا
نقش مین بچھوا کے ہمین سے عزیزون کے سر جدا

مردون پہ بعد مرگ بھی جور و جفا کرو
زینب کے سامنے سر اکبر جدا کرو

۳۷

بچوں کو جمع کرکے حسینان پُرنثار
بولے یہ علیہ سیّاں اُن اونٹو پہ ہوں سوار
زینب پکاری اُس گھڑی تھمو جی ہوئے نثار
آواز دو کہاں ہیں علمدار ذوالوقار

جب ضعف کے سبب سے قدم لڑکھڑاتے تھے
محمل میں مجکو ہاتھ پکڑ کر بٹھاتے تھے

۳۸

زینی جو غش سے ہوش میں آئی وہ نوحہ گر
پھر دوڑی آئی لاش شہ بے سر پہ نوحہ گر
اور لاش پر گرکے یہ کہا بعد ازاں بہ [illegible]
بھائی اٹھو بہن کو سنانے [illegible]

زنجیر میں ہے عابد بیکس پھنسا ہوا
بلوے میں آج گھر ہے ہمارا کھلا ہوا

۳۹

اسے سرکہاں ہیں سبط پیمبر کو بھی بلاؤ
سوتے ہیں سب کہے علی اکبر کو بھی بلاؤ
عباس دلاور و [illegible] کو بھی بلاؤ
زینب رہیں جو عابد مضطر کو بھی بلاؤ

لازم ہے بیکسہ ہاتھ میں بھائی کا ہاتھ ہو
زینب سوار ہوتی ہے کوئی تو ساتھ ہو

۴۰

خیمہ جو [illegible] تھا شمر رو سیاہ
بن سے نہیں تھی جس کے لئے اب شاہ دین پناہ
تم نے کہا تھا [illegible] ہیں [illegible]
زینب کا [illegible]
اور [illegible] ہیں [illegible]

پر تم نے جو کہا تھا اُسی پر عمل کیا
بخشش میں عاصیوں کی نہ میں نے خلل کیا

۴۱

وارث لئے تھا ہاتھ میں تیغ شرر شعار
ناچار اہلبیت ہوئے اونٹوں پر سوار
نکلی جو سمت [illegible] جدھر سے ہوا گذار
رونے لگے [illegible] شکار

ناگاہ چلتے چلتے وہ سب فوج پھر پڑی
زینب زمین پہ اونٹ سے غش کھا کے گر پڑی

۴۲

بولی وہ زار زار کہ اے [illegible] ہے یہی
لائے [illegible] جدا [illegible] دل [illegible] یہی
[illegible] زبان [illegible] تھی یہی
زینب [illegible] دولت میں [illegible] یہی

بیٹی ہو دُرِ بحر رشتہ بدر و حنین کی
ہو سامنے یزید کے خواہر حسین کی

۴۳

لاشن پدر پہ آئی سکینہ بھی زار زار
بولی کہ اٹھی بابا کسی کی عزت نہ ہو نثار
اعدا نے چھین لی ہے بجا ہے آئی آج بیمار
سکی جبین چھین لین بھیا سے شاہ نامدار

کانون سے میرے خون کے دریا بہائے ہین
در چھین کر لعین نے طمانچے لگائے ہین

۴۴

تھا زینب پدر جو لاشہ ترا شکل مصطفا
زہرا نے تیرے اسکو دودھ دیکے آغوش مین لیا
بولی کہ دل کا درد تھے کہو چھپے سے تھا
کیا حال ہوگا اب کہ نہ ہے تیرا بیٹا جب

افسوس تم تو مر گئے بانو نہ مر گئی
اٹھارہ سال کی مری دولت کدھر گئی

۴۵

رو رو کے اٹھی لاشہ زینب کہ تب گئی
زینب نے ہمیں بیٹے سے کہی آج بی صدا
بھیا سے ناہ سے ملے نہ بیٹی کا جدا
بیٹی بھی ہے رنج نہ بیٹی کا دکھ

کیا فائدہ کہ جان کو رو رو کے کھوتی ہو
لازم ہے تمکو صبر کہ زہرا کی پوتی ہو

۴۶

منہ لگا بیچا رے کے بین بیمار زینب
سب رو دیے بھائی ابھی بیٹون نبیمار
بیٹی ہے بھی زار رو رو بین زینب
بیکس نے چھین لین جو ہوئے زار

کیا کیا عدو سے رنج نہ پاتے تھے اہل بیت
مقتل سے پر قدم نہ اٹھاتے تھے اہل بیت

۴۷

بانو کی لاشن پہ سکینہ نے بین
بیٹی کی سر کو کہتی ہے اسطرح بین
زینب نے بچے ساتھ فضا نے دولہا بین
سہرا ہے بن گیا کہ بین دولہا جو بین

مجکو ردا تو تمکو میسر کفن نہین
ایسے کہین جہان مین دولھا دلھن نہین

۴۸

صدمے جو بیوی نے ظالمون سے اٹھائے بیشمار
بیچارا وہ نہ بنے اہل حرم سوار
اعدا نے چھین لی ہے بیٹیوں سے ردا
سر نگے ابھی لاش بے سر بیشمار

بیوون پہ اہل ظلم نے کیا کیا کئے ستم
سردار تو نکے سامنے انکے قلم کئے

۴۹

بزدون پہ جب نہیں دیکھتی شہ کا علم

اے نیزہ سنان حسین کا بیٹھا نہیں ہے سر

بابا کے سر کو دیکھ کے بیٹی نے یا دو پدر

سرپہ نیزہ پان دکھانے بھری پا پیکار در

چار دن طرف خروش ہوا شور و شین کا

نوک سنان پہ رونے لگا سر حسین کا

۵۰

لو لادہ سے جب کہ برابر آئی تو ہوئی بحال

کرتے ہو چھوٹے کو بعیت انکھ سے یہ حال

بسی ہے یہ فاطمہ کے لال

قیدی پہ سر نیزہ پہ سر کہہ چکا اطفال

بچون کو اپنے گر کہین قیدی چھپائین گے

یہ جان لو ہم اور زیادہ ستائین گے

۵۱

بانو نے غور سے جو دیکھا ادھر ادھر

اس غول میں نہ آئی سکینہ بہن نظر

عابد سے رو کے کہنے لگی ہو کے نوحہ گر

بیٹا کہیں ...

یہ چشم و چراغ شاہ مدینہ کدھر گئی

ڈھونڈھو تو میری جان سکینہ کدھر گئی

۵۲

زینب نے سنکے نیمہ کی نظر پہ رو دیا

بولی سکینہ آج مصیبت بلائے جان

لٹتا نہیں ہے ... سرکا دیا

دھمکا ...

کس سرزمین پہ ڈھونڈھنے بیٹی کو جاؤ نمین

حیران ہون اب کہان سے سکینہ کو لاؤ نمین

۵۳

عابد نے بھی جہان میں چار طرف دیکھ کر کہا

آہیں سکینہ کا پتہ نہ ملا

بولے کہ سکینہ سے ...

... ڈھونڈتی ...

پروا نہیں جو قید مین ایذا اٹھاؤن مین

ہمشیر کھو گئی ہے اسے ڈھونڈ لاؤن مین

۵۴

ایسا نہو گرے وہ آگے کوئی لعین

ایسا نہو ہے کہ بی لئے ابن سر بین

... پہ تیغ حسین

... نکالی ...

تغئیر اس ہجوم مین اسکا نہ حال ہو

گھوڑوں کی ٹاپون سے نہ کہین پائمال ہو

۹۵۵

القصہ ایک سمت جو بانو نے کی نظر
دیکھا سکینہ بیٹھی ہے مقتل مین خاک پر
جھولی مین ہی لاش اسکے ہے بیہوش ہے وہ بے خبر
بانو کو سو نگھ کے بس ہوئی ہے وہ

سینہ سے بار بار وہ لاشہ لگاتی ہے
دامن سے خون اُسکے گلے کا چھڑاتی ہے

۹۵۶

بانو پکاری رنگین نہ ہو ہو کے بیقرار
بیٹی ترا فراق ہوا ہے ابھی ناگوار
بس کی لاش لے کے چلی ہو ہو دلفگار
جسدم تمہیں تیر ستمگر نے
مارا ہوا

ظالم نے اور غم مین اسے مبتلا کیا
مشکل سے اُسنے بھائی بہن کو جدا کیا

۹۵۷

بانو نہیں گود مین جو لال ہین عیان
منہ رکھکے اسکے منہ پہ وہ ناز افزا
کہنے لگی کیا ہوا تمہین ہو میری بےزبان
بھیا گلے پہ تیر ستم کہا اے بھائی جان

گودی مین کسکو لیکے مین اپنی کھلاؤنگی
بھیا بتاؤ کس کا جھولا جھلاؤن گی

۹۵۸

آئے وہین سکینہ بھی شاہ کا بیان
ہے بے نہا ہے سیر سلطان زینت جان
بے تنہا ہے ہانم سر کا بابا ہے بے نوا فغان
درگاہ حق مین سر کٹا دینے جاوید جان
آئین بدو سر بے جدا وقت

صدقے سے شاہ کے نہ عذاب فشار ہو
داغ غمِ حسینؑ چراغ مزار ہو

رباعی

اول بیٹیو اس بیخودی نے رونا
بیٹے بے صبر بنا عمر نے رونا
اور ماہ رجب وہ ہے کہ جہین ہے
نانا کی حدیث ہے

رباعی

یارب خلاق ماہ و ماہی تو ہے
بخشندہ بخت و تاج شاہی تو ہے
بے منت و بے سوال و بے استحقاق
دیتا ہے جو سب کو یا الٰہی تو ہے

تمام شد

۱

جب کربلا میں عترتِ اطہار لٹ گئی
یعنی سب آلِ احمدِ مختار لٹ گئی
اور بارگاہِ حیدرِ کرار لٹ گئی
بیکس حسین پیاسے کی سرکار لٹ گئی
بیداد لشکرِ عمرِ نابکار سے
سادات نکلے خیمہ سے زہرا مزار سے

۲

کٹوا کے سر جو شاہِ شہیداں ہوئے حسین
بہرِ خدا کی راہ میں قربان ہوئے حسین
مختارِ کارخانۂ یزداں ہوئے حسین
مخدومِ جن و [illegible] سبحان ہوئے حسین
تھا وقتِ عصر بھائی سے زینب جو چھٹ گئی
مغرب تلک حسین کی سرکار لٹ گئی

۳

[illegible] سامنے حرم آگے سب
اور پہلو میں [illegible] غش بہن بھی پڑے آگے سب
سجاد نالے [illegible] آگے سب
عابد [illegible] ضعف [illegible] آگے سب
آیا نہ کوئی غش سے اٹھانے کے واسطے
زنجیر لایا شمر پنہانے کے واسطے

۴

عابد بے غش میں تھے سو زنجیر کا نشانا
ناطاقتی میں ضعف سے کی [illegible] دا
نحیف [illegible] دیکھ کے بیمار [illegible]
[illegible] نقاہت [illegible] دردِ دل و دوا
بیمار تلخ کام ہوں اور تشنہ کام ہوں
یارو امام زادہ ہوں اور خود امام ہوں

۵

پہنانے [illegible] بیڑیاں [illegible] جھکا دیا
باندھیں [illegible] میں زندہ کیوں رہا
سمجھا [illegible] بھائی کے [illegible] دیا
عباس [illegible] طرح [illegible] کیوں ہوا
اصغر کی طرح حلق نہ زخمی ہوا مرا
سو طوق اور ریسمان کے ہے قابل گلا مرا

۶

بیکار بھی نہیں ہیں [illegible] ہم
ہمدرد کا [illegible] دم بدم
پہلے ہی سے [illegible] ہم
[illegible] ضعف [illegible] الم
درد و قلق مرے ہیں زیادہ شمار سے
دل سوزِ غم سے جلتا ہے اور تن بخار سے

۸

ہمراہ ہیں بہت سے کھینچ کے بے جفا شعار
بیمار بھتیجا ہوں بیکس نحیف و نزار
بیٹھی ہیں بیبیاں ہیں پیدل خوار و زار
گردن میں ہے بیڑی طوق کی رسن ہاتھوں میں بار

ہم ساربان بنا کے یہ زیور پنہائیں گے
تا شام کربلا سے یونہیں لے کے جائیں گے

۱۱

انہو پکار رہی تھی کہ مرے خدا ہے نگاہ
سجاد ہی کے گرد ہے یہ حلقۂ سپاہ
ہیں آپ غش میں اور نہیں کوئی جا پناہ
بیکس کو تازیانے لگاتے ہیں بے گناہ

اب نوبت اس خوشی کی مخالف بجاتے ہیں
شیر خدا کے پوتے کو بیڑی پنہاتے ہیں

۹

بازو پہ وار زدوست جفا ستمگر نے کیا
بیکس کو اب طوق پنہایا بصد جفا
اور تازیانے لگے ہیں گرد جا بجا
زینب بھی غش میں ہیں بیکس بہن بہ رضا

اس غل سے ہوش آیا جو اس خوش نہاد کو
رانڈوں میں ڈھونڈھنے لگی زین العباد کو

۱۲

عابد کی ہمت سے زور تھی زینب بنت مرتضیٰ
دیکھا تو زیب ہو چکا ہے وہ بکشتہ جفا
لیکن نہ کہہ سکیں بہن سے گر کہا کہ ہم مرا
بیکس نہیں یہ ہے میں تو تیری بیٹی ہے بیا

غم تھا نہیں نہ تیغ سے میرا گلا ملا
اب خوش ہوئے کہ در پہ شیر خدا ملا

۱۰

بابا سے بچھڑا ہوا تھا ابھی سکون تنہا
بچھڑے ہوئے تھا سکینہ بابا کو دیکھتی رہی
کیوں اب یہ بیٹا نے بجاتے زینب بہن سے جب
بیٹی میں تو غش میں ہیں بھوپھی بھی

جیتا بچا کہ تن سے سر اسکا اتر گیا
میرا بچا رو الا بھتیجا کدھر گیا

۱۳

مرے سکے نحیف بیکار رنج و ضعف بہاد
داد اہی نے جب صبر کی انجمن کی داد
دادا علی کی گرد اوا ہی نے شاد
زینب کے زیبدہ وہ بیں سے آزاد

کب اس طرح اسیر خدا کا ولی ہوا
انصاف تو یہ ہے کہ تو فخر علی ہوا

۱۴

جب مین ہوا تھا قید نہ تھا تجھ سا ناتوان
ہمکو تھی پیاس مین زینب ودر کی کیہان
تھی گردن علی مین فقط ایک ریسمان
زینب کے گلے مین طوق ہی تھا نہ بازو مین بیڑیان

بچھپر بروز قید قلق اسقدر نہ تھا
فاقہ نہ تھا بخار نہ تھا درد سر نہ تھا

۱۵

وارد ہی تھی بلا نہ یہ رنج و تعب تھا
اُمت مین فوج سے نہ پسر سعد کے سوا
باندھو رسن مین اب انکے اولاد مصطفےٰ
بیکس کے بیبیان اڑھو ادلی جفا

پرشمر ہیلے جانب زینب روان ہوا
پھر فاطمہؑ کی آل مین محشر عیان ہوا

۱۶

کہکر یہ حسن زینب جو آیا وہ بدصفات
عابد کو بہی نگاہ ہوا وہ نیک ذات
منہ پیٹنے لگی وہ سکینہ کہ ہے یہ بات
اے بھائی دیکھیو کہ یہ آیا ہی شمر بد

فریاد ریسمان اب آئی مرے لیے
ہاتھون سے سر نہ پیٹنے پائی ترے لیے

۱۷

چلا کے پھر کے بیکسون سے کہا تیغ حیدرے ڈر
نانا رسول روتے ہیں حمزہ ہے نوحہ گر
ہم تو نہ رونے پائے بھی لاش حسین پر
آیا تو ہاتھ باندھنے زینب کے سر برہنہ

ہم قتل گہ مین رولین تو یہ ظلم کیجیو
پھر سبکے ہاتھ آکے تو ہی باندھ لیجیو

۱۸

زینب کی سن کے بیکسی بے رحم آگیا
مقتل کی سمت روتے ہوے سب قافلہ چلا
پہلے وہ آئی لاشہ عباس سے صدا
سیدانیون تمہی سے مین شرمندہ ہو چکا

مقتل مین روکے گر مرے رونیکو آیئو
سقہ کی لاش پر نہ سکینہ کو لائیو

۱۹

بابا کی سن سکینہ نے لاشہ کی یہ صدا
چلا کے طرف نگاہ کی ساحل دریا عمو نے کہا
اے مان ڈھونڈ ہے وارث عمو مین بچا
لیتی مین ہر ادا مین ابا کی بیار روا

تم قتل گہ مین جاؤ مین دریا پہ جاؤنگی
سب روئینگے یہان مین وہان جا کے لاؤنگی

۳۰

پھر ننھے ننھے بچون کی بولی وہ بہکیو
بھولو بھی صف کے بیچ مین ارمان سے سو رہو
بابا چچا کے زانو پہ جلدی سے ہو چلو
بھیا بھی پہنچے ساری پکارو بھی تھا ابھی

مقتل مین روئین سب شہ ابرار کے لیے
ہم تم سر اپنا پیٹین علمدار کے لیے

۳۱

سنتے ہی بی سکینہ نے نہ تھا کچھ بات
اور ننھے ننھے ہاتھ پہ علی زینب نے پھولے ہات
بیٹی کے دل مین ... شاہ نہ بیدار رات
کہ عون قتل ہو گئے بیلا ... فرات

اُس قافلہ کی روح علی پیشوا ہوئی
اور آگے بال کھول کے خیر النسا ہوئی

۳۲

بچپن چچا کے لائے ... جسم پر ... ات
بھیجو ... کٹھن ... بات
... بیٹی ... رات
... سکینہ ... بیدار رات

یہ کہکے تھرتھرانے لگی سانس الٹ گئی
لیکر بلائین اپنے چچا سے لپٹ گئی

۳۳

پھر کچھ سکینہ بولی یہ زانو پہ نہین آس پاس
کیا فکر ہے ابو جان کہو کی ہے آس پاس
... بن ... بن ... ہی ... پاس
... ... اداس

مین صدقے زخم چشم سے کیون خون روتے ہو
کیسی یہ نیند ہے نہین بیدار ہوتے ہو

۳۴

سنکر یہ ماہ لقا نے عباس کا اسم
ایک ایک عضو کا شکستہ سر سے تا قدم
زخم کا خطا ت دریا ... درہم
خون ... فرات ... پیاس کی قسم

شرمندہ ہون مین دختر شاہ مدینہ سے
پانی نہین پیا یہ تو کہدے سکینہ سے

۳۵

تب آیا علقمہ سے ندا آئی آہ آہ
پیاسا ... سکینہ کا سقہ صدا کو راہ
مانا ... پانی ... ابھی بجاہ
اے لاڈلی حسین کی ... ...

اب تک تمھارے سقہ نے لب تر کیا نہین
کوثر کا پانی لائے تھے حیدر پیا نہین

۲۶

یاں نوبت فرات پہ تھا شمر نابکار
واں قتل گاہ میں ہوا زینب کا جو گزار
سمجھی ہوئی حسین کی لاشہ پہ بار بار
لاشہ کا سینہ چوم کے بولی کہ میں نثار
سینہ پہ ہاتھ رکھے ہو اور جسم زرد ہے
قاتل کے بیٹھنے سے کلیجہ مین درد ہے

۲۷

جد روضۂ نبی کی طرف آ گئے ہیں
نانا نہیں ہیں پاس ہیں بیکس پڑے حسین
ہمراہ میں ہوا اور بیابان ہے آہ حسین
اماں بزیر خاک ہیں زمین پر حسین
ہے ہے لباس تن پہ نہیں تن پہ سر نہیں
اپنے حسین کی تمھیں نانا خبر نہیں

۲۸

زینب نے ہائے کہہ کے جو بھائی کی دی صدا آہ
بھیّا کی طرح قتل کیا بے گناہ
جب کربلا میں آئے تھے تب ریش تھی سیاہ
اب غم سے ہو گئی ہے بالکل سفید آہ
باباکی طرح بھائی مرا سرخرو ہوا
ہے ہے خضاب ریش حسین کا لہو ہوا

۲۹

یہ کون بے کفن ہے تمھارا اے حسین
یہ حضرت رسول کا پیارا اے حسین
یہ جان ہے علی کا سہارا اے حسین
یہ وارث زہرا کا دلارا اے حسین
لو جل رہی ہے اسکے تن پاش پاش پر
جنگل کی خاک پڑتی ہے اڑ اڑ کے لاش پر

۳۰

چادر تو میری چھین لی کس بے حیا نے یان
کفار نے لگائی مری زینت پہ سنان
بھیا ترا عمامہ کہاں اور عبا کہاں
عباس جان تیرا نشان اور وہ بیکسان
مظلوم جان کر نہ کفن کوئی دے گیا
شاہوں کے شاہ تاج ترا کون لے گیا

۳۱

بارِ غم اٹھا کے آئی ہوئی ہیں حرم سوار
زینب جدا ہوئی تن سرور سے ایکبار
سکینہ بھی تڑپتی آئی وہ سرور کی یادگار
چلا رہی ہے بی بی سے یوں عابد بیمار
لوگو سنبھالو دختر شاہ مدینہ کو
غش آگیا ہے لاشۂ عم پر سکینہ کو

۳۲

زینب لب فرات گئی سب کو لیکے ساتھ
دیکھا چچا کی لاش پہ بیٹھی ہے وہ بنات
تن میں ہے سر نہ بازو ہیں چھوٹے ہوئے ہات
ہے ہے بہن پکاری کہ اندھیر ہے کی ذات

بانو پکاری یون فقط یہ آنکھ کھولے گی
عباس کی قسم اسی دو گی تو بولے گی

۳۳

یہ دیکھ کر بگڑ کے ہوئے آزردہ اشقیا
اور شمر بدنہاد تو دوڑا وہ لئے بڑھا
بیکس بلا میں بچی کی بانو نے دی صدا
لو بی بی شمر آتا ہے یہ کیا غضب ہوا

سنتے ہی نام شمر کا وہ کانپنے لگی
کرتا اولٹ کے جلدی سے منھ ڈہانپنے لگی

۳۴

نانا بلا بلا کے پکاریں ہیں بیبیان
عباس کی قسم سے نہیں بولو سکینہ جان
جاتا ہے دم ان کا نام سے بی بی کا کاروان
لرزے یہ بی بیان کہ ہوا تہ و آسمان

آنکھوں کو او سنتے کھول گئے سب پہ نگاہ کی
پھر لاش سے لپٹ گئی اور منھ سے آہ کی

۳۵

سن کر یہ ان کا نام آہ بیان ہوئے وہ جفا
مصروف ہے جو جفا سے ہوئی لاش پر جدا
بس بیٹھ کے زینب کی جانب کربلا
ہے جان جوان شہیدان کربلا

جن مرثیون کے کہنے کی آرزو ہے مجھے
شعبان مین اونکی نظم کی فرصت دے تو مجھے

رباعی

خاکہ فروتنی سے جو خاک ہوا
وہ ہمسر ساکنان افلاک ہوا
مردہ ہے جس پر ایک زندے کا گھمنڈ
مردہ جو ہوا نفس زبون پاک ہوا

رباعی

دل جو مجھو درد و الم سے وہ ہوا جاتا ہے
ہے درد وہ نہیں ہمدم سے بڑھا جاتا ہے
بیدار رہو مین کہ ہنوز آگے کی جانب
منزل پہ قافلہ چلا جاتا ہے

رباعی

گنجینۂ حب شاہ دیں ہے دل میں
گرداسکو لالے مومنیں ہو دل میں
داسکو ہی پیچ و تاب کیوں ہو مشکل
ہاں مثل حباب کچھ نہیں ہے دل میں

رباعی

یا شاہ رسل نائب یزدان تم ہو
شاہد ہے خدا عاشق سبحان تم ہو
کعبہ ایمان ہے مومنوں کا لیکن
کعبہ کی خشت قبلۂ ایمان تم ہو

رباعی

کعبہ ہے حرم مبارک حیدر ہے
طوبیٰ علم مبارک حیدر ہے
دین و دنیا بہشت و کوثر سب کچھ
زیر قدم مبارک حیدر ہے

رباعی

احسان یہ نہیں کہ بزم عزا میں آئے
آئے تو پناہ مصطفیٰ میں آئے
ترکی ہی سے وطن تو تمہاری خاطر
شبیر وطن سے کربلا میں آئے

رباعی

شبیر کو سب خلق صدا روتی ہے
ہر شے ہی جدا جدا روتی ہے
دریا نہ سمجھ یہ ایک قطرۂ اشک
اس ابر کو خاک کربلا روتی ہے

رباعی

روشن ہوا گو حرم علی عمرانی سے
پیدا ہوئے واں پہ فضل ربانی سے
کامل ہوئی قدر پاک سے یوں بیت اللہ
جس طرح سے بیت مصر کنعانی سے

تمام شد

۴۱

اے زمین و فلک نور کی محفل ہے یہ محفل
خورشید ہے یہ آئینہ سکندر کی منزل ہے یہ محفل
روشن ہے یہ جس سے کامل ہے یہ محفل
دریا ہی جب ہے [illegible] قابل ہے یہ محفل

ہر ذرہ چراغ حرم لم یزلی ہے
حقا کہ یہ دربار حسین ابن علی ہے

۴۲

جمع سے کر افتخار جو کہ اثنا عشری بیان ہو
مجلس ہے کس ہوا ہو کہ مین جوہری یہان
جاری ہی ہے جو گر نہ مین نظر ہی ہو
جاری ہو سے کہتا ہو [illegible] مین یہان

جو سورۂ اخلاص کے پڑھنے مین اثر ہے
وہ مرتبۂ ذکر شہ جن و بشر ہے

۴۳

یوسف ہیں جو خدا جسکے یہ بازار ہے اسکا
دریا ہے یہ چشمہ یہ دربار ہے اسکا
کیون زرد ہے جو خورشید یہ بیمار ہے اسکا
لاغر ہے مہ نو یہ عزادار ہے اسکا

جلوہ ہے یہ سب ماتم شاہ شہدا کا
دربار ہے یہ مالک محشر کا خدا کا

۴۵

آئینہ ہو دیکھو صفت ماتم کی صفائی
عنبر ہو مقابل تو کرے جس سے نہ آئی
اک دن یہ چلا عنبر [illegible] نہ پائی
اس بزم نے تو قدر [illegible] اندر دکھائی

آئینہ کا کیا تھا منہ یہ صفا لائے کہان سے
فردوس کا چہرہ نظر آتا ہے یہان سے

۴۴

چادر ہے زمین فرش عزا عرش علا ہے
دروازہ ہے باب جنتی کا یہ کھلا ہے
ہر ایک گرنہ عقبیٰ کی میزان میں تلا ہے
زینب ہے عوض معجزہ [illegible] کھلا ہے

بیتے ہی روا ہوتی ہے نادار کی حاجت
بے زر کو نہین تربت سرور دینار کی حاجت

۴۶

ماتم کا مرقع ہے کہ زیبائش ہے مجلس
یہ داغ ہے کہ سینہ [illegible] ہے مجلس
جنت کی ناظر [illegible] ہے مجلس
زینب [illegible] ہوئی ہے مجلس

حیدر کو قلق فاطمہ کو نوحہ گری ہے
کیا خون مین تصویر پیمبر کی بھری ہے

۷

یہ کون جوان ہے کہ جسے روتی ہے جوانی
کس آن اوٹھا ہے یہ پیاسا جو گرا آہ یہ پانی
کیون خیمے سے خیمہ مین ہے اور دریا کی روانی
کیا خوب حسین دو با ہے کوئی کا یوسف ثانی

کنعانِ شہادت کا حسین کون ہے ایسا
خورشید لقا ماہ جبین کون ہے ایسا

۸

اٹھارہ ہوئین سال ابھی جو ہین یہ پیاسا یہ کیا ہے
اس عمر کا سب کو مین سا یا ہوا ہے
بیکس ہے کا کس سے جو سینہ نکلا ہے
پھل ہے یہ نکلا ہے یہ بار صبا ہے
تنق سینہ

کیون پھولون کے عمامے گرے خاک پہ ہے ہے
سہرا نہ بندھا کس سر پاک پہ ہے ہے

۹

سرتاجِ مغفل لالہ دہن بزم سخن کسی
سرو قد زیبا ہیں ان ہین جو حضور آہ یہ فغان کسی
سہرا کے ہے ہے یہ گریہ یہ شہرہ کہان کسی
چھوٹا ہے یہ نازنین کہ سینہ جوانی

مرنا تو ہے برحق سبھی اک روز مرین گے
لیکن یہ شباب اور یہ اجل یاد کرین گے

۱۰

کیون بار بار کرتا ہے یہ آہ کے دل ہو گیا پارا
زخمی یہ بیان سے کسی گل رو نازنین صد پارا
مارا گیا یہ بہانہ ادہ صبر اور نہ ہارا
ارمان جو نہ ہے پیار سے ارمان سہارا

ہے کاش غلام ہونگا یہ ارمان نکل جائے
ہے ہے علی اکبر کہین اور جان نکل جائے

۱۱

یہ عمر جو مرگ جوانانہ ارے ہے
جانبازی ہے انکی جو غرور انکا نہ ارے ہے
دل جلتے ہین تب ہین یہ روانہ ارے ہے
مان باپ کی ہے کس جو بہانہ ارے ہے

ہمسن ہین جو زہرا کے تو ہمشکل نبی ہین
حیدر کے جوانون مین جوان مرگ یہی ہین

۱۲

یہ دودھ کا حسینان ہی جو چمن بیدا
یہ خاک ان رخسار ان نعلین کا سویدا
سبزہ جوانی کا لالہ رخ سے پیدا
ادی عید کا حوض سرچ وہی ہویدا

گلشن مین مگر آہ نہ پھولے نہ پھلے ہین
آمد ہے جوانی کی یہ دنیا سے چلے ہین

۱۱

حق دوست ہین حق کی قسم ہین حق کے طلبگار
ناکس ہین جو دنیا کا طلبگار ہے نہ ہووا نبار
اکبر نے کہا حق ہے کہ کیدہ ہے ان سے ابرار
بابا ہے تمہاری طرفدار نے حق کے طرفدار

اب لال لہو مین جو ہر اک دُرِّ نجف ہے
یہ کہتے ہین کچھ غم نہین حق اپنی طرف ہے

۱۲

آواز سن کے کسطرح نہین دو دھائے کے تو ہین
نالے سنکے سب ہین جو ہو نہو کے دوڑے ہین
مولا کے سر خمیہ مین بہتر سے دوڑے ہین
انہونی حرم بہن حرم وداع کے اٹھ دوڑے ہین
بنتکلی بی بابا

عباسؑ کے ماتم کو تو موقوف کیا ہے
اس چاند کو ہالے نے کیطرح گھیر لیا ہے

۱۳

کھانے کی تمنا ہے نہ پانی کی تمنا
نے سلطنت عالم فانی کی تمنا
پھر کیا ہے فقط مرگ جوانی کی تمنا
بچپن سے ہے یا احمد ثانی کی تمنا

نیزہ جگر پاک سے جس آن نکالا
بولے کہ خدا نے میرا ارمان نکالا

۱۴

چاروں طرف اکبر کی جو تنہا کا ہے ارمان
سنکر یہ گری چھاتی پہ بیکوں کے ہے ارمان
لاتی ہو مصلا کو پہ انگا کو نہین قرآن
دیکھو یہ بیاہی جن سے ہین دل پہ ہزار ان

چھائے یہ بیابان کی جو گرد پڑی ہے
چھوٹی بہن آئینہ لئے آگے کھڑی ہے

۱۵

اکبر سے ہے مصیبت بھی نمایان بھی عیان ہے
بیکسی ہی آن بھی شجاعت بھی تجمل بھی عیان ہے
ہمین زاہد عنیمت بھی بچکل بھی عیان ہے
دانم ہے تمنا بھی بتا بھی ہی عیان ہے
ملکی ہین عجلت بھی عیان ہے

جلدی کا سبب شوق حضوری خدا ہے
وقفہ کی جہت الفت شاہ شہدا ہے

۱۶

سر کہتے ہین یہ بابا کی صفین دیکھ کے برہم
سنکر یہ جو شبیہ نبی نے نہ سنبھالے بھی ہین سر خم
خالی ہوا جو خیمہ نعرہ سے ہوا آئینہ ہین گم
عباس کی مردی نہ نا شمشیر کا ہے کم

حیران ہین کہ دربار پدر ہو گیا خالی ؛
رن بھر گیا گھر والون سے گھر ہو گیا خالی ؛

۱۹
سنتی تھیں کنیزون کی زبانی یہ گل اندام
ہم فرش بچھا دین کہ کوئی دم کرے آرام
کہتی ہین نظر تو نہ آئیگا [illegible] کا
تنہا ہو جو اب بیچ علی و فاطمہ کا نام

نیند آج کی کھوئینگے تو آرام نہ لے گا
اب قبر مین سوئینگے تو آرام ملے گا

۲۰
سب کی یہ ہے رائے کہ بات پھر اٹھاتی ہے بانو
ماتم کے تصور سے تو گھبراتی ہے بانو
اٹھنے کی نہین تاب جو گھبراتی ہے بانو
[illegible] جاتی ہے بانو

اک ہاتھ کلیجہ پہ دھرے ایک جبین پر
آنکھونکو جھکائے ہوئے بیٹھی ہے زمین پر

۲۱
سب کی یہ گذارش ہے کہ آنکھون سے ہین جاری
اٹھتی ہو کہ کیون بیٹھی ہو بیتابی مین زاری
[illegible] نہین ہے ہماری
[illegible] دلہن بھی تمھاری

کیا دیکھ کے دل خوش مرا ہوتا ہے مین صدقے
پہلو مین بہو گود مین پوتا ہے مین صدقے

۲۲
زینب نہین بابا نہین [illegible] بہن ہے
[illegible] عباس نہین ہے
[illegible] نہین ہے
[illegible] بہن ہے

ہان میری تسلی کے یہان طور تو سب ہین
اک تم نہ ہوئے تو نہ ہوئے اور تو سب ہین

۲۳
اللہ [illegible] صدا ہو
[illegible] عصا ہو
[illegible] اور نہین [illegible] قضا ہو
ارشاد [illegible] ناحق نہ خفا ہو

ہان کرتی ہون واری نہ نہین کرتی ہون واری
نازک ہی مزاج آپکا مین ڈرتی ہون واری

۲۴
[illegible] تو غضب ہے
[illegible] تو غضب ہے
[illegible] تو غضب ہے
[illegible] تو غضب ہے

مرجائیگی جب ماں تو بہت یاد کرو گے
سچ کہیو پھوپی سے بھی یہ ارشاد کرو گے

بند ۲۵ رخصت تو بھلا مانگی یہ ارزو تمہین ایا فرزند کا کوئی بھی پھل بر سی بار ان نہین ایا بچپن کے جو دن تھے وہ بچپن ہی مین نہ بجو بردلایا انصاف کرو بیاہ کیا دولہا بنایا	بند ۲۶ کافی کی زری کی جاوہ جوانی نہ ملے گا دل مانع ہے کیونکر وہ جوانی نہ ملے گا دنیا مین یہ ہمی کیا جائے جوانی نہ ملے گا بیمار اجل ہو تو ادھر نانی نہ ملے گا
ہشیار ہو فہمیدہ ہو سنجیدہ ہو پیارے بیجا مین اگر کہتی ہون رنجیدہ ہو پیارے	انصاف نہ دو ہاتھ سے ہمشکل نبی ہو دیکھو کہین مجھسے نہ کوئی بے ادبی ہو ٭
بند ۲۷ سنجل ہو کے ملا ہے کوئی ایسے ہی گلفام بہو نہین ان کو بچا دین بیاہا ہو وہ آرام تم تو ہو شہ جہان چمن شاہ جو تھن پر ہا کام کیا آپ بین ہی بیاہ سا زیا نہین ان کا نام	بند ۲۸ کیا بیاہ کی غرض ہے کہ تن کا اور بسر کیا اب بھی تو ہین کچھ بھی مین پھر کیا دنیا مین ہیں ارمان ار عشق بسر کیا ہم تو نہین بیاہ مین سچ بیاہ مین کیا
موسم ترے پھلنے کا اب آیا ہی مین صدقے قسمت مین میری پھل ہی نہ سایا ہے مین صدقے	کیا آپنے تقدیر کو پھرتے نہین دیکھا بجلی کو کسی باغ پہ گرتے نہین دیکھا
بند ۲۹ زینب نے بہا اونکو جو اسے کہا ہے بیٹے نہین زینب کے عوض تیر دیا ہے زہرا کے چمن مین یہ زعبون نے لوٹ لیا ہے کیا نیک ہوا ظلم کی نیتون نے کیا ہے	بند ۳۰ اللہ اکبر کا بھی کہہ رہے ہین موجود تمہین جو حسن قبلہ و دین کعبہ مقصود سجادہ حسن ابا تو جو مرتضیٰ معبود ٭ دیکھا نہ اعمر کی نصرت سے افزود افزون عمر
یان سوگ ہے میدان مین سادات کشی ہے آگے جو خوشی آپکی وہ میری خوشی ہے	یہ دو نوجہان مین تمہین ممتاز کرینگے وہ بولی کہ اور آپ کہا پیارے مرینگے

۳۱

سمجھا بانو نے کہیں کو ہوا اب کا نہ آیا
منہ دیکھ کے بیٹے نے فرزند کا سر اپنا جھکایا
دروازے سے چھوڑا علی اکبر نے بنگلا
آواز یہ بچا لائے یہ بادر کو سنایا

ملبوس بدلوا دو نہ تکلیف اگر ہو ؞
ہے شرط نہ لیکن پھوپی اماں کو خبر ہو

۳۲

وہ بولین نہ شکل ہی نہ یہ رفتار ہماری
بیتاب وہی کرتی ہین بہن جیسی تمہاری
اٹھے ہین حضور آپ سکینہ ہے بیچاری
وہ بین بھی چلین آپ کی ڈیوڑھی پہ سواری

چھپ کر پھوپی زینب سے کہان جاتے ہو بھائی
سب کنبہ کو کسواسطے رلواتے ہو بھائی

۳۳

بولے علی اکبر نہیں کہہ آئے ہین پھوپی سے
بیزار ہے پوچھی ہوئی کیون شکل بنی ہے
بتلاؤ تو کیا حال ہے کہان بنت علی ہے
وہ بولی کہ چھپا جائے مجھ سے مرا جی

کہہ آئی ہین اون سے کہین جاتے ہین بھائی
امان کو بڑی دیر سے رلواتے ہین بھائی

۳۴

بانکا ہو دو ابرو پہ تیوری زینب غمناک
ہے کستہ ابرو بیکے بالان پہ کھلی چاک
براہ تھے یہ کبھی بھی گفتار پہ ارکان
غصہ سے پڑھی عشق میں بیٹھی ہین

کہتے تھے حرم غیظ مین یہ بنت علی ہے
یا فاطمہ اب عرش ہلانے کو چلی ہے

۳۵

اکبر نے کہا بس کہ یہ کہنی نہیں زبان سے
اے عون دکھین نہین لاؤ نہین کہان سے
جلدی گیا چھپ کے سمجھ کے چلتا جان سے
زینب ... جھپ کے ... زبان سے

کیا جان سے دم بھرتی تھی ہمشکل نبی کا
کہنے کی باتین ہین نہین کوئی کسی کا

۳۶

بانو نے کہا کہ نہین اکبر جرار
جو چاہتی ہین زینب کہ مرے نیزہ بردار
حضرت جلال نے مروان سے ہین اتار
واری مین ضیاء نے سرکار بھی انکار

سیدانیان بھی دیکھ کے آمد کو ڈری ہین ؞
خالی یہ لرزتا نہین غصہ مین بھری ہین ؞

۳۷

بانو سے کہا زینب بیکس نے بہ رقت
دیکھا بی بی محبوب یہ کیا سب کی کرامت
جیتے بھی ہین اکبر نہین جو انکی ہے ہمت
اللہ مبارک کرے اب ہمکو یہ چاہت

تم والدہ انکی ہو پدر سرور دین ہین
یہ آج کھلا ہم کوئی اکبر کے نہین ہین

۳۸

جو بات ہو سچ اسکا اثر آن کیا ہی
قابل مرے اکبر کی یہ رونا کی عزا ہی
مین نے ابھی دیکھا ہے کہ منہ یہ بلا ہے
یہ ہے جو مین نازون کا محبوب جدا ہے

کیون ہات سے میری انھین وسواس آئے
اکبر کو قسم دو کہ میرے پاس نہ آئے

۳۹

پھر رو کے نکلی یہ شہ بانو کے منہ سے زینب نے پکارا
انگلی نبی سے لٹے بیٹے سے جگر کے مری غمخوار
میری بچی بی بی ان کی اکبر سے سرداری
من بیٹون عالم اکیلا ہین

ہم جانتے ہین تم ہمین چاہو کہ نہ چاہو
اللہ اب اک بات پہ بچے سے خفا ہو

۴۰

ارمان شب عقد کے جو دل مین ہو نکالو
مہندی تو یہ لائے ہو اجی ہاتھ پہ ڈالو
ان بیٹی ہوئی جاؤ انکو گلے لگالو
زینب کی دعا کرکے زینب کی دعا لو

مین پیار نہین کرتی مین قربان نہین ہوتی
جاؤ مین تمہاری پھوپھی اماں نہین ہوتی

۴۱

جیتی رہین بی بی وہ ہین جو تھین مقدر تمہاری
بن کا ہے کو ہوتا ہے کے پیارے تمہاری
جاؤ نہ سواری ابھی آئے بہ نیاز تمہاری
اٹھاوے یہ بیکس کی ہون بلا تمہاری

کس سے کہون کیا خون جگر پیتی ہون ہے ہے
دلبر تو چھری پھر گئی اور جیتی ہون ہے ہے

۴۲

زینب سے بہت ہوا اکبر سے جھگڑا
نے ہین نہ شہزادی کے منا
سب نے یہ مطلب دل اپنا سنا
زینب نے کہا لو وہی منہ پھیر آیا

مین سمجھی تھی ناشاد کو اب شاد کرو گے
سچ سچ علی اکبر مجھے برباد کرو گے

بند ۴۲

بن تیغ بیٹے سے گٹھنے پچھاڑا دیکھا کیون گئی
چپن نہین بیکس تھی وہ دکھلا دیکھیکون گئی
ابن علی یہ باران بلا دیکھ سکیون گئی
ابن نہ بیٹے سے گود دکھلا دیکھیکون

آنسو میرے پونچھے تھے تو رلوانے کی خاطر
کیون لال یہ ملنا تھا بچھڑ جانے کی خاطر

بند ۴۳

لشکر سے بہن آئی تھی بھائی کو رو دیکھ
فاتح مین بیکسی کے پیا سے بھائی کو دیکھ
تنہا بیابان مین بیکس لڑنے کو دیکھ
حیران نہیں میدان جانے کو دیکھ

جو دم ہے غنیمت ہے کچھ اب حال نہین ہے
روکا جو مجھے فاطمہ کا لال نہین ہے

بند ۴۴

اکبر نے کہا آپ کی الفت سے مین قربان
اب چند دم پیری سہہ نہ سکو تکلیف پھوپی جان
اب غم کا مرقع ہے وہ دکھلاؤ نگا ارمان
ابن بہن بھی ہو کے چہرہ جاؤ ارا ارمان

فرمایا مرقع کہان اے ماہ جبین ہے
کی عرض پس پشت خیام شہ دین ہے

بند ۴۵

پھر دیکھیں بیکاری کہ وہ پیاس کی جا آئی
ابن تو وہ رکو سلوار روا حل آئی
زینب کی تھی بانو یہ کہہ کر آئی لائی
میدان مین آکر جو یہ مرنے پائی

پھاڑا علی اکبر نے گریبان قبا کا
اور نوحہ کیا ہائے چچا ہائے چچا کا

بند ۴۶

بیٹھ کے سر جھکا کے سنا تابیاب اٹھائی
رودن جو ادو جو زینب بالا سے بھی آئی
دیکھا کہ سر جھکا بیٹے روتے ہین بھائی
بانو خستہ جگر آئی کرا اٹھ کے وہ پائی

اس غم کے مرقع کے مین قربان یہی ہے
رو کر کہا اکبر نے پھوپی جان یہی ہے

بند ۴۷

عمامہ سے گیسو نکل کے پیچ مین ڈالا
جوشن نبی کا وہ تھا قد بالا پہ دوبالا
نیمچہ لگا کے پٹکا اطراف دو جا ڈالا
اس دو دو مین چہرہ پہ جانا بالا

عقدہ یہ کھلا باندھنے سے تیغ و سپر کے
اک برج مین جلوے ہین ہلال اور قمر کے

۴۹

[illegible]

لے لیکے بلائیں جو حرم غش ہوئے ہٹ کے
پھر موت بھی رونے لگی دامن سے لپٹ کے

۵۰

[illegible]

حضرت نے جو پوچھا کہ فدا ہوتے ہو ہم پر
فرزند نے سر رکھ دیا بابا کے قدم پر

۵۱

[illegible]

لی جان مرے قافلہ والوں کی سفر میں
تصویر نبی کی بھی نہ چھوڑی مرے گھر میں

۵۲

[illegible]

گر درد دیا ہے تو تحمل بھی دیا ہے
مالک مرے جو تو نے کیا خوب کیا ہے

۵۳

[illegible]

بعد ان کے نہ آنکھیں نہ زیارت ہے نبی کی
اب موت ہی بہتر ہے حسین ابن علی کی

۵۴

[illegible]

آئے سوئے اصطبل جناب علی اکبر
خود لائی اجل کھینچ کے عقاب علی اکبر

۵۵
تنہا اُدھر سے جلوہ جو کیا خانۂ زین پر
آوازہ کسا [illegible] ماہِ مبین پر
[illegible] قدم ناز سے رکھا نہ زمین پر
[illegible] نقش چھپا عرشِ برین پر
پلکون سے لیا پنجہ مین شہبازِ قضا کو
نعلون کے شکنجے مین کیا قید ہوا کو

۵۶
آمد جو ہوئی مطلعِ جلوہ فگن دامنِ زین پر
پھر زین سے آوازہ کسا ماہِ مبین پر
زین سے قدم ناز سے رکھا نہ زمین پر
[illegible] عرشِ برین پر
یکتا تھے دو رہوار جہان اور جنان مین
جنت مین براقِ نبوی اور یہ جہان مین

۵۷
وہ جست تھا یا ابلقِ [illegible] زبان
[illegible] جہان
جادو تھا [illegible] بھی چال
[illegible]
قوت کی طبیعت تھی دلیری کا جگر تھا
عزت کا بدن فہم کا دل عقل کا سر تھا

۵۸
تن [illegible] جب آئے
[illegible] جب آئے
[illegible] آئے
[illegible] نظر آئے
تھا وہم کہ خالی شہ بیکس کا پرا ہے
گھر شیرِ خدا کا ابھی شیرون سے بھرا ہے

۵۹
تھا [illegible] تیغ کو [illegible] گھر کا
بیتاب کیا عمر عدو سے [illegible]
زینب نے صدا دی [illegible] مر کا
[illegible] ابھی یار و برادر کا
چھپنے کا تصور جو کیا عرش نے جی مین
کرسی نے کہا سایۂ ہمشکل نبی مین

۶۰
[illegible] لاہوت و ناسوت
[illegible]
[illegible]
[illegible]
محمود جو کیا روئے درخشان کی چمک نے
بالائے زمین ٹیک دئیے ہات فلک نے

۶۱

رخسار سے کاوش سے نے ہیں پر جبین آئی
بس غرق عرق ہو گیا وہ جھلکا ان آئی
جب ہے عجیب آب پسینے نے وہ دکھائی
ان قطرون نے میان آئینہ گشا نشر من چھپائی

یہ قدر عرق کی نہ کسی رو سے بڑھی تھی
شبنم کبھی خورشید کے منھ پر نہ چڑھی تھی

۶۲

داغ کف موسیٰ ید بیضا کیا ہے
ایوب نو اُس آسمان زمین اچھا کیا ہے
عیسیٰ نے زمین پہ اسے بچا کیا ہے
ان نے دو نے الله کیا ہے

ہم وہ ہیں کہ ہستی کی سدا سیر کرینگے
دیکھیں گے مزا موت کا بھی اور نہ مرینگے

۶۴

بادل کا عرق پاک کیا اور بجلی نے ہارے
معراج سے نیچے وہ در نیر سے تارے
سبحان رب عجب سے ارنی ہنس کو پکارے
لحن دلفروز رب نے ہو آگاہ وہ ہمارے

اللہ کے بندے ہیں ہم اللہ نہیں ہیں
بندے ہیں مگر اسطرح کے واللہ نہیں ہیں

۶۵

نقصان نہ حکمت کی سند لائے ہیں
عیسیٰ نے نبی کبھی مسیحا لائے ہیں
ایوب کی صد شکیبائی سے لائے ہیں
جو ہیں سلیمان نہیں وہ بات لائے ہیں

ہم بندوں سے صانع نے کمال اپنا دکھایا
حلم اپنا وقار اپنا جلال اپنا دکھایا

۶۶

ہیں بندۂ معبود بہ ہمسر نہیں رکھتے
ہم سے کہا دنیا ہے ہمیں بستر نہیں رکھتے
جو دست کشادہ ہیں ہمیں زر نہیں رکھتے
ہمکو یہ ہمر خفیہ بے سر نہیں رکھتے

یہ اور یہ کھلا ہے کہ جو خاصان خدا ہیں
ہر بند کے ہم نام خدا عقدہ کشا ہیں

۶۷

احکام نہ بدلا ہو ہیں اور ایسے اور
اعمال کی نمود اور ہے اور جھلکا ظہور اور
نمرود کی آگ اور ہے اور آتش طور اور
بجنگ ہے ہیں گل اور ہیں ریحان اور

سمجھو تو سہی تم کہ بشر کیا ہے ملک کیا
بت کیا ہے خدا کیا ہے زمین کیا ہے فلک کیا

۶۷

دولت کو کوئی صنم ایمان نہیں ہوتا
جاہل عصا موسیٰ کی عمران نہیں ہوتا
بیٹھے جو ہما بیٹھی وہ سلیمان نہیں ہوتا
آئینہ اگر اسکندر دوران نہیں ہوتا

لاکھ اوج ہو پشہ کا ہما ہو نہیں سکتا
بت سجدۂ کافر سے خدا ہو نہیں سکتا

۶۸

غضب ہے اگر اب بھی نہ ہو بیدار دین
حکم عمل کا ہے سر سے بیدار دین
ہر روز بہ ہے سر نتیجہ بیدار دین
ہے کیا ہی زبان سے سر تقدیر بیدار دین

اوٹھے ہوئے طوفانکو ہٹا دیں تو وہ گر جائے
آئے ہوئے محشر کا جو منھ پھیریں تو پھر جائے

۶۹

کیوں انکی جناب اُنسے سمجھتے ہیں بیکار
کمتر ہیں نبی سے وہ سرِ دین کے ابرار
سرکش ہیں جنہیں ہوا بیعت کا سروکار
ہیں صاحب زبان کہ ہیں سرکا جفا کار

قابل یہ امامت کے ہیں قائل ہیں گردو
قرآن کی آیت سے حدیثوں سے خبر دو

۷۰

بندوں نے بنایا ہے جسے کیوں وہ خدا ہی
نادانی خلقت ہی یہ نہیں عقل رسا ہے
جو جنکی طرح اسکے امر و در ہے
جو خلق کی جانب سے ہو وہ پیشوا نہیں ہے

دم ایسے اماموں کی جو طاعت کا بھرو تم
بت کے بھی خدا ہونیکا اقرار کرو تم

۷۱

خاموش ہیں ہم سب کہ نہ جانے دین ہے
سمجھیں جو پہنچے وہ کا ہے زرین ہے
اب کہنے سے اب بھٹکے یقین ہے
سب کی سمجھ بھٹکتی ہو وہ نے جبین ہے

سمجھو تو عدالت کیلئے رب غنی ہے
گر آج قیامت نہیں فردا شدنی ہے

۷۲

آئے ہیں زیارت کو ہماری
قرآن ہیں جو وہ صورت کو ہماری
ابن عمر ہیں نانا کی امت کو ہماری
ہیں حیدر کرار نصرت کو ہماری

بانو کا جگر جان حسین اور نہیں ہے
اکبر سا نجیب الطرفین اور نہیں ہے

۲۰۱

اوڑھی مری ماں نے [illegible] زینب
بازو میں مری [illegible] زینب
[illegible]
[illegible]

مکہ کے مدینہ کے جو آقا انکا شرف ہوں
زینب کا غلام اور میں بانو کا خلف ہوں

۲۰۲

سینے پہ [illegible] میں سواری
[illegible] جو تھی سواری
بابا نے یہ ارمان کہا [illegible] باری
[illegible]

فرمودۂ محبوب خدا ہوئیگا بیٹا
کل بلوئیں سر میرا کھلا ہوئیگا بیٹا

۲۰۳

[illegible] زینب کا بھلانا
[illegible] دکھانا
[illegible]
[illegible]

جب لوٹیو سرکار پیمبر کے خلف کی
لینا نہ ردا بنت شہنشاہ نجف کی

۲۰۴

[illegible] کو پکارا
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اس دیو کو پھر اپنی سپہ رونے عطا کی
اکبر کے لیئے روح سلیمان نے دعا کی

۲۰۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

واری گئی تم آل پیمبر کے شرف ہو
سب کنبے کے اقبال ہو سب گھر کے شرف ہو

۲۰۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تبر نگ نئے رنگ سے موزیکا بڑھا تھا
طاؤس پہ بل کھاتا ہوا سانپ چڑھا تھا

۷۹

ہر نیزہ وہ لے سے زمین مین بہت اوس نجس کی
ہلچین پہ یعنی اوسکو ملی رب جہت سی
چھپین عجب نکل تھی اوس سر آرزو کی
سب نیزون مین اک نقطے کے زیر و زبر بکی
بھر کان پہ توسن کے رکھا نیزہ ہلا کر
یا لیس کمان کو کیا پیکان سے ملا کر

۸۰

اس نیزہ سے بیمہر کے زیادہ وہ کمینہ
جا را آئینہ ٹھکر سے ہوا زخمی ہوا سینہ
نیزہ جو لگا سینہ مین دل تھا نہ کمینہ
یہ ناسیخ جز انہ کا وہ کافر کا خزینہ
سرکا تو دبے پاؤن سرہانے اجل آئی
دو ہات سنان پشت سے باہر نکل آئی

۸۱

وہ نیزہ یہ بے خوف کہ نیزہ سرکنا نہ لگا
بہ چھوڑ ان پلک اوسکے چھلے کہ عجب نیزہ رکھا
لا مثنہ سرعت سے یعین و سمجھ لگے آیا
اور وہ سنان پشت مین پھٹکا نہ بنا
ڈھالو مین ہر ایک خوف سے منھ ڈھانک رہا ہے
اژدر درۂ کوہ سے وہ جھانک رہا ہے

۸۲

بازیگرون مین طارق عمر سحر آیا
جاے سے الا ہوئے تیر نظر آیا
حیرت کا مرقع وہ سر سم نظر آیا
پانی زمین سے الم بین ہلال نظر آیا
تیر انکا ہوا زیب کمان جنگ کی تو مین
روشن تھا کہ اک شمع ہے طاق مہ نو مین

۸۳

مجبور ہوا خوف صد انکا تو طالب سے کے وہ پیچ
قربان زرہ ہو مین شمع نیزے ولے پیزہ
لالا یہ جو بنا مدے عدو کا تن مرد
لے نیزہ کی ہمسر کو دل پہ آسمان بکھرے
مجبور زرہ سے نہ سر مو ہوا پیکان
دل مین ستم آرا کے ترازو ہوا پیکان

۸۴

ہر چند نہ تھی ہکی ان نیزہ سے جوشن تینج تر ہائے
جب رحلہ چھپا کیا اس تیز فضا نے
اور وقت کی سرعت ملک الموت ہی بچا
منہ موڑ کے بانہ پر لبیک نہ مانے
جان اوسکی تن زشت سے منھ موڑ کے بھاگی
حسرت دل ناپاک کی جی چھوڑ کے بھاگی

۹۰۵
طلحہ لگا ترن سے پھر انسب سے جو اترا
ہر غضب بالتن ہی زہر سے نظر آیا
ہر سو سے تیر بیاں سے سر بطن اب نہ ٹھہرا
ہر سر کی گردن سے گرنے لگا بے وجہ لٹکا

چھٹ جائیں رکابیں نہ اگر پائے لعین سے
اغلب تھا کہ رہوار بھی اوٹھ آئے زمین سے

۹۰۶
چلتے ہیں زمین میں کبھی پاؤن گرد و بھی آیا
نعرہ کی گردن نے سے باختہ سر آیا
سر برج بنا جب جھکے نیچے سے دکھایا
جنگل میں بھنور زلزلہ جو بیچ آ گیا

گر شرط نہ تھا طلحہ ناپاک ہوا پر
یہ کوزہ گر چرخ کا تھا چاک ہوا پر

۹۰۷
جو پشت مبارک سے چلا دو سکو چھوڑا
گھوڑے سے گرے لڑکے یا بے ہوا گھوڑا
تن جل کیا باری کا ہوا گر سر جو گھوڑا
تن تند سے دو لاکھ جان سے سر توڑا

تکبیر کہی دلبر شاہ مدنی نے ÷
فی النار کیا ناریوں کو پنجتنی نے ÷

۹۰۸
بیدار کے صف جنگ کی صف کرنے آیا
مصرع ہزار بار زمین پر آیا
تھا اور کا سر نیزہ پیکان نے آیا
سب ہوا جان نہ زبان آیا

خالی ہوا رعب خلف شاہ زمان سے
سر عقل سے رخ رنگ سے دل تاب و توان سے

۹۰۹
پانی نے اور آگ نے تلوار کو سونپا
اور خاک نے ضرب ہوا سر کو سونپا
اس زرہ پیکان نے سر باد کو سونپا
جسم ہوا نے سر کو سونپا

چار اوسکے عناصر تو گئے چار طرف کو
کی فتح نے تسلیم دو عالم کے شرف کو

۹۱۰
مصرع ہوا اور دو نیم مطلع اسلام
ٹکڑا اور نیچی تقطیع ہوا جسم
جیسا ن نے کہ مصرع سے بے بانفس و مصرعہ
زانو نے کیا نظم زمین کا بے بنیاد

کیا میانین شمشیر کے نقرے کو کل آئے
لو مصرعہ موزون سے وہ معنی نکل آئے

۹۱

دل تیغ کا بارہ کیا اس خضر دوران نے
ظاہر کیا زمین میں ظہور آب رواں نے
کی آرزوئے غوطہ زنی ہر رگ جان نے
پیاسا جو تھا ہر ایک کہا امن و امان نے

وہ میان سے شمشیر شجاعت نکل آئی
زائچے سے جنگ کی ساعت نکل آئی

۹۲

جوہر تو بھرا اس میں ہر لخت جگری کا
پایا وہ فالق میں اثر ہاتھ نبی کا
یوں ذوالفقار تیغ سے اک ایک نبی کا
جس طرح نہ بسی سے اک راہ نبی کا

یون کفر ملا فوج سے قمر جیسے شمر سے
باطل سے جدا حق ہوا حر جیسے عمر سے

۹۳

مصرع سے مصرع ہوا شمشیر اجل کا
ہر بیت کو کاٹا در تن بدن ہوگیا اہل کا
قامت جو برابر تھا بدن دو دو دل کا
اس بیت کی تھی مصرع وہ بناہ جدا بل کا

سالم نہ دل و دیدۂ ملعون نظر آیا
ہر بیت مین اس تیغ کا مضمون نظر آیا

۹۴

کرتی تھی کبھی کاٹ کبھی آن میں میدان
کھیلو تیغ سے وہ پر رہے ہیں یہ گمان
اب یہ ہیجان جوہر نہ شجاعت کے کہان ہان
مردانہ بڑھے ہم تو کہتے یہ نمیرے مردان

روباہوں کو بڑھتے ہوئے اس شیر نے روکا
اڈا ہوا طوفان دم شمشیر نے روکا

۹۵

تلوار سے جو سر کوئی جدی نول کا
لاکھون میں نہ تھا ... جو سر ... بکار
اب دو حصے تیغ سے تھے جو ہو گئے کا
جا ہر ایک بدن میں لاکھوں زمین عاجز ہو گیا

یہ سنکے عرق ناصیہ فوج پر آیا ۔
ہر قطرہ سمندر کی طرح موج پہ آیا ۔

۹۶

تیغ کو کری کی ہر سر ... نہ ... کہ
رو کو کیا ہر ایک در ... بر ...
دل ہیں یوں مین ... کہتی بازو ...
بجلی کی طرح ...

عامل بھی نہ آسیب کو یون سر سے اتارے
جسطرح سر اس تیغ نے پیکر سے اتارے

۹۷

وہ کر کے سپر پار ایک [illegible] چمکی
سینہ میں در آئی دل صفدر پہ چمکی
[illegible] سینہ پہ چمکی
بجلی کی طرح [illegible]

بھڑکا دیا شعلوں کی طرح آگ لگا کے
فی النار کیا ناریوں کے تن کو جلا کے

۹۸

جھپٹی جو [illegible] سے بچ رہے
اعدا کی زرہ اور [illegible] سے بچ رہے
[illegible] سے بچ رہے
صف [illegible] سے بچ رہے

آرام ملے خاک وہ مردود خدا تھے
آرام کے بھی لفظ کے سب حرف جدا تھے

۹۹

[illegible] زنہار
[illegible] بھی
[illegible] بھی [illegible]
[illegible]

سرکار الٰہی سے برش کے یہ صلے تھے
نو پارچے افلاک کے خلعت میں ملے تھے

۱۰۰

[illegible]
[illegible] کیا پار
[illegible]
[illegible] کر دیا ایک بار

دو حصہ سن و سال کیے اہل ہوس کے
جو تیس برس کے تھے ہوئے ساٹھ برس کے

۱۰۱

[illegible] صمصام برس پڑی
[illegible] برس پڑی
[illegible] برس پڑی
[illegible] اسلام [illegible] برس پڑی

مقتل میں یہ حالت ہوئی بیداد گروں کی
پڑنے لگی بوچھار جہنم میں سروں کی

۱۰۲

برسی جو یہ صمصام [illegible]
تلوار سے پانی [illegible] فاتحہ خوانی
مقتل میں عوض خون کے [illegible] لگا پانی
اللہ رے صمصام [illegible] کی روانی

بھاری تھے زرہ پوش اگر وہ بھی بہے تھے
آب دم شمشیر میں سر پیرتے تھے

۱۰۵

جب تیغ نے سر نخل کی جانب اپنا اٹھایا
دریا نے بھی پیٹ سے سر اپنا اٹھایا
طوفان ہوا ابر نے پردہ جو چھپا اپنا اٹھایا
سیمرغ نے سر اپنا اٹھایا

انگڑائیو نمین ہات کھنچے پیر و جوان کے
پر ڈوبنے کے وقت کھلے طائر جان کے

۱۰۶

گرنے سے یہ برچھی کی برآب رواں تھی
خود وہ دن سے بہا چمن نیلوفری تھی
تھی غرق بجون تیغ پہ تیزاب بھری تھی
زینب کی صفائی بھی گرا کر عیار ہری تھی

دریا سے اوٹھی خون بہا کردہ عدو کا
پانی سے نہ پھیلا کوئی دھبہ بھی لہو کا

۱۰۷

اس تیغ جری سے جو ہٹا علقمہ کا گھاٹ
بولی یہ نجف سے بھی نا پاٹ
کیا تیغ تھی کیا بادل کا پاٹ
کفن کا ہاٹ

جو رنگ تھا مرجان کا وہ موتی کو دیا تھا
دریا کا لہو پانی تمام ایک کیا تھا

۱۰۸

جرات یہ سر ایک یہ آر گئی یہ پکارا
کان تھر تھرا گئے بنی کا او سے غطارا
تلوار کہا ایک آلودہ ہوا
سے دل پکارا

اتنا تو کہا کیون یہی احسان کا صلا تھا
پھر بند تھی آنکھ اور گل زخم کھلا تھا

۱۰۹

سب تار یون نکو ٹوٹے کہ دریا میں آگ لگا
جب تیغ نے طوفان قیامت کا اوٹھایا
میں زمین تو بجھایا
کی لبیا

موتی یہ ڈرے تیغ شہنشاہ نجف سے
خود دامن نیسانمیں چھپے اوڑ کے صدف سے

۱۱۰

سے گرے جلتے ساحل پہ آئے
لے جا میں تیر سے نہائے
جلد آئے شاہ کہ بیٹوں کو اپنا

اے جان پدر یہ تو کہو زخم کہان ہے
آئی یہ ندا عین کلیجہ مین سنان ہے

۱۰۹

آواز یہ آئی کہ علی کا پسر آیا
سب عرصے کو دوڑے کہ شبیر نظر آیا
پر ضعف بصارت سے نہ اللہ نظر آیا
تھرا کے گرے آ کے نہ کا سینہ جو بھر آیا

چلانے لگے ڈھونڈھ کے ہاتو نے کدھر ہو
اے روشنی چشم ادھر ہو کہ ادھر ہو

۱۱۰

تھا ضعف پہ اکبر نے شہ دیں کو پکارا
مولا ادھر آئیے یہ خادم ہے تمہارا
پھر آئیں نہ در اول کو حضور اپنے خدارا
لاشے پہ نظر آئے ادا ہیں حضرت کو پکارا

سب رنج تو تھے ضعف بصارت ہو اکب سے
شبیر پکارے کہ جدا تم ہوئے جب سے

۱۱۱

بینائی گئی کیا ہو ٹھہر جان نہیں ہے
اپنا نہیں دل غم ایسا جو بابا نہ مر جائے
اللہ کو معلوم ہے کس طرح بیاں آئے
اے بد جو ادا ... کرو بابا نہ بچا لے

کی عرض کہ دامن سے میرا زخم چھپا دو
اماں میری جیتی ہوں تو یے چلکے دکھا دو

۱۱۲

بچھڑے ہوئے دیکھ کے کہا ہائے یہ کیا ہیں ناصر
نئے ترے بیٹے دیکھا نہیں بچھے بیٹا
دلبند کی حالت پہ ہوا دل تہ و بالا
پاس آئیں جہاں بیٹے جہاں بابا تھے تو آئی

اکبر کو تو معراج تھی دوش شہ دیں پر
پر پاؤں لٹکتے ہوئے آتے تھے زمین پر

۱۱۳

بانو بصد اندوہ یہ دوڑی کہ آئی تری واری
سمجھے یہ کہ آئی ہیں بی بی کو پکاری
یہ سن کے شہ دیں آئی جو بیٹی تھی سواری
چلائے کہ دیکھو تو میں ہیں صدقے واری

ہے ہے نہ کہیں اور مقدر مرا پھر جائے
ڈیوڑھی سے خفا ہو کے نہ اکبر مرا پھر جائے

۱۱۴

یاں گاہ دو کھا پردہ در آل عبا کا
خیمے میں ہوا اونا شہ شہیدا کا
جب فرش پہ دو ... نکلا تھا محبوب خدا کا
اسم ... بڑی لرز ہوا اور لعل ... کا

طاقت نہ رہی ضبط کی زینب کے جگر کو
منہ دیکھ کے زانو پہ رکھا پیار سے سر کو

۱۱۵

اکبر نے اتنا رکا آب آنسو بہا دو
اصغر کو اب یاد کرکے دیکھو جھلا دو
اماں جو غش مین ہوئین بیبیان ان کو بلا دو
زینب نے کہا بھائی کی کر برابر اور آؤ
اسوقت بھی دم آپ ہی کا بھرتے ہین اکبر
جلد آؤ یہان یاد تمھین کرتے ہین اکبر

۱۱۶

بھائی جو کہین بیبیون کہ دو ان کو بتاؤ
سر اپنا بھی کچھ دو ہن اب لو زبان سے آؤ
اس دن کے مہمان ہین غصہ نہ دلاؤ
جی بھر کے گلے نیزہ سے تم دل ان سے بچاؤ
بعد ان کے خبر کون بھلا آپ کی لے گا
بلوؤن مین ردا مانگو گی اور کوئی نہ دے گا

۱۱۷

آواز دی بانو نے یہین دیکھئے قربان
پھر بیبیان بھی زار و بکا کرنے لگین بے ستان
ہے ہے نظر آتا نہین ایسین ارمان
زینب کی صدا اکبر مظلوم کا ہی وہ بیان
مجکو نہین معلوم کہ حالت مری کیا ہے
نعلین مرے پاؤن مین ہے سر پہ ردا ہے

۱۱۸

بانو نے کہا دیکھئے لو اب اور جگر کو
چھوڑ دیا اب رحم اب آ کے تھمو
اب سنئے نہ اب بیٹی کے لئے دیکھو یہین پر کو
کہتا ہی رہی جو دین ہی بچائیں ان کے سر کو
غصہ کی نگاہین ہین نہ وہ پیار کی آنکھین
پتھرا گئین ہے ہے مرے دلدار کی آنکھین

۱۱۹

پریشان ہین ردا سر پہ اور نہ کمر پر
کھلا ہوا تھا سر کو نہ ملی چادر
سر تھے عمامہ ٹکڑے ٹکڑے کئے سر بہ سر
پھر بھی نہین زینب نے کہا بولی وہ شبر
کہتے ہین کہ میدان سے ناحق مین گھر آیا
مرتے ہوئے امان کا کھلا سر نظر آیا

۱۲۰

بچہ جو تھا کوئی تو ہو خستہ جان کا
دل زار ہو یا کوئی ہو بھی تو اس ہیر جوان
بتلا دو تو مجھکو یہ ہے دستور کہان کا
اتنا بھی نہ ہو سخت کلیجہ کسی مان کا
ہے ہے نہین کیون حشر بپا ہوتا ہے لوگو
آگے مری آنکھون کے یہ کیا ہوتا ہے لوگو

۱۲۱

سر آگے کیے بالا سے سرکتا ہو دو باری
نکلا جب برچھی کا پھل تو دلکتا ہے دو باری
در سینہ میں اس طرح سے بھرتا ہے دو باری
رو رو کے [illegible] پھر نہیں سکتا ہو دو باری

گھبرائے ہوئے نام علی لیتے ہین اکبر
کیون کھینچ کے ہاتھوں کو ٹپک دیتے ہین اکبر

۱۲۲

گھبرائے صفا عون کو [illegible] سنا آؤ
حضرت کی قسم [illegible] ہو کے بچا آؤ
[illegible] اب [illegible] نہ چھپا آؤ
مرنے [illegible] چلا آؤ

مان کہتی ہے بیٹا مری تقصیر بحل کر
تم پالنے والی سے کہو شیر بحل کر

۱۲۳

فرزند [illegible] ہو سب
[illegible] بھی [illegible]
[illegible] آپ کی [illegible] حیدر
[illegible]

تعظیم کی طاقت جو نہین پاتے ہین اکبر
کیون گھٹنیون ٹکو ٹیک کے رہ جاتے ہین اکبر

۱۲۴

اٹھنے مین کہا اکبر غازی نے کہ ہم
[illegible] ہوا [illegible] ہم
اور [illegible] زینب [illegible] ہم
زینب نے کہا [illegible] ہم
[illegible] نہ جانے [illegible] ہم

اس کوکھ جلی کی تو نہ فریاد کو پہنچے
دم توڑتے مین پوتے کی امداد کو پہنچے

۱۲۵

[illegible] پکارا
[illegible] زینب [illegible] تمھارا
[illegible] کا لال تمھارا
[illegible] نبض دوبارا
[illegible] اتارا

بی بی کہین سکتہ تو نہ اکبر کو ہوا ہو
پڑھ کر کلمہ یہ ابھی اوٹھ بیٹھین تو کیا ہو

۱۲۶

[illegible] نہیں سہما
[illegible] نہیں سہما
[illegible] نہیں سہما
[illegible]

تھا زیست مین کیا حسن جو اس آن نہین ہے
رو کر کہا زینب نے فقط جان نہین ہے

۱۲۷

جب لاش سے لپٹی کہ مین قربان علی اکبر
رخصت نہ ہوئے ہم سے بیجان علی اکبر
اٹھارہ برس میں رہے مہمان علی اکبر
دنیا سے اوٹھے آج ارمان علی اکبر

جی کھولکے اب روؤن جو پیارے کی رضا ہو
ڈرتی ہون کہین روح تمھاری نہ خفا ہو

۱۲۸

کیون بیکسی کا سامان کرون یا نکرون بین
بالین پہ پریشان کرون یا نکرون بین
سینہ کا عیان ہان کرون یا نکرون بین
سر ننگی کا ارمان کرون یا نکرون بین

یہ رسم نئی آج یہان ہوتی ہے بیٹا
تم روئے نہ مان کو تمھین مان روتی ہے بیٹا

۱۲۹

بیٹے سے خبر گر جوانی کی جو پائی
دادی نے تمھین بھی بین دولہا بین بنائی
ننھی سی دولہن ... بین لائی
یون روح گئے لال کی ... نجانی

ناکامون کے بن بیاہون کے سلطان تمھین ہو
بیٹا جسے کہتے ہین پر ارمان تمھین ہو

۱۳۰

پیارے کہو صغرا کے لئے بھیجون سواری
بلواؤن تمہین بیاہ کے ... بین واری
پھپھو کی بین کل سے ہے ... تمہاری
... سر بین ... ہوئی ہاری

جس سمت گذر لاشکا ہو حشر گذر جائے
دو چار قدم چل کے یہ دائی تری مر جائے

۱۳۱

زینب کا کفن پہنوے کعبہ کا بیٹا
نبی یہ مزار آپکا ہو اب ...
دادی ہین بجا دیہون یا خبر ...
چھپا رکھیے ... سکینہ ...

آئی یہ ندا کوہ پہ حضرت تو مرین گی
دادی مری یان آپکے سب کام کرینگی

۱۳۲

رخصت ہوئے ... اعجاز
مصرع ... سبز ... ساز
... عباس ... آغاز

سینے مین ترے سوز ہے اکبر کے الم کا
عباسؑ علمدار ہے سایہ علم کا

۴۱

جبتک نہ بین صبح کی نوبت کا عمل ہوا
سامان تنگ با جناب بلند ہوا
بسمل ہوئی زینب زوجۂ حیدر بین بلند ہوا
بیبی کو داغ زن حیدر کا سکہ ہوا
حیدر سے علی جدا

مشتاق شام سے تھی کہ اس شب قضا کرون
لو اب تو صبح ہوگئی لوگو مین کیا کرون

۴۲

یا بنت جو انتقال نبی مین ہوا
ہمسر مین جان سے حبیب خدا کے سحر ہوا
پیارے سے فضل آیہ کا افلاک سے ہوا
تنہا سے افتاد علیؑ کا بیابان سے نکلے سحر ہوا

بدلا ہوا جو سب نظر آیا جہان کا رنگ
خون شفق سے سرخ ہوا آسمان کا رنگ

۴۳

وان سینہ چاک غم مین بسمل کا تھا
یان دل دو نیم بیعت بنت خیر النسا کا تھا
داغ علی سے نسبت کا تھا
زینب کو داغ پیکر کا تھا
جو حال بہ

کیا جلد رات چار پہر کی گذر گئی
لو صبح قتل ہوگئی اور مین نہ مر گئی

۴۴

بیزار زندگی سے ہی اور زینب ہائے
تھی بھی نہیں بن تو مونت ہی بیان ہائے
پیدا ہوا سپیدہ تو مین چھپی ہی ہائے
چھپا نماز کی خاطر جدا ہائے

مغرب کا وقت خدمت زہرا مین ہوئیگا
اب صبح کا فریضہ نہ دنیا مین ہوئیگا

۴۵

ستم ہے آج رحمت کا صباح
سکے جہان ہو کا صباح
سکے نہ تیغ کا صباح
جب ہوگا صباح

بن بھائی کی جو زینب و کلثوم ہوتی ہین
پچھلے پہر سے فاطمہؑ جنگل مین روتی ہین

۴۶

کل صبح یہ نماز ہی خیر النسا کہان
سینہ بلا کہان یہ صف اولیا کہان
نور زادہ ان اکبر گلگون قبا کہان
کل صبح یہ ہوئی نوحہ فوج خدا کہان

مغرب کے وقت لوٹ ہیگا اور یہ خیام ہین
مابین ظہر و عصر بہتر تمام ہین

۹

بانو کے جب سہی در دولت پہ پور سی
جب آئے سفینہ کو گئی شمع طور سی
بس آ گیا محل میں بن آ پڑا حضور سی
رب سے وداع امام غیور سی

چھپ جائیں چھپنے والے جو ہیں خیمہ گاہ میں
عباس نامور بھی ہیں پہلوئے شاہ میں

۱۰

روکر کہے سکینہ نے بابا کہاں گئے
بابا نے پھر بھی پہ کہے کہ لے وہ سپر بچا
سب بنتیں آہ نصیبوں نے ہے التفات
ان گردش فلک کو نصیبوں پہ بھی بھاری ہے

جب دو تو وقت ملتے غضب کی عطش ہوئی
ماں سے پوچھیے کہ میں کے بار غش ہوئی

۹

بانگاہ و داخلہ ہوا خیمہ میں زنانہ کا
پردہ اٹھا یا پڑا بیبیوں نے بارگاہ کا
پھینک بستہ گاہ کل ہوا ارد رہن بیگانہ کا
سب ساتھ ہی سلام سے نعرہ نجات رہ کا

تھیں قبلہ حرم میں چار طرف کو امام کے
سرخم تھے اور زبان سے جاری سلام تھے

۱۱

دیکھے لبوں کو جو حرم کے عباس کی گویا
اینا ہی کام تھا کہ نہ حاضر ہو دیا
پنجتن کی فوج نہ زمین میں بھی نہ خبر تھا
حضرت نے اپنا بھائی بساط کی عطا

تا صبح گرد خیمہ آل عبا رہا
اس پردہ میں پنجتن پہ تصدق چچا رہا

۹

شب لطف سے کہتی تھی پنجتن آ گیا نصیب
عباس نے زینب کو جھکے وان لصد ادب
دیکھا امی سکینہ پہ کہ بیٹھی ہے نیب
وہ بولی زینب ہی یہاں آئے غضب

پوچھا کہ ہوشیار ہے اب یا کہ سوتی ہے
بانو پکاری روٹھی ہوئی تم سے روتی ہے

۱۲

ہاں دختران حسین یا وقت آ گیا ہے
دیدار دو والجلال سے کہ یہ طلب ہے
زینب سے کہ زینب سے عجب ہے
بیبی بھیجے داغ نہ دے اب ہے

اک نام پنجتن کا ہے وہ بھی مٹاتے ہو
کیا خوب چار زخموں پہ مرہم لگاتے ہو

۱۳
بھائی تو ہین آپ نہین تو بہن کہان
لاؤن میں کہان سے اب یہ کفن کہان
زینب کی قدر ہے نہ یہ پیرہن کہان
ہے جنازہ وہ دونون ادھر ہین کہان

دکھلاؤ یان نہ خاتمۂ پنجتن مجھے
صدقہ نبی کی گور کا دے دو کفن مجھے

۱۴
بیٹی کو تم نہ بھیجو زینب کے پاس ہے
اونچا بنا کے قبر کا سر پاس ہے
جب آ کے دالی ہاتھ ہین بابا وہ پاس ہے
اب کیا لباس ہے نہ اوڑھنی وہ پاس ہے

حاضر ہین کپڑے عذر نہین حکم شاہ دین
ضد کر کے لے لیے ہین سکینہ نے اوڑھنین

۱۵
رو کر حسین بولے سنو ہم وداع ہین
جسکا کہ بھائی مر گیا ہو بے ردا بہن
جاتے ہین آپ بے غسل و کفن اب بے کفن
بھائی کو تم نہ بھیجو نہین پہنا ہین کفن

اسکی تو ہے امید لعینون سے بہن ہمین
دشمن ردا نہ چھینے تو دینا کفن ہمین

۱۶
سر دون چھپا کے ٹکڑے بنا تیر
دیکھا سکینہ بیچ مین ہے بابا کا تیر
اک ایک کو دکھاتی ہے بابا کا تیر
سرتی ہوئی ہوا آج تو ہے عید کی تیر

ہے ہے پھٹا لباس بدن پر سنوارینگے
کیون صاحبو کہان سے بابا سدھارینگے

۱۷
وہ بولی کیا ردا بھی ستمگر اتار لینگے
فرمایا ہان بہن تری چادر اتار لینگے
بیٹی سکینہ سے گوہر اتار لینگے
صغری سی بچی لاش کا بستر اتار لینگے

مغرب کیوقت دیکھیو جو ظلم ہوئیگا
سب ہونگے بیکس اس ہمین کون روئیگا

۱۸
بولے کہ عید ہو شہید ہین جا بنیگے
اپنے کپڑے لیے کیا اب لا بنیگے
فرمایا تمہارے تقدیر سے آ بنیگے
اب جاتے ہین نماز جماعت بنیگے

لٹنے جو باپ کو یہ لباس کہن دیا
گویا شہید راہ خدا کو کفن دیا

۱۹

وا نے صدا کرو کہ یہ کار ثواب آج
دیدو مرا لباس کہ جانا شتاب آج
منزل ہے دور دیر لگانے مین خطا آج
مہدی کی پردہ دار مین صدا کی جناب آج

منھ دیکھ کر وہ بولی بجا آپ کہتے ہین
پر مین نہین سمجھتی یہ کیا آپ کہتے ہین

۲۰

آخر کہان سدھارتے ہو سمجھی نہ او
جلد آؤ اے حسین علی اکبر سے بچھا ہو
رخصت تو ہونا پھر ہین خفا ہون ہنا ہو
[illegible]

کن بچون کو یہ رنج یہ صدمے نصیب ہین
کیا اس جہان مین ایک ہمین بے نصیب ہین

۲۱

ہم کو پکارتی سر نہ یا کرنا ہے ہین
سمجھا ہے سمجھی ہین یہ ارشاد ارے ہین
[illegible]
[illegible]

کہتے ہین ضد نہ کر یہ بھلا مان لونگی مین
پوشاک مانگتے ہین نہ دی ہے نہ دونگی مین

۲۲

کیون اماں آج جا رہی ہو باہر آئینگے
[illegible]
[illegible]
اماں نے کیا اشارہ کہ اب دن ہین جاتینگے

باہر تو صف کشی ہے ہجوم سپاہ ہے
مین واری عید گاہ کہان قتل گاہ ہے

۲۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آیا جو ہوش حشر کیا سور و شین سے
سہمی ہوئی وہ دوڑ کے لپٹی حسین سے

۲۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دل کانپتا ہے جان میری نکلی جاتی ہے
چارون طرف سے رونے کی آواز آتی ہے

۲۵

پایا نظر پدر پہ کہ عالم غش میں ابھی ہیں
گویا لحد [illegible] ابھی ہیں
بنتیں [illegible] کھینچتا [illegible]
[illegible]

موتی اتارتا ہے کوئی میرے کان سے
شانون کو باندھتا ہے کوئی ریسمان سے

۲۶

عباس [illegible] ہوئی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رن کو روان جو یوسف خیر البشر ہوا
بے نور مثل دیدۂ یعقوب گھر ہوا

۲۷

[illegible] نیند [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

داغ فراق اپنا تسلی کے ساتھ دو
بابا چچا کے ہاتھ مین بیٹی کا ہاتھ دو

۲۸

[illegible] نگاہ مین [illegible]
[illegible] امام
[illegible]
[illegible]

آنے سے شہ کے جان پڑی جان نثارون مین
آیا اک آفتاب بہتر ستارون مین

۲۹

[illegible] سلطان کائنات
فرمایا صبر [illegible] معبود [illegible]
[illegible] زمین پر
[illegible]

ہم جا کے روئینگے بدن پاش پاش پر
پیٹوگی ننھے ہاتھون سے تم اونکی لاش پر

۳۰

[illegible] نگاہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خواہر تبرکات کے صندوق بھیجدو
باہر تبرکات کے صندوق بھیجدو

۳۱

عباس ادھر ادھر اور ان کے پسر بھی یہان
کرسی پہ جلوہ گر ہوے آقائے انس و جان
نازان تھے دل مین آپ پہ کرسی پہ مرے عباس
آئے تہ بجا کے صف دون ناگہان
سب حاضر حضور امام ہدا کیے
مفتاح باب علم نے قفل انکے وا کیے

۳۲

پردہ اٹھا کے دور سے آئی زینب کی نظر
دیکھا سلاح باندھے ہین شاہ بحر و بر
بیاختہ پکاری کہ مین صدقے آپ پر
خدام امیدوار کھڑے ہین ادھر ادھر
آقا ہر اک غلام کے جوہر شناس ہین
دو نیمچے بھی تیغ حسینی کے پاس ہین

۳۳

گردن جھکا کے شاہ نے دو نیمچے اٹھائے
اور پہلوان کے سامنے شمشیر زادے آئے
نیمے سے ہاتھ نکلے وہ دینا بسلطف لائے
ان کا طرف ادا سے زبراک کے اکبر آئے
فرمایا اپنی مان کے اشارے سمجھ گئے
کی عرض ہان غلام تمہارے سمجھ گئے

۳۴

نقصان ہے والدہ کی رہ گئی ہے یہ بات
خود بیچ زہرہ کی ہے جو نگاہ بفضلات
دنیا مین ایک بھول کے رکھی ہین دن رات
عجب یہ ہائے کیا نہ کبھی بیچا نہ
امان اگر نہ کہتین تو حضرت نہ دیتے کیا
یہ نیمچے حضور سے خادم نہ لیتے کیا

۳۵

زینب پکاری مین اخلاص بہت بہت
عاشق ہیں عمر زاد بخدا عدد سے بچا لو
اور نیمچے جو سب پر زور ہو تیغ حر
ہو تیغ جھکاؤ بائیں مد اتاری لیتی ہے جان
کچھ آج تو نئے نئے انداز کرتے ہو
کیا سر فدا کیے ہین جو یہ ناز کرتے ہو

۳۶

بیٹون نے عرض کی کہ بدر ہماری اک نگہ
ہم سر فرو زن ہیں جان سے ہوا گئی
ہو نے بڑھا کے عرض کی کہ یہ جان گئی
دنیا سے کی خبر وہ بچھایا کہ ہلال گئی
اب یاد کرو وقت عصر یہ سامان کیجیے
جب چاہیے غلاموں کو قربان کیجیے

حضرت نے جھک کے ماتھے کو شانے سے لگا لیا
دیکھیں جو پیار سے [illegible] سر جھکا لیا
زینب نے [illegible]
ناگہ ہوا درود [illegible]
عرش علا پہ صل علیٰ کی ندا گئی
خوشبو نبی کی سب کے دماغوں میں آ گئی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پر ایک دم کو پاس بلانا ضرور ہے
قول و قسم کا یاد دلانا ضرور ہے

زینب نے پھر نظارہ کیا [illegible] شاہ کا
دیکھا کہ [illegible] سیاہ کا
[illegible] ہاتھ میں ہے تاج [illegible] شاہ کا
[illegible] ہاتھ میں نشان [illegible]
تجویز کر رہے ہیں کسے یہ عطا کروں
منصب ہیں دو عزیز بہت عذر کیا کروں

فضہ سے [illegible] اللہ اکبر نے کہا
[illegible]
[illegible]
[illegible] جدا
اکبر تو شاہ دین کی طرف دیکھنے لگے
عباس مڑ کے سوئے نجف دیکھنے لگے

[illegible] شاہ دین
[illegible] نہیں
[illegible] حسین
[illegible]
حضرت کو اُدھر دلشکنی کا خیال ہے
بن باپ کا پسر زن بیوہ کا لال ہے

[illegible] تعمیل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
گر چاہتے ہو قبر میں راحت ہو باپ کو
بیٹا غلام جانیو اکبر کا آپ کو

۴۳

زینب نے لاڈلوں سے یہ چپکے کیا کلام
عفت ہے یہاں ماں سے عمل کردو تمام
سینے دیا ہے قبلہ و کعبہ کو یہ پیام
جو آپ کی صلاح وہ زینب کی یا امام

لشکر کی افسری انھیں دونوں کو آج دو
عباس کو علم ملے اکبر کو تاج دو

۴۴

مشتاق اس کلام کے تھے شاہِ اتقیا
بعد ازاں حسین نے اکبر کا سر لیا
اور اس کے تاج نبی سر پہ رکھ دیا
یہ سمجھو ان کے سر پہ ہے محبوب کبریا

سر تاج عرش روشنی تاج ہو گئی
اکبر کے سر کے تاج کو معراج ہو گئی

۴۵

بیرون نکلنے کو تھا جوانانِ حیدری
غل تھا ادھر ادھر کہ مبارک ہو افسری
سچ ہے خطاب کوئی نہ بے نام آوری
سینے سے آہ سرد عدو بد نے بھری

بولے جوانہ مرگ قتیلِ جفا کہو
ہمکو شہید اوّل فوج خدا کہو

۴۶

یہ بیت ہی سنی جو سکینہ نے بار بار
دل ہو گیا چچا کی محبت سے بیقرار
یہ دوڑ کے منہ نکال کے بولی وہ گلعذار
بھیا ہوئے پھوپھی کی سفارش سے نامدار

خاطر مری بھی لے شہ ابرار کیجیے
بابا مرے چچا کو علمدار کیجیے

۴۷

ہنسکر پکارا شاہ زمن نے فدائی کو
بلوا لیا بڑا دلیر بہادر نے بھائی کو
دامن علم کا دے کے جلا دی وفائی کو
ٹھنڈی ہوا نے یاد دلایا ترائی کو

رایت تھا یا کہ قاصدِ رب نام تھا
گویا علم کے شقہ میں غازی کا نام تھا

۴۸

کھلتا تھا یوں علم کہ طرف بازوئے امام
دن جیسے طرح نیک ہو نکلا ہے علی کا نام
تھی بس زبان بنا تھا نشان زہے انام
سر پا پھریرا جیسے نشان تھا اپنے ادنا غلام

عالم جو دیکھا دوش مبارک کی شان کا
بیساختہ پھڑک گیا شانہ نشان کا

۴۹

ان میں سپاہ بخت نے یاں نے رہائی کی
پائی عمر سعد نے دو دین و ملت جدائی کی
عمر سعد بن جانی بجانے بجانا بجائی کی
ہم بھی نشان دیکھ کے نوبتان او رعیل آئی کی
نظروں نے دور اوج شرف کے قریب تھا
پنجہ سیاہِ بختی کا نصیب تھا

۵۲

آنکھوں سے انکے نیند بھی چلنے لگی زبان نکلے
بادبان علم کے کان کھلے آسمانوں سے
نکلی زبان اژدہا سے نشان نکلے
جھنڈے دنیا کے آگئے زیر نشیں سر ہوا دنوں
ستون نے مثل شیشہ وہاں قہقہے کیے
طوبیٰ کی عندلیبوں نے یاں چہچہے کیے

۵۰

بولا ہما کہ یہ جو علم پر نشان ہے
جس میں نہاں پنجۂ شیر ژیان ہے
عمرو دراز فوج خدا کا نشان ہے
نیچا ہے سربلندی گردون مکان ہے
خورشید اسکے سر پہ جلوہ نما ہوا
مین بھی اسیکے سایہ مین آکر ہما ہوا

۵۳

دل کانپ کے ظالموں کا یہ زینت قضا ہوا
نازل جب سے بھی سوا آیت رن ہوا
وہ بھی یہ زینتی عمر جد زر رن ہوا
بے نور دیکھ ذات خاتم نجم ضین ہوا
روکش خدا کی فوج سے چھوٹے بڑے ہوئے
کرسی سے پڑھ کے فاتحہ تنہا اوٹھ کھڑے ہوئے

۵۱

ناگاہ آنکھ کھلی کہ صدا تا فلک گئی
آواز طبل جنگ کی عرش بریں تک گئی
تیغ کھینچ نیزوں سے ہتھیاروں کی چمک گئی
ہیبت سے غرب و شرق و جنوبی تک گئی
رن کی زمین پہ جنگ کے آئین کھنچ گئے
ہندی سرو ہیان عربی زین کھنچ گئے

۵۴

اصطبل سے نکلے ہیں شبر سواری عیاں ہوئی
آگے غضب سے سواری عیاں ہوئی
نیزے سے بیت جاری عیاں ہوئی
دیکھو دیکھو تو یا ری عیاں ہوئی
وہ بادپا تھا کھلنے میں بالکل سخی کا ہاتھ
جسکو نباے جز ید قدرت کسی کا ہاتھ

۵۵

سرعت میں بانکپن میں یکتہ زبردوں سے زین تھا
تو نام مرد و الجناح میں بھی یکے زین تھا
دلدل نسب براق حسب ابن زین تھا
قدرت میں دو دو پیچ تھا جلالد دو دو زین تھا
طے ہر قدم پہ ایک مہینے کی راہ تھی
رویت بلال نعل کی اسپر گواہ تھی

۵۶

رن تھا عروس کی تیغ ارزن کے غمزن میں
بل جل پڑے درو دیوار تھا کانپ کر زن میں
ترتیب و غرب بند تھا یمنی غبرزن میں
چھپنی تھی برق تیغ عدو بن کہ اور بعد ازن میں
بھاگیں جدا جدا یہ زمینیں دہل گئیں
زندوں کے گھر تو مردوں کی قبریں بدل گئیں

۵۷

ہمراہ سلے بہ علی تنت صفدر سوار
اینے عقاب بھی اکبر سوار
عابس بیٹھے اسپ جید سوار
شبیب شہسوار ابرار برابر سوار
چالیس پیدل آگئے جلو میں ہم چلے
لیکر یہ فوج لڑنے کو شاہ امم چلے

۵۸

آورد گاہ آمد فوج الہ ہے
روئیں نہ ہار جنگ و دم رہبی راہ ہے
پیاسوں نے برپی کی سیاہ ہے
چھپتی تن زنا رتھا چھوٹنے شاہ ہے
لشکر تمام ہو گیا نصف النہار تک
فوج اک طرف شہید ہوا شیر خوار تک

۵۹

آئین جنگ میں اٹھا میں جو نہاں آسمان
دست فلک سے یکی بھی عیان
اہل سے دیر سے دبا اوج آسمان
اہل سے خطا ہوتا ہوں بیر جوان
آئینہ ہو گئے فرع کا آئین رہ گیا
رستوں سے کفر بھاگ گیا دین رہ گیا

۶۰

جھولے سے نکلے بیٹھے ہی نیا تیغ نہ خوار
تھوارہ نیام میں جو نکلی انھی ذوالفقار
اعدا نے خون لوں تری بار
چلا نیند دو دھلے پیتے ہوئے بہار
یوں چھوٹ کر نیام نکل آئی خشم سے
جس طرح اشک صاحب ماتم کی چشم سے

۷۶۱

تیغ دو دم سے بحر عرب انگشت در دہان
دو زینہ بپا وہ تو ہوئے گریبان سے تھا عیاں
کشتی نوح چھوڑ کے طوفان ہوا رواں
دریا بھی نے [illegible] کہا ہے الاماں

پرواز شاخِ سدرہ سے کی جبرئیل نے
محراب سے بلند کیا سر خلیل نے

۷۶۲

وہ تیغ دو زبان جو ہوئی ناگہان بلند
غلغلہ بپا ہوا کہ تھا [illegible] بلند
ہوگا نجف میں نعرہ [illegible] جسم شان بلند
فریاد بھی سے [illegible] بلند

کھینچا یہ نقشہ تیغ شہ قلعہ گیر نے
اژدر کو دو کیا ہے جناب امیر نے

۷۶۳

غضب تو زمین میں علی نے نعرہ کی نظر
غضب نبی آنکھ بھی دست [illegible]
اعدا تھے [illegible] سر پہ آ کے ہوئے زیر و زبر
[illegible] فلک لرز کے پکارا الحذر

جب تیغ کے شرر سوئے چرخ کہن گئے
نو دائرے سمٹ کے بس اک نقطہ بن گئے

۷۶۴

روح القدس [illegible] مرد [illegible] بحال
دین کی قندیل نقوش کی [illegible] کمال
سب انبیا [illegible] و بجا داغ [illegible]
[illegible]

پریان ندا یہ ہمت شاہ ہدیٰ کی ہے
حاجت ہمیں خدائی سے الفت خدا کی ہے

۷۶۵

پنجتن صبر شجاعت کا زینت ہے
اللہ کی بندگی و عبادت کا زیب ہے
ان کا جلوہ [illegible] شہادت کا زیب ہے
وہ جان [illegible] شفاعت کا زیب ہے

غالب ہے سب پہ کیا ہوا ایسا حسین ہے
سمجھو تو دل میں کسکا نواسا حسین ہے

۷۶۶

[illegible] سر کی گرہ [illegible]
[illegible] عرش [illegible] بیٹھے آسمان
[illegible] اسکا [illegible] دل [illegible]
[illegible] زمین [illegible]

خالی نقط ہلال پہ دھوکا ہے زین کا
نقرہ رہا فلک کا نہ سبزہ زمین کا

۶۷

کب جلے مین صفوف بیجا ازانقلاب ہے
نیمچہ کی کیا بساط ہا جب سرفتاب ہے
عمل ہے کیا جناب جلالت مآب ہے
تیغ غزا نہ مرد ہی گردون جناب ہے

دل بہر پیشوائی تیغ دو دم سے چلے
سر اٹھ کے گردنون سے مثال قدم چلے

۶۸

جوہر مین تھی وہ تیغ سفید زیر نگاہ
جیسے ہو ابر مین صفین ہتی ہین نگاہ
دوسرے کے سیدہ دھوے ہین جن تہتی سیاہ
ہنس نے تو حل کے بکاری ہو دوہ

سنتے تھے گرم و سرد کو آپس مین لاگ ہے
یہ دیکھو ایک موج مین پانی اور آگ ہے

۶۹

ہمگاہ و رنگ ناز بڑھا ایک پہلوان
پہلو نشین زال زمین پہلوی جوان
نیت و پناہ فارسیان صاحب نوان
آمادہ سے بکی مہر کے سرداران ان

پہلے بیان نام و نسب اپنا سب کیا
دریافت پھر حسین نام و نسب کیا

۷۰

والا یا یادگار رسا ہو قابیل ہون
بیت خدا عزیز ہون ہمین دلیل ہون
مین خاص اسم اعظم رب جلیل ہون
شہزادہ ملائکہ و جبرئیل ہون

حسن البلاد ہے وطن اپنا جہان مین
آیا صحیفہ حق کا ہماری زبان مین

۷۱

مین ہون حسین وہ نبی کا ہے یکان نخم
نخل عبا کے لالہ ہون نو شہ زمان نخم
نور کی آبرو ہون و دل جہان نخم
سرچشمہ نور عرش کا اوج آسمان نخم

نام و نسب سے قدر عجم اور عرب کی ہے
رونق ہماری ذات سے نام و نسب کی ہے

۷۲

مین ماہ سے عجم مین عرب کا ہے جنہ بار
جب مہر سے ہے تو نخم ہوئی صفا اسکار
جلنے ہی بنی راہ کئی موج نابکار
وہ مردم جہاد مین ہے تیغ ذوالفقار

بنیاد ہے شہر و زمین ڈالی ہے دین کی
نقش قدم ہمارا سپر ہے زمین کی

۵۰۱

پیرو دیا ہے نانا کا جو ور فرزند ہوا
ایمان دردریہ کا ہر اک دردر ہوا
دنیا ہے آفتاب ہوا کہ ہے مہ ہوا
ذرہ ہے در فرزند ثنا اسکا ہوا
ضربت

ہم رنگ آل سے ہے نبی کی جناب مین
من اہلبیتی آیا ہے سلمان کے باب مین

۵۰۲

کی مدح ان کی خدا نے عطا کی جو کہ مین
بادی بھی چھوٹی ہی بین
عالم ہے بردہ بین
ہر حضرت سکین مین

گویا شجر ہوے ہین بیان صفات مین
بولے ہین سنگریزے محمد کے ہات مین

۵۰۳

ردین پیر ہیکار در ہی دیا دین ہے
ختنہ ہے چہل بین ہے
جا ہون تو بیٹھا ہے ہین
ترو دو نبی دکھال

ہم نوبہار گلشن صبر و ثبات ہین
ہم شہسوار توسن والعادیات ہین

۵۰۴

مطلب ہر ایک حق کی عنایت کا ہے
خطبہ بہار نانا کا
حضرت کا
است کا کلام ہی

جوہر جو حرب ضرب کے ہین کھل ہی جائینگے
اب تیغ دو زبان کی زبانی سنائین گے

۵۰۵

جو بھی نوا ہی ہے
دریا کو بھی ماہ سے
ہے بیچ ہی ال دریا ہے
قطرہ ہی مین بھی

اس رتبہ کا کسی پہ فقط خاتمہ ہوا
آزاد کردۂ پسر فاطمہ ہوا

۵۰۶

من آیہ با ابہین جا تین ہین ہب
نفس نفسین نا نے حسین ہین ہب
ابنا بنا کا ترجمہ ہم اور حسین ہین ہب
زبان زبان ہین ہم اور حسین ہین ہب

ہین چار تن یہ ایک یہ عالی وقار ہین
جیسے کہ واحد ایک ہے اور حرف چار ہین

جو وہ خدا کے دوست ہیں تو یہ زمیں پہ ہم
جسکا ہو سر قلم وہ ہے یکتا نصیب قلم
بے سر ہی سر ہیں دین میں ہے یہ نیا رقم
سر تیغ پر دواں ہو زیادہ وہ درم
جو وہ تنوں کے حق نے یہ رتبے بڑھائے ہیں
دو بار سات آیۂ الحمد آئے ہیں

دریا جلال میں بسد ابن تیغ جہان
فاقے میں زور دل جبر جسد سے ہوا عیان
ان اوسکے تن میں تیغ و دیکھے ہوئی نہان
جس طرح در میں فاتح خیبر کی اونگلیان
دو ہو گیا وہ دشمن دین ذوالفقار سے
گر نیلگا تو چار کیا ایک وار سے

جھپٹا اسیر کو بدر کے وہ روسیاہ
چلا نسب فخر اوسمیں عاشق کا دودماہ
ہان سے بڑھا سفید وہ تیغ حیا نگاہ
آواز دی اسے ہوئی پیدا کہ واہ واہ
کوسون تھا فعل سیر جو گتی بد صفات کی
سچ ہے کہ دور جاتی ہے آواز رات کی

جلایا ابن سعد نے تعمین جال کیا
زر اس لڑا کے عین تو یہ پیچال کیا
انجم حضور تغضب نو نکلا سال کیا
اسفند یار وہ بہمن اسمر ارد زوال کیا
ملکر لڑو دو گر نہ ہزیمت ہے صاحبو
اسیر بھی فتح ہو تو غنیمت ہے صاحبو

اونسے بھی حلہ غالب زبون ہو سکا
تیغ دو سر سے زہرا کے حجت سے ہوسکا
سر تیر ان سے نشیب لوگ بڑھ کر سکا
نیشتر کو اوسکے کاٹ کے بال و پر دیا
سمجھا یہ ترکش اوسکا کہ سب تیر گر پڑے
کانپا یہ پھل کہ جوہر شمشیر گر پڑے

پھر تو وہ بڑھ کے خود و تنتون سے جلال
جولان ہوئے سمند اڑا عرصہ قتال
پھبکی گرز نے بڑھ کے اون تیغ جو سنبھال
بھیکی فلک پہ ابر سے بڑھ کے ہلال
روشن یہ ماہ نو سر دشت مصاف تھا
رویت کیوجہ یہ بھی کہ مطلع بھی صاف تھا

۸۵

عمامہ کیا امام سلیمان وقار نے
[illegible] رخ کیا راہوار نے
[illegible] کیا ذوالفقار نے
[illegible] مضمون کو بیت بیت پہ [illegible] دکھا کے

آوردگاہ دیکھ کے آمد رواں ہوئی
رن کی زمین دہل کے اُٹھی آسماں ہوئی

۸۶

[illegible] کمر کیا
[illegible] صفت [illegible] سر کیا
[illegible] پیدا دو سر کیا
[illegible] تیغ نے بارہ [illegible] کیا

رخصت بدن لعینوں کا فی الفور کچھ نہ تھا
پانی کا بلبلہ تھا فقط اور کچھ نہ تھا

۸۷

میزان تیغ اپنا ہنر تولنے لگی
[illegible] جان رولنے لگی
[illegible] کھولنے لگی
اعدا کی [illegible] بولنے لگی

گردن بلائے تیغ رواں جھیلنے لگی
نو لاکھ کے سروں پہ اجل کھیلنے لگی

۸۸

جوہر کا سلسلہ تھا [illegible] جال
[illegible] جلال
جوہر میں طائران [illegible] کا تھا [illegible] حال
[illegible] زلال

تھی راست گو وہ تیغ یہ روشن جہان پہ تھا
جتنا لہو پیا تھا وہ جاری زبان پہ تھا

۸۹

[illegible] سنبھل [illegible] ساتھ چل
[illegible] اجل [illegible] ساتھ چل
[illegible] ساتھ چل
للکار [illegible] اجل [illegible] ساتھ چل
آواز دی [illegible]

اُلجھاتے تھے زمین و فلک اوج تیغ میں
کہتی تھی موت کون پڑے تیرے پیچ میں

۹۰

[illegible]
عاشق بھی [illegible]
دنیا بھی [illegible]
[illegible]

کٹتے تھے سر نہ تیغ امام عراق سے
بت گر رہے تھے خاک پہ کعبے کے طاق سے

۹۱

بڑھکے وہ اس جھپٹنے میں تھی جنبش جہت پناہ
یہ کھلا رجز کی بیت سے لگی جو دو ذوالفقار
دو دو ذوالفقار بن گئیں تیغیں ہیں اک بار
ترچھی بنے تنی رہا بھی تھی وہ بعض بار

سر کو نہ وصل تیغ سے اصلا دریغ تھا
کیا سب کی سرنوشت میں مصرع تیغ تھا

۹۲

سادہ نیمچہ بنا اک دو نیمچہ اور دو دو نیمچہ
ردّ کا بیان تھا نہ ہوا کیا ابر دو دو نیمچہ
اب ردیف آئینہ تھا پا بجو دو دو نیمچہ
سینے میں دل نہ دو دل میں جبرائیل دو دو نیمچہ

دل خوب اسکی کاٹ کی لذت سمجھتا تھا
کٹتی تھی جو گھڑی وہ غنیمت سمجھتا تھا

۹۳

ایک بل بھی پرن میں نیزہ جو ہر کرتی تھی یکبار
کیا اپنا تھا جناب میں طوطی ذوالفقار
بین لال ولایت اسلام سبزوار
صدرہ گرد آیا بلبل سدرہ ہزار بار

دل ہر ملک کا اسکے ہنر کھولنے لگا
طوطی کے ساتھ آئینہ بھی بولنے لگا

۹۵

آئینہ دار علم میں ہیں کیا بیاں کروں
نقش سر الا الطف سے ہے سر دراں
آئینہ دار حق میں تھا جان لعلوں کا خون
جو در بھی تھی کہاں یہ بیکل یہ بیکدہ زباں

پیدا ہوئی تھی ظالمونکا خون بہانے کو
ہمراہ آب رکھتی تھی اپنے نہانیکو

۹۴

زخم سے بنی نیک کے سوز سے نہیں تھی
رو تیں نہ صورت سے ہر ذات کے لب تر تھی
خار زدہ شکل ادب ہے سب کی تر تھی
پہلے جو تھی ہمہ تیغیں ہیں کے لب ترنی تھی

رو پوش ریت میں تھیں لب جو کی مچھلیاں
دریا میں جا کے چھپتی تھیں بازو کی مچھلیاں

۹۶

اک زخم نہ کئی پہلو میں دا ماں چھپا
جلد نہ مد نہ گرز نہ دو تیس کماں چھپا
جب تیغ کماں لب کی تیغ زبان چھپا
خنجر اسکے خون کا فوارہ ہراں چھپا

اک بوند بھی نہ خوف کے مارے نکل سکی
اسکے حضور دھار لہو کی نہ چل سکی

۹۷

اودے نئے خیال یا بیل جو تیغ جوبن
باندھے خیال تیغ کا جی مین ہو گئے رہین
ڈرے نہ آب درو دل کا چار آئینہ زن
بھی کے سر سے بھاگ گیا باد ہیت پدالبین
پوچھا بلک سے تیغ کا سایہ نکلگیا
وہ بولی ہان تو آنکھونمین خواب اجل گیا

۹۸

ایمان درکفر تو یہ دو عصیان در جہاد
بڑ یہ ادہر وہ ادہر وہ جو غضب حق ابراد
کیا کیا بیان گھٹی تھی تیغ کی جوش بہار
چھیڑا سمند رن مین سنان جو دو رو برار
دشمن کو قید آب و خورش سے چھڑا دیا
کھینچا گرایا مارا جلایا اوڑا دیا

۹۹

اسجوبی تھا تو نہ یہی صورت الغیاث
بنگاہ بہ جیر و تیر کا ہوا وقت الغیاث
ہیبت النغیظ کہتی تھی اور تو الغیاث
لگا ہے جم تھی دو ملک الموت الغیاث
میدان تیغ نائب حیدر کے ہاتھ تھا
میدان جنگ تیغ دو پیکر کے ہاتھ تھا

۱۰۰

بانکا وہ آفتاب نیزہ کی نظر پڑی
دیکھا کہ عین عدو و زبان کی ہے گھڑی
نخچیر ہے اشتیاق مین نیزہ بھی گھڑی
چل چلے آئے شوق مین ان سے تو لڑی
کیا دخل تیغ کو تھا مزاج امام مین
مڑ کر نظر کی اور در آئی نیام مین

۱۰۱

اب بادان بیان کرنے ہین یا رب انتخاب
تھامے ہین ہر درا کے تیغ جو کارزار
سمٹے ہوئے نئے لگے خنجر زہر دار
سرکا عصا اب نیز خدا نے کیا فرار
گیسو دکھا رہے تھے تباہی حواس کی
کانٹے زبان کے تو لتے تھے قدر پیاس کی

۱۰۲

اب جمع تھی زبان کا بیان وا مصیبتاہ
نیبون نے لیے چوٹ لگی کہ صدا گرہ
بیدون کی صفون سے بڑھا آب و بیادہ
جھپی آنکی زبان نت حسینا آہ آہ
سینہ سے پھل زبان سے صدا نکلی یا علی
اور کانپ کر گرا خلف مرتضیٰ علی

۱۰۳

وہ لوٹ وہ بھالے برچھیوں کی وہ جفا زین
وہ جبر کا گھیرا وہ ایذا وہ سینہ وہ جبین
سجلنا فلک کا تیس تھا اور رخ سے آہ زمین
اے برچھیون نیزے و سنان کی سوہ زمین

پھل برچھیون کے پھول سے سینے پہ لیتے تھی
جو آج رو رہی ہین دعا اُنکو دیتے تھے

۱۰۴

جرأت نہ کی کسی نے سوا اُن پہ وہ تیغا سر تھا
سرنامہ اس بلا کا تھا وہ دین باہر تھا
اُن میں بھی کسی نے بات کی آگے زینب کا سر تھا
یہ حصہ حسین علیہ السلام کا تھا

سُن سُن کے انبیاے سلف جنکو روتے تھے
مولا وہ دُکھ اُٹھاتے تھے اور شاد ہوتے تھے

۱۰۵

لکھے ہین یہ مصائب جن جن بیکسی سے
ابدال کے عہد مین تھا ادنا وہ تنا سے
اوس عہد مین نہ بیبن کا تھا وہ تنا سے
آزار اس نبی کو وہ دیتا تھا صبح و شام سے

نورِ خدا کو خاک مین نار ہی ملاتا تھا
بندہ تو قتل کرتا تھا خالق جلاتا تھا

۱۰۶

اُن دشمن جنگ دل فریب کیا انکو سنگسار
سر پر نہ جلائے حسد نے بد اعداے نابکار
کیا زندہ دفن کیا باپ نے انکا آپنا
اُن ظالمون نے قتل کیا بے گناہ

ان سات حادثون سے شرف میں ہو گئے
جبر جبیں - اوج صبر کے برجبیں ہو گئے

۱۰۷

باقی نہ کوئی اذیت جفاے جہان رہی
سر کا شکنجہ نہ خنجر و تیغ و سنان رہی
شکوہ کا تنگی کسی کے آگے فاقے سے زبان رہی
تیغ نے جہاں دین نبی عیان رہی

اللہ سے شکایت جور و جفا نہ کی
غیر از دعاے نیک کبھی بد دعا نہ کی

۱۰۸

نعمت حیات جو فیض نے عطا کیا
ھابیل سے ان کے پاس سے بنکر جدا کیا
کیسے ہی ظلم نہ سہے بھی اون کا بھلا کیا
زندہ نے خدا نے زیر ابرا کیا

او بت پرست قائل پروردگار ہو
غافل نبی کی قدر سمجھ ہوشیار رہو

۱۰۹

پیکانِ نبی پیچ سے کھائے کہ یاران
لیجاؤ اس جدا میں انکو نشان گریزان
جس دشت میں دن رات بدن زخمی ہیں پیکان
زینب نہ ایک بار سکھو نام سرو زنان

تیغون سے پرزے پرزے سراپا بدن کرو
مر جائے تو نہ دفن نہ غسل و کفن کرو

۱۱۰

زندہ ہوا میں دفن رہے گور و کفن میں
بھیجے اکیلے زین تپ نہ آئے قرار میں
بیٹوں کی لاش ان سے نہ ہو انتشار میں
منصب ہو کہ لاکھ میں تیرے اکبری دیار میں

مین جانتا ہون یا کہ مرا دل ہی جانتا
دل سے زیادہ خالقِ عادل ہے جانتا

۱۱۱

ساغر کو لیکے آئے جو جنگل میں رو دیا
جیسے کہ وہ تھا وہ عزا کی و ہمیشہ نہیں آہ
بیٹے ان پہ بے بسی سے بھی پیکی بکا
بسے ختہ بیکاری کی فریاد با ہے

اپنے حصارِ حفظ مین بندے کو راہ دے
یارب عدو کے ظلم و ستم سے پناہ دے

۱۱۲

آئی ندا کہ ہمیں عیان سب کا حال ہے
بندے کمال عشق ہے الٰہی یہ حال ہے
یہ جاؤ نہ اٹھا اے کوئی کیا مجال ہے
ہان بہادری کا تمہیں نگاہ بار ہے

جس دکھ مین مشغلہ ہے تجھے شور و شین کا
یان صبر و شکر کام ہے بس اے حسین کا

۱۱۳

آئی ندا کہ صبر کی تکمیل بیان نہیں
بیٹے جیسے پیچ میں نہیں تاب و توان نہیں
کس عوض ان نہیں مرے معبود یہان نہیں
کیا مجال کہ اس تخت میں بیان نہیں

دولت ثواب و صبر کی بیدرد کھوئے گا
یان تو نہ ضبط مجھسے ہو اسے نہ ہوئے گا

۱۱۴

انسان کیا ملک نے بیان نہ پا لیا
ہر بوجھ آسمان نے سر پر اٹھا لیا
دریا و کوہ و دشت نے برداشت لیا
ماہ جبین ہو پہ نے ...

پھر آنکھوں سے حجاب جب انسے اٹھا دیا
عاشور کربلا کا مرقع دکھا دیا

۱۱۵
بولین حال کہیئے پہ رویا وہ نامدار
ان جسطرح سے لاش پہ بیجز ہو بیقرار
بیٹے سے کہا آنسو جو بہین آنسو بھی ڈھال
بیٹا اٹھا ہے اب زخم سب گن کیا بار

یہ زخم کیا تھے جو شہ بیکس کو روتے ہین
جتنے مرض بدن مین ہین سب دور ہوتے ہین

۱۱۶
اب زیادہ بیٹے رونے کا ہی تھا مقام
جن زخمون سے آئے جب حبیب بیکنام
وہ زخم کھا رہے ہین تمہارے لیے امام
نہیں فقط وہان تھین ان جسم پر ہین

نیزے بھی گرز و صارم و خنجر بھی تیر بھی
برزے بدن بھی زخمت جناب امیر بھی

۱۱۷
جز جیب کا ریض ہیر سے دوا نہ تھا
پایا ایسی ہین رود کی وہ پیشوا نہ تھا
حسن بابر ہین کرتی بیٹا مدا نہ تھا
چھپ ترسے آنکہ بے پیدا ہوا نہ تھا

اک دو پہر مین قتل نہ چھوٹے بڑے ہوئے
یان خاک پر ہین چاند بہتر پڑے ہوئے

۱۱۸
ان جادونو نے سبط نبی کا سر بچانے ہین
ظالم جفا کے تیر تو ان کا وہ بنانے ہین
نیزہ نہیں یہ تیغ ترا بیچ ان سے ہین
مظلوم کہے رہا ہے کہ ظاہر و غیب سے ہین

اتنا تو وقفہ دو کہ مین شکر خدا کرون
اور اپنے رونے والون کے حق مین دعا کرون

۱۱۹
رو رو کے بولین ذرا اب زینت کرے بلا
زینب ہوا ہوئی ان کی آغوش کا بچہ
زینب زبح کرکے بجز تو مظلوم سے جلا
اور اب تجھے یہی ہوا اور بیا زار نکلا

بیٹے موے نہ نکلی مگر اب نکل پڑی
مُنھ ڈھانپ بولے حسینو زینب نکل پڑی

۱۲۰
دختر کا یہ ہے کہ زنج ہو جابن زبان وین
جاتی ہین جلد اور دہن سوجھتی نہین
وان اپنے گھر اون ہین وہ بیابان ہیں سے پہل گرین
بیچہین یہ سین خیال سے کہین اون رو لیں سب ہین

بوسہ گھتی ہین خون کے تھالے جو ملتے ہین
دلکی طرح سے کانو نکے بند بھی ہلتے ہین

۱۴۱

بار وہ جمعیت کرتا جو یون زمین تھا کھڑا
حیران ہو کے مین نے یہ ایک شخص سے کہا
یہ کون بی بی بھی ہے [illegible] سب سے ادا
اس نے کہا کہ اے [illegible] غضب بے جہان [illegible]

یہ عاشق جمال شہ بے نظیر ہے
منھ ڈھانپے یہ بنت جناب امیر ہے

۱۴۲

ناخن [illegible] نکلی زینب جدا گراہ
جب نکلے [illegible] حسین لے وامصیبتاہ
آنکھون [illegible] اپنے بھی ناہ
[illegible] تھا اب بادون [illegible] تھا آگراہ

کچھ سر پہ کچھ زمین پہ گلابی عمامہ تھا
آلودہ خاک و خون مین پیمبر کا جامہ تھا

۱۴۳

دوڑی [illegible] اور [illegible] زینب گرتی تھی
دیکھا حسین اور ادھر آ جھکی
نشتر [illegible] ہوا [illegible] بے [illegible] بھی
[illegible] ایسی گرتی تھی

اس بیکسی سے مرتے بہن پر نگاہ کی
جو غش ہوئی تو اسی رسالت پناہ کی

۱۴۴

آیا جو ہوش بولی پیمبر کا واسطہ
آئی ہمن جواب دو حیدر کا واسطہ
جد اپنا کا واسطہ [illegible] کا واسطہ
اے بھائی [illegible] اصغر کا واسطہ

بھیا اُٹھو چلو کہ سکینہ تباہ ہے
آفت مین خاندان رسالت پناہ ہے

۱۴۵

ان واسطون [illegible] پیمبر [illegible]
[illegible] آنا [illegible]
[illegible] اسی [illegible]
[illegible]

یان رہ کے کیا کرین ہمین ظالم ستاتے ہین
اکبر جہان سدھارے وہان ہم بھی جاتے ہین

۱۴۶

[illegible] کلام سے جھپائی جو بھی گئی
[illegible] زینب [illegible] گئی
[illegible] غضب سے [illegible] گئی
[illegible] گئی

مرتے ہو تم بھی ہائے زبان بند ہو گئی
زینب نہ آج خاک کا پیوند ہو گئی ::

۱۲۷

یہ بین کر کے سینہ پہ مارا کو سنگ بار
بھائی کو بیکسی سے لگی دیکھنے وہ زار
بولی کہ سر کو دو ذرا دیکھ لے بہن نثار
اب ہے سے تمام ہوا ہی بھائی بہن کا پیار

سبطِ نبی کے سر سے بدن کی جدائی ہے
بھائی سے بے نصیب بہن کی جدائی ہے

۱۲۸

وہ بولی غش سے آکے جو غیرت سے زینب سوا
مجھکو نہیں جب بھی نصیب پر یہ ہوئی جفا
سوتا رہا نہ بچپنے سے کالین پہ اتفاق
بستر پہ ہاتھ اٹھا کے لیں بہن بر اٹھا

سر برادر تار دون سر کو دل و جان فدا کروں
کیوں بھائی کسطرح سے بچو تم میں کیا کروں

۱۲۹

زینب نے بین تا بہ لئے اک شقی بڑھا
سنتا ہی تھا یہ بین جو سر کو آگے کھینچ لیا
لیکن نہ اس جفا پہ بھی زینب ہوئی جدا
زینب نے کہا بہن تری الفت میں ہوں فدا

زینب سنبھل سکے تو کلیجہ سنبھال لو
اب تو گلے سے بھائی کے باہیں نکال لو

۱۳۰

یہ کہہ کے جھکی گود میں وہ خستہ دل گئی
ابن نخع ادھر کو بڑھا ہی مل گئی
زینب نجف میں قبرِ یداللہ ہل گئی
یا عون فاطمہ کی صدا متصل گئی

کیا دیکھتی ہے مڑ کے ادھر خواہر حسینؑ
خولی چڑھا رہا ہے سناں پر سرِ حسینؑ

۱۳۱

جا کو سدھار دیکھو گلے سے لگا کے بین
الفت کہاں تھی جس میں کہ سر کو دکھا کے چین
کہتی ہیں زینب اب بیکلیف ہے یا حسین
اب درد کیا ادا ہو گیا درد کو کیا چین

ضربت کہاں لگی ہے ذرا دھیان کیجئے
گھر جاکے اپنے درد کا درمان کیجئے

۱۳۲

اب زمین میں نہ دنیا میں ہے اب دبیر
زینب کے بین کرامت ہے اے دبیر
جب یہ سخن ہے زبان سلامت ہے اے دبیر
اب جو سوال ان کی امانت ہے اے دبیر

آ جائے وہ دن کہ مہدی دین کا ظہور ہو
روشن ہو دین تیرگی کفر دور ہو

قطعہ

تمین سے عین عبادت کا سر انجام ہوا
لام و دال و میم سے رحمن کے اسلام ہوا
یہ ہے یاد رہے اہل مشکل میں ابن آگاہ ہوں
صدرِ اہل نام ہے کیا جو بانی نام ہوا

رباعی

دنیا میں جنابِ مصطفیٰ آ کے گیا
ان آنکھوں سے شانِ کبریا دیکھ گیا
فردوس میں ہو یا نجف میں ہو یا
جنت دیکھی جو کربلا دیکھ گیا

رباعی

غالب کا نشہ کیا ہوا گر جان نہیں
جس میں کہ نہیں عقل وہ انسان نہیں
بیکار ہے زہد و ورع و صوم و صلوٰۃ
گر حبِ علیؑ نہیں تو ایمان نہیں

رباعی

مجموعۂ کائنات ہے برپا آج
عاشور کے دن سے کیا یہ دن ہے پیدا آج
ہے صاحبِ ذوالفقار دنیا سے اٹھا
داماد رسولِ حق کا ماتم ہے آج

رباعی

دروازے سے یہ نقیبِ لشکر آتے ہیں
اصحاب نبی لے کے خبر آتے ہیں
یہ درد وہ ہیں کہ ہو کے مجروح امام
اٹھنے کو گھر سے ابھی حیدر آتے ہیں

رباعی

کعبہ کہ بطنِ حیدر سے نورانی ہے
ان دونوں کا مدعا رازِ دل بانی ہے
دین نے نجف سے علیؑ کا کعبہ مولد
یہ بیت خدا کا مصرعِ ثانی ہے

۱

تب سمجھوں میں علم کہکشان نے شب
خورشید نے زبان کی ثنا ایقان شب
تھا نیا ہے عوض میں نکالی کمان شب
بنہا ذبیح تیغ عمر سے زبان شب

آئی جو صبح زیور جنگی سنوار کے
تب نے زرہ ستاروں کی رکھدی اوتار کے

۲

صف نکلا برنگ فرزند جوانان شاہ دین نہاد
و ضرکنار نے کھولدیا دفتر مراد
چہرہ صبح نے جو کیا زر سے بہ صفاد
سہ نورہ تیغی سے نسب یا سب کی مراد

رتبہ سے سرفراز کیا ماہتاب کو
عہدہ ہراولی کا دیا آفتاب کو

۴

تھمی شب بسر ہوئی جو چھپی جیب میں شتاب
چہرہ تیغ صبح نے دکھلائی آفتاب
تھا بسکہ خنجر ضیا سے آفتاب
زمین دیر رہنہ جیسے بنیمہ میان نیب

محتاج ماہتاب ہوا آب و تاب کا
باغ جہان مین پھول کھلا آفتاب کا

۵

لشکر ادب میں روز کے پہلے جنہوں نے رکھا
وہ خیمے سب کے ہر اول صبح ہیں کھا
خورشید کو ہر اول نہ ڈالا کہا
چہرہ کو ہر اول

چہرہ جو دو ہر اولونکا ایکجا ہوا
پر حر کا نام مہر کے روشن سوا ہوا

۳

تھی چمن ہوئی کہ عارضہ شب پہ زلف شفق
تھا صبح آیا ہے لئے خنجر و ورق
تھی شفق کی قصد نور کا افق بچاق
سمجھی کہ تھا صحیفہ تیرہ دوران و ورق

خون شفق مین سرخ قضا نے قلم کیا
اور خط و خال روز شہادت رقم کیا

۶

نقارہ بجا اختر جوگان سے
نقل راہت صبح کا برنا آسمان سے
اور شور سرپین علیا سحر در جہان سے
نقیب ادا حسین حمیر نما زبان سے

نعرہ سنا اذان کا خیام امام سے
اور اقتلوا الحسین کا غل فوج شام سے

۹۰

معروف دار و گیر مین تھا خنجر [illegible]
دریا کے بند و بست مین تھی فوج [illegible]
نکلا جو مین آب سے [illegible] تھا سب
[illegible] مین سب کی بکا سے [illegible]
آواز آرہی تھی مزار رسول سے
مُہرِ بتول چھن گیا ابن بتول سے

۹۱۰

[illegible] نے تعویذ نے [illegible]
اترا [illegible] مین کہتا ہوا [illegible]
[illegible]
ارشاد ہو وہ [illegible] کیا [illegible]
بولا وہ فکر جنگ سے تھا اضطراب مین
اپنے نبی کو ذبح کیا مین نے خواب مین

۹

چار دن [illegible] تھا بیکسی [illegible]
گویا کہ پیاسا تھا [illegible] ان [illegible]
[illegible] بالک [illegible] آتش [illegible]
[illegible]
دریا جو دور پیاسمین تھا شہ کی فوج سے
منھ پر طمانچے مارتا تھا دستِ موج سے

۹۱۱

[illegible] کہا کہ فتح مبارک [illegible]
کاٹا سر حسین [illegible] نبی کا [illegible]
[illegible] اپنا عجب [illegible]
[illegible] سینہ پر
مطلق کیا نہ پاس رسول انام کا :
خنجر سے مین نے قطع کیا سر امام کا

۹

[illegible] مین ابن [illegible] تھا بیمار
[illegible] تھا درد [illegible] زار
[illegible] نہین [illegible] تھا [illegible] وار
[illegible] انتظار
جو قصد تھا وہ دین کے برباد ہونیکا
جو ذکر تھا وہ فاطمہ زہرا کے رونیکا

۹۱۲

[illegible] حرملہ نے کہا خواب مین [illegible]
گویا [illegible] مین [illegible] عطا
[illegible] تیر [illegible] جدا جدا
[illegible] حسین اور [illegible] طفل [illegible]
بیٹے کا اور پدر کا لہو مل کے بہ گیا
وہ مرگیا تڑپ کے یہ چپ ہو کے رہ گیا

۱۳

بولا عدو کہ سب سے کیا ہمین احتیاج
سب کچھ تمہارے واسطے ہے بعد فتح تاج
جب زر ملیگا زر سے جب درد کا علاج
رائج ابن فاطمہ کے لئے اوسکا ہو رواج

سادات کی ردائین بھی لو شہ کا سر بھی لو
خلعت بھی لو خطاب بھی لو مال و زر بھی لو

۱۴

جاسوس کو جب ملا کہ کہی ہے یہ بات
زینب بھی اب ہے ساتھ نہ بیدار رات
رونا ہے اب کہ تھی نہ بتا مرات
سنکر اندر آئی نکے دیکھا سوئے پسر وار دات

نامہ تو کوئی اہل وطن کو لکھا نہین
پھر کمک کسی کو طلب تو کیا نہین

۱۵

سب سنکے نے انکے بلند مختار ہی سے نہ
سب نے کہا کہ ہین یہ خبر کیسی عطا
نٹ جان حیدری کا ہو مین ہیبت سے تھا یہ
بچہ کوئی نہین ہے جو اب ہے مدد کا

مشتاق اجل ہے کہ شوق جہاد ہے
جاسوس نے کہا کہ فقط حق کی یاد ہے

۱۶

اب جنگ مین شفاعت امت کی تھی دوہا
سید حسین کرینگے رضا پہ جان کیا
اب شاہ کے لئے نثار دیں وطن کو جا
تنہائی کی اجل ہے یہی ہے برا اہتمام

کب اسلحہ کسیکو دیا ہے حسین نے
تقسیم سبکو صبر کیا ہے حسین نے

۱۷

یہ سنکے بیٹھے تھے مضمون آہ و درد ناک
بیمار سے سکینہ کہ کیا تھا پاک
زینب کی گود مین کہا سکینہ بیٹھی ہے خاک
منہ پر سب صلح ہوئی اے الامراک

فرماتے تھے حسین کہ کل صلح ہوئیگی
لیکن وہ صلح ہوگی کہ سب خلق روئیگی

۱۸

حضرت نے بیکسی کہا کیا یہ خبر جن
کہہ کے بھائی سے رونے لگی بہن
بہنا سے بیٹھو دیکھو سے وطن
زینب نے دو جوانی اکبر نعرہ زن

غش پر غش آیا بادشہ بے نظیر کو
اکبر نے بخشوایا جو مادر سے شیر کو

۱۹

پیاسے لعین حسین ابن زمین بخلد بریں ہوا
اس خیمہ حسین سکے وہین اسوقت ایک بکا ہوا
پیٹے دو پاکیزہ قد وہ زینب نے ہائے ہائے
دیوانہ کفن کو غسل کیا اور دیکھا

نہر بہشت بہر طہارت خود آئی تھی
گویا رسول زادے کے گھر مین خدائی تھی

۲۰

لٹتے ہوئے جو خیمہ ہمہ حشر کی بپا
زینب کا خیمہ نہ بنا قبر مرتبہ ہوا
آئی نہیں صدا کہ یہ مسری کہان ہوا
شبیر کی سکینہ نے بیری بچی کو روحہ

خیمہ کے گرد نعرۂ شیر آشکار تھا
آئی صدا وہ شیر خدا بیقرار تھا

۲۱

بولا عمر حرام کی طرح اپنی ہو ظفر
ہاں ان اسلاح باندھیں جوانان دین پر
دوڑے نقیب باندھ کے کمر ورمن اور ادھر
واللہ ہے سعد یہ قتل حسین پر

انصاف کہہ رہا تھا کہ یہ کیا خیال ہے
اے ظالمو بتول کا یہ ایک لال ہے

۲۲

جب سوئے پیش گئے عمر بہ عسکر چلے
ہر جفا کا ہو کوئی تیران میں عامل
فرزند کو دیوار دوبے لوٹ کے آئے
جیکی صدا کہ خون بہ جنازے اور دن ہلے

ترکش کے تیر دیکھ کے آتا تھا دھیان مین
غل کے سبب اونگلیان دیتے تھے کان مین

۲۳

چادر ہے سر پہ زینب آمنہ سکینہ بانو دا
نعروں سے جسکے خیمہ وہین در ایبہادا
پیاسے صدور نیعو ودہل سے نا دوا
پانچ کے نصیب دل اعدا ایرادا

غل تھا کہ کوئی دم مین شہ دوسرا نہین
زینب کا اب جہانمین کوئی آسرا نہین

۲۴

اب یا تکمہ حسین کا کہیو جلال جاہ
بن بن شگفتہ ہو چمن قدرت اِلٰہ
میدان مین ایا ہو خیمہ مین اذن ہاہ
ہجر نہیں بیر بن ربن عرش ہوبہن

گیا باد فنا سپاہ شہ دین پناہ ہے
دو دن کے پیاس اونکی دفا پر گواہ ہے

۲۵

تھی بیکسہ آمدِ ابن ابوتراب
تھا ہاتھ میں خضر کے عصا بہرِ آب و تاب
الیاس بیتاب تھے بادیدۂ پرآب
زمین اندر کی چھپا تھا فرط بیتاب

حالت تھی غیر بنت رسالت پناہ کی
بالوں سے جھاڑتی تھی زمین قتلگاہ کی

۲۹

اب صاحب سلطان عرفان ہوئے
وہ جان پہ سینے کو جلوہ میں لئے ہوئے
دست قضا میں نقد جوانی دئیے ہوئے
لینا عدا سے عہد شہادت کیے ہوئے

نقشہ تھا اک نبی کا اس افلاک کے تلے
اٹھارہویں برس میں چھپا خاک کے تلے

۲۶

وہ ان بارگاہ حسین و نشان روج
حسینہ فلک جن کو وہ یوم حج عزّ نزل روج
جنت رواق زینت آفاق جو روج
دریائے ذرہ بکت سبز برف نیز موج

کیا انکے آگے صولت سہراب زال ہے
زال انکے رعب و دبدبہ سے پیرزال ہے

۳۰

ہے وہ سنانہ نافہ پی نجیب زمن
محبوب عصر نافۂ محبوب وداد یمن
یہ نافہ یا کہ جس کی گلشن غنچۂ دہن
اکمل خطا کی کے نہیں ہم اگر نافۂ ختن

کب نافۂ ختن میں بھلا بوئے ناف ہے
یہ نافِ روح پرورِ عبد مناف ہے

۲۷

وانتم
نرخ ایک کا نفس و انتم سب اعدا
خال ایک کا بہشتی وہ نہر و اور ادا
کسی کی کا زلف میں لب بر فی الدنیا
چہرہ بلند ایک کا تفسیر و انتما

خود اوج سپہر خود کا سر عروج ہے
ہر خود سر مشرح ذات البروج ہے

۳۱

نیرین میں الجھا یہ کیا ہی زو حسن بنا
غنچہ دہن کا غنچۂ نیلوفری بنا
قاسم میں خلق و حلم پیمبر عیان تھا
مظلومیت حسین کی یاں آن کر بنا

یہ آفتاب حسن وہ ماہ حسن ہے
وہ شاہ حسن یہ شہنشاہ حسن ہے

۴۴

برکت نثار شوکت عباس نامور
اکبر سی ہے سیف تو زینب کی ہے سپر
حمزہ سی ہے عقیل سا ہے شیر صاحب ہنر
طیار دل [illegible] جعفر طیار سا جگر

کہتے ہیں گو علم مرا اخل مراد ہے
سقہ سکینہ کا ہوں یہ رتبہ زیادہ ہے

۴۵

[illegible] بیٹی ہے سیدہ و زینب سی بادگار
[illegible] یہ چار جا بہ بہن ہیں آز فنا بہ جا بہ جار
[illegible] و دو بی مرا تب ہیں جا وہ دو دو چار
[illegible] و شش نمودار ہے وزنار

عارض وہ پھول ہے کہ تصدق بہار ہے
وہ کمسنی کہ جسپہ جوانی نثار ہے

۴۶

لکھا رہا ہے [illegible] ہمرہ بو تراب
ایسے ہی ہیں علی سے ہیں آں آفتاب
دو نقطہ ایک لفظ علم پر ہیں انتخاب
دو دو جھا نہیں اک علمدار لاجواب

کیونکر گرہ کشائی ہیں بے مثل یہ نہیں
شکل کلید چوب علم مین گرہ نہیں

۴۷

مصحف ہے گلزار و دکھین عبرت ثمر
سمجھو عباس ان [illegible] خط روا [illegible]
جب کہ سورہ اخلاص مختصر
سورہ تو مختصر ہے فضیلت زیادہ تر

چہرو نے آشکار حسین و حسن کا رنگ
سوکھے ہوئے لبو نپہ تصدق چمن کا رنگ

۴۸

سر نجف کو کرتا ہے وہ نیر زہے نصیب
ایمان ہیں لیتے ہیں خشوع خضوع [illegible] قریب
سر نجف ہے عاشق کہ ہون ادا [illegible]
[illegible] علی کی [illegible]

کٹوا کے سر کو ہو جیو فدیہ حسین کا
عباس تجھپہ دین ہے یہ والدین کا

۴۹

دیکھی جو شکوہ فوج ستمگر کا اجتماع
زحمت ہوا وظیفہ از حد جو تنا ہ کا
کی بات دو شانے کیا تو تضمین یہ بنا
[illegible] امت کا ہو بھلا

سہل است گر دو سر من بر سر سنین
زینب اگر اسیر شود وائے بر حسین

۳۸

زینب نے رو کے سبط پیمبر سے یہ کہا
بھیا ہزار جان سے تم پر بہن فدا
سایہ ہیں آپ کا مرے سر پر رہے سدا
میرا گلا کٹے نہ کٹے آپ کا گلا

زندان ہو بے ردائی ہو اور شور شین ہو
زینب کو سب قبول ہے لیکن حسین ہو

۳۹

بولے حسین بس کہ ہوا ہے کڑا دل مرا
میں جانتا ہوں ماں کی طرح مجھ پہ ہو فدا
اب صبر دے خدا تمہیں اور میری بہن جدا
یہ میری زندگی میں تو ہم تم نہ ہوں جدا

کیونکر خلافِ مرضی رب قدیر ہو
شبیر ذبح ہوئے تو زینب اسیر ہو

۴۰

یا ہیں گلے سے ملکے یہ زینب نے دی صدا
لٹتی ہوں فضہ اکبر و عباس کو بلا
آئے جو بھیا بہن اکبر و عباس نے یہ کہا
لو ہم سے بھائی جان بھی ہوتے ہیں اب خفا

اماں بھی مر گئیں مرے بابا بھی مر گئے
مر جاؤنگی جو یہ بھی مجھے چھوڑ کر گئے

۴۱

بہن تو آپ بھی ہوں جاں نثار گر ہمیں سوگوار
باسوز درد لیں بین جا بجا ہیں داغ چار
ارمان بھی جوان کے کیا ہیں نئے رو بکار
سمجھیں بہن یہ سامنے سبھی ہیں جگر فگار

جسکو کہ آسرا ہو فقط ایک بھائی کا
حال اُس بہن سے پوچھئے زہرا کی جائی کا

۴۲

بہن کہتے تھے قیامت کبرا ہوئی عیاں
بھائی کی بہن اشک تھے رخسار پر رواں
سمجھاتے گر رہے میاں کرتی تھی بہن یہ بیاں
زینب بہن پہ لاتی ہیں لیکن کوئی زبان

شہ کہتے ہیں کہ آج کا دن امتحان کا ہے
جانا وہاں ضرور ہے وعدہ جہان کا ہے

۴۳

فرمائے حکم صبر کا سب کو بصد شتاب
عصمت سرا سے پھر تو برآمد ہوئے جناب
عباس لائے اسپ سرِ ابن بو تراب
حیدر کا شان ہاتھ کی بانو پیر رکاب

یوں زیب زین وہ سرور دنیا و دین ہوا
قرآن پاک رحل پہ جلوہ گزین ہوا

٣٣

رخش حسین قدرت حق صنع کبریا
دلدل خرام ابر و برق بجام و براق تھا
جو شیخ زین وہ پری جبین و قمر ضیا
گلگون ناز ہرن کی نزاکت کو جو نہیں کیا

٣٤

تیغ عدو و جنگ کی بنا پر اللہ ہے تیر
ایمن سے ابو فا یہ جلالت سے تیر
دو دو ملکی یہ جب یا یمین آگے آ رہا ہے تیر
دیکھے حسین دوہرے ملکی کی رکاب سے تیر

گر بوسہ زن نسیم دم سیر باغ ہو
فوراً نمود جلد سے لالہ کا داغ ہو

پوچھا سبب جو سینے کہا کچھ خبر بھی ہے
اک عاشق حسین ہمارا اُدھر بھی ہے

٣٥

دہ رخش و دلدل و براق کہتا تھا افتخار
لینے سوار دوش نبی ہے مرا سوار
میکال و جبریل عنان لیں بار بار
عزت نہیں یہ کہ آگ بہی ہوا اور فلک پہ آب

٣٦

ہاں صبر تھا عدو کی جگہ ور زبان پہ تیغ
کہا ابن سعد نے جگہ تیغ زبان علم
لو لا کہاں ہے حر جری کی حاجت ختم
لایا ہے کھینچ کر یہ جدائی کو مع حرم

ہر گام بدر سم کی ضیا آسمان پہ تھی
برق لجام وہ کہ چمک کہکشاں پہ تھی

اب تیغ ہو یزید کی اور حر کا ہات ہو
اور زیر تیغ حلق ستم خوش صفات ہو

٣٧

حاضر حضور رتبہ میں ہوا انتخاب صدا
حضرت نے دیکھ کر صف آرائی کا دیا
روح الامین نے بڑھ کے کیا صاف راستا
حیرت ہو گیا جبین پہ نور کی ضیا

٣٨

حر صبح سے علاحدہ گو فوج میں تھا کھڑا
لیکن جفا لیے نہ لیا اور نہ یہ ہی جدا
اللہ رے تو بہ حر کی ہیں سے نہیں خطا
شبیر کھینچ کر یہ بیان لا لایا غضب کیا

عالم تھا حسن زین عجب آب و تاب کا
جو تھے فلک پہ پھر گیا منھ آفتاب کا

زرغہ ہے ظالموں کا شہ خوشخصال پر
پانی ہے بند ساقی کوثر کے لال پر

۵۰

حر سے کہا برادر و فرزند نے یہ کیا
اے حر ستمگرا نہ ہزارون سے تو لڑا
ستروتن سے سب بہ اسنان زخمی بدن ہوا
حر نے کہا یہ خون کا کاہون بھمیون بھلا

یان تو مقابلہ پسر مصطفیٰ کا ہے
اور بعد اسکے سامنا اک دن خدا کا ہے

۵۱

دیکھین مرے لیے مخفی ہوئی جو راہ کیا ہے
شاہی ہی ہے نصیب جو فضل خدا سے ہے
جا کہون اس سے جو کہ بندہ کرمین ہے
دنیا بدی ہی دیکھ لئے ہوئے میری ابھی

جی مین یہ ہے کہ صابر و شاکر کا ساتھ دون
ہون منحرف خدا سے جو کافر کا ساتھ دون

۵۲

اب بھی جسے کہو کہ تمہارا اتنی نصیب کیا
دونون نے بہتر کی عرض کہ جو آپ کی رضا
حاضر غلام حر بھی ہوا اور یہ کہا
یہ جان نذر ابھی بھی ہو وارے شہ ہے

عشق دلی ہے مجکو شہ خوش صفات سے
مجکو نہ چھوڑئے گا کہین اپنے سات سے

۵۳

نے دیکھا یہ حکم بہند و بکو بھیج کے لاؤ
جلدی سے کا جو بیت و بست یہ عرب غنیمت تو
نزدیک اپنے تیرا عمری جو ہر ذرہ خون کھاؤ
باہم حسین کہا غنان ہے اور اٹھاؤ

نکلو عذاب نار سے داخل جنان مین ہو
حاضر جناب سرور کون و مکان مین ہو

۵۴

حر اور پسر برادر و عبد بمنو شعار
گھوڑے پے اپنے دلاور ہوئے سوار
آئے دلیر پیش ابن سعد نابکار
فرمایا جسنے اور شمر اطوار ہوشیار

اب لحظہ بھر بھی یان مجھے رہنا حرام ہے
کیون کفر سے جدا نہون حر میرا نام ہے

۵۵

اس جان کی تمنا کی تہمت ہے سچ جنب ہے
مین کیا کہون ہوئی مجھکو سرتیکی سرجھے
مین بھی طرح نہیں ہوں ہان دل وزدار بجھے
اب یہ اریان ہو وہ دنیا نیتا ہے جھے

دنیا کے جال مین کہین دیندار آتے ہین
دیکھ اسطرح سے حق کے طلبگار جاتے ہین

۹۵۶

تھا شامیوں کا قصد کہیں جلد ہو ظفر
ہوں داخل سپاہ شہنشاہ بحر و بر
کہنے کو یہ کہ غالب تھا و لیک [illegible]
چھپکے جناب تب بن گیا جو [illegible]

اب حسین دم ہو بڑھ کے غضنفر کو ٹوک لے
تو حکم ساری فوج کو دے مجکو روک لے

۹۵۷

بولا یہ ابن سعد کہ اے آزمودہ کار
ہے [illegible] خون اضطرار
زینب بنا رہا ہے [illegible] انتشار
[illegible] جنگ [illegible]

ہے خون خشک برق دم ذوالفقار سے
تو ڈر گیا حسین کی کارزار سے

۹۵۸

یہ جان کر جو بر کری پر [illegible] زوال
[illegible] کبھی بحال
[illegible] عیال
افسوس [illegible]

ذلت کا سامنا ہو تو افسر کی موت ہے
منھ موڑنا دغا سے دلاور کی موت ہے

۹۵۹

کیا خوب [illegible] تو جو رستا ہے تو
[illegible] سلسلہ جو [illegible] تو
[illegible] عجب [illegible] تو
[illegible] نہیں [illegible] تا ہو

کیونکر سنوں میں آج ترے اس کلام کو
کل کی ہے بات گھیر کے لایا امام کو

۹۶۰

کیوں بات نہ کی آگے بڑھا لا تھا یا نہیں
جو حوصلہ تھا دکھا نکالا تھا یا نہیں
عصہ علی نے تیر کے ڈالا تھا یا نہیں
تیغ حیدری کو اولا تھا یا نہیں

رہتا اگر وہ طور اوسی دم تھا خاتمہ
بڑھتا اگر کچھ اور اوسی دم تھا خاتمہ

۹۶۱

حر نے کہا اوسکی ندامت ہے تو ہمیں
مجھ سے کیا خطا ہوی [illegible] ہمیں
ہوں اونسے [illegible] ہمیں
[illegible] ہمیں

سر کاٹ لیں تو جرم کی تیرے سزا یہ ہے
اور بخش دیں خطا تو سراسر عطا یہ ہے

۶۲

یہ دینگے جب جواب کہ ہو بہرہ عمر و بلال
تا عمر یہ رہینگی ندامت مجھے کمال
لیکن ہمیت یا علیؑ تھا غیر میرا حال
محفوظ رکھا تو نے مرے عجز پر رضا کا لال

رکھا نہ اپنے واسطے پانی پلادیا ٭
مرتے ہوؤنکو ابر کرم نے جلادیا ٭

۶۳

احسان یہ دونکا دسے کیسے جلاؤن نہونگا
منھ قبلہ امم سے ادھر آؤن نہونگا
دونوں جہان میں اپنا تو کہان جاؤن نہونگا
ایسے رضا مین ٹکڑے ہوا نہونگا

سبط نبی کے دلکو دکھایا نہ جائیگا
مجھسے تو دست ظلم اوٹھایا نہ جائیگا

۶۴

ہرگز طرح نہیں جان سے مجھے کچھ ملال
نقصان ہے یہ مال پہ جب جان ہو مرا آل
سب کچھ کیا اطاعت بیدین پر خصال
نفسانیت کوئی پایا نکالا ہو زوال

بھاتا نہیں یہ عہدۂ و منصب نگاہ کو
پامال کر رہا ہون اس اعزاز و جاہ کو

۶۵

حر نے حسین سے کہا کہ اولاد وہ زین
اے صف شکن یہ صف شکنو نکا نہیں چلن ٭
بیٹا بھی ہے ساتھ کے اے مرد مومن
ابن کہو کہ نام کرے وہ بھی ہاں دکن

ترا خیال کسطرف اے با تمیز ہے
اولاد سے سوا کوئی دنیا مین چیز ہے

۶۶

حر نے کہا کہ اسکا نہیں سمجھا خطر
وہ جا بلے ہون خدا نے شہنشاہ بحر و بر
ہمراہ اسکے لئے جاتا ہون پسر ٭
صدقے کرونگا اسکو تہ تیغ بے بدل ٭

لیکر رضا امام سے لڑنیکو آؤنگا ٭
مین سب سے پہلے گلشن جنت مین جاؤنگا

۶۷

لیکر جو حر نے بات کہ شور ابنے زمان
بیٹا چلا بہ فوج سے ہو کر رواں عنان
ہمراہ تھا بہادر و فرزند نوجوان ٭
ساتھ ایک طرح عبد پر جنت تھا روان

لیکر علی کا نام اوس انبوہ عام سے
وہ پیر و حسینؑ چلے فوج شام سے

۶۸

نکلا پیادہ شاہ سے عباس جو نامور
جیسے گہن سے نکلے ہیں ابر سے قمر
مدح و ثنا زبان سے اور [illegible] نظر
یوسف نکل کے آئے ہیں زندان سے [illegible]

غل تھا کہ رود نیل سے موسیٰ نکل گئے
ظلمت کا خضر بیر کے دریا نکل گئے

۶۹

بخشا قصور فوج خدا جب باوفا
حیدر کی نے سبط پیمبر کو دی صدا
اے شیر [illegible] ہے سر [illegible] میں فدا
وقت مدد ہے اے جگر و جان مرتضیٰ

مجبور ہے کمال بہت شرمسار ہے
مولا غلام عفو کا امید دار ہے ؛

۷۰

ناصر ہوا خود رنج میں وہ دیندار
سب دور [illegible] نادار
[illegible] عرض بار بار
[illegible]
امیدوار رحم [illegible]

مین قابل سزا ہون سزا مجکو دیجئے
یہ بات قطع کیجئے سر کاٹ لیجئے

۷۱

بیٹے نے [illegible] لگا کے [illegible] زخم
[illegible] رضی ہیں [illegible] خجل
[illegible] گناہ [illegible]
[illegible] زمین [illegible]

یان آکے مورد ستم و رنج و آہ ہون
تو عذر خواہ کیا ہے مین ہی عذر خواہ ہون

۷۲

بھائی [illegible] کہا [illegible] باوفا
حیران ہون [illegible] ضیا [illegible]
[illegible] پانی [illegible] عدا
[illegible] اطفال [illegible]

پانی ملا نہ دودھ ملا بے زبان کو ؛
آتے ہین غش پہ غش چھ مہینہ کی جان کو

۷۳

[illegible] خطا بھی [illegible] امام
[illegible] عفو [illegible] تمام
بھائی کو [illegible] دیکھا [illegible]
[illegible] قابل ہین غلام

فدوی کا سر تو سبط پیمبر کی نذر ہے
عباس کی یہ نذر یہ اکبر کی نذر ہے

۷۴

شہ سے رضا طلب ہوا پھر حر باوفا
فرمایا شاہ نے کہ یہ جلدی ابھی ہے کیا
کی حر نے عرض دل سے گیا ہر دو جہان مرتضیٰ
جو بیٹے باپ بیٹے ہیں جنت بیچ عطا
للّٰہ رو کئے نہ اب اس تلخ کام کو
اکبر کا صدقہ دیجئے رخصت غلام کو

۷۵

لیکر رضا امام سے با صد شکوہ و شان
آیا چلا جہاد کو با سوئے امتحان
پہنچی یہ فصد دلوں کی کہ حیدر زبان بیان
دیتی تھی یہ دعا ابن ابی بن امام امتحان
خوش خوش چڑھا دلیر سمند دلیر پر
گویا سوار شیر ہوا پشت شیر پر

۷۶

اک ایک بیان اشارہ تبسم بہ یک بیک
کھلتا ہوا دل نہ دین سے کھنچا ہوا
زبان ابن اشارہ ہے اس لطف سے ادا
اب بیک کی نے حر کا سر انہیں رکھا
گنجینہ فیض سے ہے خدا کا بھرا ہوا
مضمون میرے حصہ کا یہ تھا دھرا ہوا

۷۷

کہتا ہوا حسین بن حیدر جو فاخرت
شبیر تو داد دینا ہے سمجھے نہیں بہشت
جانے لکھا یہ وصف ہوئی خلد سرنوشت
رویا جو حر کو سر ہوئی مغفرت کی کشت
حر کی طرح بخیر ہوا کسکا خاتمہ
سر زانوئے حسین پہ بالیں پہ فاطمہ

۷۸

محسن شرف ابرار وفا ہے حر
منقبت یہ ہے کہ آل عبا ہے حر
ہمراہ نبی نبیان علی وہ بنا ہے حر
سرہائے مزار فاطمہ کا نقش ہے حر
ہے فخر جو غلام حر نیک نام ہو
آقا حسین سا ہو تو حر سا غلام ہو

۷۹

مہمان کربلا کا یہ مہمان ہے باوفا
ارمان تھا یا یہ باہی ہو نیکو تہ چلا
پہنچے جو اور دو بدو مسیحا ہوا
پایا سر کو حر کی مہمان ہمن
دیکھو تو قدر الفت سبط رسول کی
اک خشک آب تیغ کی دعوت قبول کی

۵۰
حالِ حرِ شہید ہے اب جب عیاں نمود
ہمیں یہی ضرور ہے کہ یہی ہے ضرور
ہمیں جو بن چکی ہے سناہ سے حضور
ہمیں تو وفا پہ ہے یہی یہ ہو تب کرنی دور
اور گریہ [illegible]

اب بھی بتول وارد مقتل جو روتی ہین
مان بھی نہ روئے جیسا کہ وہ حر کو ہوتی ہین

۵۱
بڑھتا ہے نور و خشیت ان کے رخ آب و رنگ میں ہر
عارض حسن کے آئینہ میں پیدا رنگ و بو ہر
گر زینب بھی نہ روئے تو کیسے نقاب میں ہر
[illegible] جلوہ

وہ حسن عارضی ہے تو کیا اعتماد ہے
داغی ہے وہ یہ صاف وہ کم یہ زیادہ ہے

۵۲
مانند صبح صاف گر ہو دو رنگ آفتاب
یا جلوہ گر ہو چہرہ حر جیل آفتاب
نظارہ جمال عنایت امیر ابو تراب
اللہ اللہ ہے یہ بارے فیض رنگ جناب

لکھا ہوا تھا حر کی یہی سرنوشت مین
دوزخ مین رات کو تھا سحر کو بہشت مین

۵۳
ستے ہیں ان ہو قدر آفتاب کو
مصحف ہے زخ رخ یہ آفتاب کو
مصحف وفا ہے کیا یہ آفتاب کو
نقل ہے [illegible] آفتاب کو

جاری ورق پہ چشم سے خوناب کیجئے
سرخی سے اس صحیفہ پہ اعراب دیجئے

۵۴
یعنی ہے حرف و سخن ثنائے شہ وفا
نقش قدم ہیں وہی رسول مصطفےٰ
سرکار [illegible] سخن نجف
عارض [illegible] آئینہ صفا

اک آفتاب علم کا ہے اک یقین کا
اک آئینہ ہے شرع کا اور ایک دین کا

۵۵
ان وصف خط و خال تماشہ ہے کیجئے
اس سنبل ستارہ رنگ کو اسپند کیجئے
دل مانگ کے سخن جان [illegible] کیجئے
نقطہ نظر [illegible]

وصف جبین و عارض و خال آشکار ہے
خورشید مین قمر ہے قمر مین ستارا ہے

۸۶

جبہ ہے یا ماہ شان دو ابرو کر خیال
سر لوح جبینہ سے جبین ہین دو ہلال
ابرو ہے بیت ثنا در وندان کی ہے جمال
یا دونوں ابرو ہیں وہ بدر دندان کی دو دون

دندان دُرِ عدن یہ دہن رشکِ درج ہے
بتیس آفتاب ہیں اور ایک برج ہے

۸۷

دو لب ہیں دو صفت کا مضمون ہو دو دہ
شیرینی زبان ہیں گویا یہ دو نگاہ
دو لعل ان لبوں کے ہیں جن پر ہے نام شاہ
سبزہ آرا و نسبت ضمیر رہ گیا

شیرینیِ دہن کے رقم گر صفات ہوں
ہوں نیشکر قلم شکرستان دوات ہوں

۸۸

ابرو بھی عین جیسم جبین کیون عین ہو
جب سے جبین عضو جناب حسین ہو
زلف دل ہے رہا کا چین ہو
عین کیون نہ نیت ہو بحر فرض عین ہو

ابرو کا ہے اشارہ کہ حاصل مراد ہے
ہیں مدعی ضد اشت ہوں یہ عین صاد ہے

۹۰

اک رنگ ہے چہرہ کا کل و رخ زمین پر
عالم کو صبح و شام کا گر ہے زمین پر
کاکل ہیں مصرعہ و اللیل خوش ادا
رخ سے ہوا ہے مطلع والفجر آفتاب

پیدا قریب چہرہ کے جاوید زلف ہے
خورشید رخ ہے سایۂ خورشید زلف ہے

۸۹

فردوس میں نسیم جو آئی ہے جو نیکو ار بار
ہوتی ہے جنت سب سے کیون نہ بار بار
ہو دو عنبر حلوہ نہیں ہے مشکبار
عین عنبر سے سبط نبی ہے نہ اشکبار

وضع زمانہ دیکھ کے حر کو جو خشم ہے
ملکِ پلک پلک سے سیہ پوش چشم ہے

۹۱

اے حسین جو سر حق ہے نیاز
ابن امام ہیں ہم اک ثمر نیاز
ان کا جو حق ہے وہ بھی عین نماز
زانو ازل سے حق حسینا ہے جو نماز

زانوئے شاہ تکیۂ خوابِ بہشت ہے
اس سے کہ ہم نثار کہ کیا سر نوشت ہے

۹۴

رخ پر عرق نہین قطرے نکلا ہو جبین [illegible] نمود
[illegible]
ہاتھ عدو [illegible]
نکلے ہے عازم [illegible]

پیاسا نثار ہوتا ہے اپنے امام پر
نیسان گہر فشان ہے حرِ نیکنام پر

۹۵

زینب [illegible] صبح و شام
[illegible]
[illegible]
رومال فاطمہ کا [illegible]

بس نور مین تو نور کا پیوند چاہیے
رومال فاطمہؑ کا گلوبند چاہیے

۹۶

ابرو ہین یا دو مصرعِ برجستۂ ذوالفقار
بھر عدو دو نقرہ شمشیر آبدار
شان جبین [illegible] آشکار
ہے دو ہلال [illegible] باوقار

یہ ماہ نو جبین یہ جو بے اختلاف ہے
رویت کا یہ سبب ہے کہ مطلع بھی صاف ہے

۹۷

رخ پہ نقاب [illegible] سینہ ہے
باب علوم [illegible] مدینہ ہے
[illegible] آئینہ [illegible] خزینہ ہے
کہتا ہے کعبہ مین کہان [illegible]

کعبہ بھی دل بھی خانۂ رب جلیل ہے
پر دل بنائے حق وہ بنائے خلیل ہے

۹۸

حسن و جمال [illegible] کی ضیا
اٹھی کی وہ نمود [illegible]
نم ہے عرق سے [illegible]
[illegible]

اس چاہ مین جو بینی انور کا نور ہے
روشن خضر کے چشمہ پہ شمع طور ہے

۹۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تشبیہ ہے ہلال مین یہ آب و تاب ہو
بڑھ کر ہلال بدر نہو آفتاب ہو

۹۸

طوبیٰ ہے قد جسکی نمونے قد رسا
تعظیم سرو قد کو ہین جسکی سب انبیا
جسنے تصور قد موزون ادا کیا
طوبیٰ کی یہ صدا ہے کہ طوبیٰ لکم ندا

تصویر قد حر اوسے اوستاد کہتے ہین :
یہ وجہ ہے کہ سرو کو ازاد کہتے ہین :

۹۹

اسپ و سلاح کو دیکھین جو ان و پیر
خود و سنان و جوشن و تیغ و کمان و تیر
ہو نقش نام اکبر و اصغر کا دلپذیر
کیا جوشن کبیر ہے کیا جوشن صغیر

تیغ و سنان و تیر کا جوہر ہے آشکار
لاسیف ولافتےٰ کا یہ محضر ہے آشکار

۱۰۰

وصف زرہ سے کھل گیا یہ راز سربسر
ہے سحر کار آئینہ ہے اور آئینہ گر
دندان صفا زرہ مین ہیں جلوہ گر
پانچ پیچ ہیں زرہ کے جو ہیں اس آن

محضر لکھا ہے الفت آل رسول پر
مہرین یہ پنجتن کی ہین حسن قبول پر

۱۰۱

طوبیٰ کی شاخ نیزہ ہے یا ناخن جبرئیل
زعم ان کا اس سے پست قدِ عدل کی دلیل
تیغ دو دمان ہے معجزہ سید جلیل
ہے آب تیغ نیلی سے تا بہ بدیل

حیرت ہے ایک قبضہ مین برق و سحاب ہے
قدرت یہ ہے خدا کی کہ آتش مین آب ہے

۱۰۲

وصف سپر سے حسن ہے کمال قمر روان
حسن حضور سرج ہوا اسپ ناتوان
کہتا ہے یہ صفت تیغ دو زبان
تھر تھرا رہی ہے کہ بجلی ہے نمایان

برق شرر فشان دم رفتار زین ہے
طاؤس مست ہے کہ خرامان چمن مین ہے

۱۰۳

کرتے ہیں نقش ان عدو کے نشان زبان
ہمراہ اس کے نکلے اجل بردان
اک انتظار ہے کہ آگ ہے کہ یہ کمان
چھینا ہے ان سے بعد کمان نشان

دونون کو گر تلاش کرو رزم گاہ مین :
تو سر عدو پہ ملے موت راہ مین :

۱۰۳

شاہان جنکو دیکھ کے ہو جاتی تھی زبان لال
یہ دبدبہ یہ طنطنہ یہ جاہ یہ جلال
[illegible] حضور صفت [illegible]
یارو میں ہون غلام شہنشاہ [illegible] خصال

اونسے جدا ہون کفر کا جنکو مزا ملا
اونسے ملا ہون ملنے سے جنکے خدا ملا

۱۰۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نمک حلال

کیون رحمت خدا کو تو لاتا ہے قہر مین
آب و نمک تو آیا ہے زہرا کے گھر مین

۱۰۵

دیتا ہون آج جان [illegible] ارمان ہے
مہمان ہون اوسکا جو [illegible] مہمان ہے
اوسکی امان مین ہون جو کل کی امان ہے
وہ جسکی [illegible] خدا کی [illegible] ہے

اب دامن حسین سے اور میرا ہات ہے
مین اوسکے سات ہون کہ خدا جسکے سات ہے

۱۰۶

ناموس [illegible] فاتح خیبر
[illegible] مہمان [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] ہون
[illegible] فاطمہ [illegible] لیا

ملک یزید ہے کہ یہ ملک بتول ہے
اب کل یہ کہیو نا نبی اوسکا رسول ہے

۱۰۷

[illegible] ابن سعد [illegible]
[illegible] سمجھ [illegible] کیا
[illegible] نہین [illegible]
[illegible] یزید [illegible]

حق نمک یزید کا کیا خوب ادا کیا
تو وہ ہے جسنے گوشت سے ناخن جدا کیا

۱۰۸

[illegible] یزید [illegible]
[illegible] نہین [illegible]
[illegible] ابن سعد [illegible]
[illegible] نمک حرام [illegible]

گل کرکے شمع مرقد خیر الانام کو
روشن تو آج کرتا ہے کیا اپنے نام کو

۱۱۱

خندق میں میرا باپ تھا کفار کی طرف
تیرا پدر تھا احمد مختار کی طرف
تو آج ہے یزید بداطوار کی طرف
اور مین ہون ابن حیدر کرار کی طرف

انصاف کر کہ صاحب غزو شرف ہے کون
باطل کی سمت کون ہے حقکی طرف ہے کون

۱۱۲

نکلا ادھر سے جب کہ وہ حجاج کا پسر
دارا دلیر ہمسر بہرام پر عسر
بہادر ایسا جس سے ہراسان تھے پیر
پیدل سوار وہ مسلح ادھر ادھر

حر نے کہا یہین تو آج امتحان ہے
مین حیدری جوان تو یزیدی جوان ہے

۱۱۳

بولا عمر و مکر تا ہے کیا کلام
ہاتھون مین تیرے سر سے دیکھینگے تیرا نام
مرنیکے بعد لاش سے بھی لینگے انتقام
جائیگا تیرا سر بھی نیزہ پر امام پاس

حر نے کہا کہ دہشت بیجا نہین مجھے
مین سر بکف ہون فکر سر و پا نہین مجھے

۱۱۴

وہ طفل نہین ہزار ایک پیکار ہین
وہ بولا اپنا ال سے وہ روز کار ہین
تب اس نے ہزار ہزار سے صف کارزار ہین
حر نے کہا کہ اور صفائی پرور ہین

اب ہون غلام ابن شہ ذوالفقار کا
تب زور تھا ہزار کا اب سو ہزار کا

۱۱۵

یہ کہکے حر نے کھینچ لی شمشیر خونفشان غلاف
اور کہکے یا حسین ہوا عازم مصاف
حر جری سے یہ کیا تیغ نے طواف
غصے سے شیر نر ہوا بدلے زبان صاف

جنبش سوئے یسار جو قطب یمین نے کی
سکتے مین چرخ آگئے جنبش زمین نے کی

۱۱۶

غصے سے برق تیغ کا اوسنے لگایا وار
خوشبیر سے ہو گیا اثر برق بے مدار
حر نے سپر پہ روک لی وہ تیغ آبدار
تیغ اپنی او سکے سر پہ لگا کیا بانشانہ ذوالفقار

چالاکی اسکو کہتے ہین بس اتنی بات مین
یہ تیغ اوسکے سر پہ وہ تیغ اسکے ہات مین

۱۱۶

بچوں وہ ہوا یہ تیغ جو بن جو دہر تھی
سینہ مین جو دو کاٹ کے نکلی ادھر تھی
جلنے لگے اسکے بس عدو کی جو نظر تھی
نالے سے پہنچی کہ جو دو لب پر تر تھی

تن پر گرہ گرہ سے کھس کر زرہ کھلی
یہ کیا ہے بند بند کی پھر تو گرہ کھلی

۱۱۷

جوشن تھا مین تیغ جو پہونچی فرود
آئے بدن پہ جس مین [illegible] ہوا دود
کیا زور تھا کہ جل تھی لوہے سے جو وہ جو دود
[illegible] تھے ایک ہو دو [illegible] جو دود

پھر سر بدن پہ تھے نہ بدن راہوار پر
تیغ آئی یا کہ برق گری پنبہ زار پر

۱۱۸

کاظم نے [illegible] نام تھا اسکا جوان پر
آگے ہوا [illegible] سر پہ نیزہ تھا ہان پر
ہان نیزہ مارا اور چلا تب اودھر
[illegible] پھر جوان مرد [illegible]

رستے سے مثل طالع برگشتہ پھر پڑا
پھرنا تھا بس کہ گھوڑے سے دو ہو کے گر پڑا

۱۱۹

گرتی تھی تیغ جس پہ تن تیغ زن جدا
[illegible] سے ناوک فگن جدا
[illegible] کھال [illegible] تن سینہ جدا
[illegible] سے [illegible] تن جدا

تھی قہر ضرب گرز تن بے شکوہ کو
کیا عجب کہ ریزہ ریزہ کیا کوہ کوہ کو

۱۲۰

دوڑی [illegible] جوشن جو اس پر
کس بات [illegible] زرہ جو بن لباس پر
بنا [illegible] رخ دل [illegible] اداس پر
[illegible] نیزہ [illegible] نگاہ [illegible]

جرأت پکاری جنگ مین گھبرا نجائیو
ہان اے دلیر شمر کا لشکر آئیو

۱۲۱

اعدا حضور تیغ سے آکے سر نیاز تھے
[illegible] جس کی تھی [illegible] جو بڑا سے [illegible]
ان [illegible] کھلا [illegible]
میدان زمین [illegible] بہار

زخموں کے گل کھلاتی تھی ہر ایک وار مین
کرتی تھی سیر خون کے یہ لالہ زار مین

۱۲۲
روتا تھا اور یہ بولتے تھے حیدری جوان
بچو نہ زینب حلقہ بگوشان تھا یہاں دوران
ناگاہ اک شقی کی لگی سینہ پر سنان
تھرا کے اسپ سے گرا وہ جری نیم جان

آقا کو دی ندا کہ یہ خادم فدا ہوا
مولا غلام حق نمک سے ادا ہوا

۱۲۳
سنکر صدا جری کی لاشہ پہ پہنچا علی کا لال
تھا وقت نزع اور تھا دم وہ نکو خصال
سینہ درا تھا گرم سر پہ زخم بے مثال
رخ غش میں زرد تھا لبا دیکھے ملال

چہرہ کو صاف کر دیا گرد و غبار سے
زانو پہ رکھ لیا سر حر شہ نے پیار سے

۱۲۴
یہ کہکے دیکھیں گھوڑے کو تھا اور بولے یہ
بولا وہ خوش سیر
بچھا جو ناجری بولا وہ سر کی لاش پر
اس بی بی کی آنکھ سے روتی ہیں دیکھا
مشتاق ہوں کہ کو نہیں دیکھا

شہ بولے فاطمہ ترے قربان ہوتی ہیں
اے حر یہ میری ماں ترے ماتم میں روتی ہیں

۱۲۵
یہ کہکے جان بحق ہوا وہ حیدری جوان
لاشے پہ آئے رونے شہنشاہ انس و جان
فرمایا جیسے حسن نے اے میرے مہمان
من کر کیا بیان کی صفا نے تری بیان

جب تو ملے گا بادشہ کائنات سے
کوثر کا جام دینگے علی اپنے ہاتھ سے

۱۲۶
ہر چند بیکسی کا سماں تھا بے شہر تا
لاشہ کو اپنے صحابہ ذوق ضعف
ہو سکا اسپ سے یار و حبیب دوستی کا
زینب ہو سکے سبط نبی کی بات

کوئی عزیز یاں نہیں اس خوش صفات کا
پرسا دو آکے مجکو حر نیکذات کا

۱۲۷
راضی علی ہیں اس سے تو خوشنود مصطفا
غربت میں بیکسوں کا ساتھ مر گیا
بیاسے تھے ہمراہ اپنے بھی یاں بھی نہیں
پیاسے ہو کے گیا یہ فدا

محسن کو میرے مژدہ ہو جنت کی سیر کا
بخشو تراب تم اسے اعمال خیر کا

۲۲۸

پردہ کیا تھا اُنہ نے بیکسی کیا ہیں شہ زمن
بے گلے سے خون نکلا ردا پہ ہو موجزن
ہات اپنا بار رکھکے دوان کیا ہی بچن
کبھو نہ برہات کا صندوق لے کفن

حسرت ہے صدق و مہر و محبت کا خاتمہ
زخمی گلے پہ باندھو نگا رومال فاطمہ

۲۲۹

رومال فاطمہ کا جو زینب کو ہوا
اُفتاد دن پکھوئے سے حرکی ہو دنی زینت و ضیا
تھا المختصر رسول خدا کا یہ بیچ سرا
زینب نے حرمت کا اثر تھا نہ تھا ون بنا

امت نے کچھ نہ پردۂ آل عبا کیا
زہرا کی بہودن بیٹون کو بیردا کیا

۲۳۰

مہلت جو دی تو زینب کی شنیدنی ہے
زینب سے عیان ہو کر نا سنبد عیان ہے
اُس نے سر ان نا سخت عیان ہے
اُن نے سر مین کا نجہ در ہے

خالق سے کہہ کہ عرض یہ میری قبول ہو
مرنیکے بعد شہ کی غلامی حصول ہو

رباعی

بدذات ... علی کا ... بابا
اس ... آیا ... بابا
... اور ... وفات
... صدا ... بابا

رباعی

کونین میں شیر ... کہاں جاتا ہے
روشن ... دیان جاتا ہے
نقش ... جان ... جرس
... جالے کو دوان جاتا ہے

رباعی

جو قبر میں ... ہو جاتا ہے
وہ ادح من لاالجواب ہو جاتا ہے
جلتا ہے چراغ ... چراغ
وہ ... ہو جاتا ہے

تمام شد

۴۳
سب کی زبان پہ ہے پانی پانی آبرو
سب تشنہ کام حصہ مین آئی ہے آبرو
سب حسین شبیہ نے لائی ہے آبرو
ایمان غم مین جنکے سمائی ہے آبرو
دریا

پیاسا موا ہے کون عزیزون سے چھوٹ کر
یہ چشم حباب رو رہی ہی پھوٹ پھوٹ کر

۴۴
اس عہد کا پیاس پانی کی تو نیت ہے کہ بیان
زینت ہوئی وہ پیاس کی زینب میں ہاشمیان
جوسب جوان و پیر ہے زار و ناتوان
آہن تبول و دریغ دلبر سلطان

سبطین دوش خیر بشر پر مقیم تھے
کاندھون پہ گوشوارہ عرش عظیم تھے

۴۶
جسکی زبان پیاس پیاسی میں آئی ہے آبرو
کسکی گئی ہے آبرو لائی ہے آبرو
ایمان مین جنکے غم سے سمائی ہے آبرو
نظر و نہین جنکے غم سے جائی ہے آبرو
دیکھو

ہم سبکو جسکے غم مین سدا شور و شین ہے
دریا مین شور ہے کہ وہ پیاسا حسین ہے

۴۵
ہے نبی کے لئے کا چھوٹا بھی نواسہ
کس غرض فاطمہ نے زہرا کے نانا وہ
ہمکو فاتق ہے پیاس کی زیادہ وہ
دیکھ لے ہے مین ہین پیاسے بہت

ہر چند سب عزیز ہین پیارے حضور کے
پر ہین بہت نڈھال نواسے حضور کے

۴۷
جینے مین قصد وہ کیا پیاس نے
بیرا کا دودھ چھڑا دیا پیاس نے
جان دار کا لیا پیاس نے
زینب کا لیا پیاس نے

رو داد ذبح یاد ہے سارے جہان کو
کہتا وہ پیاس پیاس چبا کر زبان کو

۴۹
حضرت نے منہ پہ بجھائی آب
سینے مین دہان ناتوانی مین ہو تاب
ہوا لیتا دریا کے سامنے پر خواب
اور دیدہ بہتا ہے فاطمہ جناب

ناگہہ کہا حسن نے کہ کچھ التماس ہے
نانا رسول ہاتی نواسے کو پیاس ہے

۷

[illegible]
دوڑے پیار لیکے رسول فلک وقار
[illegible]
[illegible]

تحسین کی خدائے رسالت مآب نے
کار حسن جو تھا تو کیا خود جناب نے

۸

[illegible] پیالہ حسن کو کیا عطا
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہنی تلک آستین کو جلد ہی چڑھا دیا
ننھا سا ہاتھ سوئے پیالہ بڑھا دیا

۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نیت ہے سیر فضل خدائے کریم سے
شیریں زبانی آپکی کیا کم ہے [illegible] سے

۱۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آخر پسینہ آگیا ماتھے پہ تھک گئے
زہرا کے آفتاب پہ تارے جھلک گئے

۱۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بولیں نبیؐ سے دیکھ کے منہ اس غیور کا
گویا حسن پہ پیار سوا ہے حضور کا

۱۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شکوہ یہ بعد کیجیو جانی رسولؐ سے
کہہ کہنے پہلے مانگا تھا پانی رسولؐ سے

۱۳

وہ دھوپ ایسی میں لائے کہ بیاباں تھے دونوں لال
اور وہ یہ جتن کہ کریں پہلے نہ لب سوال
سو بار کی کسی کا ہوا آب سرخ جلال
ہیں لب کہ پھول جانا ہونٹوں کا بے کلال

حاضر ہوں اب میں انکی ضیافت کیواسطے
پیاسے رہینگے یہ مری امت کیواسطے

۱۴

اس ابن حیدر نے کی انصار کی طلب
دونوں لواے اپنے بھی نہیں عجب
دکھی حسین کا پھر آئے کیا سبب
پیدا ہوئے تو دودھ نہ پیتے تھے یہ عجب

روز ازل سے پیاس ہی مدنگاہ تھی
بچپن سے آب تیغ شہادت کی چاہ تھی

۱۵

ہیں تجھ سے فاطمہ جو یہ روتے ہیں تشنہ کام
رب لکھ دیا کہ پیاس میں بازو جائیں ہم
زمین لو باں کہ ہم میں فرات بہت سے ہم
پیاسے رہے جو پیتے ہیں تیغ ستم ہم

غش ہو گے کتنے بار زمین پر گرے حسین
پیاسے گئے فرات میں پیاسے پھرے حسین

۱۶

بازو کو دو دن ورق گل وہ زمیں ہیں سبزی پاس
آفتاب کی دھوپ سر کی گرمی غضب پہ پاس
وہ بچھرا پیاس سے اور بیکسی پاس
وہ زخم کھائے اکبر جواں کی پیاس پہ

وہ دلبہ ہاتھ رکھکے دکھانا زبان کو
اور دیکھنا حسین کا وہ آسمان کو

۱۷

ہائی بھی بند بند ہیں اور تنہا بھی بند
سینہ میں بند بند گلے میں صدا بھی بند
رہ مقر آج حضرت جنگل کا راستہ بھی بند
ہے سبیل اور حضر اور اپنی بند

دیکھے ہیں بند و بست کہیں یہ لڑائی کے
آخر بہن کے بال کھلے غم میں بھائی کے

۱۸

وہ گھر میں جانا فاقہ کشوں کی اشنکو دیکھکر
جب آ کے بانو اصغر کو دیکھکر
وہ جھکنا بانو بیبی کا ہوا دیکھکر
وہ چھپنا بانو کی دختر کو دیکھکر

پیاسو نکی تو یہ غرض ہمیں پیاس ہی حسین
تشنہ کا یہ کہنا پانی سے بے آس ہے حسین

۱۹

[illegible]

طوفان کے غلغلہ ہون قیامت کے شور ہون
شیرین ہین جتنے چشمے وہ سب تلخ و شور ہون

۲۰

[illegible]

گندم روان جنابکو ہو دنیا کی کشت سے
نکلے تھے جیسے حضرت آدم بہشت سے

۲۱

[illegible]

بعد از حسین زیست بھی ہے گر تو خاک ہی
نور اٹھ گیا جہان سے تو پھر کیا ہے خاک ہے

۲۲

[illegible]

لذت تھی خشک و تر کی شہ بحر و بر کے ساتھ
امیدین قطع ہو گئیں سب انکے سر کے ساتھ

۲۳

[illegible]

نہ داد گریہ ہے نہ صلہ شور و شین کا
اور جانتے ہین تعزیہ خانہ حسین کا

۲۴

[illegible]

کسکو یہان رسول اکرم دیکھتے نہین
افسوس ہمکو یہ ہے کہ ہم دیکھتے نہین

۲۵

گویا جہان نہین کہ یہ دربار کون ہے
سمجھی عزا اسی کو عزادار کون ہے
آنسو کا کیا بہا ہے خریدار کون ہے
عاصی ہی کون رحمت غفار کون ہے
آیا نہین خیال کہ یہ کیا مقام ہے
ادنیٰ ثواب رونے کا اعلیٰ مقام ہے

۲۶

اب طفل شیرخوار وہ صدا مین صدا کرو
نکلے جلیل بزم عزا مین بکا کرو
منہ اپنا سوے قبر رسول خدا کرو
یا مصطفیٰ نظر طرف کربلا کرو
بچونکی تو جو اونکی قربانیان ہوئین
اور اب جدا حسین سے سیدانیان ہوئین

۲۷

یہ اشک ہے کہ نوح کی کشتی طوفان خیز ہے
بانو صدا نگین سلیمان خیز ہے
یہ در ہے اور بہادر دریا مرجان خیز ہے
ہر دم ہری یہ پردہ دامن طغیان خیز ہے
یہ اشک شور کل نمکینی دکھائیگا
عصیان کی یہ شراک سر کا بنائیگا

۲۸

بار دگر مہر امین نیابت کا وقت تھا
نکلا نشان کی آل نبی آمنت کا وقت تھا
دن ڈھل چکا ہو شبنم کی نہا وقت تھا
نہیں غروب شمس نبوت کا وقت تھا
زینب کے دل کو آہ مین اذیت نصیب ہے
خنجر سے بوسہ گاہ پیمبر قریب ہے

۲۹

شبنم کا سینہ سیدۂ دل جبرئیل ہے
اب تک گریبان سینہ صدا کے جلیل ہے
آنسو شنا ہے خود یہ زنجیر جلیل ہے
حکایت ہے سلسبیل تو کوثر سبیل ہے
بندے سمجھ کے حق خدا اور حسین کو
بخشا تجھے بھی اور ترے والدین کو

۳۰

چھپنا ہی چاند ہے فاتح بدر و حنین کا
اب سر جدا ہے امر کی قرة العین کا
کس بیکسی سے زار ہے فاطمہ کے نور عین کا
خنجر ہے مین دو نیا ہو سفینہ حسین
مہمانون پر یہ ظلم کسی نے کیا نہین
جو میہمان ہے ہر کہ پانی پیا نہین

۳۱

حضرت کو جب کبھی پیاس نے دم بھر نہ تھی بند
دریا تھا وہ دو چلے گئے ہوکے درد مند
[illegible] ہوتا ہے جواب نبی گوسفند
منہ پیاس کی [illegible] اور ادھر دریا ان ارجمند

عاشق تھی فاطمہؑ بہت اس نور عین کی
اُمت سے آج کی نہ سفارش حسینؑ کی

۳۲

دریا پہ ابن فاطمہ آکر [illegible]
جاتا ہوا تھا پانی سے لائے [illegible]
ہے کیا حسین سے مہمان [illegible]
ارادہ میں پیتے پھر [illegible]

دریا سے نکلے پیاس کا غم ٹالتے ہوئے
مقتل میں آئے منہ سے لہو ڈالتے ہوئے

۳۳

زینب پکاری ہائے [illegible] تیرے وطن
کیا پانی زینب [illegible]
[illegible] نکلے کہا تم نے [illegible]
[illegible] ارمان بہن

بھائی کی پیاس یاد تھی لب تر کیا نہ تھا
چلو میں میں نے پانی لیا تھا پیا نہ تھا

۳۴

[illegible] بچانا مرنے
اور دشمن [illegible] کا مرنے
[illegible] اعدا کے بیانے
زمین [illegible] زخم کے کھانے

سب نے بیان راست پہ گردن کو خم کیا
قائل ہوئے سکوت کیا اور ستم کیا

۳۵

فرمایا [illegible] راہ پیا دو کیا نہیں
فرمایا جب سے پانی پیا [illegible] کیا نہیں
[illegible] قصور بتا دو [illegible] نہیں
[illegible] آ گیا نہیں

فرمایا کیوں بلا کے اسیر تعب کیا
بولے تم آپ آگئے ہو کس نے طلب کیا

۳۶

فرمایا جانے دو کہ مدینہ کو جاتے ہیں ہم
وہ بولے [illegible] میں ہم
فرمایا [illegible] میں ہم
[illegible] ہیں ہم

فرمایا کچھ بھی تمکو مروت ہے یا نہیں
بولے کہ ہے یہ آل نبی سے روا نہیں

۳۴

ناگہ کہا سناں نے کہ بارِ ان بنی یا امام
برپا ہوئے اگر نہ بنی فوج پہ چلا مدام
امر کیا ہوا کہ آئے نے نہ کی سلام
بولا جو تیغ تو اٹھا دوں میں قبض نام

۳۵

بدلے نبی کی عزیز نے جا بجا کیا ہوا
بندوں کی کان انتہا میں عتابِ خدا ہوا
زندان میں رنج سات انبر کا سوا ہوا
اور جب جدا نے جا بجا زار زار ہوا

بجلی تڑپ کے بولی کہ میں کوندتی پھروں
صرصر نے عرض کی یہ صفیں روندتی پھروں

چھپ کر شجر میں گیا زکریا کو پھل ملا
آرے سے زندگی کو پیامِ اجل ملا

۳۶

مولا نے کہ ان کو بیبی کا ایسا ہی کیا ہے آج
فرمایا ہم ازل سے ہیں مستغنی الخراج
رنج کی جو نہ تھی ان کے سر پر ابن احتیاج
خالق پہ چھوڑا ہے سب درد کا علاج

۳۷

اپنی نظر فقط مدد کبریا پہ ہے
سجدہ ہوا کہ آئینہ رب پہ تکیہ خدا پہ ہے
پھر تو نہیں جو تکلیف باری کی رضا پہ ہے
غالب یہ جا کے ساز و نیاز و بقا پہ ہے

دکھ میں زمانہ آ کے مرے در پہ چین لے
استغفراللہ غیر کا احسان حسین لے

لو دیکھ لو یہ معرکہ بھی یادگار ہے
غم کی یورش میں کیا برش ذوالفقار ہے

۳۸

قرآن کا بطن ہو حلقہ زنج ابن لیلین
فاتح صف نا یہ عیسی مجھ صابین
رامنا بعت سر اب و دین
فتح جہان یہ منتخب خیر و نیکی دو زمین

۳۹

سنتا تھا یہ کہ سیدانیاں ایک ہی تیغ ذوالفقار
اور دیکھ تو حضرت ضعیف رکھی ہے ذوالفقار
اسے کیسے نے سکندر کو تیغ ذوالفقار
غالب رہی ہمیشہ سر تیغ ذوالفقار

ہم نے بلند معجزوں کی قدر کو کیا
شق بدر کو شکست صف بدر کو کیا

نکلی بس اور فدا ہوئی ابن بتول پر
بلبل قفس سے چھوٹ کے جسطرح پھول پر

۴۳
تیغ علی عروج پہ آئی میان سے
پرواز جبرئیل نے کی آشیان سے
نکلی کہ حکم سے تیغ جو نکلی زبان سے
غرہ کیا ہلال نے دوران آسمان سے
رنگین جو بدر تیغ کا جلوہ نما ہوا
پھر بدریون کے سر پہ عذاب قضا ہوا

۴۴
ہموار کا وہ کاٹ وہ بندش کا بندوبست
سرکش جو وجن شام کے تھے ہو گئے وہ پست
جوہر تھے یا وہ لوح تھی نصرت کی زیر دست
لکھا تھا فتح زمین اپنی خط بدست
لیتی تھی سب کا جائزہ یہ رزمگاہ مین
ہرچہرہ فرد فرد تھا اُسکی نگاہ مین

۴۵
کیا تیغ آبدار تھی جوہر تھے جس کے بال
نیچے جھکا دین کہ یہی تھی حکیانہ سے انحراف
جوہر تھے یا کہ زینہ اسکے بیچ مین ہلال
یا صاف آئینہ تھی وہ تیغ بے زوال
جوہر کے جن خطوط پہ سرایا گمان تھے
اہل نگہ کے تار نظر کے نشان تھے

۴۶
آواز دی یہ برق نے اذن انقلاب ہین
جنت نے لی بلائین کہا تھام لے عنان
تیارون کا ہجوم جلو مین ہوا روان
مطلوب سب کی زبان پہ آگئی کے گوہر زبان
فرمایا ذوالجلال نے اپنے جلال سے
ہونا جدا نہ فاطمۂ زہرا کے لال سے

۴۷
کو زین دبدبہ سے خبر دار ہو گئے
عشق و فتح آکے غاشیہ بردار ہو گئے
ورے نگاہ مہر سے زردار ہو گئے
نقش قدم زمین کے سردار ہو گئے
جتنا حشم خدم تھا خدا کی جناب مین
آیا وہ سیدالشہدا کی رکاب مین

۴۸
اعدا پہ وار سے ہلکے تارے ہوئے روان
اوپر زمین پہ چرخ کے اتری کہکشان
چمکا کے ماہ نو کی سپر دی آکے آسمان
چلا کے ہاتھ جوڑ کے انصاف دو جہان
گر ہان کہین حضور مخالف کو مارین
بڑھ کر ابھی سوار کو ہم سر اتارین

۴۹

بر میں نبی کا جامۂ عنبر نما رہے
بوئے عرق عطر جوان نہیں دامن دو جا رہے
جوڑا نہ نہانا اور نکالی بہا رہے
کچھ نہ امید بوئے کا قرار رہا رہے

مشتل رفیق شملہ کے گوشے چھٹے ہوئے
گھر کی طرح امید دنگے گلشن لٹے ہوئے

۵۰

نہ پھولون ان میں عیب علی اشکبار ہے
سایہ یہ باپ کا سر دنبالہ دار ہے
اے یہ کہ باپ کی زمین کا غبار ہے
سمجھو نہ کہ بی بی کچھ بھی نو بہار ہے
جیہہ وہ درا ضہ

یون خوش چلے ہین باغ شہادت کی دید کو
جیسے نبیؐ کے سامنے آتے تھے عید کو

۵۱

رن میں پیا سے بہو شہ دین پناہ ہے
دل نکالون کا خون کے سر و راہ ہے
کان الحذر کے شور سے لوہ واہ ہے
لب واہ واہ سے زبان آہ آہ ہے

یہ ڈر ہے نا قلون کو جدال و قتال سے
رو دار منھ چھپا رہے ہین اپنے ڈھال سے

۵۲

جادو سے زرد روکا کے جامے نزہ جدا
بہنے تیل دو درصد کے بہم نکہ جدا
آہ ہے نانہ نانہ سے بہنا سے زنہ جدا
رو یہ سے کہ زینب ہے و دو زندہ جدا

پاس ادب امام کا سب کو ضرور ہے
شیشہ سے بادہ بادہ سے اب شیشہ دور ہے

۵۳

ہر صف میں ہیں ہیکل جنا جب تین آرہے
ان باد دیو زبان جنا جب تین آرہے
دل سے کیا قرار جنا جب تین آرہے
جیہہ رہے کہ زندہ واجنا جب تین آرہے

لو آنکھ چار لاکھ کی جھپکاتے آتے ہین
بجلی کو ذوالفقار کی جھپکاتے آتے ہین

۵۴

کھتا ہے اک شجاع عزہ ہے نوج نباہ ہے
زندان میں روح سامر کی جس ہے
بد زبان کہو زہ نیز بھی لیکے دور ہے
ارکان ادو مرسلان پڑنے بجنے نگاہ ہے

جو عیب کفر محض ہنر وہ دلیر تھا
منھ پر جھلم پڑی تھی کہ برقعے میں شیر تھا

۵۵

اک تازیانہ برق کی کلغی میں پڑا ہوا
قبضہ طلائی تیغ کا دامان پہ چڑھا ہوا
ترکش نہ تیر زبان سے لڑا ہوا
نیزہ وہ جسکی نوک پہ نیزہ گڑا ہوا
چار آئینہ سے شہر بدن تھا حصار زین
اندھیرا اوسکی ڈھال سے تھا روزگار زین

۵۶

تیغ آکے کھلا جلی فوراً ناگہ بدم
بڑھ بڑھ کے اپنے وار لگانے لگا بد
چھوڑی نہ راس بھین نے چھینی لگی نہ زد
حیدر کے شیر نے ترے سینہ لیا ارد
نیزہ شقی کے دوش پہ بل کھاکے رہ گیا
گرز گران بھی فرق کو نیوڑھا کے رہ گیا

۵۷

سرکش جوان وہ بیٹھ گئی دو لئیں تیرے دلیر
گرز گران وہ نیمچہ بر دست ایک زیر
تھی تیغ کا وہ نیزہ بر اپنی نہ آنکھ سیر
جب وہ برق جسکو جلا نے یمین بھوند میر
قبضہ پہ ایک ہاتھ دھرے ایک باگ پر
یون آیا نور حق پہ دھوان جیسے آگ پر

۵۸

ہمت نہ تھی کسی کی جھوڑ کر بھاگنے لگی
رو بکار آنکھ بجے بن بھاگنے لگی
ہر سمت زبان نہیں کھل بھاگنے لگی
منہ سے تیغ کے گرنے سے بھاگنے لگی
جان
جھپکی جو آنکھ رنگ پریدہ ٹھہر گیا
سر پر جو ذوالفقار چڑھی منھ اتر گیا

۵۹

کافر نے تو یون کہے لینے نام اثر اتعد
جلادی تو ذوالفقار علی یا علی مدد
جب تیغ سر پہ چڑھ گیا آہ لعنت ابد
دنیا کی طمع نے اوسے دی نار کی سند
دیکھا جو آفتاب نے اُس بدر تیغ کو
کھینچا غضب سے اپنی شعاعون کی تیغ کو

۶۰

بیٹھی تھی خود پر تو وہ سر میں اتر گیا
گردن میں جب میں تیغ خود اتر گیا
گردن جہاں جو سینہ میں آ نکل گیا
بھاری تھا وہ جو ... سے کمر تیغ پہ آگیا
نکلے خود سے جو گردن وسینہ فشار زین
تیغ دو دستی نے کر دیا دو ایک ار زین

۶۱

جوشن اسکا دو وابغیا جس کی ہکتی کو کھا گیا
کھولا وہ یوں کہ دوش بھی تا جیب میں آ گیا
قطع و برید تیغ سے آرا مرے آ گیا
بے قہر و قطع ہوئے سر جدا گیا

رہوار کے کٹے قدم و سر تو کیا ہوا
ناری کی خاک اڑانے کے خاطر ہوا ہوا

۶۲

پتھر بھی جب جبل ہے بولا ہنر یہ ہے
جنات و جد میں نعرہ زن تیغ دو سر ہے
فرمایا حق نے کیوں نہ ہو کیسا پتر ہے
ان تیغ زن ہیں خنجر بسمل کا اثر ہے

مولا جھکے سپاہ پہ ہوش و حواس سے
ٹوٹے پڑے تو صف پہ گرے صف ہراس سے

۶۳

ناگاہ وہ ذوالفقار کی صلح جناب میں
نصرت بھی نازدو میں لوا آئی رکاب میں
صیقل بھی چارا آئینہ میں نکل صد جہاب میں
بنیں کیطرح لگائی سراب آگیا حباب میں

ڈاب اک طرف کو ڈوب گئی پر تلے تلک
قطرہ تھا آب تیغ گر تھا گلے تلک

۶۴

جوشن ہوا کیطرح سرے نیزے بجھ گئی
آیا مرغ کی طرح جگنو ان سے بجھ گئی
دکھلائے سے اڑا بسمل کر دکان بھی سنگتی
حاریر آہ منیوں کی اور دبیر دن کی

کاٹی جو اُس نے ڈھال تو جائے رفو نہ تھی
بُرش سے اُسکی ڈھال کے پھولوں میں بو نہ تھی

۶۵

اب نشان سیف علم ہیں کہ نہ زیر نہیں
سر بھی بکا ہے اسکا قدم ہی کو زیر نہیں
جلا ہی یاس تیغ کا در ہی کو زیر نہیں
ہر دو نے کیا یہ قلم ہی کو زیر نہیں

منہ تھے کھلے یہ خوف سے گویا نہوتے تھے
اطفال بے زبان کی طرح زخم روتے تھے

۶۶

جب بیٹھی تو نیب سے جو نیزہ تھا جدا
روح بدن سے ربط کا پیوند تھا جدا
خنجر نہ بازو کا جو فرزند تھا جدا
جب خنجر تھا یہ کیا بیاں فرزند تھا جدا

بس تیغ کے وہ منہ سے ہو بات اس سے جو ہوئی
زخمی کے منہ سے آہ بھی نکلی تو دو ہوئی

۶۷

ران ایک سمت تنہ و زین دو نیم تھا
پیکار تھا کہ قہر خدا سے عظیم تھا
رستم جو جیال تھا وہ بین و دو نیم تھا
تیغ کا حال حاضر و غائب تقسیم تھا
ہنگام ضرب یاد عزیز دنین جو ہوا
یہ زیر تیغ دو ہوا وہ گھر مین دو ہوا

۷۰

عیسیٰ کی طرح اوج فلک پر چلی گئی
ظلمات مین جیسے نکل کے سکندر چلی گئی
سینہ مین ٹھہری دم لیا باہر نکل گئی
یکسر قطع کرکے دو پیکر چلی گئی
ممکن نہین کسی سے کمال اس نے جو کیا
اڑنے دیا نہ رنگ کو جھٹکر یہ دو کیا

۶۸

کاٹا یہ ایک سین مین آنکھ کو پتلی مین نور کو
یارون مین ہجر دی کو سر زمین غرور کو
نسبت مین معصیت کو طبیعت مین ڈر کو
سینہ مین بغض و کینہ کو دل مین فتور کو
ذات اک طرف مثاد یا بالکل صفات کو
کیسی زبان زبان مین یہ کاٹ آئی بات کو

۷۱

سایہ قضا نصیب تیغ علی کی تھی نصیب
سر داد زیر تھا خلعت صل علی نصیب
غل تھا کہ اپنی ضرب کے تھی نصیب
ایسا نہ ہو کہ جاگ اٹھے فوج کا نصیب
جو جاگتا تھا کشتۂ شمشیر ہو گیا
سونا نصیب کے لیے اکسیر ہو گیا

۶۹

برسا یہ ابر تیغ کہ طوفان ہو گیا
نقشہ کا سرخ خون سے میدان ہو گیا
جنگل سپاہ شام سے ویران ہو گیا
دل ڈوبے جان جانے کا سامان ہو گیا
جز آب تیغ منھ مین نہ برسے تھے سر کبھی
کہتا تھا ابر سکے نہ برسون گا پھر کبھی

۷۲

خورشید سے حلین پہ علی ہوئے مہربان
معبود کی وجود مین اور نور تھا عیان
کچھ شب برات کے طالع بھی آ گیا ان
کھلنے کیا جھڑ سے پھول ان
غل تھا کہ لاکھ بات کی یہ ایک بات ہے
قدرت ہے کبریا کی نہ دن ہے نہ رات ہے

۷۱

حضرت نے تیغ سے جو بریدہ گلو کیا
پھر قبلہ کی طرف سر کو نہ اعدا نے منہ کیا
جو دم ہوئے تیغ نے پارہ وضو کیا
سمجھے حلال جان کے خون عدو کیا
اٹھی تو سوے شاہ خوش لقاب پھر گئی
کعبہ پکارا قبلہ کو محراب پھر گئی

۷۲

حیران نہ ہیبت سلطان دین پڑی
آگے بڑھی نہ تیغ جہاں تھی وہیں پڑی
زینت جو بڑھ کے تیغ کی تھی وہ نشین رہی
ماتھے پہ جا کے صورت چین جبین رہی
تیغ رواں پہ قبضۂ حکم خدا رہا
تسمہ گلے میں جب کے لگا تھا لگا رہا

۷۳

اب تیغ سے جدا جو ہوا سر بنا آ گئی
جو ہاتھ پہ سر سے شتاب آ گئی
کہنا تھی کاغذ پر نقشہ بنا دو جہان سے آ گئی
زنجیر سے ہیبت قاطع بنا آ گئی
کوئی ہے میری ضرب سے دو کوئی چار ہے
باقی رہا جو ایک وہ پروردگار ہے

۷۴

بڑھ کے وہ ہاتھ ان کا سر ثنا حسام سے
اور دو ہاتھ حسین پہ ان تا سر سے
چلایا ہاتھ جسم سے جان کا سر سے
لے جا پہ کیا ہے کام سے
ہاں لشکر ستم نہ امان دو حسین کو
گھوڑے سے برچھیوں پہ اٹھا لو حسین کو

۷۵

یا گو بنا نہیں کی عبادت کا وقت ہے
محراب تیغ میں یہ فضیلت کا وقت ہے
برچھی ہو یا نماز عصر نماز ادا کا وقت ہے
سجدہ جو کیجئے یہ غنیمت کا وقت ہے
اب ختم ہوا در حضوری معبود سے حسین
یہ سر جھکا کے بولے کہ موجود ہے حسین

۷۶

زخمی تن حسین پہ ہر جا بدن لبان
بے چین نیزہ برچھیاں جلیبان
اور سینے پر وہ پہلو کی برچھیان
وہ ضعف کا تن نیزہ بیبان
کیا وقت تھا کہ بھولے تھے ہر ایک کے پیار کو
ہم تم تھے یاد فاطمہؑ کے یادگار کو

۷۹

طاقت ہوئی جو طاق شہِ دین پناہ کی
حسرت سے سوئے گنجِ شہیدان نگاہ کی
منہ کرکے ذوالجناح نے دیکھا اور آہ کی
رو کر کہا یہ اب ہے جو مرضی اِلٰہ کی
دردِ جگر کی کس سے طلب داد کیجیے
بولا وہ بے زبان کچھ ارشاد کیجیے

۸۰

شفقت سے [illegible] نہین [illegible]
[illegible] نہین [illegible]
[illegible] نہین [illegible]
[illegible] ذوالجناح [illegible]
اے اسپ باوفا مرے دلکو قرار دے
اسکا صلہ تجھے شہِ دلدل سوار دے

۸۱

[illegible] نقش [illegible] ہوا روان
[illegible] پیکان
[illegible] بے زبان
[illegible] بے زبان
بیٹھا جو ذوالجناح کہ آپ اتریں زین سے
دو ہاتھ کانپتے ہوئے نکلے زمین سے

۸۲

ہاتھون [illegible] یادان نگہبان
[illegible] الامان
[illegible] کمان
[illegible] زبان
مر کر بھی ہم جدا نہیں پیار کے ساتھ ہیں
داری یہ تیری پالنے والے کے ہاتھ ہیں

۸۳

[illegible] تمہارے [illegible] ہیں
[illegible] ہیں
[illegible] ہیں
[illegible] ہیں
آئے تو حشر ہوتا ہے امت کے گھر مرا
پایہ خدا کے عرش کا ہے اور سر مرا

۸۴

ان ہاتھون کا [illegible] حسین کو
[illegible] حسین کو
[illegible] حسین کو
[illegible] حسین کو
جلتی زمین پہ غش کئی ساعت رہے شہ
جلاد گرد تیغون کو کھینچے کھڑے رہے

۸۵

ہتھیار رکھ کے بیٹھ گئے جو تھے لائے پیکان
گیسو کھلے تھے خاک مین چہرہ چھپا تون فشان
تھی فوج کو یہ عجلت کہ تنگ ہے زبان
کرتا تھا ایک ایک سے رنج جو زبان
رانڈین تمام خاک لگائے جبین پر
بیٹھین تھین در کے پاس برابر زمین پر

۸۶

حیران تھین کہ ہاے یہ کیا ماجرا ہوا
سب مر گئے حسین سے آگے یہ کیا ہوا
کہتے ہیں ہاتھ ہاے سکینہ وہ کہا ہوا
بیٹھی تھی منھ کو ڈھانپے نین اشک سے بھرا ہوا
کہتی تھی ہاے امان مین بچپن مین لٹ گئی
کیسا یہ سال آیا کہ بابا سے چھٹ گئی

۸۷

اماں تمہارے صدقے بلاؤ حضور کو
اب دل نہین سنبھلتا دکھاؤ حضور کو
پردہ کہاں کا جلد لے آؤ حضور کو
ہے ہے ظالمون سے بچاؤ حضور کو
ہے ہے کسی کو میرے پدر کی خبر نہین
اکی سدھ ہاے ایسے کہ گھر کی خبر نہین

۸۸

ناگاہ غل اٹھا کہ گیا اب سے امام
سینہ پہ شاہ دین کے چڑھا ہے شمر پھر
راوی بیان کرتا ہے کہ نکلا ہے ماہ جب
بھیجی جو بارگاہ حسینی مین یہ خبر
تب گرے زیر پردہ نشینونکو کل پڑی
اور اک مطہرہ تو کھلے سر نکل پڑی

۸۹

تھی درد سر سے زبان پر نالہ ماتم
وحشت تھا اس قدر کہ کرتی تھی نالہ نم
چلاتی تھی سکینہ کہ بابا کے ہی بیچ
زینب نے جو تھے عیان باعث بتائی
نکلی تھی یون کہ کچھ خبر دست و پا نہ تھی
موزہ نہ تھا نقاب نہ تھی اور ردا نہ تھی

۹۰

رخ زرد تھا یہ فاطمہ جنتی سے گھٹا ہوا
اور ماہ نو کی طرح گریبان پھٹا ہوا
بڑھتی تھی بیکسی جب سے دل تھا بٹا ہوا
اور اک خیال چار طرف گرد اٹا ہوا
تازہ لہو کسی کا ملا تھا جبین پر
ہے ہے حسین کہتی تھی گر گر زمین پر

۹۱

پوچھا کسی نے کون ہو تم اے فلک وقار
بولی عزیز مر گئے بیکس ہوں سوگوار
امت کی صف سے آئی ہوں اجڑی ہوں دل فگار
اب بیکسی یہ ہے کہ زینب ہے بیکس ستم شعار
ہاں وہ ہے جسکو چادر تطہیر آئی ہے
تم جسکو قتل کرتے ہو وہ میرا بھائی ہے

۹۲

بنت علی ہوں جعفر طیار کی بہو
زینب ہے نام عاشق شبیر نیک خو
بیکس ہے بے ردا ہے رکھ اسکی آبرو
حاضر ہے سر بھی انکی عوض کاٹ لیں عدو
یثرب کے رہنے والے مسافر کو راہ دو
میرے حسین بھائی کو لوگو پناہ دو

۹۳

غش میں ہے سن کے حسین یہ زینب کا کلام
سینہ پہ تھا یہ شمر لعین یہ اٹھے امام
قاتل نے جھنجھلا کے گلے پر دھری حسام
رو کر حسین بولے کہ سید نے تیغ تھام
آخر ترے ستم سے نہ خیمہ میں کل پڑی
ظالم بڑا غضب ہوا زینب نکل پڑی

۹۴

زینب پکاری کہ اے مرے ماں جائے بھائی جان
یہ نہیں جو آئے ہیں کہ آئے بھائی جان
تم دور ان سے ہو ہم رہتی ہیں بھائی جان
کس سے کہوں جو دیکھو جا لائے بھائی جان
ہے ہے تمہاری حلق پہ تیغ جفا پھری
آئی ہوئی نہ ہائے تمہاری قضا پھری

۹۵

وان کاٹتا تھا حلق شقی زار کیا لعین
خضر نے سے یہاں دھوپ میں جلتی تھی یہ حزین
بے حد یہ جا کے پہنچے جانے تھے شاہ دین
زینب تو روتی تھی کہ جیتی نہیں
بے سر اتارے تیغ تو اب تھامنا نہیں
پر یہ بتا سکینہ کا تو سامنا نہیں

۹۶

رنجور آن پہنچے سر کھولے زمین
نہ سے حسین ہے اسکے جبین
زینب حال زار یہ دیکھ کے شور و شین
ضعف بصر سے اندھیرا اسکا ہے عین
آنکھوں میں ہے سیاہ فلک بھی زمین بھی
گھٹنے بھی شق ہیں طفلیان بھی اور جبین بھی

۹۷

اب کیا کہوں زباں سے جو مقتل میں کیا ہوا
سب پر عیاں ہے ہموں سے جو خنجر سے گلا ہوا
ہفتاد و دو حضرتوں کے قلم سر جدا ہوا
قربان شہ کے وعدۂ طفلی وفا ہوا

شبیر کو نہ موت سے جائے سخن ملی
جب سر جدا ہوا تو گلے سے بہن ملی

رباعی

شیدا ہوں سخن میں رنج میں ہنستا ہوں نہیں
سمجھ سخن تنگ ہیں سمجھاتا ہوں نہیں
دل رہتا ہے بند قفل ابجد کی طرح
جب تک نہ تناسب ہو کھلتا ہوں نہیں

۹۸

لاشے پہ حسین کے بال کھولے آئی ہیں زینب
پھیلائے ہے ہاتھ دیکھتی ہیں سینہ و شکم
کہتی ہے یہ ہاتھ دیکھتی ہیں دو دیکھتی ہیں سر
لیتی ہیں جو سر پیٹتی ہیں سر

بینائی آنکھ میں نہیں دل غم سے پھٹ گیا
اے خون بھرے بدن ترا سر ہی کہ کٹ گیا

رباعی

الفت ہے حبیب حق کی ارباب دل میں
کہتا ہوں علی علی ہر اک مشکل میں
ہے صدر نشیں حب بتول اور حسین
ہر دم ہے پنجتن سورہ طاق دل میں

۹۹

ناگاہ یہ پڑھ کے خولی لعیں نے دی ندا
زینب یہ دیکھ نیزہ پہ سر ہے حسین کا
سنتا تھا یہ کہ غش ہوئی وہ کہہ کے وا اخا
سب سے کہا یہ بیٹی تنہا ہوں ذوالعلا

صدمہ سے کربلا کی زمیں تھرتھراتی ہے
اب فاطمہ حسین کے لاشے پہ آتی ہے

رباعی

گلشن میں صبا کو جستجو تیری ہے
بلبل کی زباں پہ گفتگو تیری ہے
ہر رنگ میں جلوہ ہے تری قدرت کا
جس پھول کو سونگھتا ہوں بو تیری ہے

۴۱

محبوب خدا ختم رسولان سلف ہیں
ریحان وصی نبی شہنشاہ نجف ہیں
مہ پارے ہیں فرزند و فاطمہ کا عزّ و شرف ہیں
اور نیّر آفاق حسن چار طرف ہیں
باقی رہے شبیر سو شاہ شہدا ہیں
کیا پنجتن پاک بھی مقبول خدا ہیں

۴۲

احمد سے ہیں یہ بابا کہ ہمیں ملک خلعت
نانا بھی یہ تھا نقش ہے جن کی خاتم رسالت
لاتے آئی رسولان سلف سے یہ دولت
پاتی ہے یہ نبی پر بھی نبوت
دی زیب نبوت کو رسولِ دوسرا نے
کی مہر قبول اونکی نبوت پہ خدا نے

۴۳

بیٹا کہ نبی جو تھا دیا تھا وصی محجوب
تھا موسیٰ و ہارون بھی جس طرح ربط کا اسلوب
وہ اُنکا تھا مقصود یہ اُنکا تھا مطلوب
وہ شمع یہ پروانہ وہ عاشق تو یہ محبوب
جس مہر نبوت سے نبوت کا ختم تھا
حیدر کا اُسی مہر نبوت پہ قدم تھا

۴۴

ہمسر میں ہیں یہ جتنے نبی ناخن حبیب
جو وصف جو پڑھے ذہن رسول عربی پر
زینب ہیں الہٰی وہ دو نور خدا اور
معراج کی نیکی ہے امامت جبر
تو سین کا تھا فاصلہ باقی جو خدا سے
جاتا رہا وہ فرق رسولِ دوسرا سے

۴۵

تعظیم کو سر زمیں و ختن سر بہ ہزاروں
تعظیم کو سر کی نبی اور تھے نبی بار
فرمانے لگے ختم رسل کی امداد
پیرانہ یہ تو آیا جو آتا ہے بار
کرویگی یہ دور اُمّت عاصی کے محن کو
قربان کرے گی یہ حسین اور حسن کو

۴۶

اور شبّر و شبیر کی تھا جو فضیلت
سرسبز ہے سب نامے میں جن سے نبوت
جن ہاتھوں کی ہے آرزو شبیر سے زینت
یہ وقت ہے تقدیر میں نقطہ شہادت
گر حضرت شبیر کی تصویر نہ ہوتی
ماتم کے مرقع کی یہ توقیر نہ ہوتی

۷

کہتے ہیں انہیں اب حسینا نبی آدم
سکان فلک کہتے ہیں مظلوم اصبر غم
ہاتف کے سخن جو ہیں یہ کہتے ہیں باہم
وہ ہیں یہ جو پیاسا ہوا قتل اوسکا ہے ماتم

سب روتے ہیں بیکس کو محرم کے دنوں میں
ہے سید مظلوم لقب انکا جنوں میں

۸

ہے فاتحہ کا شاہ کے بانی پہ معمول
تا بہ ابد ایسی ہی ہے یہ ابدا بھی ہے مقتول
رانڈیں یہ جو پیٹی ہوئی ہو انے ہیں مشغول
دنیا ہوئی مصروف غزا اور یہ مقبول

ہر شب ہے سیہ پوش سر صبح کھلا ہے
شبیر کے ماتم کا عزادار خدا ہے

۹

بے درد بے انصاف کے بتلاؤ خدارا
شبیر کو کتنا تھا پیمبر نے پیارا
ہیں آنکھیں جو ان کی ہیں جو اور ان کا پیارا
مارا جو اسے نیزے نے بارے ہارا

واں تیغ دھری تھی یہاں بوزے کو دھرا تھا
وہ سینہ بھلا کس کا تھا اور کس کا گلا تھا

۱۰

تھا لخت دل خیر رسل فاطمہ کا لال
وہ کسکا جگر تھا جو ہوا نیزوں سے غربال
تھا جسم نبی جسم شہنشاہ جو تن بال
کسکا وہ بدن تھا جو ہوا گھوڑوں سے پامال

وہ نیزے پہ یہ خاک پہ بے گور و کفن تھا
بتلاؤ وہ سر کسکا تھا اور کسکا وہ تن تھا

۱۱

ہیں شمر کے ہاتھ میں خنجر اور تیغ برہنہ
شبیر سا مظلوم ستمگر کا ہدف ہو
پرکھے سلاطین ہوں کہ ہدف ہو
یہ بیکسی دیکھیں جو گذرا تھا وہ گذرا

مولا یہ تو افلاک مصیبت کے گرے ہیں
ناموس کسی کے نہیں سر ننگے پھرے ہیں

۱۲

زینب کی آہ ہوا سر پہ جو کاری
ناموس شاہ کے تیر جو کاری
یعقوب کے یوسف جو چھپا گریہ و زاری
زینب کے برادر جو چھٹا تھا جاری

جو ضبط کیا شہ نے نہ یعقوب سے ہوتا
یہ صبر و تحمل تو نہ ایوب سے ہوتا

م ۱۳ اتنا تو کہا رحلت ہوئی گردون ارتنا جب ہو چکی خندہ ملک الموت پہونچا وہ کہہ کے رضینا بقضا لب سے تھم جا کس … اور ادراک اور دیکھا بس دختر	م ۱۳ پھر حجرہ مین بیٹی سے کہی جاکے تنہا بات بار الہا یہ زیارت ہو جا جانا تری ذات زنانہ سمجھے دفعہ ہو اب ذاتی خاصی کا بات ہو سعدون مین در اونٹ وہ اور کوئی بات
ان دو نونسے ملنے کی بہت مجکو ہوس ہے بس ایک نظر دیکھتا ان دو نون کا بس ہے	ان دو نون سے مل لون تو مری روح جدا ہو وان اونسے جدائی ہو یہان وصل خدا ہو
م ۱۴ بچھڑا سے کو دو بچیا بین پٹی کو دو بارا اور ہے یہ اب آخری ملنا تو گوارا بولا ملک الموت نہ ہوگا یہ گوارا ارشاد خدا مین نہین تاخیر کا یارا	م ۱۴ جب زہرا سے … نہین اے فاطمہ معصوم سب آرام جنھے مین تری دونون کو معلوم خوش … نصیب جسکا ہو مظلوم شاہ شہیدان اونسے کیا [illegible]
میرا بھی وہ مالک ہے تمھارا بھی خدا ہے تم بندے ہو جسکے یہ اوسی حق کی رضا ہے	اوس شاہ شہیدان کے لئے فضل و عطا کر مقبول تو اس بندۂ احقر کی دعا کر
م ۱۵ یہ سنکے نماز شب … وہ ہادی عالم کر کے تہ نماز ادا ملک الموت سے کہا تم بیٹھے وہ راضی ہوا اور تجدہ … ہم ہوئی طرف … جبکہ یاد …	م ۱۵ پہنچا ملک الموت تو کہا حق نے یہ فرمان ہان قبض نہ کر جب تلک عمران کی ابھی جان دو دیکھ لے دو دست کی حق پر تو اوس ان ہو بخت … اوس کے لئے کا ارمان
کیا شوق عبادت کا تھا کیا یاد خدا تھی ہنگام قضا تھا یہ نماز ادن کی ادا تھی	مقبول دعا کیون نہ ہو درگاہ خدا مین جب پنجتن پاک کا ہو نام دعا مین

۱۹

ہوئے گو رضا دی کہ ملک الموت کو تسلیم
خدمت میں ترے آئے ہیں والدہ کی با دل بہ تعظیم
رو کر کہا اے ابن رضا جاتے ہیں لئے ہم
بیٹی سے جدا ہو کے تب آتے ہیں یہاں ہم

کس راہ خطرناک میں رکھتا ہے قدم کو
کیسا سفر دور و دراز آج ہے ہم کو

۲۰

پھر اُسنے کہا ماں نے سفر سے ہو جو جا لال
ستھرے تسبیت بچھڑتے ہیں یہ امرا کی لال
اور تم سے بہن ہیں ویں دیکار زر و رومال
بیبی نے کہا جیہ زاد سفر ہیں یہ ہیں احوال
بچہ جو یہ زاد سفر

مالک نے کیا یاد یہ خوش ہونے کی جا ہے
تابوت سواری ہے لحد سونے کی جا ہے

۲۱

مادر نے کہا تو دل تھا جب موت کی سی
حسرت سے لگی دیکھنے اور ہو گئی مضطر
ہیں عرض بہو سر کو نہ کرو
ہوتی ہے زینت و اوز

شمسہ نے اطاعت ہوئی رب دو سرا کی
درپیش ہے بستر کو ملاقات خدا کی

۲۲

پھر وحشت نازنا دکھایا اپنے بال کا
اس طرح کہا بابا کے یہ روزنا ارو آیا
مل مل کے ہے بارہا صدا او دیکھو کو دکھایا
مضطر ہوئی پھر گود میں اٹھایا

ہوتے تھے جدا یہ نہ وہ دلدار گلے سے
سو بار چھڑایا ملے سو بار گلے سے

۲۳

رو کر کہا نوحہ خواں کہ بابا
آئے جو بسفر بہن اپنا
بیٹی نے کہا
وارث ہوں

اب تا بہ قیامت نہ ہمیں پاؤ گی بیٹا
تم آج سے بن باپ کی کہلاؤ گی بیٹا

۲۴

پھر ماں سے کہا آ کے دعا بار الہا

ہم اسکے مددگار ہیں دکھ اسے پڑا ہے
اس بنکے یتیموں پہ مرا پیار بڑا ہے

۲۵

تو دیکھو در قدرت اللہ تعالےٰ
کھلجاوین در غفران کسی طرح سے بالا
کہکر نہین یہ پوچھیون کہ کیا تھی نالا
یہ بندہ ہے دیکھین کہ مین ہون بانے والا

مین خالق کل ہون مرے سارے ہین یہ بندے
مان باپ سے بڑھ کر مجھے پیارے ہین یہ بندے

۲۶

اُدھر ملک الموت سے موسیٰ نے یہ پوچھا
کس عضو سے جان میری نکالے گا تو بتلا
وہ بولا زبان سے کہ یہ کہتے تکلّم ہوئے
سر تن سے مرے تھا دو زبان سے جدا کا

جب طور پہ جاتا تھا مین خالق کی رضا سے
باتین مین اسی مُنھ سے تو کرتا تھا خدا سے

۲۷

بولے ملک الموت کہ اے بندۂ خوش ذات
جان قبض کرون ہاتھ سے پہلے یہ ہے ہیہات
یہ ہاتھ بھی وہ ہین کہ ہین جن سے مناجات
روشن ہوئی جن ہاتھون سے بیضا کی کرامات

درخواست کی اور سنے یونہین ہر عضو سے جان کی
موسیٰ نے کیا عذر صفت اوسکے بیان کی

۲۸

کہا ملک الموت نے یہ باتین سراسر
سکتہ ہوا فردوس کا سب عیش ہے ابتر
بولے کہ ارے سوگ یہ جھکا ہاتھ سے داور
سکتے مین ہوئی جو لگے سونگھنے سیب

ہستی کا چمن صرف خزان ہوگیا دم مین
نکہت کی طرح روح گئی باغ ارم مین

۲۹

کہا جب مین نے ہون تن سے تو کی خوشی ہوئی آسمان
ہر جلسے مین وہ جان سے جب ہوئی عمران
آئے کے رسولان سلف سب سے زبان
ہوتی ہے کہو کس طرح جدا تن سے ہوئی جان

فرمایا اگر ہر سر مو مثل زبان ہو
یہ جانکنی زہرا جل کا نہ بیان ہو

۳۰

کیا جان نکلنے کا مین کرون ذکر نہ اظہار
بینش ہوا مجھ پہ جب صدمہ در آزار
جیسے کوئی بار جدا ہوا نہیں کبھی بار
اور ادا سے کھنچے جدا تارے سے تو تار

کم ہے کہین یہ صدمہ بھی اوس رنج و محن سے
کھنچا گیا یون رشتۂ جان میرے بدن سے

۳۱

ملنے ہونٹ ہوے کانا جانا تھا بارا
انصاف کی جا ہے کہ وا انصاف نہ دارا
زینب کو بیٹا نکلے ہے بیٹا جیون نے مارا
سینے معنہ سے کہو بھن کو نہ کو بہن یارا

موسے کو قلق موت کی سختی کا سوا تھا
یان خنجر بے آب تھا اور خشک گلا تھا

۳۲

موسی پہ دم نزع نہ آفت تھی نہ بیداد
ان سینے پہ شمر ستمگر تھا سوار اور تھا جلاد
ہر سیرت وان حلق پہ تھا خنجر فولاد
ہے سینے کے کئی اس کے ذکر قطع سے تھی فریاد

کہتے تھے صعوبات اجل مجھ پہ سوا ہون
پر بیکس مجبون پہ نہ صدمات قضا ہون

۳۳

سب کہتے ہیں کوئی نہ موسی کا چھپا تھا
جو یونہی نہ مضطر ہوا یا تیرے سے ہوا تھا
عباس کی بھائی کا نہ داغ اور نہ ملا تھا
ایسے ہوئے زندہ ہوا ان جان جدا تھا

اس بھوک مین اس پیاس مین اس رنج و محن مین
مذبوح فقط شہ ہوے کسطرح سے رن مین

۳۴

موسی تھا نہ زخمی تیغ نہ تھا پایا نہ کہیں
کھا ہے کہ شمشیر سے اے تیرے سے والا
اس درجہ بدن مین نہ لگے تیر ہزارا
ان چھیدنا نہ بدن پر بدن نہ کہیں

استادہ ہر اک تیر تو بالائے زمین تھا
اور تیرون کی نوک نہ وہ جسم شہ دین تھا

۳۵

موسی کو نہ یہ خوف تھا نہ اسکا حسرت اولاد
ذکر ہے کہ بعد اسکے ہو کوئی بیداد
زینب نہ دے گی ایسے بیٹے نا شاد
نہ سکینہ کی صدا ہوگی نہ فریاد

تقدیر سکینہ مین جو کچھ ظلم رقم تھا
اون صدمون سے آگاہ دل شاہ امم تھا

۳۶

آگاہ تھے اس حال سے سید ابرار
اسکا تھا کہ مری بیٹی کو ستمگار
زندان مین عمر بھر نہ بیٹی سے گرفتار
الٹے مرے ہاتھ نہ بنے اسکے کفار

رخصت جو سکینہ کو کیا ہوگا پدر نے
ہاتھون سے جگر تھام لیا ہوگا پدر نے

۳۷
جب بنجہ نے کہا ہو چکا انتم نگہبان
کیا ہاتھوں نے گرتی بیٹی ترنم وہ نادان
بیٹی سے جدا ہو کے منہ بیٹی ہوئی حس ان
بیٹی تو نہ بچی بچی تو بیٹی نہیں نادان

زخموں سے یہ حالت تھی شہِ عرش نشین کی
جو سہم گئی دیکھکے بیٹی شہ دین کی

۳۸
زخموں میں شاہ کا احوال مصیبت
بیٹی کے لیے درد و وحشت کی حضرت
جب بچے نے بیتا ہو کے تھی شاہ میں طاقت
ہر بیٹی سے آئی سکینہ کی محبت

پیاس آن کے دیکھا تو اوسے پیاس بڑی ہے
ماں بیٹھی ہے بالین پہ وہ بیہوش پڑی ہے

۳۹
زینب نے پیہم رو کے کہا بیٹی نے شاہ
دیکھی جو ہے حال سکینہ کا ہوئی آہ
چلتی تھی خنجر سے زمین واہ
ماں جاتی ہے بن باپ کی شفقت کے ید اللہ

غافل مرے بچوں سے جو اس آن ہوئی ہو
ماں پال کے اکبر کو پشیمان ہوئی ہو

۴۰
بیٹے کے لئے آئیں ہزاروں میں وہ واری
تم بھی یہ کہا ہاے یہ اولاد کی پیاری
بن زانوں سے گودی میں اوٹھا یا آئی باری
بیٹی یہ بیتاب ہے زینب کی باری

اے صاحبو الفت مری تم دل سے اٹھا دو
یا مجھکو تڑپنے ہی دو یا پانی پلا دو

۴۱
یہ بیٹے سکینہ کو لیا گود میں آکر بار
بانو نے کہا بیٹی سے احوال ہے زار
بیٹی نے سکینہ کو آواز دی ہے یہ تڑپ
بابا مرا آیا تو بیٹی ہے ہمیں پیار

بی میری خبر آکے حسین ابن علی نے
اب تک تو زمین سے نہ اٹھایا تھا کسی نے

۴۲
بیٹی نے بھی کہا کہ مری جان ارے آ
آؤ بیٹی کہ بابا نہیں دنیا میں رہا ہے
بیٹی اوس بابا کی ہے پیاس نہ آئے
بیٹے نے حضرت کے سوا کون نازوں کے ایسے

بن باپ کی دنیا میں نہ کہلائے سکینہ
ابلے نے کے بلا آپ کی مرجائے سکینہ

۴۳
یہ کہکے ہوا جانب دلبند ابرار
ہاتھ جوڑے ہوئیون کے ادب سے کہا بیمار
بھیجا ہے کہان مین نے یہ کی شاہ نے گفتار
لائی ہے جسے ارض تری تیرگی بیدار
درگاہ خدا مین طلب زار و حزین ہے
اب اسکے سوا حکم ٹھہرنے کا نہیں ہے

۴۴
اب جا کے بیکس سے یہ تکلیف زبان تک سونا
اے ہجر زمین کی بھی نہ ہو ہون کا بچھونا
کہ رو کے جو آئے رن مین جدا ایسا ہونا
لاشہ مرا آئیگا بہت مجھکو نہ رونا
گر جا ہو مری روح ہو نا شاد سکینہ
تو غم مین مرے کیجیو فریاد سکینہ

۴۵
یہ مجھسے وصیت ہے پدر کی مرے جرار
اب یاد نہ کیجیو مجھے تو نہ مرا پیار
ہاتھ یہ بابا سے نہ لو رو کے چھپو زینہار
وہ بات کہو اصغر کے غم مین نہ گرفتار
تو روئیگی تو اور وہ گھبرائے گی بیماری
اچھی بھی اوسے بات نہ خوش آئیگی پیاری

۴۶
اب آہ سکینہ نے بکی درد سے رو رو
دریا سے بلا لو مرے عباس چچا کو
کیونکر نہ جو آئے مجھے جو بھی
حضرت نے کہا نام نہ عباس کا لو
دریا پہ فقط لاش ہے اور مشک و نشان ہین
عباس تو مارے گئے عباس کہان ہین

۴۷
زینب کو بھی تازہ ہوئی پھر ماں اور اولاد
اور بعد مرے تم رہو فرزند بہت یاد
بیمار کا مرے سے مرض دل و دین کا عباد
اک آہ بیکس نے کہا بیکس و ناشاد
بھائی سے نہ ماں سے نہ بہن سے نہ پھوپی سے
اب بعد مرے کر ناز بھی کرنا نہ کسی سے

۴۸
یہ کہکے نکلے در خیمہ سے شہ ابرار
سر اپنا جھکائے ہوئے روتا تھا ہر اک یار
آئے جو برآمد ہو کے رفیقان جلو دار
حاضر تھا نہ کوئی جو کرے شاہ کو اسوار
مقتل کی طرف دیکھکے اکبر کو پکارے
دریا کی طرف مڑکے برادر کو پکارے

۴۹

اوسدم کہیں فضہ و حمیدہ بھی تھیں ناشاد
زینب نے در آن جا کے پکاری وہ ناشاد
کہدو یہ جو غزادہ مرا الظلم و فریاد
دیکھو تو دلا فاطمہ کے لال کی روداد

ڈیوڑھی پہ سواری ہی کھڑی سبط نبیؐ کی
کوئی نہیں تھامے جو رکاب ابن علیؑ کی

۵۰

زینب نے کہا حیف یہ تنہائی شبیر
اس آخری رخصت کیلیے رہتی ہے تقدیر
روتی ہوئی تھی یہ نکل آئی وہ دلگیر
جاتی ہے یہ صدا ہوکے کہ یہ نکلی تصویر

گھوڑے پہ تمھیں آکے بٹھاتے نہیں اکبرؑ
اکبر کو بلاتے ہو سو آتے نہیں اکبرؑ

۵۱

اکبر کو صدا دیتے ہیں وہ تو کیا یارا
کیا سنتی تھی ماں کہ جب وہ نہ پکارا
ہے جان سے خستہ کہ کرون کیونکہ گوارا
ہے میری سعادت جو کرون کام تمھارا

کہئے تو لہو آپ کا چہرے پہ ملوں میں
اور تھام کے گھوڑے کی عنان ساتھ چلوں میں

۵۲

تھا موں میں جدا حضرت زینب کا جگر والا
حضرت نے ادہر کہیں ہمین الفت کا تقاضا
ایدہر وہ بھلا کہیں جلد مین آئے ترا
بھائی کی طرح ایک بہن بہائی سے بچھڑا

اسوار کیا گھوڑے پہ اوس خستہ جگر کو
مرنے کے لئے بھیجدیا امے پسر کو

۵۳

زہرا کی صدا آئی کہ اے زینب مغموم
کیا صبر نہ تجھ سے نہیں امر یہ معلوم
کیا صبر بحال ہے کہ حال ہیں مظلوم
ہو فاطمہ بجائے ہے سر نہ تو زینب رو
نہیں رکنے جانی ہوں

سر زانو پہ بیٹے کا تہہ تیغ دہروں گی
لے جا کے تصدق اسے امت پہ کروں گی

۵۴

زینب نے کہا حق تعالیٰ زینب سے یہ دیکھوں
بیٹے تو دیئے ظالم بے پیر مین دیکھوں
بیٹے کے جگر سینہ نہ شمشیر میں دیکھوں
کیا نکلیں گے دم تیر میں دیکھوں
بھائی کے دیکھوں

زینب نے کہا فائدہ اس صبر میں کیا ہے
زہراؑ کی صدا آئی کہ امت کا بھلا ہے

۵۵

زینب نے کہا صدقے مین ہمت پہ تمہاری
فرزند سے پیارا ہوا امت ہوئی پیاری
پر بہن تو بیکس کی بلا مین گئی باری
بیٹی کی رسیدہ ہو یہ ہین آپ پہ واری

مست پہ فدا آپکو فرماتی ہین زہرا
کسطرح مین رد کون کہ لئے جاتی ہین زہرا

۵۶

فرمایا کہ اب آپکی ہین بعد ان بیکس وتنہا
کیا تجھسے کہون آہ کہ اس درد سے جو نہین جیتا
ان بانی کی ابرار نہ دیکھا کبھو نہین ہو گی
کیا ہی مرا بیبیان ابھی اس بیابان بیٹیا

تنہائی مین نت کے بغیر منھ موڑتا ہے تو
بیکس جو ہوا مین تو مجھے چھوڑتا ہے تو

۵۷

زینب نے جو شہ کے گھوڑے کا پکڑا زین تھام
زینب نے کہا بیکس سے کو رب تمام
روئین زینب نے کہا فاطمہ کا نام
زینب نے ہمارا آہ مین زینب کا نام
بانگ آہ رکھا

گھوڑا تو اٹھایا تو خیال آیا وفا کا
بس ہاتھ مین رک گیا شاہ شہدا کا

۵۸

جز عرض نہ تھی گھوڑے سے آنسو ہوئے جاری
کی عرض یہ مولا سے کرامت نہ تھی باری
ساہین مجھے شہ نہین جان اپنی پیاری
آقا کا ہون بہین ان سے ہین دونو نکا سواری

حضرت سے جدا ہو کے کدہر جاؤنگا مولا
ہو ہو کے فدا لاش پہ مر جاؤنگا مولا

۵۹

فرمایا کہ ہے دور عدل سے یہ بات
بیکسا ہے جو ہمراہ رہے یار دن رات
سمجھا نہین یا مین کسی کو آوے آفات
رہ

اسوار سے جی اپنا ہے رہوار کو پیارا
امت سے نہین شہ ابرار کو پیارا

۶۰

بانی کی ہوس جس تھا سوار
بیٹی کا جب پیا ہے تو اب کسی کا ادبار
لیٹی ہوئی ہے اپنے وہ اب سنگسار
جلد اسکو

بعد اُسکے جو دو حکم تو پہونچاؤن مین رن مین
مشتاق ہو صغرا کے تو پہنچاؤن وطن مین

۶۱

یہ سنتے ہی بس تڑپا جو مظلوم سے لپٹی زینب [illegible]
دیکھا کہ سکینہ [illegible] درد کا ہے جو زینب
بیٹی تو وہ گھوڑے سے کیون [illegible] رخ زینب
زینب میں [illegible] حضرت نے لیا [illegible]

فرمانے لگے چوم کے بیٹی کے دہن کو
لو ہوش مین تم آؤ نہ جاؤنگا مین رن کو

۶۲

[illegible] زینب کبھی [illegible] مین نا شاد
[illegible] اور رضا دل [illegible] کہنا ہو
زینب کا [illegible] ہے وہ [illegible]
[illegible] مین جا [illegible] ارشاد

ہر چند کہ آغوش مین زہراؑ کے پلے ہو
پر تم بھی تو زینب کی رضا لے کے چلے ہو

۶۳

تھا فرق اجل بس تھا [illegible] فاطمہ [illegible]
[illegible] غش مین [illegible] ذوالجلال
بانو [illegible] کھوٹے سے [illegible]
نقل [illegible] حسین [illegible]

جھک جھک کے نظر کرنے لگے دیدۂ نم سے
گھبرا گئین بیٹی نہ ہو گھوڑے کے قدم سے

۶۵

[illegible] خیمہ [illegible] حضرت [illegible]
دیکھا تو [illegible] زینب [illegible]
[illegible] کیون [illegible]
[illegible]

پر جبکہ یہ بھائی ترا سجدہ مین جھکے گا
کہنے سے ترے شمر کا خنجر نہ رکے گا

۶۴

[illegible] تو کہا [illegible] نا چار
[illegible] زینب [illegible] ہون [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible]

سب بھائیون مین ایک یہ بھائی مرا اب ہے
مقتل مین جو تو لے گیا اسکو تو غضب ہے

۶۶

زینب [illegible] کہا [illegible] اور دعا [illegible]
[illegible] زینب [illegible]
[illegible] ہاتھ [illegible]
[illegible]

بھائی کبھی یون بہنون کو رخصت نہین کرتے
صدقے گئی کچھ مجھکو وصیت نہین کرتے

۶۷

[illegible] کہ نہیں آہستہ کہی بات
فرمایا تمہین [illegible] سر پہ جو ہر رات
[illegible] اور یہ بولی کہ یہ ہیہات
بانو نے کہا خیر [illegible] زینب [illegible]
بتلاؤ تو کیا حکم جناب شہ دین ہے
قابل مرے سینے کے وصیت یہ نہین ہے

۶۸

زینب نے کہا [illegible] تم بھی یہ بیکس
کہتا ہے یہ مجھ سے مرا مظلوم برادر
[illegible] سینے [illegible] ابتر
[illegible] تم [illegible] چلی آئیو باہر
اس ظلم کی تو مجھکو خبر دیتے ہین بھائی
اور گھر سے نکلنے کی قسم دیتے ہین بھائی

۶۹

اک بات [illegible] مرے سر پہ جو ہر رات
[illegible] سمجھ میں [illegible] ذات
اکبر [illegible] جو ہوا [illegible] سے ہیہات
[illegible] بھی [illegible] بات
مین سینے پہ قاتل کو بھلا دیکھ سکون گی
اس حلق پہ مین تیغ جفا دیکھ سکون گی

۷۰

اور [illegible] بھی [illegible] ہوئی طاری
بولے کہ [illegible] ہوئی بات ہماری
پہچان [illegible] قتل [illegible] ماری
اور [illegible] ہوئی زاری
رونے کی تمہارے جو صدا آئے گی زینب
آنکھوں مین مری جان اٹک جائے گی زینب

۷۱

وہ بولی کہ [illegible] نہین ہوتی ہے جدائی
[illegible] درد جدائی
جب [illegible] بیان [illegible] بلائی
بھیا وہ [illegible] جان [illegible] آئی
قابو مین جو دل ہو گا تو مین صبر کرون گی
پیارا ہے یہ سر ہاتھ نہ اس سر پہ دھرون گی

۷۲

رخصت ہو کے زینب سے [illegible] تنہا
[illegible] بیان [illegible] مظلوم [illegible]
[illegible] مظلوم [illegible] حاضر
تھی [illegible] جلوہ [illegible]
منہ تیرون کا پڑنے لگا کفار کی صف سے
پیغام قضا آنے لگے چار طرف سے

۴۳

تنہا جو نظر آیا پیمبر کا وہ پیارا
کیا کیا نہ ہوا لشکرِ کفار صف آرا
زخمی تنِ بیکس پہ ستم تیر آئے پکارا
مین وہ ہون کہ جس نے عباس جری کو مارا

جس تیغ سے عباس کو بیدست کیا ہے
حضرت کے لئے بھی وہی شمشیر جفا ہے

۴۴

کی زور زبان شمر لعین نے یہ بیدادالا
مین وہ ہون کہ آگر و نیا کرو نجہ تو بالا
گر زار و نزار ان پیمبر نے ہے پالا
مرے خنجر کا نہین رد کرنے والا

مین وہ ہون کہ زہرا کو ستاتے نہ ڈرونگا
مین تجھسے نبی زادے کو اب ذبح کرونگا

۴۵

بچھا جو ملا ان کو پہ نے سے ہوا ابر
آیا یہ رجز پڑھتا ہوا نیزے کے برابر
سمجھنا کوئی ان کو مین نہین ان سا ستمگر
پیدا ہی ہوا دل کہ نہ ہوا قاتل اصغر

گو فوج نے سب پیاسون کو تدبیر سے مارا
بچہ کوئی اصغر سا نہیں تیر سے مارا

۴۶

مین وہ ہون کہ ہے تیغ مری قاتل شبیر امام
ظالم ہون کہ ہون ایسا کہ ہے روشن نام
وہ کام کرون آل نبی کا جس سے ہو نام
اب جو ہے نہ زہرا کو ہو آرام

جب اہل جہان صبر ترا یاد کرین گے
سن سن کے مرے ظلم کو فریاد کرینگے

۴۷

چلایا سنان ابن انس نیزہ اٹھا کے
مین وہ ہون جو ہے قاتل شبیہ پیمبر
عزت مین وہ شبیر تھا اور خلق مین اکبر
اور فاطمہ کا صبر تھا اکبر مین سراسر

زہرا کو علی کو شہ لولاک کو مارا
مارا جو اسے پنجتن پاک کو مارا

۴۸

تیغ ستم کھینچ کے آیا اور تن کے شاہ
کیا لاف زنی کرتے ہو نیز ظالم ہے گمراہ
ہون مین بھی رجز پڑھتا ہوا آن کے ہمراہ
جب مجھے نہ آگاہ ہوا وقت ہوا آگاہ

سید ہون نبی زادہ ہون مغموم ہون یارو
تم لوگ تو ظالم ہو مین مظلوم ہون یارو

۷۹

تم لوگ تو وہ ہو کہ سگے یاروں کو مارا
میں وہ ہوں کہ اب تک نہیں بدخواہ تمہارا
تم لوگوں کا جلنا نہیں دوزخ میں گوارا
وہ ظلم تمہارا ہے یہ ہے مہر ہمارا
تم میں سے کوئی پاس ہمارا نہیں کرتا
میں وہ ہوں کہ شکوہ بھی تمہارا نہیں کرتا

۸۰

پہلو سے کیا اٹھارہ برس کا مرا بیٹا
پھر ایسی تک و تب میں کہاں سے آئے بھلا بیٹا
تم نے سر بے جرم سے تیغ سے جدا کیا بیٹا
سمجھاتے نہیں ہو یہ اسکو تیر مرا بیٹا
دل روتا ہے اکبر کا نہ تم ذکر نکالو
منصف ہو تو منھ اپنے گریباں میں ڈالو

۸۱

اکبر سے لڑے تم تو وہ بھی بار اٹھاتا
بتلاؤ کہ اصغر مظلوم سے کیا تھا
تم سمجھو ہو یہ بھی کہ ان سے نہیں نہ چلا تھا
بچے سے قابل علی اصغر کا گلا تھا
بدلا علی اکبر کا جو اصغر سے لیا ہے
کس بچے کو اکبر نے مرے قتل کیا ہے

۸۲

ہے قتل پہ عباس کے کیا فخر و مباہات
سیّد ہیں بن میں بے کسی سے تشنہ ہیں سادات
بابا مرے کہتے تھے یہ نانا کی ہے بات
یہ ظلم ہے عباس نہیں لائے کبھی بات
میں منع نہیں کرتا ستم اور کرو تم
میں کون ہوں تم کون ہو کچھ غور کرو تم

۸۳

قطع نظر اسکے کہ مرا باب علی ہے
نانا بھی مرا وہ ہے کہ وہ مرسل نبی ہے
تم لوگ نہیں زینب سا صابر بھی کوئی ہے
سب فوج میں سمجھا ہوا اوروں کا فن و غنی ہے
بیٹا علی اکبر سا فدا کس نے کیا ہے
اصغر سا پسر کس نے رہِ حق میں دیا ہے

۸۴

شق القمر اعجاز ہے نانا کا ہمارے
سمجھا ہو کوئی بھلا اب بھی نہ تنگ ہیں تمہارے
سمجھے ہو اگر تم نا ہیں میں یہ سب ہارے
کیا ہے جو ہیں یہ تم سمجھو پیارے
مقدور ہے سب طرح کا حیدر کے پسر کو
کاٹا ہے مرے باپ نے جبریل کے پر کو

۵۵ ٹھکرا کے اگر حکم کو ہے تیغ اٹھانا میرا اس وقت مجھے جانے دو تم تا لب دریا اکبر کا اور اصغر کا لہو رنگ لائی پردہ ہے عباس کو میں نے نہیں دیکھا	**۵۶** یہ کہتے ہی سینے پہ جو ہاتھ اٹھایا وان لاشۂ سکینہ نظر آیا تھرائے اور گر پڑے لاشے پہ عباس لیکن لب عباس پہ ہونٹون ہوا
عباس سے مین جا کے ملاقات کرون گا پھر لاشۂ اکبر کے قریب آ کے مرون گا	کان اپنے دھرے ہونٹون پہ شہ نے کہ یہ کیا ہے معلوم ہوا ہائے سکینہ کی صدا ہے
۵۷ اعدا نے کہا جاؤ تم اب پیاسے پھرو پانی تو نہیں پینے کے دریا پہ یہ سمجھو یہ سنتے ہی عباس کی تم ہو بھی سمجھو اور دوڑ کے ہوئے مرے صبر بھی	**۵۸** اب کیا کہیں شاہ و دیر کی اس وقت بھی ہونٹوں پہ سکینہ کا زبان پر اٹھو فرزند کی کہیں بس پیاسا وہ برادر آئے وہ نہیں تشنہ ہوئے اکبر و اصغر
ہو جاؤن گا غش لاشۂ عباسؑ پہ جا کے دیکھون گا بھی دریا کو نہ منھ اپنا پھرا کے	اٹھو تھیں سینۂ علی اکبر کا دکھائین اور چھوٹا سا لاشۂ علی اصغرؑ کا دکھائین
۵۹ اب نہر سے پانی کی غرض مجھ کو کیا ہے عباس دلاور کا لہو اس میں ملا ہے اس نہر کا پانی میں پیوں یہ کب روا ہے ننھی سی سکینہ بھی ابھی تشنہ لبا ہے	**۶۰** یہ کہتے تھے جو نیزے سے لگا آ کے لگا اور خود اٹھا آ کے ادا تیغ کا وار لاشے سے جدا ہو گیا وہ نیک سے یار فرمایا کہ بس ہم نے نہیں پایا علمدار
اصغر سے زیادہ نہیں پیاسا تشنہ دہن ہے کیا پیاس سکینہ کی مجھے یاد نہیں ہے	اب شوق شہادت کا ہے مقتول جفا کو تنہائی میں سونپا تھیں عباسؑ خدا کو

۹۱

داہنی طرف سے گنج شہیدان میں آ گیا
حلقہ کیے ہمراہ چلا لشکر اعدا
زخمی ہوا تیرون سے وہ پہلوے سرور
آتی تھی صدا فاطمہ کی ہائے حسینا

تیرون کی جو بارش تھی شہ جن و بشر پر
زہرا و علی روتے تھے اپنے جگر پر

۹۲

زخمون سے یہ تھی حالت جسم شہ دو گیتی
گویا کہ نیستان تھا احوال تن شہ
تھا جدول نیزون سے ہر طرف تن شہ
سیپارہ تھا حضرت شبیر

ہر زخم سنان مصحف ناطق کے بدن پر
گویا کہ نشان وقف کا تھا صفحۂ تن پر

۹۳

رہوار سے جب چھوٹ کے وہ گر آیا
گرتے ہی زمین پر غش آیا
نیزے کی طرف زخمون سے نے بھرایا
سب لوگ ... سر کو یہ بنایا

دے حکم شجاعان عرب کو تو بلا کے
جو تجربہ کارون میں ہون سر کاٹ لین جا کے

۹۴

اس کا ... دیکھیں ہے تو قدم سر کرن ٹہ آیا
زخم بھی ہیں ... کا سایا کا نہ بن جاتا
اب زخم ... سے ... آ جاتا
... حال میں ... بھی نہ جاتا

گھوڑے سے گرایا ہے شہ عرش نشین کو
تو دیکھ تو ہے زلزلہ اسوقت زمین کو

۹۵

تھا حکم یہ سب آن پکارا
تب ابن سعد نے ... پکارا
یہ کام ... ہے کام ہمارا
... مارا

ترجیح ہے تجکو سپہ شام پہ اے شمر
یہ فتح لکھوں گا میں ترے نام پہ اے شمر

۹۶

یہ کہہ کے چلا جانب سید والا
دو ایک مدد کے لیے ہمراہ لعین تھا
نزدیک حسین آیا جو شمر ستمگر آیا
... سینہ پہ کھڑا ... اور دو ادر آیا

پاس آ کے جو دیکھا تو اوسے ہوش نہین ہی
دستار کہین تیغ کہین شمر کہین ہے

۹۷

شبیر پہ [illegible] میں اُٹھانے لگے اعدا

پہنچا [illegible] ابن سعد نے [illegible]

[illegible] سیہ [illegible]

نیزے [illegible] میں [illegible]

بولا وہ شقی کانپ کے کیا جانئے کیا تھا

دیکھا ہے وہ میں نے کہ نہ دیکھا نہ سُنا تھا

۹۸

بہلانے میں ہوا شاہ کے سینے پہ جو اسوار

آواز یہ سب نے سنی [illegible] آئی کہ نہیں [illegible] غفار

جلاد [illegible] تھی [illegible]

[illegible] ہوئی تلوار

اس دم میں ترا عرش ہلاؤں تو بجا ہے

جلاد مرے لال کے سینے پہ چڑھا ہے

۹۹

[illegible] سینے سے [illegible]

[illegible] سینہ [illegible]

کیا دیکھتا ہوں بیٹے [illegible] سر [illegible]

[illegible] میں غصّے سے [illegible]

کیا قتل تو دو روز کے پیاسے کو کرے گا

کیا ذبح مرے آگے نواسے کو کرے گا

۱۰۰

یہ کہتے ہی غصے میں [illegible] آگے کو آیا

نصرت کے لئے دست ستمگر کو اٹھایا

[illegible] شاہ شہیدان نے بچایا

[illegible] میں [illegible]

چڑھنے دو میرے سینہ پہ راضی ہوں جفا پر

شبیر نے داد اپنی رکھی روز جزا پر

۱۰۱

جب ابن سعد او [illegible] ہوا میں [illegible] فریاد

کیا دیکھتا ہوں شیر [illegible] آکر [illegible] ارشاد

[illegible] غضب [illegible] جلاد

[illegible]

تو کاٹے گا شبیر کا سر تیغ جفا سے

ڈرتا نہیں ظالم غضب شیر خدا سے

۱۰۲

[illegible] تیغ [illegible] میں [illegible]

اب [illegible] جلال [illegible]

[illegible] سر [illegible]

بولا [illegible] ابن سعد [illegible] شبیر [illegible]

جرأت کے یہ معنی ہیں کہ پھر طیش میں آکے

شبیر کو تو ذبح کران سب کو دکھاکے

۱۰۳

تب شمر لگا کہنے کہ اے صاحب تکبیر
ہان اب بھی نہ سمجھے ہین تو ہین زہین بر
منگوائے مرے واسطے نہ خلعت نہ زر
لاتا ہون مین جا کے ابھی فاطمہ کا سر

جسطرح جنے گا مین اوسے ذبح کرون گا
اب تو مین کسی سے نہ ڈرا ہون نہ ڈرون گا

۱۰۶

مین تشنہ لب امت کے لئے ہوتا ہون بیتاب
امت ہی مرے حلق کو اب تیر کی جا ہے
امت کو دعا دیتا ہون مین زیر خنجر
امت ہی مری بہنون کی چھینے گی چادر

امت ہی نہ سادات کے رونے سے ڈرے گی
امت ہی مری لاش کو پامال کرے گی

۱۰۴

یہ اف نہ کی پر کئی کھینچے خنجر
اور غیظ سے اتنا نہ کیتے برابر
کہتا تھا یہ بیباک کہ ہین ابن اسد ور
نے خوف علی کا ہے نہ کچھ خوف پیمبر

یہ کہکے چڑھا چھاتی پہ شاہ دوجہان کی
سوکھے ہوے حلقوم پہ شمشیر روان کی

۱۰۷

یہ سن کے بھی کچھ رحم نہ آیا ہے صلا
خنجر لگا کاٹنے حلق شہ والا
کرتے تھے سر کٹتے ہی تحسین رب الاعلیٰ
بہتا ہے جو خون وطن سے یہ آواز بھی پیدا

سرور سر راہ تو فدا شد چہ بجا شد
این بار گران بود ادا شد چہ بجا شد

۱۰۵

فانی نے جو اوسدم رخ شبیر کو دیکھا
دیکھا کہ جنبش مین ہین لب تشنہ والا
سمجھا کہ مجھے کرتے ہین نفرین یہ بیجا
نزدیک سر لے گیا یہ کان تو ایسا

نفرین تجھے کرتا ہون نہ شکوہ نہ گلا ہے
اسدم بھی وہی بخشش امت کی دعا ہے

۱۰۸

خاموش ہوئے اب یہ زبین دل سے تحمل
فارغ ہے دعا مانگ کے اے رب جلیل و سکل
مجھ کو نہین درکار ہے دنیا کا تجمل
بیتاب ہو مرا صبر تو سمجھا یہ توکل

لذت وہ ملے عشق حسین ابن علی مین
آسائش دنیا کی نہ خواہش رہے جی مین

بیٹون سے جب علم حسین [illegible] ہوا
تنہا فرس پر آہ شہ کربلا ہوا
رخصت طلب [illegible] سے وہ یکہ ہوا
خیمہ مین اہل بیت کے [illegible] بپا ہوا

ہر اک طرف کو دھوم تھی فریاد و آہ کی
تھرا رہی تھی قبر رسالت پناہ کی

دریا کی سمت دیکھ کے فرمایا ابکے بار
عباس آؤ بھائی کہان ہو [illegible] دو بار
نقش [illegible] خنجر [illegible]
[illegible] ہماری لاش پہ [illegible]

ہے خاک زندگی پسر بوتراب کو
اکبر تم آکے تھام لو میری رکاب کو

کہتے تھے اہلبیت [illegible] آہ
[illegible] جاتے ہو [illegible]
پردیس مین حسین ہمین [illegible] کسکی پناہ
بچونکو اب [illegible] اللہ کی پناہ
[illegible]

اٹھتا ہے آج فاتحہ خوان بھی رسول کا
ہوتا ہے گھر تباہ علی و بتول کا

زینب پکاری [illegible] خیمہ مین ہوش [illegible]
[illegible] حسین [illegible]
[illegible]
[illegible]

مونھ ڈھانپے سر کو سید ابرار روتے تھے
تربت مین اپنی حیدر کرار روتے تھے

چھوڑا حرم کو خیمہ مین [illegible]
بیٹھے [illegible] جب [illegible]
[illegible] رو رہا تھا [illegible]
[illegible]

آیا کوئی رکاب بھی شہ کی نہ تھام لے
لاشون پہ دوستونکے نظر کی امام نے

زینب [illegible] کہہ کے [illegible]
[illegible] ناگاہ کا زینب رو دیا
[illegible]
[illegible] ہوں [illegible]

اسوقت دھیان کسطرف اے باتمیز ہے
مین ہون عزیز یا تمہین اسپ عزیز ہے

ع ۷

زینب اس سخن کا نہ شہ کو دیا جواب
دامن فشاں کا ہاتھ سے چھوڑا بصد شتاب
ہونے لگا سوار جو فرزند بو تراب
اسوقت بنت فاطمہ نے تھام لی رکاب
رونق فزا ہوئے شہ بیکس جو زین پر
بیہوش ہو کے گر پڑی زینب زمین پر

ع ۸

دو اک قدم چلے تھے کہ شہنشاہ رک گیا
ناگاہ ذوالجناح سے خسرو دین جھک گیا
دیکھی یہ بیکسی میں ادہر بھی صدمہ ہوا سوا
اودہر غشی کا تپ کا اثر آ گیا
مہمیز گو کیا شہ عالی وقار نے
لیکن قدم بڑھایا نہ اس راہوار نے

ع ۹

حیران ہو کے سبط پیمبر نے یہ کہا
لے ذوالجناح چل کہ ہے مری منتظر قضا
ہے راہ حق میں آج کٹانا مجھے گلا
تجھ کو جو اپنی جان کا ہو خوف تو نہ جا
جاؤنگا میں پیادہ کہ جانا ضرور ہے
اب قتل گاہ بھی تو نہیں میری دور ہے

ع ۱۰

رو رو کے ذوالجناح نے شہ سے یہ عرض کی
یا سبط مصطفےٰ نہیں تقصیر کچھ مری
صدمے نے تھامے ہیں قدم سر سے پا ابھی
لیکن قدم مرا اوٹھتا نہیں کبھی
کیجیے ذرا ملاحظہ چشم پر آب سے
لپٹی ہوئی ہے بالی سکینہ رکاب سے

ع ۱۱

جھکا جو کی نگاہ شہ دین نے ایکبار
کیا دیکھتا ہے آہ وہ مولائے نامدار
لپٹی ہوئی ہے بالی اک گھوڑے سے بیقرار
روتی ہے زار زار وہ مظلوم دلفگار
جاری زبان خشک سے تو آہ سرد ہے
اور گیسوؤں پہ اوس کے یتیمی کی گرد ہے

ع ۱۲

یہ گفتگو ہی سینے میں دل زخم کا کھل گیا
گھوڑے سے اپنے سر کو ڈپٹا آہ کر لیا
آنکھوں میں سکینہ کے سر کو لیکر بصد بلا
بالے نرے تھے یتیمی نے ہو گیا
کیوں راہ روکی آن کے مجھ دل ملول کی
جاتا ہوں بخشوانے کو امت رسول کی

۱۲
تب غش سے کی سکینہ نے جنبش اپنا پکڑ کے ہاتھ
حضرت نے اوسکو ہاتھ میں پکڑا اوٹھا کے ہاتھ
زینب کی سمت کی یہ اشارہ کہ ہو جو ساتھ
بابا بہت ہے اب تو نصیب میں پانی نہیں

اب خون دل سے پیاس سکینہ بجھائیگی
اور گھر کیان لعینون کی فاقہ مین کھائیگی

۱۳
فرمایا شہ نے لو کہ سکینہ کی ہو گی بات
کہا یہ اب تمھاری بہن ہو گئی یتیم
دیکھو زبان کی کوئی تمھارے پیچھے
بابا کو آکے دکھلائیگی کوئی بی بی

تم اوس طرف نگاہ نہ خواہش سے کیجیو
عباس کی قسم تمھین منھ پھیر لیجیو

۱۴
بیٹا جو میرے جان سے بیزار ہوئیگا
بھیجے کون میری حمایت کو آئیگا
بھیا میرے پیارے بھتیجو سلام لائیگا
بابا ایکطرح کون مرے ناز اٹھائیگا

سمجھاؤن کیا مین دل کو بتا دیجئے مجھے
روضہ پہ مصطفےٰ کے بٹھا دیجئے مجھے

۱۵؟
کہتے تھے یہ کسی کی کوئی بیٹی یتیم ہے
اور کوئی چھیڑے تو طمانچہ نہ ماریو
بھلانہ دینا اسکو نہ ... کبھی
بابا ... دلاسہ دیجیو

کہتا ہون اسلئے کہ نبی کی نواسی ہو
نادان ہو غریب ہو اور بھوکی پیاسی ہو

۱۵
دو پانی ایک بوند نہ دیوے کوئی اگر
اپنا نہ حسن سلامی مین آب صبر
دنیا مین سب جانتے ہین بتا کے بعد
پھر چھوٹ جاتے ہی بی کی گود مین

لو جاؤ گھر پدر سے شہادت کے دھیان مین
مرتے کے ساتھ مر نہیں جاتے جہان مین

۱۶
زندان مین تمکو قید کرین گے ستمگر
سونا پڑیگا سکینہ کو خاک پر
تقدیر کے ... نہین نازو ادا مرا
بیبیو خاک پر ... سونے کی

ننھی سی جان جو قید مین بیتاب ہووے گی
جنت مین اے سکینہ مری روح روئے گی

۱۹

یہ کہکے لاش سے خیمۂ عصمت میں آئیکو شاہ
کہتے ہی پھر سوار ہوئے شاہ دین پناہ
اور سوئے قتل ذوالجناح سے یہ بڑھے ابتک آہ
پہنچا دے جلد ہمکو بس اب سوئے قتلگاہ

اے ذوالجناح بس یہی خدمت ہماری ہے
اب آخری یہ سبط نبی کی سواری ہے

۲۰

یہ سنتے ہی روان ہوا اسپ وفا شعار
پہنچا جو رن میں حیدر صفدر کا یادگار
گھر کر حسین ہو گئے اعدا ان نابکار
آخر اکیلے تھے اور تن تنہا وہ دلفگار

کیا تنگی تھی آہ شہ مشرقین پر
چلتے تھے وار چار طرف سے حسین پر

۲۱

کیا غش پہ غش تھا سبط پیمبر کو وا دوا
اور وقت بھی تھا ورد زبان بسکہ کبریا
کہتا تھا قاتلوں سے یہ رہ رہ کے با صدا
میں کون ہوں تمہیں نہیں پہچانتے ہو کیا

ہے جائے رحم تشنہ و مغموم ہے حسین
سید ہے بے گناہ ہے مظلوم ہے حسین

۲۲

کیوں آن آج بر سخن حق دلانا نہیں ہو نہیں
کہہ دو حسین نبی کا لاڈلا نہیں ہو نہیں
سر عرش بھی کا شناسا نہیں ہو نہیں
دریا پہ ہیں اور دکھا پیاسا نہیں ہو نہیں

سویا ہے کون دامنِ پاک بتول پر
وہ کون ہے چڑھا تھا جو دوش رسول پر

۲۳

ملعون بولے یہ نہیں سبط مصطفیٰ
بولے جو شمر لو اسے محبوب کبریا
بچا اس کا ہے جو ہاں اب تمہارا ہے مرتضیٰ
یہ سب نسب تمہارے ہی کام آگیا

خواہش ہے اے حسین جو پانی کے جام کی
بیعت قبول کیجئے اب میر شام کی

۲۴

دیکھا جو ہر طرف ہو رہی فوج سو بسو
تیر لگا کے شمر سر اباز بیں پر
سو وقت آ رہا شمر لعین تیغ کھینچ کر
ہاں سجدہ کی صدا میں تھا شاہ دین

خالق سے التجا تھی یہ ابن بتولؑ کی
یارب تو بخشدے مجھے امت رسولؑ کی

۲۵

زینب نے کی جو [illegible] رن کی طرف نگاہ
دیکھا جھکا [illegible] وہ شاہ دین پناہ
اور [illegible] تیغ بکف شمر روسیاہ
[illegible] سر کے سب [illegible] اللہ
[illegible]

اماں کمائی آپ کی جنگل میں لٹتی ہے
پردیس میں حسین سے ہمشیر چھٹتی ہے

۲۶

زینب [illegible] بچاؤ نامدار
[illegible] جلتی [illegible] بار بار
[illegible] زینب [illegible] علی [illegible]
[illegible]
[illegible]

عابد تمھاری پشت پہ دادا کا ہاتھ ہے
گھبرائیو نہ روح علی ساتھ ساتھ ہے

۲۷

اے یاور [illegible] روایت میں ہے لکھا
وہ سینہ جسکو چومتے تھے شاہ انبیا
واں پاؤں اپنا شمر نے [illegible]
[illegible] بابا جی کی ہائے نبی زادہ کا گلا

اوسدم بتول روتی تھیں کس شور شین سے
خنجر سے رگ کہ کٹتی تھیں گاہے حسین سے

۲۸

[illegible] علی [illegible] کی بیاباں [illegible]
تھیں [illegible] سر برہنہ بیبیاں [illegible]
[illegible] زادے [illegible]
[illegible]

ابن معاویہ نے نہایت غضب کیا
دربار عام میں اونھیں اپنے طلب کیا

۲۹

خنجر سے حلق سبط نبی [illegible] جفا
جب سر کو لے کے نیزے پہ [illegible] چلا دیا
جب نبی کی آل [illegible]
زینب سے [illegible] حسین کی [illegible] رو دیا

آیا نہ رحم کچھ بھی کسی بد خصال کو
سر ننگے لائے بلوے میں احمد کی آل کو

۳۰

زینب کی [illegible] نگاہ
دیکھا کہ [illegible] راہ
[illegible] زینب [illegible] علی [illegible] روسیاہ
[illegible] شاہ دین پناہ

خیبر شکن کی بیٹی ہے اور خوف کھاتی ہے
اس وقت میں کہ رعب سے کیوں تھرتھراتی ہے

۳۱

زینب ہوا سب ۔ دیا اسکو برملا
کہا ارے عجب ۔ نہ بیرادر حقیقت سے بے خبر کیا
ان کا مری جنازہ ۔ تو تھا ارا انکو اوٹھا
اور بھیجنے ہی ۔ عجب جا ورنہ ذرا
نامحرموں سے مجکو ندامت بڑی ہوئی
دربار میں ترے ہوں کھلے سر کھڑی ہوئی

۳۲

زینب ۔ مدح سے یزید ستمگار نے کہا
آیا ۔ بلاؤ جلد ۔ سب آل رسول کو
دربار ۔ بحالت ۔ وہان سب اُٹھا ہوا
اہل حرم ۔ ملے ۔ الم تقعد وردا
زینب یہ بولیں مجکو تو فکر ردا نہیں
اب تک کفن علیؑ کے پسر کو ملا نہیں

۳۳

طیش و غضب ۔ سے شرح بحر رحم بے یقین
زندان میں گئے ۔ حرم ۔ باد رفتار ہو دین
لوٹا ہوا مکان تھا سایہ نہ تھا کہیں
تھے اسیر روئے لگتے تھے اطفال نازنین
قیدی تھے وان حرم جو پیمبر کی جان کے
زہرا کی روح پھرتی تھی گرد اوس مکان کے

۳۴

رخصت ہوئے ۔ یزید سے سجاد نامدار
راہی ہوئے وطن ۔ ہوئے با چشم اشکبار
تھے اہلبیت مصطفوی ۔ اونٹوں پہ سوار
تھی ہر بکی ہر ایک ہر کہ سے اشکبار
کون و مکان میں غلغلۂ شور و شین تھا
ہر ایک کی زبان پہ نام حسینؑ تھا

۳۵

کر روز دس بعین سر حرم معاً بجال
لے جا کے قید خانہ میں ۔ آل مصطفیٰ کی آل
عابد سے بولا کر کے رہا پھر وہ بد خصال
کیا انتہا جو بھیجوئے فاطمہ کے لال
عابد یہ بولے کیا تجھے حاجت بتاؤں میں
سر دے حسینؑ کا تو مدینہ کو جاؤں میں

۳۶

رخصت ہوئے بعد ۔ قطع منازل بصد بکا
پہونچے حرم جو دشت میں نزدیک کربلا
زینب مزار شہ سے جو ان وہان دکھا
حال حرم غضب ۔ ہوا
زینب جو بین کرنے لگی منھ کو ڈھانپ کے
لاش حسینؑ رہ گئی بس کانپ کانپ کے

۳۰
عابد نے [illegible] اور [illegible] بکا
[illegible] پیادہ [illegible] ادب [illegible]
لاشہ حسین کا ہے بیابان [illegible] پڑا
[illegible] سب پیادہ چلے [illegible]
لاش حسین پاک سے عابد جو مل گئے
لاشے تمام گنج شہیدان مین ہل گئے

۳۱
تیار ہو چکا جو مزار [illegible] زمان
[illegible]
[illegible]
[illegible]
عابد نے یہ بیان کیا ساتھ آہ کے
یہ ہاتھ مین جناب رسالت پناہ کے

۳۲
جب مل چکا حسین کے لاشے سے ناتوان
[illegible] گئی جوان
[illegible] کہا یہ عابد بیمار نے بیان
اب جلد کھودو قبر شہنشاہ دو جہان
ہے گرد شاہ دین کے تن نازنین پر
چالیس دن رہے ہین یہ جلتے زمین پر

۳۳
پھر آئی اور مزار سے عابد کو یہ صدا
سجاد میری [illegible]
[illegible]
[illegible]
پھر عرض یہ نبی سے بجان ملول کی
لے نانا جان لو یہ امانت بتول کی

۳۴
[illegible]
[illegible] شہنشاہ کربلا
[illegible]
[illegible]
ہے یہ مقام دفن سر دین پناہ کا
ہے یہ مزار سبط رسول اله کا

۳۵
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حالت تباہ میری بھی اسوقت ہوتی ہے
شبیر خدا کی روح یہ بابا کو روتی ہے

۴۲
اُس وقت جبرئیل بھی تھے ہاں نوحہ گر
کھولے ہوئے تھے پرون کو سب حور بین تر
حاضر تھیں انبیا بھی بصد لطف بیشتر
ہمراہ انکے فوج ملک سر کشادہ تھی

سمجھا رہے ہین حیدر صفدر بتول کو
پرسا ہر ایک دیتا ہے نانا رسولؐ کو

۴۳
ہے یہ حسین شمع شبستان مصطفےٰ
آباد تھا اسی سے گلستان مصطفےٰ
ہے یہ حسین مہر درخشان مصطفےٰ
ہے اسکے غم مین چاک گریبان مصطفےٰ

سونی لحد نچھوڑون گی اس نورعین کی
بیٹھے ہوئی ہین جھاڑو نکی تربت حسینؑ کی

۴۴
حاضر تھی روح فاطمہ جو تھیں نوحہ زن
رو رو زبان حال سے بولی وہ دل فگن
زہرا کی نازنین سے خبردار اے زمین
آرام مین اسکے ذرا اذیت نہ ہو کہین

آئے جو زلزلہ بھی تو جنبش نہ کھائیو
دامن مین اپنے چین سے اسکو سلائیو

۴۵
لائے ہے جبکہ حسین رن سے اے کربلا
بچپن کا اپنے یاد کیا سب پر رو دیا
دامن پہ سب کے سوئے ہوئے بھائی پیر تھا
آرام انکو بہا کا یہ فرزند ہے بلا

بیدار ہو جیو نہ کسی شور و شین سے
اب سوئیو مزار مین تا حشر چین سے

۴۵
اب شہزادہ حسین ہے جو بیکس حسین تھا
ہوتا نبی کے سینہ پہ یہ نازنین تھا
زینب کا شہ تھا لال مرا حسین تھا
یہ بخشا آسمان و زمین یا لیقین تھا

ہشیار اس سے رتبہ علےٰ کا نشان ہے
یہ مصطفےٰ کی روح ہے یہ میری جان ہے

۴۶
رو رو کے کہتی تھی یہ فاطمہ کی غش ہو گیا
غش ہو گئے لوائے کے تھام من مصطفےٰ
اب ایسے حال من شہیدان کا حسین تھا
جان تو ہوئے دو بیتے دردو بے گزر دیا

یارب دعا فتاب یہ میری قبول ہو
بس کربلا کی مجھکو زیارت حصول ہو

رباعی

کہتی تھی سکینہ سے بنیں بابا وطن
چھینا ہے علی اصغر کا بھی لاشہ بے کفن
زندان میں بند رہی اور طمانچے بھی کھائے
اس زینب بے کس نے یہ بن کر کیا پایا

رباعی

رن میں گلا عباس کا جانی کا ہے
اب بانوئے بے کس میں طور کچھ پانی کا ہے
حاکم سے یہ کہتی تھی کہ تو ہے کر اب
ہے سر زندو بیار ہے بھائی کا ہے

رباعی

پانی ہے سرور دو جہاں ذات ہوں میں
اندھیر ہے زنداں میں بندہ نازک ذات ہوں میں
دو روز سے اب تھا راہ میں بجاوے نام
کہتی تھی کہ سر ارباب ذات ہوں میں

رباعی

پاشاہ نجف آلِ نبی کے سرور ہیں
در علمِ الٰہی کے وہ گوہر ہیں
بیجا نہیں کہتا ہے دبیر ایسے آقا
اللہ کے بعد بندہ پرور ہیں

رباعی

نبیوں کی ہے جنس میں شرف جن کو
جنت ہے اُنھیں جام کوثر ہے
اک دن میں سوال یا علی کا ہے ہیچ
اک بیچ نہیں جن سے جدا ہے

تمام شد

۹۲
جب بے کفن امام ہوا وہ شفق بدن
نہان تھے رنج اہل حرم سے گرد و کفن
زہرا و لب جنگ بیہ چون ودیعہ زمن
سینے مین قلب داغ عزا سے جگر مین
دربار مین روتے ہوئے بازار سے آئے
زندان مین سر پیٹتے دربار سے آئے

۹۳
آواز نے مین اصغر بے تاب زمین ہے
جھولا نہ رہا وہ جو بچھا پا نہال جھنڈ ہے
اب نئے سے بچے کے گہوارہ مین چھپے
جھیل زہرا کا تھا بنا اور رنج بھی
اب جاکے مین اصغر کو وہان پیار کرون گی
اس چھوٹی سی میت کو کلیجہ پہ دھرون گی

۹۴
کیا شام کے زندان کی بیکسون مین تھی
وہ گھر تھا سیاہی کا مین زینب ہاتھ سر تھی
محبوس ہوئے اوس مین بغیر صبح حسب تھی
زینب پر تھا احوال ہوا اور بھی تھی
ہر صبح اسیرون کے لیے صبح غضب تھی
ہر شب حرم شہ کے لیے حشر کی شب تھی

۹۵
کہتا تھا یہ لوچہ کہ کیون بازو بندھا یا
سب پیٹنے لگے کیون دلھن تجھکو بنایا
زینب کہتی سے ہنس کے نہ نہلایا
بابا تھی دکھا کا دلھن نہ اوڑھایا
دیکھا نہین یہ حال کسی اور دلھن کا
کنگنے کی جگہ ہاتھون مین ہے نیل رسن کا

۹۶
ہر چند زندان مین یہ تھا بانو کا عالم
جب کہتی جاتی تھی در دوار سے پیہم
زینب جو اسے روتی تھی تھی وہ بھی بصد غم
سنتی تھی نہ روتی تھی کرتا تھا کوئی آرام
جاؤنگی مین جاؤنگی کدھر کرب و بلا ہے
اے صاحبو اصغر مرا جنگل مین پڑا ہے

۹۷
بیمار تھا زیادہ وہ تھی مصیبت سکینہ
جب دکھ تھا کہ وہ جان نا تھا سینہ
سنتی تھی نہ بیان نا مدینہ
شہزادی زندان مین رہنے حرم کا سینہ
کس سے کہون کانون مین مرے درد بڑا ہے
عارض پہ مرے نیل طمانچون کا پڑا ہے

۷

بابا نے بھلا یاد نہیں میں یاد ہون کسکی
بیجا بھی نہ آئے گی کیا مجھ سے گذرتی
بھولی ہو کہ پیاسی ہے کہ جیتی جی مرتی
آتے جو یہ درگاہ مین کیون ہم سے ہے ڈرتی

اکبر کو اور اصغر کو تو ہمراہ لیا ہے
بیٹی کو بھلا کس پہ یہان چھوڑ دیا ہے

۸

بے در کہ تھا ناموس محمد میں ابھی آہ
سمجھین تھین در دروازے پہ زینب ہوئین ناگاہ
اور شور ہوا اے حرم سید ذیجاہ
آگاہ ہو آگاہ ہو آگاہ ہو آگاہ

مجرے کے قرینے سے اٹھو باندھ کے صف کو
آمد زن حاکم کی ہے زندان کی طرف کو

۹

زینب او کہا زینب یہ پکاری کہ یہ کون آ گیا
آئی ہو یہان ہند چھپون جا کے کہان میں
بیلی کے ہنائی سے بھی عقد اسکا ہوا تھا
یہ ہند وہی ہو جو مجھے گرد تہی تھی مجبور

مین خاک نشین آج ہون وہ تخت نشین ہے
منہ کس سے چھپاؤن کہ ردا بھی تو نہیں ہے

۱۰

پھر رو کے سکینہ نے کہا اے مری پیاری
اسوقت مرا نام نہ لے بہر خدا واری
فضہ سے یہ فرمایا کہ کیا کہتی ہو واری
چادر بھی نہیں سر پہ نہیں زینت ہماری

خجلت نہ کہین ہند سے اسوقت بڑی ہو
اے فضہ مگر سامنے تو آکے کھڑی ہو

۱۱

فضہ ہوئی استادہ حضور بستر
زینب نے پریشان کئے بال پہ منہ پر
وارد ہوئی جب ہند وہان نحس مکدر
بیٹھی ادب آکے اسیرون کے برابر

رونے کی ہی جا ہند تو کرسی پہ مکین ہو
اور خاک نشین آل شہ عرش نشین ہو

۱۲

جا کر طرف ہند نے منہ اپنا پھرایا
سب بلوے اسیرون کا جمیعہ نظر آیا
منہ چھپا لو کہ یہ جواب ادب کا نہ پایا
منہ تکنے لگی ناچار وہان آکے خدایا

کچھ منہ سے نہیں کہتے حیا مہر دہان ہے
گویا نہیں ان قیدیون کے منہ مین زبان ہے

۱۳

[illegible]

وہ بات کرین کیا جو نہون بات کے قابل
ہم بات کے قابل نہ ملاقات کے قابل

۱۴

[illegible]

کس جا کا ارادہ مرے مولا نے کیا ہے
کیا حضرت زینب کو بھی ہمراہ لیا ہے

۱۵

[illegible]

کچھ اور نہ تم جانیو مین خاک نشین ہون
مین ہون عجمی آل پیمبر سے نہین ہون

۱۶

[illegible]

اک گنج شہیدان ہمین رستے مین ملا تھا
اوس روز حسین ابن علی قتل ہوا تھا

۱۷

[illegible]

افسوس کہ بن بھائی کی زینب ہوئی افسوس
اور فاطمہ کے نام و نشان اٹھ گئی افسوس

۱۸

[illegible]

بیتاب جو اس ضبط سے ہونے لگی بانو
فضہ کی طرف دیکھ کے رونے لگی بانو

۱۹

زینب نہیں یا لوٹ کے وہ بیکسی جو نہ ہو
دھیان آیا نہ بابا سے کہیں مجھکو نہ ہو
تو ڈھونڈھتے سے لگی وہ کہیں وہ بتلو ہو
یہ تو نہیں معلوم ہے یہ کچھ بھی معلوم ہو

زینب کی خبر پوچھتے ہی مر گئی زینبؑ
شبیرؑ کے ہمراہ قضا کر گئی زینبؑ

۲۰

پھر بین کیا ایسی ہی پائی تھی تقدیر
دل ڈھونڈھتا ہے زینب کی صدا ہو گا تعبیر
فضہ نے یہ زینت جہاں آئی وہ دلگیر
بولی کہ اک آواز سے تو ہو نہ یہ تکبیر

یہ کسکی صدا ہے مجھے تشویش بڑی ہے
آگے کہیں کانون مین یہ آواز پڑی ہے

۲۱

پھر پوچھتی آن سے کہ زینب ہے کدھر
ادھر بھی ہو رو اسے زینب زین پر
زینب نے وہ ان سے کہا ہمشیرے در پر
بھائی جاوید کی مجھ سے نہیں ہے

ہٹ جاؤ مین تنہائی مین کچھ انسے کہونگی
اب گھر مین نجاؤنگی مین جنگل مین رہونگی

۲۲

پھر ہند نے زینب کو کہا کر کے بہت دھیان
سنکر یہ بیان دار سے داخل ہوئی اسکا کان
پنہان ہے وہ جبین سے بیان ہوئی ہیں زبان
زینب کی تنبیہ آنکھون سے بچن کی ہیں

چہرے پہ ہے اک دبدبہ گو خاک نشین ہو
کیونکر کہون تم فاطمہؑ کی کوئی نہین ہو

۲۳

زینب یہ وہ جاکے کہ بولا اٹھی کلثومؑ
اے ہند یہی زینب ناشاد ہے مغموم
نند کہا کہ بھی پہچانا ہے چہرہ ہو معلوم
کہیا باہر تاب ہے زندان مین بیٹھی مظلوم

کسطرح تو پہچانے کہ چادر نہین سر پر
اور دوسرے زینبؑ کا برادر نہین سر پر

۲۴

پیچانتی تھی جسکی سبب ہاتھ جدا آئی
سنکر یہ لگی کہنے وہ فاطمہؑ کی جائی آئی
بھائی کی غربت بھی زینب کی تکے بھائی
جب بیٹھی اتنے کی اور آئی

زہرا کی بہو بیٹیان سب خاک نشین ہین
وارث نہین فرزند نہین بھائی نہین ہین

۲۵

تب بانوئے زینب نے کہا [illegible] بہنو وفادار
اور اپنی ردا [illegible] لگی کہنے [illegible]
زینب نے کہا [illegible] غفار
[illegible] زینب کے لاشے پہ [illegible]

سر کھلنے کا کچھ غم نہین صدمہ یہ بڑا ہے
لاشہ مرے ماں جائے کا عریان پڑا ہے

۲۶

تقدیر بری بھائی کے لاشے پہ جو لائی
بین کر کے بھی بیٹھی [illegible] بھائی
ناگاہ ہوئی لاشے سے [illegible] جدا آئی
بھیا رے لاشے سے یہ آواز [illegible]

زینب ہمین محتاج کفن چھوڑ چلین تم
لاشہ مرا جنگل مین بہن چھوڑ چلین تم

۲۷

بین کر کے کہا [illegible] نہین آئی
[illegible] تابوت اٹھائی
[illegible] آئی
[illegible] جائی

لاش آپکی عریان جو [illegible] اعدا کی جفا سے
زینب بھی سر اپنا نہین ڈھانپے گی ردا سے

۲۸

زینب نے جو بیان [illegible] ہندہ [illegible]
زوجہ [illegible] سکینہ [illegible]
کہتی تھی [illegible] نہین [illegible]
[illegible]

تو خاک پہ بیٹھی ہے نہین اسکو خبر ہے
بھینا تری مادر کا بڑا سخت جگر ہے

۲۹

[illegible] سکینہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تم خلعت زر پہنو کہ آرام سے ہے تم کو
کرتا جو پھٹا ہے مرا کیا کام ہے تم کو

۳۰

[illegible]
اور [illegible]
[illegible]
[illegible]

زندان مین رہنے دو ہمین یاد پدر مین
کیا جاؤن پھٹے کرتے سے بھیا ترے گھر مین

۳۱

آخر کو سکینہ کا بھی تھا یہ قرینہ
دیوار پہ آیا جو ویرانۂ مدینہ
اور دی یہ صدا پیٹ کے اب بابو سر و سینہ
اے میری اماں آئے مری مظلوم سکینہ

ماں بہنوں سے تم مل لو کہ رحلت ہے تمھاری
زہرا کے یہاں خلد میں دعوت ہے تمھاری

۳۲

یہ کہتے ہی تو غش ہوا بس نکلی وہ جاں سے
زنداں میں ہوا حشر سکینہ کی فغاں سے
کہتی تھی کہ کیا ہو گئے بابا ارے جاں سے
ہائے نہ گئے بچو یہ اٹھا ہائے جہاں سے

کیوں روتی ہو بابا ترے قرباں سکینہ
اس شب کو یہاں اور ہے مہماں سکینہ

۳۳

زنداں سے سکینہ کی بی بی تنہا
اب کشف میں طالع جو ہوا
اے بابا جو کام سے سب سکینہ
بھجوا دیا کام ہائے

صدمہ ہوا پھر اور سکینہ کے جگر پر
قرباں ہوئی ہائے پدر سر رکھکے پدر پر

۳۴

تھا یہ کہ کفن سر پہ لیے سید ابرار آئے ہیں
زینب کو لیے ساتھ کئی روتی ہوئی بی بیاں ہیں
ماں کہتی تھی افسوس کہ جیتے ہیں عیاں ہیں
تھا میری سکینہ کو نہایت ہی ارماں

وہ ہوتے تو تابوت بھی سامان سے اُٹھتا
مردہ مری پیاری کا بڑی شان سے اُٹھتا

۳۵

القصہ سکینہ کو کیا دفن بصد غم
رونے لگے زنداں کو جب سب صاحب ماتم
ماتم ہوا اس نوع سے ہے برہم عالم
تھا بے پدری کا ابھی کہرام اُدھر دم

اسباب بھی منگوا دیا سب آلِ نبیؑ کا
اک سر نہ دیا اُسنے حسینؑ ابنِ علیؑ کا

۳۶

راہی ہوئے سجاد مع اہل حرم آہ
کہتی تھی یہ زینب کے عابد کے ابھی ہے
در راہ میں سر راہ بیاباں میں ناگاہ
لو آئی ہے زینب سے سر و بیچو یہ جگہ

فرمائیے منظور نظر آپ کو کیا ہے
اس سمت مدینہ ہے اُدھر کربلا ہے

۳۷

فرمایا کہ مقتل کو چلین جب زینبِ دلگیر

بھیجی ہے گلے لگ کے سکینہ نے یہ تقریر

کچھ سوچ کے سجاد نے کی رو کے یہ تدبیر

عابد نے کہا چلیے تو [illegible] لاشہ

تربت نہ [illegible] چلون آؤ مرا لاشہ

بھائی کی امانت کو مین کھو آئی ہون بیٹا

زندان مین سکینہ کو مین رو آئی ہون بیٹا

۳۸

یاد دیا ابی مخنف راوی نے ہے لکھا

عابد نے رکھا قبر مین جس دم [illegible] کا لاشا

دیکھا کہ علی بیٹے ہین رو رو کے سر اپنا

اور دھانسین ہین گیسو [illegible] آن کر [illegible]

اِک سمت بنی چاک گریبان کیے ہین

اور ہاتھ مین اپنے سرِ شبیر لیے ہین

۳۹

پھر حضرت عابد کو سرِ منفصل زینب آیا

سر زین مین [illegible] سینے مارا

[illegible] سر کونہ [illegible] چاک کیا چھپا

تنہا [illegible] آگے [illegible] بہا

[illegible] جانے [illegible]

زینب کو تسلی غمِ شبیر مین دے کر

خود روئے بہت قبر کو آغوش مین لیکر

۴۰

رونے سے جو جانب کو وہ قافلہ ہوا تیار

پھر آپ [illegible] وہ لاشِ [illegible]

عباس کی [illegible] کر [illegible]

[illegible] دریا [illegible]

قربان گئی دفن کیا سب شہدا کو

اب دفن کرو چلکے سکینہ کے چچا کو

۴۱

وہ قافلہ دریا کے کنارے پہ جو آیا

اولٹا ہوا وان لاشۂ عباس کو پایا

وان دیکھیان سکینہ کا بہت بانو بر آیا

[illegible] بہت اور یہ لاشے پہ [illegible]

تم جسکے بہشتی تھے وہ پیوند زمین ہے

شرماتے ہو تم کس سے سکینہ تو نہین ہے

۴۲

سن کر یہ بیان رونے لگے عابدِ بیمار

اور رو دین لب نہر کی لاش علمدار

خاموش دبیر اب نہین طاقت گفتار

[illegible] سائل ہو اے خالقِ مختار

حسرت ہے کہ مرقد ہو مرا کرب و بلا مین

مر کر مین رہون خدمتِ شاہِ شہدا مین

رباعی

جو مر گئے ذلّتِ آلودہ سے دور ہوئے
زندین جو ہیں نشہ لب سے دور ہوئے
عاشورہ سے چہلم کا تفاوت دیکھو
کب قتل ہوئے جسم کب دفن ہوئے

رباعی

کہتا تھا لہو اولوں میں جو دانا ہوں
یعنی نبی کا برادر انا ہوں
دانستہ کہ جس سے ہے سپارہ ہیں امام
میں بھی حامی کی پیچ کا اک دانا ہوں

رباعی

کہتا ہے کہ ایک دن لعیں نے زینب
پڑھتی تھیں لب بام پہ قرآن زینب
سنتے ہیں کہ تاکہ بہ نکلا جو تنبیہ
کیا وجہ کہ تھیں برسرِ عریان زینب

رباعی

ہیں ہند میں کربلا کا دم بھرتے ہیں
کشتۂ سیر کی ہوس کرتے ہیں
کھلتا ہے عشق سے ان شاء اللہ
اے خاک شفا تجھ پہ ہم مرتے ہیں

رباعی

میں کون ہوں ایک کاسۂ بیزاری ہے
واجب غمِ شہ میں نالہ و زاری ہے
جز ماتم نور عین زہرا رونا
آنکھیں جو کشیں میں ان کو آزاری ہے

رباعی

جب شور دیں خدا نے آباد کیا
حیدر کو امیر کل ایجاد کیا
بیعت سے علی کی جو ہو مسعود نے
اکملت لکم و نعمتی ارشاد کیا

تمام شد

جب بنتِ شہِ خاتونِ قیامت ہوئی پیدا
بنتِ لقبِ عفت و عصمت ہوئی پیدا
اور شمعِ شبستانِ ہدایت ہوئی پیدا
سرمایۂ ہر مصیبت ہوئی پیدا
پر نور مدینہ تھا رخِ خیر نسا سے
روشن دلِ زہرا ہوا زینب کی ضیا سے

۲
روشن تھا رخ ایسا کہ نشانِ رخِ حیدر
بالیدہ تھی عفت [illegible] جھلا تھا نہ زیبا
اور تھیں چراغِ حرمِ عفت و تقوے
[illegible] بی بی کے [illegible]
خیر وہ عصمت [illegible]
اون آنکھوں کے پردوں میں نہاں رازِ نہاں
بس عفت و عصمت کے وہ دو عین عیان تھے

۳ مطلع ثانی
جب زینب وہ دخترِ دنیا ہوئی زینب
گھر میں اسد اللہ کے پیدا ہوئی زینب
اور دیکھ کے شبیر کو شیدا ہوئی زینب
مشہورِ جہان نانیِ زہرا ہوئی زینب
جو عشق دلی باپ سے تھا خیر نسا کو
بھائی سے وہی عشق تھا اس ماہ لقا کو

۵
تھا ماہ کہ پیدا ہوئی شمسِ زنِ حیدر
گھر ہو گیا خاتونِ قیامت کا منور
فضہ نے کہا جا کے ملک سے یہ جا کر
زینب کے جہان میں ابھی پیدا ہوئی دختر
ہو سے یہ نواسی تمھیں یا شاہ مبارک
زینب کی ولادت کرے اللہ مبارک

۴
تھا فخر ہر اک کی جبین پہ بی بی تجلی
طفلی میں نہ روئیں دلِ زہرا کو نہ کھٹکے
گھر میں لوئے اور دعا کو جا کے نہ بیٹھے
اور گودی میں سر نہ رکھے جب تک نہ سوائے
تقدیر تھی نازان خطِ تقدیر کے اوپر
لال اُسکے فدا ہوئینگے شبیر کے اوپر

۶
[illegible] بی بی کے گھر میں [illegible] لائے
دیکھا رخِ زینب کو اور آنسو نکل آئے
گہوارہ میں لینے کیلئے ہاتھ بڑھائے
اور پاس سے [illegible] گلے سے [illegible] لگائے
اے جگرِ سیدِ لولاک میں صدقے
اے نوحہ گرِ پنجتنِ پاک میں صدقے

آئی مری خاتون قیامت کی عزادار
آئے اسد اللہ ایسے ماتمی سر اودار
آئے حسن پاک بھی شبیر کے غمخوار
آ آئے وطن آوارہ و مظلوم و ناچار

صدقے ترے اے بیکس و بے وارث و والی
اے لاشۂ شبیر یہ منہ ڈھانپنے والی

یہ کہکے چلے جونہی زینب سے وہ بازو
زینب کا وہ عالم تھا کہ آنکھوں سے تھے آنسو
تھرا کے کہا فاطمہ نے [illegible]
ڈر ہے تو فقط [illegible]

باتیں بخدا آپ کی سب وحی خدا ہیں
لیکن سخن اسوقت کے نشتر سے سوا ہیں

کیا جانیے وہ دل [illegible] آج
زینب یہ کہا [illegible] آج
کیا زینب [illegible] آج
[illegible] آج

مرجاؤں بلا لیکے میں ہر ایک پسر کی
شوہر بھی سلامت رہے ہو خیر پدر کی

سب روئے کہ منہ کھولے اے بی بی ہماری
اے وقت نہ تو جلد بکے میری نہ تمہاری
پر جان سے زینب ہے یہ دم وقت ہے بھاری
ہے اپنے مقدر میں غم و نالہ و زاری

زینب سی گرفتار بلا کوئی نہیں ہے
ہم پنجتن پاک کی یہ سوگ نشین ہے

پہلے تو یہ ہو [illegible] بیکس عزادار [illegible]
اور بعد [illegible]
رو بیٹھی [illegible]
[illegible]

پھر تفرقہ ڈالے گا فلک بھائی بہن میں
ٹکڑے دل شبیر کے گنے گی یہ لگن میں

جب [illegible] اے اخت نبی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جن بازو پہ تیر دیتا ہوں بوسے میں دہن سے
بندھ جائینگے بازو بھی اک روز رسن سے

۱۳

سنی ماں نے جو خبر غضب کی حضرتِ نبیؐ کو تعزیت
وہ روز ہوا روزِ غضب سطوت سلطنت نبیؐ
زینبؑ کے فضائل بھی سبھی تھے سبھی سبھی
ہوا بین

جب فاطمہؑ کے شیر سے دھوتی تھی وہاں کو
ترکرتی تھی وہ شکر الٰہی سے زباں کو

۱۴

مظلوم وہ بیکس ہوں یہ فرماتی تھی زہرا
اور صابرہ نام اوسکا ہے نبی نے رکھا تھا
اک سال کے بعد آیا جو دن سالگرہ کا
کی سالگرہ فاطمہؑ نے اور کہا اتنا

یہ سالگرہ ہے تو اے غنچہ دہن کی
باقی ہے گرہ اب تری گردن میں رسن کی

۱۵

طفلی میں بھی صوم و صلوٰۃ اوس کا تھا کام
زینبؑ کی عبادت پہ تھے حیران خاص و عام
کہتا تھا کوئی آکے وہ مخدومہ [illegible]
مشغول تھی قرآن کی تلاوت میں مدام

دل حق کی طرف حرف نیہ قرآں کے نظر تھی
چادر جو گری سر سے تو اصلا نہ خبر تھی

۱۶

اللہ رے ایماں وہ دین و زہد [illegible]
تو صبح تھی [illegible] نور [illegible]
زینبؑ کی ولادت کو وہ اقبال [illegible]
دن وہ جب آیا یہ ہوا [illegible]

روپوشیٔ خورشید کا باعث تو عیاں تھا
بے پردہ رخ ماہ شبستان جہاں تھا

۱۷

سجدے میں سب اصحاب تھے [illegible]
اک ایک کا منہ تک تھا [illegible]
کی عرض یہ [illegible]
[illegible]

ہنگام زوال آیا ہے کب نکلیگا خورشید
کیا حشر ہوا نیزہ پہ اب نکلیگا خورشید

۱۸

کیا جانیے کس بی بی [illegible] تقصیر
خوش ہیں کہ آج [illegible] میں جو تاجیر
آگے کیوں [illegible] اعمال [illegible]
[illegible] حال بنا ہے [illegible]

حیران ہیں ہم آج یہ کیا قدرت رب ہے
نے صبح ہی نے شام ہے نے دن ہی نہ شب ہے

۱۹

اصحاب سے حضرت نے کہا تم حسنین بلا لاؤ
سلمان سے فرمایا کہ زہرا کو بلا لاؤ
اور زینب و کلثوم کو بھی گود میں لے آؤ
حیدر سے کہو تم بھی دعا کو ابھی آجاؤ
وہ عقدہ کشا ہے وہ وصی ہے وہ ولی ہے
مختار سفیدی و سیاہی کا علی ہے

۲۰

سلمان نے نبی کی فاطمہ سے جا کے یہ تقریر
آئے وہاں زہرا و علی شبر و شبیر
حجرہ میں ہوا جلوہ گر ان نقش تکبیر
جب دیکھ نبی نے یہ کہا اے مرے تقدیر
تم بعد مرے عقدہ کشائے دو جہاں ہو
ہاں مہر عرب کہدو کہ خورشید عیاں ہو

۲۱

حیدر سے کہا میں نہ ہوں اک بندۂ احقر
زہرا میں دعا کیوں نہیں آئیں میں ہوں روبر
فرمایا کہ اس ... اتارا ... ہمیشہ
زہرا و علی شبر و شبیر برابر
کیوں طالب خورشید فلک اہل جہاں تھے
اک نور کے خورشید یہاں پانچ عیاں تھے

۲۲

سنی جو نبی نے یہ دعا با دل تغییر
لے جلوہ وہ سمجھیں کہ سمجھ ... تقدیر
زہرا کے جگر ... یہ جو ہیں شبر و شبیر
آنکھوں کے دو تارے ہیں بھی ... تنویر
ان دونوں کی خاطر یہ تو مجھ عطا کر
خورشید جہاں تاب کو اب جلوہ نما کر

۲۳

زہرا نے بھی کی ہاتھ اٹھا کے مناجات
یارب یہ سلامت رہیں ... مرے سادات
ان ہاتھوں میں مہندی ابھی ان کی آیا ہو برات
کیوں ... نکلتا ہے ... قاضی حاجات
امت نے گنہ کوئی کیا ہو تو بحل کر
اب جلد سیاہی کو سفیدی سے بدل کر

۲۴

یا بار خدا ہو نہ قیامت ابھی برپا
کب زمین دیکھ لے جب حسین اور حسن کا
کیا ... یارب زہرا کی ... آرزو تھا
فاطمہ بھی جان نہ ... بھی جاتا
یا الٰہی دکھوں سے انھیں کچھ لطف دکھاؤں
دولھا تو حسین اور حسن کو میں بنا لوں

۲۵

جبریل سے برتر ہے زینب کی کہا اوسکی آن
محبوب خدا انکو [illegible] کا ہے یہ فرمان
زینب جو [illegible] کی ہے فاطمہ کی جان
[illegible] ہے وہ قرآن

زینب کی ہے خاطر ہمین زہرا کے سبب سے
نکلا نہین خورشید اسی پاس ادب سے

۲۶

یہ پردہ وہ ہے جو [illegible]
یہ چادر زہرا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]

پنہان سر زینب ہو جو دامان ردا مین
تو جلوۂ خورشید ہو اب ارض و سما مین

۲۷

جب تک کہ نہ زہرا اور انکی ردا اوڑھتی زینب
خورشید نہ نکلیگا نہ نکلے گا فلک پر
[illegible] عصمت [illegible]
[illegible] خورشید [illegible]

مریم سے زیادہ شرف آل عبا ہے
نور انکا سدا شیشۂ عصمت مین رہا ہے

۲۸

زہرا نے ردا دی حضرت زینب کو [illegible]
جو فاطمہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

جلوہ کیا اوس وقت مگر مہر مبین نے
جو ظہر پڑہی بادشہ عرش نشین نے

۲۹

جب [illegible]
[illegible]
[illegible]
زینب [illegible]

وہ حق سے سخن کرتی ہے اور حق سے قرین ہے
سمجھین فرقان بہت فرق نہین ہے

۳۰

[illegible]
زینب [illegible]
[illegible]
[illegible]

راتون کو تو زندان مین لاتے تھے ستمگر
دن کو سر بازار پھر آتے تھے ستمگر

۳۱

طفلی ہی سے زینب پہ مصیبت ہوئی کیا کیا
بابا کے لئے رو دی گیا ماتم زہرا
بھیا حسن مسموم کے بھی لاشے کو دیکھا
اور یہ بھی نہ بھولی کہ زخمی ہوئے بابا
سو ٹکڑے جگر سید مسموم کو دیکھا
سر تیغ کے نیچے شہ مظلوم کو دیکھا

۳۲

بابا الٹ اے لاشۂ قاسم نظر آیا
زینب ہی نے اکبر کو بھی ڈیوڑھی سے بنایا
اٹھارہ برس والے کا بھی داغ اوٹھایا
اور لاشۂ اصغر کو بھی چھاتی سے لگایا
دل ٹکڑے ہوا داغ امام مدنی سے
سوراخ پڑے پشت مین نیزے کی انی سے

۳۳

اب حالت زینب کا بیان دل نہیں سہتا
تنہا گئے ساتھ آئی وطن مین جو وہ دکھیا
تھا خانۂ ویران مین جو بیان حشر بپا تھا
دن رات وہان نوحے تھے ہر دم وہ تنہا
مرتا تھا جوان بیٹا وطن مین جو کسی کا
روتی تھی بیان کرکے وہ ہمشکل نبی کا

۳۴

دو بھائی نہ تھا تو قاسم گلفام کا تھا غم
بن بیاہا جوان آگے گیا ہے وہ مرا اکبر
تنہا گئی روتا تھا وہ بانو کا دل فگار
نہ تھی بھی جن اصغر کی وہ مرنے کی خبر
قاسم کا سدا تذکرہ بالائے زبان تھا
پہرون اوسے گھبرا کے رنڈاپے کا بیان تھا

۳۵

زینب کبھی تربت پہ محمد کے جو جاتی
ازدر مین جو جھک لے تو ہے سن کے دکھاتی
فاطمہ کی قبر پہ روتی ہوئی آتی
اور زہرا کی آغوش مین لیتے بیان آتی
اتنی تو سفارش کرو بیٹے سے ہماری
زینب کو نہین پاس بلا لیتے ہو واری

۳۶

شبیر نے زینب کی نہ پائی کوئی تصویر
بن بن نہین زینب کی درآغوش
نام لقب بیکس و دلگیر
بے وارثی ہم ان سے خواہر
شبیر نہین کون
فرزندونکی فرقت کا نہین کچھ مجھے غم ہے
حضرت کی اور اکبر کی جدائی کا الم ہے

۳۹

زینب کو تب سے روز یہ بین بھائی کی نہیں یاد
تھا دو نہیں عابد جو بندھے رسن آزاد ہو
گذری یہ جب اوس کے سر کو کیا شہیدا ہو وہ ارشاد
رکھا ہے ع خنجر ہو نکا ہے یاری سجاد

وارث ہے یہ صمصامِ شہِ عقدہ کشا کا
اب تجھ سے عوض لے گا وہ خونِ شہدا کا

۴۰

بین کے سرِ برہنہ کو دو دانہ ہوا ان کے
وارد جو مدینہ میں ہوئی فوج بیاں میں
جو ظالموں نے کھینچ لیا بالا نہ جبیں
سجاد کے گلے سے سر اور وہ ہے ابا

پابوس ہوا حلقۂ زنجیر دوبارا
گردن میں پڑا طوقِ گلوگیر دوبارا

۴۱

یہ سنکے دیا حکم کہ دفعتاً نے سر دربار
عابد کو گرفتار کریں جا کے جفا شعار
زنجیر اور اک طوقِ گران جلد ہو طیار
لو اب وہ قصاصِ شہدا کا

کس بات پہ مغرور وہ ابنِ شہِ دین ہے
کیا پہلی اسیری کا مزا یاد نہین ہے

۴۲

اس بات پہ بگڑا تھا تو تھا ایک گلوگیر
عابد پہ ستم کرنے لگے کیا ہو مری تقصیر
سنتے ہی یہ بیان ہو چھوٹے سے بانہ زنجیر
زنداں میں ہو جا بیٹھی جو ہونی ہو تقدیر

عابد نے کہا خیر چلو ڈر مجھے کیا ہے
مظلوم کا فرزند تو راضی برضا ہے

۴۳

کیا داغِ رسن بازو سے نہیں ہے
کیا بھول گیا برہنہ سر بانوئے بے جا
یہ جانتا تو ہم نہ دیت
اب بھی ہو گر تو نہین

یہ جنگ کیا فوج ابھی فتح کر آئے
وہ آئے تو آئے نہیں نیزہ پہ سر آئے

۴۴

موجود ہوں حاضر ہوں نہیں
مجھے تلوار دو تیر جلد
لیکن سر نوا زینب سر وارا
زینب نہیں سمجھ

گر کام نہیں اوس سے تو کہہ دیں یہ خوشی سے
لے آؤں میں شمشیرِ حسین ابن علی سے

۴۲

اعدا نے کہا جاؤ پہ جلد آئیو باہر
عابد جو چلے گر کے بیٹے ہوئے آہنی زیور
آ فرش پہ گرے ہائے پدر کے لپٹے زمین پر
زینب نے پلٹ کر یہ کہا کیا ہوا دلبر

ناچار ہیں کچھ زور ہمارا نہیں پیارے
دُرّہ تو کسی نے تمہیں مارا نہیں پیارے

۴۳

زینب نے یہی ساتھ لیا تھا کہ بیماری
ہمراہ تھے جو دو کاری محمل نہ عماری
ہمراہ چلو گی میں عنان تھامے تمہاری
بیچ چھے جو حقیقت کوئی رستے میں ہماری

کہنا کہ عزادار حسین ابن علی ہے
اب قبر پہ یہ سوگ بڑھانے کو چلی ہے

۴۴

عابد سے کہا ہمکو ہے سب ظلم گوارا ت
اب گھر میں ہیں تنہا کی ہے اور زنان حرم آتی
رہ رہ کے صدا آتی ہے یہ دادی کی پکارتی
زینب نے کہا ہمنے بھی ابھی نہیں بات

صدقے گئی جاتے ہو تو لو ساتھ پھوپھی کو
منھ مجکو دکھانا ہے حسین ابن علی کو

۴۴

عابد نے کہا یہ کہ تمہیں آپ نے مارا
بیمار ہوں مجکو یہی خوب ہے پیارا
گرا کر کہ جب سر سے ردا اتارا
یا ان کو ستمگر نہیں تمہیں لایا کون ہمارا

بہتر ہے یہی گھر میں پھوپھی جان رہو تم
اسوقت میں باقر کی نگہبان رہو تم

۴۵

تنہا گئی تھی ہماری نہیں زینب سے گوارا
سکنہ سے ہوا قتل یہ کہ ہمراہ ہو تمہارا
اور نامحرم سے جا نہیں اوسطاً ہمارا
جب پھوپھی گئی کن ابن سکینہ کو دو بارا

مرقد ہے سر راہ حسین ابن علی کا
زینب کو وہاں سوگ بڑھانا ہے اُسی کا

۴۶

بیکس بولا یہ ہوا وہ سکینہ ہو نا چار
فرمایا العین نے کہ یا رب نے غفار
ہر دو جہان سر کی ابن سے ...
یا اہل وطن دیں تمہیں عابد کو ...

پابند مجھے راہ میں تم کیجیو یاد
اور طوق بھی گردن میں پہنا دیجیو یاد

۴۹

عابد کا سخن کوئی بھی خاطر میں نہ لایا
بانو نے یہ ادب سے کہا بیکس نے سر کو جھکایا
رو رو کے زنِ مرتضے نے سر کو بچایا
ناگاہ یہ اک شخص نے عابد کو سنایا

کیا بیٹھے ہو ناقے پہ ذرا دیکھو ادھر کو
ہمشیر حسین آتی ہے کھولے ہوئے سر کو

۵۲

زینب نے یہ جب آکے سنا آئے عابد مضطر
رو رو کے کہا زینب نے سر کو دختر حیدر
حضرت سے زنان روئے ہیں مرقد میں پیمبر
حضرت سے اجی جا کے یہ درازی ہمیں ہیں بہ
یہ صبح

گر لاشہ اکبر پہ بھی آپ آئی تھیں رن میں
پر آج خجل مجکو کیا اہل وطن میں

۵۰

سجاد نے دیکھا تو نظر آیا یہ احوال
ہیں دختر زہرا لئے پریشان سر کے بال
چلاتی ہے با خستہ دلی دیکھو مرا حال
قیدی ہوا مظلوم ترے بھائی کا لال

امت سے ذرا پوچھو تو کیا اسکی خطا ہے
بن باپ کے فرزند کو کیوں قید کیا ہے

۵۳

رو رو کے کہا زینب نے اے عاشق باری
جب سر کو دیا جد نے ترے ابھی تھی باری
حسرت ہے کہ اوٹھیں نہیں نیچلے بھی نہ باری
اور نکلے گلا بھی ہوا اور بھی بھاری

تم قید ہوئے میرا نکلنا بھی بجا ہے
کیا صبر مرا فاطمہ زہرا سے سوا ہے

۵۱

فریاد جو کی دختر زہرا نے یہ کہکر
تھرائی زمین اور ہلے احمد مختار
عابد کو تب ہچکی سی آئی اے عاشق غفار
عابد نے جب بعد سر کے بیکس سے آزار

جنبش میں ہے اب روضۂ رسول دوسرا کا
تھراتا ہے مرقد حسن سبز قبا کا

۵۴

دیکھو میں زنان با ولی شیری سر نسردار
آجائے نہیں سرا بار
کہتے ابھی جوان ہیں نہیں جا
ہم سے نہ جاؤ نہیں ...

تمکو قسم بیکسی سرور دین ہے
ہمراہ تو مجکو بھی مرا کوئی نہیں ہے

۵۵

جب تک نہ بٹھا حضرت عابد ہوے ناچار
رستے میں بیٹھیں پھوپھی کو کیا اسوار
تب آپ بھی اسوار ہوے عابد بیمار
ہمراہ چلے ہوکے نگہبان ستمگار
ہر کوچ مین تھا حال عجب بنت علی کا
آتا تھا سفر یاد اوسے سبط نبی کا

۵۶

جب منزلین آفت کی کٹین آگئین حد شام
آیا سر زینب بلا متصل شام
پہنچا وہ سر باغ مین باتین ہوئے عابد ناکام
وہان بھی زینب نے لکھ بھیجا پیغام
اللہ سے کہتی تھی وہ ہاتھ اپنے اوٹھا کر
کیا شام کے بلوے کو مین پھر دیکھونگی جاکر

۵۷

یارب مجھے اس شہر ستمگر نہ دکھانا
بلوے مین پھر اوس ملک مین مجھکو نہ پھرانا
زنجیر مین جکڑے تھے یہ بیمار اوٹھانا
ہمراہ نہ تھے جو ہوا تھا مرا آنا
اب پیش نظر بھائی کی تصویر نہین ہے
آئی ہون مین تنہا سر شبیر نہین ہے

۵۹

اور کہنے لگی زینب رہین مشغول مناجات
بازار مین پہنچے تو نمایان ہوئی آفت کی ہیہات
بجاوے سے رو رو کے یہ زینب نے کہی بات
بھائی سے تم اپنے کرو آج ملاقات
کس درد سے کل آپ تھین مشغول بکا مین
مقبول دعا ہوگئی درگاہ خدا مین

۶۰

زینب نے کہا صدقے ترے منہ کو دکھایا
ان آنکھون مین دیکھون کی جمال شہ والا
کیونکر ہوا یہ راز تمہین یہ ہویدا
عابد نے کہا آئے تھے خواب مین
کہتے تھے بڑا غم ہے حسین ابن علی کو
کل روئیگے پردیس مین تم اپنی پھوپھی کو

۶۱

زینب نے کہا آیا تعیین اب سمجھے بیٹا
یہ بوجھے تا بار اب تک نہین پیدا
اب آئے سے خبر احباب نے لکھا
اس باغ مین بھی چھوڑا تھا آل نبی کو
گلشن تھا کہ پر خار بیابان جفا تھا
سفاک روش بیلچہ سے کھود رہا تھا

۶۲

حال اوس نے سنا آمدِ زینب کا جو سارا
زینب کے قریب آیا وہ [illegible] قضا را
اس ظلم [illegible] زبان کو نہین یارا
[illegible] زینب [illegible] پکارا

زینب نے کہا ہو گیا سامان قضا کا
مشکل مری آسان ہوئی شکر خدا کا

۶۳

[illegible] مقتل کی طرف [illegible] زینب کا [illegible]
[illegible] عصمت نے [illegible]
[illegible] شمر نے [illegible]
[illegible] شمر نے ہاتھ سے [illegible]

جب حشر کے دن شمر کی فریاد کرون گی
مین حق سے بیان تیری بھی بیداد کرون گی

۶۴

[illegible] حالت [illegible] کاری
عابد سے کہا [illegible] سر تو نہین واری
[illegible] کیون نالہ و زاری
[illegible] مری [illegible] کاری

رونیکی ہے جا حال شہنشاہ زمن پر
تھے زخم کئی سو کہ بھائی کے بدن پر

۶۵

[illegible] نہین [illegible] نوش [illegible]
[illegible]
[illegible]
زینب [illegible]

پانی نہین پینے کی مین گو تشنہ دہن ہون
پیاسا مجھے مرنے دو مین پیاسے کی بہن ہون

۶۶

[illegible] کیا اور ہاتھ بڑھائے
عابد نے کہا [illegible]
[illegible] گرد مین بھائی [illegible] آئے
[illegible] حضرت علی [illegible] بلائے

پھیلائی ہون مین ہاتھ کہ سینہ سے لگاؤن
اصغر مری جانب کو ہمکتا ہے بلا لون

۶۷

[illegible] پڑھا کلمہ [illegible] بیداری
ناموس [illegible] طاری
[illegible] خاصہ [illegible]
[illegible] ہون تمہاری

اکبر کا تصدق یہ کہو شاہِ امم سے
ہر دم مجھے ممتاز کرو اپنے کرم سے

رباعی

رتبہ جسے دنیا میں خدا دیتا ہے
دل میں وہ فروتنی کو جا دیتا ہے
کرتا ہے تہی مغز ثنا آپ اپنی
جو ظرف کہ خالی ہے صدا دیتا ہے

رباعی

بیشک تھے عباس علی ہمراہ رہا
کرتا اپنا تھمیں کر دل پہ قابو نہ رہا
بے دست گئی تاب و توان نہ بیر
اُس ہاتھ سے کیا ہو سکا بازو نہ رہا

رباعی

بندوں پہ کرم حضرت باری کا ہے
مقدور کسے شکر گذاری کا ہے
دی ہے جو خدا نے سرفرازی ہم کو
ثمرہ یہ نہال خاکساری کا ہے

رباعی

چودہ معصوم ہیں درخشاں انجم
اوصاف میں ان کے مہدی تک ہے عقل بھی گم
کیوں ان سے نہ ہو دین نبی کا کامل
ناقص کہیں ہوتا ہے مہ چاردہم

رباعی

اکبر نے جو گھر موت کا آباد کیا
صغرا کو دم نزع بہت یاد کیا
لاشے پہ جو سر پیٹ کے چیخے شہ حسین
تم نے علی اکبر ہمیں برباد کیا

رباعی

مرنے کو نماز صبح پڑھ کر نکلے
پر سجدہ کے ارمان نہ خنجر سے نکلے
سر بھی امام و نہ سجدے سے نکلے
سر رشتۂ طاعت سے نہ باہر نکلے

رباعی

غنچے کی طرح کم سخنی بہتر ہے ؛ اے ناطقہ شیریں دہنی بہتر ہے ؛
لینا ہے اگر گلشن فردوس بریں ؛ اے نفس دنی فروتنی بہتر ہے ؛

[illegible] کربلا
عالم [illegible] کربلا
صفحہ زمین [illegible] کربلا
ہر سجدہ گاہ [illegible] کربلا

جسکی زمین ہے عرش یہ وہ آسمان ہے
اسکے نگین کے زیر نگین ہر مکان ہے

۲
[illegible] مہمان ہوئے
بن [illegible] نشان ہوئے
[illegible] عیان ہوئے
[illegible] ہوئے

مضمون خاکساری حیدر کے چھن گئے
ذکر خدا کیواسطے تسبیح بن گئے

۳
[illegible] خاک سے بنی ہے
صحت [illegible] خاک سے بنی ہے
اور [illegible] خاک سے بنی ہے
[illegible] خاک سے بنی ہے

اس خاک پر خدا کو یہ سجدہ پسند ہے
مثل اذان نماز کا رتبہ بلند ہے

۴
گلگونہ [illegible] رضوان کیواسطے
غازہ [illegible] کیواسطے
[illegible] کیواسطے
[illegible] کیواسطے

گل آبروے زائر شاہ زمن ہے یہ
مرنے کے بعد شیعون کو عطر کفن ہے یہ

۵
دنیا [illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

سبکو خزانے دولت ایمان کے مل گئے
بے رنج صرف گنج شہیدان کے مل گئے

۶
[illegible] بنا
[illegible] بنا
[illegible] بنا
[illegible] بنا

یکتا ہون کائنات مین اور بے عدیل ہون
یعنے زمین خانۂ رب جلیل ہون

۷

پہونچا خطاب حق سے کہ تجھ سا کوئی نہیں
بس اے زمیں بس اب سخن معتبر نہیں
کیا کربلا سے رتبہ میں بڑھکر نجف نہیں
ہر ذرہ اوسکے سامنے تیرا اثر نہیں

یکتا وہ بارگاہ ملایک پناہ ہے
آرام جان فاطمہ کی خوابگاہ ہے

۸

شاہ نجف کا لال ہے یہ دُر نجف ہے یہ
اوس دُر پناہ دار کی گویا صدف ہے یہ
محبوب نبی کا میر ولی کا خلف ہے یہ
نور نبی حرم ہے حرم کا شرف ہے یہ

وان روشنی نبی کے ستارونکی ہوئے گی
تربت ابوتراب کے پیارون کی ہوئیگی

۹

زوار پاک سے کعبہ روشنائی ہوا بنا ہے گھر
وہ ہوئی سرسبز بہشت سرین جلوہ
زوار کی اس کے سے اسد جو بہرہ ور
دنیا کا یا بی سو کی ہے زینت میں جنت

لاکھون بھرین جو حلقہ سوزن تو غم نہو
دریا کا ہی وہ ظرف کہ قطرہ بھی کم نہو

۱۰

لازم نہیں تقابلہ کربلا تجھے
واجب ہے عزت لب مصطفیٰ تجھے
ادراک رنجہاں جو اپنا ہوا تجھے
فاطمہ حسین دینے سزا تجھے

گر کی برابری مرے فدیہ کے شہر سے
دوزخ میں سرنگون تجھے ڈالینگے قہر سے

۱۱

اوسکے حسین سے ٹھہرا کربلا ہے یہ
صحت ہوئی کے رتبہ نجات کی شفا ہے یہ
سبحی زمین ہے از حرم سب سے جدا ہے یہ
ڈھونڈھو گر زمین پہ عرش جدا ہے یہ

زندہ ہین شاد رحمت پروردگار سے
مردونکو بھی پناہ ملی ہے فشار سے

۱۲

روشن چراغ جلالی کا ہین آسمان پہ طور
سلطان دنیا رہے ہین دین ان اور حضور
بیٹا مسیح و ہیبت ہین سب جدا کا نور
موسیٰ کا رتبہ پاتے ہین زوار وہ ہجور

کرسی نشین فلک پہ جو عیسیٰ پاک ہین
اک وہ بھی کربلائے معلی کی خاک ہین

۱۳

جو حسن کربلا میں ہے کعبے میں وہ کہاں
کعبہ حرم وہان ہے نجف فاطمہ ہے یہان
زمزم ہے وان یہان نہر ہے آنکھون سے وہ بہان
یان ابر ہے کہ دامن اقدس ہے بحر زبان
وان اتقیا گھرون سے اگر حج کو جاتے ہین
یان انبیا طواف کو جنت سے آتے ہین

۱۴

کہتے ہین ابن اصبغ و صدوق کہ جب ظالم تھا شدید
یعنی یزید سے تھے نخس زوار و نکو پلید
تابعین کا اک مخبر تھا ابو حمزہ سعید
سلمان نسب اور ابن حسن بن حدید
خود رفتہ پھر خاک شفا دہ جوان ہوا
کوفے سے کربلا کو بہشتی روان ہوا

۱۵

یان آکے اک گروہ سے وان ٹھہرا وہ نیکنام
رنجیدہ جیسے سینے مین داغ غم امام
گذری جو نصف شب تو ہوا خواب ناتمام
آئی ہوا ادھر سے کہ کرتا ہوا سلام
پہونچا قریب قبر تو معذور رہ گیا
پاس ادب سے بخت رسا دور رہ گیا

۱۶

زوار اک جوان ہوا آئے ہین اشکبار
بولا ارے حسین کے مہمان ترے نثار
آئے ہو بہر عید تو دیکھو جدا ہو ہوشیار
اس مرتبہ کا زائر شہ ہو نکو مزار
تو بھی ترا ارادہ بھی پہونچا خدا تلک
مشکل ہے آنا قبر شہ کربلا تلک

۱۷

تنجون نوح جائے ہے ماراجو آکیا بار
بیکل ہوئی اسیر جو آرہا یہ بیقرار
بھیر صبح کے جو پہنچا سوئے مزار
اب رو کے ملا دی مرد بزرگوار
نعرہ کیا کہ اب بھی نہ قصد طواف کر
زائر حسین کے لیے پھر جا معاف کر

۱۸

رنجور کیون ہے یہ خوش ہین کہ جدا ہو چکا
زوار ہو نہین یہ اسم سے مسطور
باتون سے نبی کی کا وعدہ ہو چکا
منہ پر یہ ہان کی گر وعدہ ہو چکا
ہوتا ہے مجھ پہ جبر مین بے اختیار ہون
رد کا ہے قاعدہ سے مگر شرمسار ہون

۱۹

زائر پکارا آپ اتنا کہ مرتب ہیں
اسرار کہتے ہیں اب نہ اصرار سے کہتے ہیں
کیوں زیارت زیادہ ہم کرتے ہیں
ڈرتے ہیں صبح ہو نہ کہیں ہم سحر ہیں
تن زیر دُرّہ سر تہ شمشیر ہوئیگا
گر ہو گیا اُجالا تو اندھیر ہوئیگا

۲۰

روضے پہ بعض شوق زیارت میں آئے ہیں
تعداد میں کیا ہے یہ عباس لائے ہیں
دشمنوں نے جوان کے [illegible] چھپائے ہیں
ہاں حضرت حسین کی مادر صدا اٹھائے ہیں
زائر بہت بتول کے پیارے کو پیارے ہیں
پھر آپ کون روکنے والے ہمارے ہیں

۲۱

اُن نے کہا خفا نہ ہو یہ پیر کلام ہے
مہمان حسین کے یہاں جیب تمام ہے
روتے ہیں اور لپٹتے ہیں قبر امام سے
رخصت کا ہے وقت کہ درود و سلام ہے
پیغمبرؐ جلیل وہ عالی صفات ہے
حصّے میں اُنکے آج زیارت کی رات ہے

۲۲

وہ بھی گریہ و بکا سے شتر سوار ہیں
سب گھر کے تھر تھر بدن بدرو دوگار ہیں
آئے ہیں دیر ہوئی ہمیں منتظار ہیں
ہائے جو دیکھتے ہیں ان کی آنکھ نہ بیقرار ہیں
وہ نوحہ تو سنے تو نہ پھر دل کو کل پڑے
آہوں کے ساتھ مُنہ سے کلیجہ نکل پڑے

۲۳

مومنی کے پاس ہاتھ قندیلی عالی وقار ہیں
گریہ و بکا سے زار زار ہیں
زینب لڑتی ہیں تنہا بیقرار ہیں
ہمشیر حسین کہ جو سب سے بیقرار ہیں
سب کی صدا بلند جو ماتم میں ہوتی ہے
زہراؑ کی روح حلقۂ ماتم میں روتی ہے

۲۴

ہوتی ہے طلوع صبح کا کرتے ہیں انتظار
جاتے ہیں وہ آسمان پہ روتا ہے مزار
زائر نے پوچھا کون ہو تم اے نکوشعار
اولاد مصطفٰے کی محبوں میں ہوں سوگوار
زائر بھی اور مجاورِ شاہِ امم بھی ہیں
سبطِ نبی کے خادمِ مومنین ایک ہم بھی ہیں

۲۵

جب [illegible] اٹھنے [illegible] اعیان
آئے زمین پہ [illegible] آسمان
[illegible] ادھر کا ہو بیان
[illegible] کس نے بیان

جولان سمند تھے بدن پاش پاش پر
زینب نے بال کھولے تھے بھائی کی لاش پر

۲۶

[illegible] نو بہار
[illegible] تیغ زن کا وار
گھوڑوں سے پائمال ہوا وہ شہسوار
[illegible] زمین پر غبار

جنکی لحد کے گرد مقام انبیا پھرین
نیزہ پہ اسکے سر کو لئے اشقیا پھرین

۲۷

[illegible] اربعین
آقا کا سوگ [illegible] شاہ دین
زائر [illegible] اور [illegible] ہین
[illegible] کرتا ہے آفرین

دامن ثواب گریہ کی دولت سے بھرتے ہین
اور زائرون کے قافلے کو نذر کرتے ہین

۲۸

سر کی [illegible] بدن پہ بن آگئی
زینب کی واردات [illegible] رن آگئی
[illegible] کفن آگئی
بھائی کی موت اور اسیری [illegible] آگئی

شہرون کھنچا کھنچا پھرا کنبہ امام کا
کوفے کے داخلہ مین لکھون یا کہ شام کا

۲۹

[illegible] واحسینا
جنکی لحد [illegible] انتہا
[illegible] ہو چکا
[illegible] تعجبا

سرتاج عرش قبر کا جسکی غبار ہو
پامال راہوار دن سے وہ شہسوار ہو

۳۰

یا رب عطا نگاہ [illegible] کا نور کر
[illegible] چراغ تجلی کا طور کر
پردہ اٹھا عصر کی دوری کا دور کر
صاحب ظہور [illegible] کا ظہور کر

اعدا سے انتقام محبان خاص لین
خون حسین ابن علی کا قصاص لین +

ع ۳۱

کاٹا عدو نے ہاتھ پیمبر نہ جی بھرا
لاشون سے قتلگہ بھری پر نہ جی بھرا
صفدر کا بھی نشان پھرا اسپر نہ جی بھرا
خالی کیا علی کا بھرا گھر نہ جی بھرا
بازارونمین حرم کو کھلے سر لئے پھرے
شہرونمین اہل بیت کو در در لئے پھرے

ع ۳۲

ناسور دل کے کیون نہ ہون تازیانے سے
ہین وہ پھپی کی نشان لیجانے سے
وہ آبلے قدم سے وہ کانٹے زیانے سے
وہ چلنا ننگے پاؤن وہ تن زخم کھانے سے
جس کوفہ کے امیر جناب امیر تھے
ہے ہے اوسی مین آل پیمبر اسیر تھے

ع ۳۳

نالان ہین یہ زینب بیکس اسیر غم
سر قید سے نہ جانے ہین جبتک ہے دم مین دم
ہر زانو پہ سر رکھا وہان قدم
چھوٹون نہ پوچھا کھانا کوئی لا دین طعام ہم
آیا نہ کوئی پرسے کو بھی بھائی جان کے
گویا گناہگار تھے سارے جہان کے

ع ۳۴

سر کھلے ہین یہان عرب کی سبکو حیا آئی نہین
کرتی ہین بین بیکسی پہ ہے اور حرم دکھائی نہین
بیبیان جیالی بی بی نصیب کالائی نہین
لاشے بچون کی بیکسی پہ ابھی نان آئی نہین
غیرو سے ننگے بس مین گئے ذلیل و حقیر ہین
ہم تم اسیر جیسے ہین یہ بھی اسیر ہین

ع ۳۵

سہتی ہین ستم کی کرتی ہین یہ لوگ ابھی جفا نہین
ہاں آپ بھی ہے بے قصور پر یہین ہارا نہین
زینب تو بلکہ ہین رہے ہین اور یہ کچھ خطا نہین
ہم تن ہین ہم سے بیمار بھی عذر نہین
فاقون سے موتھ اوتر گیا ہے ہر غریب کا
پورا نہ کس طرح سے ہو لکھا نصیب کا

ع ۳۶

دیکھین یہ چھپ کے جا بجا رنج بیت ہین
زینب یہ اہل ظلم کے ہین انتساب ہین
بچہ ہین سوکھا ہین بلا کے حصار ہین
ڈر ہے کسی کی بچان ہین اضطرار ہین
پیارون کے داغ تازے ہین کیا دلکو کل پڑے
ہے ہے غضب کی قید مین پہلے پہل پڑے

۳۹
زندان میں تنگ تھا جو صعوبت رسان پیر
مسجد میں آیا ادھر سے عرصہ کا بیکار
منبر پہ اس غرور سے ایک اٹھا وہ پیر
بازار میں جیسے کہ اٹھے بانٹتا ہے
بیہودہ گو نے خطبے میں کھولا زبان کو
گویا کیا بلند یزیدی نشان کو

۴۰
اب ہی اوس نے نطق کی کھولی گرہ غرور
بغض سخن میں آ کے ہوا اوس کا ظہور
کینہ کیا اور نہیں بیان کر دیا حضور
ایسے کہیں بیان تو ہوں عیوب
پٹکو یہ دھیان کر کے مگر اس بیان پر
وہ کیا سخن تھے جو نہیں آتے زبان پر

۴۱
ضرار کے حضور یہ اوس نے بیان کیا
جنگ اوس صفا کا جسنے کہ حق کو عیان کیا
یعنی علی کا چاند زمین میں نہان کیا
ابن معاویہ کو امیر جہان کیا
دعوی کیا تھا مثل پیمبر عروج کا
کیا ہی مزا حسین نے پایا خروج کا

۴۲
جب طعنہ زن وہ آل نبی پر خفیف تھا
وان اک محب فاطمہ ابن عفیف تھا
عبداللہ اوس جناب کا اسم شریف تھا
ہمت میں نوجوان تھا تن میں ضعیف تھا
مشتاق سیر خلد تھا چشم امید سے
بر میں کفن تھا نور کا موئے سفید سے

۴۳
اس تیغ سے عرب میں بڑی دھاک بیٹھ گئی
زیر جبین وہ بچ گئے ... سے ہو گئی
ایسی عزت نے نذر ... سب جہان بلا گئی
ولیت الوہہ ...
مکہ میں اور مدینہ میں بجلی گرائی ہے
تلوار بوسہ گاہ نبی پر پھرائی ہے

۴۴
حیدر جو آنکھ میں تھے نہ خنجر سے تھا بسر
ننگ یہ اوس کا نگہبان تھا بشر علی کیا
اک آنکھ جنگ جمل میں نثار کی
صفین میں ایک آنکھ کو صفین میں دیا
آنکھوں کو کھو کے عین سعادت حصول کی
خود پتلیاں یہ بن گئیں چشم رسول کی

۴۳

روشن روانِ خمسہ کا اسرار ہو گیا
اچھا ہوا کہ دور یہ آزار ہو گیا
آنکھوں کا نور آنکھوں سے نمودار ہو گیا
وہ نور نذر حیدر کرار ہو گیا

روشن کیا چراغ وفا رزمگاہ مین
نور نظر نثار کیا حق کی راہ مین

۴۴

آنکھون سے کام آنکھون کو صدمہ ہوا عین درد کا
نیزے نے دیکھا آنکھون مین زینب کے بین روا
آنکھیں کبھی باغ ہے جو ہر ٹکڑہ خون تھا
آنکھیں نہ جب چمن مین بنا نقص چمن ہو گیا

خیبر شکن کے شیعہ نہیں یہ صف شکن ہوے
خود تھے شیر سو چشم کے آہو ہرن ہوے

۴۵

جب کیا عیب عشق امیر عرب ملا
اور عین عیب آنکھ سے وقت غضب ملا
کھوئی جو آنکھ اسکا صلہ بھی عجب ملا
یعنی عوض عین جو ہوا آنکھ ادب ملا

بینا وہ ہے جو عارفِ اسرار غیب ہے
جس آنکھ مین نہ ہو یہ ہنر عین عیب ہے

۴۶

یہ بے فروغ تن راہ علی عین خضر گوشہ گیر
جالے سے عدو اور آنکھون سے جب ہے مثل تیر
سب سب ماری آنکھ تھی ادب سے جلال لے تیر
سر اور سب نیزہ ابدا اور ادا امیر

جن پر وہ دو پڑے جھکے ملک پاؤن پڑتے ہین
یہ انکے حق مین منھ سے ترے پھول جھڑتے ہین

۴۷

گل ہو چراغ چشم جزا ہستیال کا
اٹھا لوان نہال سے جنکو وہ جلال کا
شہرہ ہے ان سعید جو ہونے کمال کا
ایسا نشانہ بھی بلال کا جھنڈ بلال کا

مردم عبث ہین آنکھونکے یان اشتیاق مین
ہوتے نہیں چراغ مہِ نو کے طاق مین

۴۸

آئے ہین حق مین جتنے نبی حقکی ترک نام
ہمسر تھے جسکی ثنا نہین چہ طلب یہ کلام
مبہم ہاں اور برین رین خدا امر ابرام
یہ بات کرر ہا ہے شاہ نبی کا نام

بے مثل نیکیون مین جنھین کبریا کہے
مجلس مین تو اونھین سر منبر برا کہے

۴۹
بے تو ہی کہ اہلبیت حسین پیمبر کا کون ہے
ہمسر جو ہی نہین اس شہ پیمبر کا کون ہے
حیدر پدر ہی اوسکا کون وہ حیدر کا کون ہے
دادا نبی ہی کے خطبۂ منبر کا کون ہے

فوجون نے مارا تیر و سنان سے حسین کو
زخمی کیا ہے تونے زبان سے حسین کو

۵۰
منبر پہ وعظ کرتے تھے شبیر بے زبان
جو حضرت حسین ہین سب پہ یہ تھا عیان
نکلی کے درد سے یہ جو نالہ و فغان
چھوٹا سا وعظ کا جو بیان تھا کہان

نانا ادھر وہ نانا کا پیارا ادھر گرا
خورشید اس طرف کو ستارا ادھر گرا

۵۱
چلا کے ہاتھ دونون سے شہنشاہ مرسلین
کہیں کے سر کو پیٹنے سر کو ہوئے زمین
زانو پہ بھی ہاتھ دے جو بھی سر کی جبین
تقصیر کیا ہے صدمے ہوا یہ تب شاہ دین

آنکھین سے ڈبڈبا کے وہین رنج ہوتے ہین
تو ہنس دو دادا شیر کہین گر کے روتے ہین

۵۲
یہ آنکھین ملا کے نانا نے نالہ ادا کیا
نکلے کے من ادا کے ادب کو نہیں بتا
یہ پیارا دیکھے سر دیکھا لیا
سرِ نبی کا طلب ادب سے وعظ کیا

صدمہ ہے اسکے صدمے سے جن اسکے جن سے
یار و حسین مجھ سے ہے اور مین حسین سے

۵۳
آخر یہ شاد و وعظ مین کیا بات ہی تو ہے
کیا منع ہے حق آل عبا سے ہی تو ہے
بتلا کے حق قرآن نے بھی یہ ہی تو ہے
صوم و صلاۃ ہے جو سو سب کا ہی ہے

قرآن کیا ہے مدح علی و بتول ہے
ایمان کیا ہے الفت آل رسول ہے

۵۴
ہے نے تو ادا سے سر منبر گرا دیا ہے
کیون تجھ پہ ایمان نہین اور گرا دیا ہے
بجلی کلام سر تیرا ہے دل پہ گرا دیا ہے
قرآن کو دل سے تو نے گرا دیا ہے

تجکو عوض خدا سے ملے اس کلام کا
مطلق نہین ہے پاس رسول انام کا

۵۵

اولاد سے وہ مہاجر و انصار کی کہان
ہین آج انتقام پہ بنی فاطمہ بیان
زینب سے کیا حسین سے خالی ہوا جہان
ہے ہے امام عصر کی بیٹی بندھی زبان

ہے ہے عرب کا صاحب شمشیر اٹھ گیا
بیٹھا یزید تخت پہ شبیر اٹھ گیا

۵۶

اوسنے کیا دلون کو نشانہ کہ کیا کہان
لاؤ اے حضور پیارے کے نشان سے نشان
زہرہ وہ اور یہ کیا اہلبیت بازار ن
معصوم اوسکے آگے سے مرد کہیے وہان

مسجد سے اپنے گھر یہ سعید ازل گیا
بُت رہ گیا خلیل حرم سے نکل گیا

۵۷

یہ نکلے لال ہو گیا ہے یہ کہا رہ جفا
جا بانو جماعت باطل کا پیشوا
یہ کون ہے جو کہتا ہے حاکم کو نا سزا
مین نے اپنے ہاتھ سے بیعت پہ دی ہزار

آگاہ ہو اصیل و نجیب و شریف ہون
او نطفہ حرام مین ابن عفیف ہون

۵۸

سر تا پا بار الون لکھتے ہی گھر مین وہ بنام
لا کر کیون عزیز دین حیدر کا ہون غلام
ہو چکا دیا یہان بیٹھے ہمنے با حرام
تنہا ہے حسین یہ اونکا ہے انتقام

بھائی بہن کو بات کوئی بن نہ آتی تھی
کٹتا تھا یان گلا وہان زینب بلاتی تھی

۵۹

عبد و ذلیل خالق ذوالاحترام ہون
اور کلمہ گوے حضرت خیر الانام ہون
جو حق کا خانہ زاد ہو اوسکا غلام ہون
اوس کی محبت فاطمہ زینب کا امام ہون

برسون کا خادم حسنین نامدار ہون
اب کربلا کے پیاسے کا مین سوگوار ہون

۶۰

حاکم نے آئے اب مین یہ پوچھ کہا
لاؤ جو کٹ کر ہاتھ سے آنکھین نہ ہو بڑا
بولا کوئی سر اوترا کا بیری خطا
مین یہ ابن سعد اہلبیت کا بھی تھا

باندھے گا کون ہاتھ وہ کیا زیردست ہے
مشکلکشا کے شیعون کا وان بندوبست ہے

۶۱

یہ کہکے وان سے لشکرِ جنگی روان ہوا
میدان کربلا کا سمان پھر عیان ہوا
بان بھی درست ہر وفاجو جوان ہوا
غل تھا کہ [illegible] جہان جہان

وان غم ہے شہ کے مرنیکا اس سمت عید ہے
وہ لشکرِ حسینؑ یہ فوج یزید ہے

۶۲

آخر زبانِ ابن سے نکلی یہ [illegible] صدا
بہر جناب [illegible] زہراؑ کا واسطا
[illegible]
[illegible]

گھر لوٹ لو پر اُنکے نکلنے کی راہ دو
صدقہ نبیؐ کا باپ کو میرے پناہ دو

۶۳

تھا [illegible] مقابلہ خیر و شر کا
غالب [illegible] کفر و ایمان [illegible]
مقصود اہلبیت سے [illegible]
[illegible]

ابن عفیفؑ شاد تھے اس واردات مین
نادِ علی زبان پہ تھی تسبیح ہات مین

۶۵

[illegible]
[illegible] جفا کیون [illegible]
زینب [illegible] نکالدو [illegible]
[illegible] جہان [illegible]

بابا کو میرے نام پیمبرؐ پہ چھوڑ دو
قربان کرکے مرقدِ حیدرؑ پہ چھوڑ دو

۶۴

تھا سامنے [illegible] حسینؑ [illegible] آہ
بابِ سکینہ عاشقِ شاہِ فلک پناہ
[illegible] آئے رو سیاہ
[illegible] راہ

ننھے سے ہاتھ جوڑے ہوئے سبکو تکتی تھی
سکتا تھا مارے خوف کے کچھ کہہ نہ سکتی تھی

۶۶

[illegible] اتار دونگی
[illegible] نکالدو [illegible]
[illegible] عقبیٰ سنوار دونگی
[illegible]

جاؤ جناب حضرت عباسؑ کے لئے
للہ ابن فاطمہؑ کی پیاس کے لئے

۶۷

نانا نہ کوئی وارث [illegible] آگے بڑھی یہ کہہ کے [illegible]
منہ ڈھانکے [illegible] ہوئی وہ [illegible] پناہ
حیدر کی رضا [illegible] نہیں [illegible] سر کی پناہ
زینت پہ میری [illegible] ایک نظر کی نگاہ

کس کو بلاؤں بہر مدد آہ کیا کروں
اللہ کیا کروں مرے اللہ کیا کروں

۶۸

افسوس [illegible] بیٹی کی اور زیادہ [illegible]
بولا کہ صبر [illegible] مجھے معبود کائنات
[illegible] موت کا آخر ہوئی حیات
[illegible] آکے ہاتھ میں دیتا ہوں [illegible]

مضطر نہ ہو کہ لطف خدا ہر بشر پہ ہے
اٹھتا ہے میرا سایہ تو اللہ سر پہ ہے

۶۹

[illegible] بھی مجھکو خبر نہیں
[illegible] اور در پہ نہیں
[illegible] گھر نہیں
[illegible] نہیں

تو اب قریب لشکر ابن زیاد ہے
تلوار جلد لاؤ کہ وقت جہاد ہے

۷۰

آئی جو تیغ ہاتھ میں بازو قوی ہوا
نبض [illegible] تیغ پہ قابض جری ہوا
[illegible] جہاد میں جو بھرا ہے وہ ولی ہوا
دل بڑھ کے آگیا [illegible] علی ہوا

سینہ تنا تو پشت خمیدہ بھی تن گئی
قدرت خدا کی تھی کہ کمان تیر بن گئی

۷۱

[illegible] آگے نکل پڑی
[illegible] بھی نکل پڑی
[illegible] اچھل پڑی
[illegible] نکل پڑی

یہ سر پہ تیغ [illegible] اس گھڑی ہوئی
زندوں کے سر پہ آکے قیامت کھڑی ہوئی

۷۲

[illegible] نہ
[illegible] نہ
[illegible] نہ
[illegible] نہ

کی آفتاب نے بھی نہ جو ہر سے چار آنکھ
واں ایک آنکھ دیکھنے میں یاں ہزار آنکھ

۲۰۳

تھا رنگ تیغ ابن علی سے سیاہ تھی
کہتا تھا سب کا جو بن علی پر نگاہ تھی
دل خواہ تیغ بہادران کی آئینہ رو تھی
سیدھی ہی تو سکھے بات کہ ترتیب بھی نگاہ تھی

غل تھا کہ تیغ اُسکے لئے شمع راہ ہے
روشن بغیر آنکھوں کے مدِ نگاہ ہے

۲۰۴

جنبش میں تیغ یہ نہیں تھی پیام
یون صف پہ صف کے سر اپنے بلا لینے پیام
صف نصف صف یہ تیغ کی سر بسر ہے بے تیغ نام
میدان میں ہی نکلی ہی جو الف کے ہی بیان نام

پنہان نہیں الف سے یہ رمز آشکار ہے
آئینہ فتح کا یہ دم کارزار ہے

۲۰۵

بیکل سے اس کے سب نے سیاہ بھیجا ہر ان
جب پھر سے یہ آیا بھال نکلا بیان نکلے
دان تیغ سے اکھڑے اٹھائے بیان نکلے
دیکھیں تو ہی ہاتھ تیغ اسے اوڑھا دھار وضع نکلے

عارض کا سیب تیغ سے بدزیب ہو گیا
سیب اس الف کے وصل سے آسیب ہو گیا

۲۰۶

بڑھ بڑھ کے سر جو جھکنے بیان تھی بار بار
ڈھیری بنا کے تیر بہا جات جو زخمی بار
اب دونوں طرف میں سر بیان اُن سے بیابار
اب تیغ آ کے اور زرہ بند دوبار

گو زر انکو کہنا روا ہے عارف کی شان سے
زرنگہ تو بول رہا ہے زبان سے

۲۰۷

لاکھوں کا گھر تو دو دو کا وہاں دوبرا اُبھرا
فتح ستم سے تو زمین پر ایک دم پر اُبھرا
بھالا بھالا تھا تیغ کا بھل در پر اُبھرا
میدان میں ابھی کا تھا تیغ سے بھگا اُبھرا

تھا زخم سے جو زخم کا دامن ملا ہوا
تن پر تھا ایک باغ جراحت کھلا ہوا

۲۰۸

اک یک اس بار تیغ سے سب بار اُتر
تن سے سر زمین پر اکثر سے سا اُتر
بڑھ بڑھ کے ایک ایک بہ کر
دار میں سر ترا تی تھی دو بار بار

تن نار یونکے خون میں شرابور ہو گئے
پیاسے اسکے ضرب سے شہ زور ہو گئے

۷۹

زخمیون نے منہ پہ تیغ شرر زن مرنے کی راہ لی
قطعے بنے جو دل سے سرے آکے سینہ پناہ لی
ڈر سے تیرون نے جب جرب گاہ لی
اور چھوٹتے ہی تیر نے ترکش کی راہ لی
زندون کا بس نہ تھا کہ نہان ہون زمین مین
تیغین الٹ الٹ کے چھپین آستین مین

۸۰

غل تھا یہ حوصلہ ہو کسی پیر سے سکا نہین
ہو خدا سے وار یہ شمشیر سے سکا نہین
بولا محب کہ وقت یہ تقریر کا نہین
ہیں ہم تنگ و پنجہ یہ تدبیر کا نہین
ہمت مری نہ جوہر شمشیر جانیو
جو مجھ سے ہو کرامت شبیرؑ جانیو

۸۱

بازو سے جس کے نصرت دین ابتدا کرے
لکھا ہے جس کی مدح میں الاسلام کرے
بن وصال جسکو عاشق کیا کرے
سب یار سجدہ کیا ناصح علم کرے
برچھیون نے جو گھیر لیا مرد پیر کو
بیٹی پکاری رو کے جناب امیرؑ کو

۸۲

نذرو نیاز باپ کے کبھی آئی نہ تھی وہ درگزر
دالان و بام ہے بچے کچھ نہی کسر
ہر بار پکار ہی ہو وہ دو ص
دیوار ہمسایہ انہوں نے مارا تھا مر
ہمسایہ دیوار دیا نہ ہوا
آگاہ ہو کہ اونکی طبیعت مین شر نہین
اس دم وہ قتل ہوتے ہین تمکو خبر نہین

۸۳

تکلیف ہو گی انکی مدد کو نہ جانا آرادہ ہو
گردن میں بازوون ڈالے ہوئے جلد انکو اٹھا ہو
ہے ضعف اب بس کی تم امید چاہو
ابن حنفیہ سی اب ان سی جانا ہو
سینے پہ تیر مارے ہین نیزے لگائے ہین
گھر چڑھ کے میرے باپ سے لڑنیکو آئے ہین

۸۴

پہنچا تھا یہ آئی وہ دار دو ترک جو ہے وہ صغیر
بچھائے کشتگان سے وہ طاہر
باران تیر تھا جسے اور ودہ
بیٹی ابھی
جو رن مین وقت عصر سکینہ پہ وقت تھا
وہ اس کنیز شاہ مدینہ پہ وقت تھا

۴۸۵

اُترے بیچارے جون کہ تھا اسپ دوش پا
ٹیکا زمین پہ تیغ کو بجاے عصا
غش سے پسر کو دیکھ لیا اور جھومنے لگا
بابا ابھی کہا تھا سکینہ نے دی صدا
ہے ہے کسے تمھاری مدد کو بلاؤن مین
پانی پیو تو بھر کے کٹورا لے آؤن مین

۴۸۶

اپنے بابا کو بیٹی نے پیاسا نہ دیکھا جائیگا
زینب نے کہا کون مین بیٹھا دیکھا جائیگا
کہتی تھی زبان پیٹ کر دنیا سے جایا جائیگا
شہ سے زینب نے کہا اب اسکا جائیگا
دنیا سے جب سدھارے تھے مہمان فرات کے
پیاسے تھے تین روز کے اور تین رات کے

۴۸۷

نسبت ہی بیبیان گئی وہ فوج اہترہان
اور ماتمی تھا ہاتھون سے پیٹنے زمین پہ بیان
بیٹی ہے گھر سے کہ سلگتی فغان
ہون بیکار اصغر تشنہ دہان جان
راہ خدا مین مشکو کے بند ھے سے مشکو ہون
مشکل کشا کے پوتے سے کیا مین زیادہ ہون

۴۸۸

اب آہ کر کیا کہون کہ چھٹا جاتا ہے جگر
زینب تڑپ تڑپ کے یہ کہتی تھی بین کر
بالا لیے علی شہید کو بر
زینب نے بیتاب ہوے جبر
کہتے تھے شیعۂ علی مرتضےٰ یہ ہے
جو شیعہ مرتضےٰ کا ہو اسکی سزا یہ ہے

۴۸۹

بیٹی علی کی بیکاری بابا کدھر چلے
زینب کو گھر مین چھوڑ کے تنہا کدھر چلے
ایجان نثار حیدر صفدر کدھر چلے
اے صاحب عصا و عصابہ کدھر چلے
سونپا کسے حضور نے مجھ دل ملول کو
مڑ کر کہا پدر نے جناب بتول کو

۴۹۰

کلمہ سن کے سوون پہ نثار
آکے سونے مین بھی وہ نا بکار
کہا اہل بیت کو کر کے زار
سنکے زینب و لیل کر کے خوار
کیون ذکر پھر کروگے حسین شہید کا
پھر نام لوگے بے ادبی سے یزید کا

۹۱

آتی ہے بو ابھی جو صلاے الفت حسین
مشکل میں کام آ ابھی پیر کا اور عین
جب کیون ہوا علی کی لحد ابھی نشان ہو نہین
جا بیکار و رد ہوئے ہے اپکا دلکو چین

بڑھ بڑھ کے میرے سامنے اب بولتے نہین
مشکلین تمھاری شاہِ نجف کھولتے نہین

۹۲

ناصر ہین میری بیٹی کا اے دیر دیر پھرا
لیکن نہ اسکے آئینہ ہو ٹوٹا سر پھرا
موجود ہون بن تیغ ہے کھنچ پھرا
نہ جا کو نہ کٹ ہو ئی اسے بیکھ پھرا

کیا کیا نہ رنج آل پیمبر اٹھا چکے
کوفے سے کربلا کو کھلے سر تو آ چکے

۹۳

ابن عفیف بولے کہ او بانی ستم
تکھین ہین ابن در دکھا دیتے تجکو ہم
شاہی ہوا آگے ابو زیاد کی آنکھیں ہم
جب علی بھی ہیں حق زمین ہیبت سے کیا ہے دل کہیم

یہ ذائقہ علی کے موالی سے پوچھ تو
ابن حرام اسکو حلالی سے پوچھ تو

۹۵

پیارا نبی کا ہوا اتھا کہ میری پیٹی دینا
ہو بر زمین خلق کے لیے آنکھون تو آ
بنکر کے ہو کر آج لے گا وہ در بار
جلاد کو زینب نے شہزادی کے جلا

نازان ہے یہ ولاے شہ نامدار پر
تنبیہ خلق کے لئے کھینچ اسکو دار پر

۹۴

ہے ورد اب در دکا کیکو جبال ہے
دشمن حسین کا جسکو ملال ہے
یہ نہ باپ ہے وہ دو ہین جبد کا لال ہے
پھیرا اے کمک ہے کہا او کا حیا مجال ہے

باندھے گئے ہین آج ہی اس باوفا کے ہاتھ
عاشور سے رسن مین ہین آلِ عبا کے ہاتھ

۹۶

جلاد نے کہا کہ تو تیرا تھا مرا لی جوارہ
دم لے نہ پاک بندے نے ہین کی نگاہ
آیا ہے موت سے کہ ارادہ ہے یہ گناہ
لے اہلبیت شاہ نجف بسم اللہ راہ

مرقوم میرا نام سعید دن مین کیجیو
محسوب کربلا کے شہیدون مین کیجیو

۹۷

زینب پکاری ہاے الٰہی کہ آگئے برے دن
دی بھینٹ ہی اوہ کے زمین انکیکو رو رہا کے دن
سمجھ ابن جب علی کو ... کے دن
ابن دو دولا علاج کی آنکبو رو دار کے دن

سیدانیو مقام ہے یہ شور و شین کا
کھنچتا ہے ہائے دار پہ عاشق حسین کا

۹۸

وارث بھی تھا شیفتہ بنت شہ ذرا
کیونکر نہ مبتلا سے بلا ہوں یہ بیناہ
جلتے جب تک ہوئے مانتی الٰہ
سوز و رنج سے بھی ... رو بیاہ

بیٹی بھی اسکی لاش پہ گریان نہ ہوئیگی
تقدیر نے کہا کہ بتول اسکو روئیگی

۹۹

ابن عفیف کے لیے زینب نے رو رو کے حق
وان سربلند دار پہ تھا وہ رسیح دم
ناصر وفا کے جادہ مین ایسے ثابت قدم
معراج پائی جنا معراج کی قسم

یارب یونہین دبیر پہ ترا کرم رہے
یہ پنجتن کے عشق مین ثابت قدم رہے

۱۰۰

دست دعا دبیر اوٹھا قبلۂ کی طرف
ابن کہہ رہے ہین عزاداروں مین صف
ابن عفیف کا ہوا آپس کے زمین شرف
ایسی ہی دوستی ہو ہمین بھی لا الٰہ نجف

عصیان سے پاک معتقد پنجتن اوٹھین
جو آج رو رہے ہین وہ گل خندہ زن اٹھین

رباعی

ایمان سے جب کچھ بھی تقاضا نکلا
حیدر کی ولا مین بے توقف نکلا
ہے ... کی زنجیر محبت مین نجات
اس جادہ مین جو گیا وہ یوسف نکلا

رباعی

نعمت جنا نہین ... قابل ہے
اپنا بھی اسے ... ول ہے
اس ... جنت کی ... دبیر
قابل مین ... قابل ہی

ع۴۱

کیا خلق حسن تھا حسن بشر تھا این
کیا جوب رضا تھے خدا رضی بیان میں
سجدہ رخ میں تو در راہ وفا میں
دل یاد خدا میں تو زبان ذکر خدا میں

انکے لیے قرآن تھا وہ قرآن کی خاطر
سینہ سپر حفظ تھا ایمان کی خاطر

ع۴۲

آنکھیں تھیں سفیدی و سیاہی کی گواہ
دیکھی جو کوئی شام تو سحر بھی نہ ہوا اصلا
ہر دیدہ اور رخسار سفید دیدہ و دنیا
تھا صاف سیاہی و سفیدی یہ پیدا

دنیا مین جو کچھ ہوتا تھا ہر شام و سحر مین
وہ حال شب و روز تھا سب انکی نظر مین

ع۴۳

جو بات نفیس تھی تو اجرا سے بلاغت
بازو تھا ہر اک سر کا قوت بازوئے کرامات
منظور نظر تھا شجاعت سے مروت
اور دست کرم ابر کا جود و سخاوت

رفتار نے روشن یہ کیا تھا رہ دین کو
عینک تھا ہر اک نقش قدم اہل زمین کو

ع۴۵

دندان جو گوہر تھے در معدن گوہر
تھی صف سلک در شہوار سے بہتر
بند رہے گوہر جو بچہ ہوا بہتر
اور لخت جگر منہ سے نکلتے ہی تھے گوہر

یاقوت سا ہر لخت جگر سرخ ہوا تھا
اُسوقت دہن معدن یاقوت بنا تھا

ع۴۴

تکتا تھا جو سر ان کا تو آئینہ انور
آئینہ سے بھی صاف تھا رخسار سراسر
محبوب سے رخسار سفید ان کا تھا انور
اور سرخ گردون کی صفا طلعت خورشید منور

رخسار سے نسبت نہین کچھ شمس و قمر کو
اک شب کو ستارا سیہ کردن ایک سحر کو

ع۴۶

ہر عضو حسن حسن مین چہرہ دلکش
شتق حسنات ابدی سے ہوا یہ نام
ہر خاصۂ اللہ کا انعام تھا یہ نام
بس خاص ہی اور عام ہی تھے دوا عام

آنکھون مین حیا زور خداداد بدن مین
موجود تھے سارے حسنات ایک حسن مین

۷

طفلی میں حسین کھیلتے تھے سب کے ہمراہ
وارد مع اصحاب ہوئے تھے جو ناگاہ
جونہیں لپکے بڑھے سوئے حسین ذی جاہ
باہاں ہے عجب ناز و ادا سے کہا واہ

وہ چاہتے تھے گود میں لیں مہر شرف کو
پر ڈرتے تھے پھرتے تھے حسن چار طرف کو

۸

مولا ادھر آئے تھے پیدل ہی کہیں جاتے
جاتے وہ ادھر کو تو حسن اس طرف آتے
اسلام میں نانا کو حسین سجدہ جو پاتے
واللہ نبی بار بہ آہستہ اٹھاتے

یعنی کہ نہ خاطر شکنی ہووے حسن کی
سرسبز رہے بات مرے غنچہ دہن کی

۹

حضرت نے جو ہنس ہنس کے حسن سے کہا ہم
نانا ہیں سر شبیر کو بہلاوے ہیں ہر دم
حضرت کی وہ باتیں تھے جو سن کر خوش و خرم
جانے لگے کہاں دیکھ کے نانا کو نہیں ہیں

نانا سے پر اس بات کا اقرار کرو تم
ہم گود میں لے لیں تو ہمیں پیار کرو تم

۱۰

حضرت نے کئی بار تو دل اپنا بڑھایا
پھر دور سے گود میں لینے کو اٹھایا
ہمسر کی جو دیکھا انہیں پاس نہ پایا
وہ بھائی کے آگے گیا گود میں آیا

بوسے دئے حضرت نے نواسے کے دہن پر
پھر سوچ کے کچھ رونے لگے حال حسن پر

۱۱

بچپن میں بھی کعبے کا کیے شوق زیادہ
اللہ ری توانائی اور اللہ رے ارادہ
اور برہنہ پا ہی گیا عالم کا شہزادہ
پا جانے بہ معبود کا رتبہ ہے زیادہ

پایانِ عبادت ہے نہ کچھ حدِ سخا ہے
اسحق زیادہ ہے تو وہ اس سے سوا ہے

۱۲

اک بار جو آئے تھے گھر کو شہ ذی جاہ
اس بات پہ آئے تھے کھانے میں ناگاہ
سب آئے نظر آئے سر راہ میں ہمراہ
مخزون تھے اور کچھ بھی نہ کھایا تھا نادہ
حضرت کو جو دیکھا تو کہا آئے یا شاہ

کیا حلم تھا قربان شہِ جن و بشر کے
کھانا لگے کھانے وہیں گھوڑے سے اتر کے

۱۳

جب کھا چکے کھانا تو صاحب معراج
بولا یہ فقیروں سے وہ کونین کا سرتاج
تم سب کی طرح مین بھی ہون اک بندۂ محتاج
محتاج کی دعوت بھی جو پذیرا کرو آج
مجسا نہین مسکین وغریب اور جہا مین
تم آج قدم رنجہ کرو میرے مکانمین

۱۴

سنکر یہ سخن پھر گئے وہ کر کے یہ گفتار
صدقے ترے اخلاق کے اے عاشق غفار
زیبا بھی ہے یہ عجز کہ ہم ہین گنہگار
حاضر بسر و چشم ہین اے سید ابرار
لذت وہ کہان نعمت دنیائے دنی مین
ہے ذائقہ جو آپکی شیرین سخنی مین

۱۵

آئے در مولا پہ بصد ناز وہ مہمان
محتاج جو ان کو کھلانے لگے کھانا شہ ذیشان
سمجھو جو طلب کر کے کیا مہر و احسان
اور پانی نے آ کے دی نعمت الوان
وہ خوانِ کرم مثل فلک پیش نظر تھا
جو ظرف تھا وہ غیرت خورشید و قمر تھا

۱۶

وہ خوان تھا نعمت الوان سے فیاض و کشادہ
اور حوصلے سے حضرت کے تھا رزق زیادہ
تھے پانی کے ساغر لیے خضر ایستادہ
اور صرف مدارات دو عالم کا خدا داد
بابا کا تو یہ حال تھا الطاف و عطا مین
قاسم کو نہ پانی بھی ملا کرب و بلا مین

۱۷

کہتے ہین مورخ تھے وہ دکھیا کہ تھے جو مہمان
اور بین سے تصدیق یہ کیا اپنے ارمان
مہمانون کی خاطر سے ہوا دعوت کا سامان
لے آئے سبب تحفہ غذائے وہ ذیشان
حضرت سے کہا صدقے مین یا شاہ تمھارے
بندہ تو غذا کھائیگا ہمراہ تمھارے

۱۸

طالب جو ہوا اسکے کہا حضرت نے کہ اچھا
مہمان کی دعوت کو جو تیار ہوئے مولا
خادم سے کہا قوت جو ہمارا ہے اٹھا لا
مہمان سے فرمایا کہ تو بیٹھ یہاں آ
مہمان نے جو دیکھا کہ غذا اور نہین ہے
تھوڑا سا نمک سوکھی سی اک نان جوین ہے

۲۹
مہمان سے حضرت نے کہا نیک ہے آپ کہا
وہ بولے کہ جب تک نہ کھلاؤ گے نہ دالا
یا نان جویں اور یہی دانتوں کی پیالا
نانے کہا ہمراہ تو یہی کھانے میں بیٹھا

وہ تحفہ غذا خاص برائے فقرا ہے
ہم فاقہ کشوں کی یہی دنیا میں غذا ہے

۳۰
تنہا یہ جین کھانا غذا ہوتی جو بہتر
مہمان کو اپنی ہی میں کھلا دینا تھا بہتر
اب نان جویں سے [illegible] ابرار
[illegible]

لذت جو ہے اس میں وہ سنائی نہیں جاتی
جز آل نبی اور سے کھائی نہیں جاتی

۳۱
سب والد ماجد کو ہر اک سے بھی انکار
[illegible]
[illegible]
[illegible]

طالب ہوں ہر اک لحظہ غریبوں کی خوشی کا
غم کھاتا ہوں محتاجوں کی میں فاقہ کشی کا

۳۲
پھر اور بھی کھانا مرے آگے ترے لایا
انصاف سے الطاف کے مہمان کو کھلایا
[illegible]
خالق نے فقط تیرے بہانے سے [illegible]

لطف و کرم و حلم و حیا ختم ہے تم پر
جود و ہمم و مہر و وفا ختم ہے تم پر

۳۳
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عقدے مرے حل کر کے عصیاں کو بحل کر
اور نور سے عرفان کے منور مرا دل کر

۳۴
گھر اپنا الٰہی یہ معبود و دین و دنیا
[illegible]
[illegible]
اسراف میں [illegible] ابرار

حضرت نے کہا خیر میں اسراف نہیں ہے
اسراف جو حسن سے ہے تجھے انصاف نہیں ہے

۶۵

اصحاب کا اک سر نہ یہی کرتے تھے تقریر
ایسا بھی ہے دنیا میں کوئی جسکا ہو توقیر
نانا ہو نبی جسکا پدر صاحب تطہیر
اماں ہو کہ کوئی نہیں جس جنس نظیر
باعث مری زینت کے یہ دو ماہ جبین ہین
ایسے کسی نانا کے نواسے تو نہین ہین

۶۶

بیمار جو اک سرور نے یہ آئی ہے پکارا
پیری تو شفا وارث ہو نگاہ میں تمہارا
بکنے جو عبث آپ کے ہاتھ سر کو دو بارا
نانا بھی لو ایسے تو تھا اس مرض میں بیمارا
پہلے تو وہ رو یا کئے بالین سے ہٹ کر
پھر پہلو مین سو گئے نانا سے لپٹ کر

۶۷

لکھا ہے کہ بیمار تھے جب شہ خوش ذات
سبطین عیادت کو گئے فاطمہ کے سات
بابا نہ تھے گھر مین نہ ملے ان سے کہیں بات
فرزند کئی زہرا کے آئے تو نہ تھی رات
بیمار کی بالین پہ نہین روتے ہین پیارو
اب گھر مین چلو تم کہ نبی سوتے ہین پیارو

۶۸

بیہوش تھے وہ آئے تو مجھکو جو آیا
ننھے سے سوا بیٹے نے تو بڑھا پایا
پہونچے سر چھوڑے ہوئے یہ اور بھی سونا پایا
نانا نے خفا ہو کے گلے سے نہ لگایا
بیمار ہون تونے مجھے کمزور کیا ہے
وسواس کس تمکو نہین گودی مین لیا ہے

۶۹

جس دم ہوئے دونو نواسے خواب سے بیدار
اور موت بھی پہنچی ہوئی ملے احمد مختار
دیکھا تو نظر آئی نہ وان مادر غمخوار
گھبرائے چلے دل کو کئے ہوئے گرفتار
بیہوش ہین یہان جد خوش اوقات ہمارے
پہونچانے کو چلتے تھے نبی ساتھ ہمارے

۷۰

نانا کے بھی بس دوش پہ اور تھا بار نہ یکجا بھی ان
گرزین دو زخمان بھی تھے چلتے جو نشان
جھانا ہرا ربیع تھا یہ ایسا بیابان
ابر رحمت تھا نہ گئے لب جان
تمہارش باران سے نہ اصلا سر و تن تھا
ایک ایک قدم ابر کرم سایہ فگن تھا

۴۱

ون گھر کی طرف آتے تھے بصد حزن جاه
تھے کرتے نہ بیتاب تھے نظر سے آگاه
وه راه بتائے وه جہان بھول گئے راه
اوپچھی کے گھر ان میں جو دروازے پہ ناگاه

رستے مین بھٹکے تھے جو وہ دلدار علی کے
وان سو گئے وہ طالع بیدار علی کے

۴۲

گھبرا کے جو ہتی کا بیدین ہوئے بیدار
اس وقت سے بھول گئے ابھی اختر ہجران
اور درد کے سوتے ابھی نیند سے گئے بار
بارہا ان فاقون سے گئے مین ہے دلدار

اس عارضہ مین مجکو عنایت یہ دوا ہو
مل جائین نواسے تو ابھی مجکو شفا ہو

۴۳

یان گھر مین بہتر ہوئے جو اب سے بیدار
دیکھا کہ کہان بین ہر ایک سے دلدار
یان آتے تھے بیتاب وہان فاطمہ بابار
اب صبح مین سمار تے کب تک کر بیتی بار

کہتی تھی کہ آنے نہ دیا منہ مین نبی نے
پیارون کو سلا رکھا رسول عربی نے

۴۵

دروازے سے نکلے جو نبی مضطر و رنجور
کس نور کا تھا عصمت رو شنی طور
وہ نور فقط راہ زنان کی بہ بچا مور
بہ نور آیا ہوا اداری غضب

جس باغ مین نیند آئی تھی سبطین نبی کو
یہ نور وہین لایا رسول عربی کو

۴۴

آرام جب پائی کہ وان حسین وہ لال
حیرت مین نبی کے گئی وہ مضطر بحال
اور بولی کہ مین نے تہ کی سیر بیتی بین نال
شمر آئے کہ بابا بجز فرزند دل نال

بھولے وہ یہان آئے تھے مان باپ کے گھر سے
کیا جانئے کس سمت گئے آپ کے گھر سے

۴۶

جب تک صبا آب بہ بہار زمین پر کیا
وابستہ کا اسو بیچ یعنی جان سے دیکھا
باران لو ارنا بہ برابر سین اصلا
بابنے کے لئے ابر کا دامن ہوئے

شبیر کا تو ہاتھ ہے شبر کے گلے مین
اور ہاتھ حسن کا ہے برادر کے گلے مین

۳۸

اک مار سیہ بھی تھا تقسیم سے ہر ایک کے برابر
ہیں صورتیں ایسی نہ ہوئے بدن اسکے برابر
اور قدرت اللہ سے موجود ہیں و زیور
اک مار سیہ بچھا زرتیں ایک نہ زیور

تکبیر کہی احمدؐ مرسل نے خوشی سے
وہ مار سیہ ہٹ گیا آواز نبی سے

۳۹

حضرت نے دعا دی کہ لو آئے آپ ہی بتایا
کہنے لگے یہ لوا سوکو جب دل راست بچھایا
اور ان عجب سے نکلے تھے زرتیں جدید رکھی پایا
اور بچھا کے خود زہرا نے کیا حال بنایا

آگاہ کرو فاطمہؑ زہراؑ کی خبر سے
وہ ڈھونڈھنے کو اُنکے تو نکلی نہیں گھر سے

۴۰

مولا نے کہا اور کہ کیا حال بتا تو نے
اعجاز نبی ہو وہ ابھی ہو آ رہا
ہیں ایک سبب میں جناب آپ کا سا پیدا والا
اک آیہ قرآن کی ہے تحقیق سے پیچھا

اسدم تھا فقط میرا گذر آپکی جانب
دل آپکی جانب تھا نظر آپکی جانب

۴۱

حیدر نے کہا اور بھی تجھے زہرا کا کچھ سر کا حال
دروازے پہ دیکھی ہیں پچھے کھلنے سے تو ہاں
اور دیکھ عاشق کی جگہ آپہن کی ہی لال
حیدر نے کہا آپ کو دیکھا ہوں تو خوش اقبال

یہ تو سبب اُمی ضعف ہے حضرت کے بدن کو
شبیرؑ کو لیں آپ مجھے دیجیے حسن کو

۴۲

وارد ہو بیابان تو ندا آئی کہ یا رب
کیوں جا بجا ہوتے ہیں بیان احمد مختار
ہیں عین ہے ہیں مرد ہے دلدار
فرزند نے زہرا کے تجھ سے کہ جرار

اسوقت تلک تابع فرمان خدا ہوں
گنجینہ زہراؑ کا نگہبان رہا ہوں

۴۳

حضرت نے حسن سے کہا آئے
تم دونوں میں بابا سے چلو بنائے
پہلے تو حسن بولے نہیں بھیجا ہے بلائے
پہلے حسین بھائی

شبیرؑ سے پوچھا کہ رضا آپ کی کیا ہے
وہ بولے وہی جو کہ بھائی نے کہا ہے

۴۳

اے یاورِ نبی تیغ و تبر کی تقریر
اب یاد کرو حادثۂ شبیر و شبر
وہ ظلم و جفا زہر کی وہ برشِ شمشیر
وہ نوکِ سناں تیر سے بازوئے مطہر

یکساں ہیں شہادت میں مصیبت میں بلا میں
ہم رتبہ ہیں ہمت میں شجاعت میں سخا میں

۴۶

جب بیتے دو نخل تمنا یاسِ مولا
اعدا میں ہوا شور وہ قتل ہر اک جا
دیندار الٰہی ہیں مر اور بت اہل دنیا
نہیں ہے بجز صبر چارہ کوئی دیکھا

شبیر کے تو ساتھ بہتر رفقا تھے
دو چار بھی ایسے نہ یہاں اہل وفا تھے

۴۴

گفتا دو تن میں خلط لوہو سے اور
ہمت سے جھکے وہ رو رو کے طبیعت
گو اپنے مددگار و ہمدم نہیں ہیں
گر تنتی میں ہرا کے اٹھے کہتے ہیں یہ تیغ

گر نیزے لگے دل میں تشنہ دہن کے
منھ تیروں کا برسائے جنازے پہ حسن کے

۴۷

کہتا ہے یہ راوی ہیں جو آئے نہ بجاہ
صالح سے نہیں کسی منافق ہوئے آگاہ
اور رشتہ تھا ظاہر میں وہ سب کینے پہ دل خواہ
جعدہ سے کہ عالی ہوئے جیا حرمِ شاہ

مانی نہ کوئی بات امام مدنی کی
بیعت شکنی ایک طرف دل شکنی کی

۴۵

شبیر کے اندوہ ہو دین پہ تیرہ دنیا
دیکھو یہ حسن نے بھی ہرے کا وہ پیکر کیا
کل پانچ برس کے تھے اٹھے سے جو نانا
عباس ابھی گر قتادہ حسن ابن یہ دیکھا

جی بھر کے نہ ماں کے لیئے روئے تھے جہاں میں
جو ہو گئے بن باپ کے ماہِ رمضان میں

۴۸

سینہ میں جگر شاہ کے تیرہ بنا رہی
حیدر کے جگر نہیں نیچو گئی جاری
جعفر کی بہن بیاں میں ہوئیں بیکس رہی
زینب کی زباں میں نیزہ و زاری

لی آ کے عبا دوش سے شاہِ دوسرا کے
سجادہ تلک لے گئے حضرت کو گرا کے

۴۹
باقی حسنؑ حسینؑ میں تھے مضطر و نژند
زینبؑ یہ صدا دیتی تھیں اے قوم سر بلند
بھائی کی کنیز و بیکار و تمہیں لے
کیا چھینو گے زینبؑ کے کانٹوں کی چادر

یہ دست درازی ہے شہ عرش نشین پر
سجادہ تلک چھن گیا بیٹھے ہیں زمین پر

۵۰
بابا بھی ہیں یاں بھی تنہا تھی میں حسنؑ
زینبؑ بھی سمجھی لے گیا بلوے میں لے گئے
چادر بھی نہ پردہ کے لیے ہو گئی ہیں
اور گردن شبیرؑ پہ پھر جا لگا خنجر

لوگو یہ مدائن ہے کہ یہ کرب و بلا ہے
کیا آج حسینؑ ابن علیؑ قتل ہوا ہے

۵۱
حجت میں تھی پشت پناہ حسینؑ پر جھکا گئے
اشتیاق سے سجادہ طاعت اٹھا گئے
جانے کے نانا کو عبا سے بنیں آ گئے
روزانہ غضب اس کی عبادت نکل گئے

تم اوسکو ستاؤ گے اگر بغض و حسد سے
نانا کی مرے بیٹھ لگے گی نہ لحد سے

۵۲
تھم آئی جو نکلی حرم سے سب غربت آشکار
زینبؑ سرِ برہنہ یاں سے چلی زار زار
باہوں میں بھی بچوں میں کہ لیا اسکا احمد
آئی سکینہ سے کہ مرد کا لئے کچھ نہ چند روز

پیچھے تو حرم محمل و ہودج میں نہان تھے
اور گھوڑے یہ آگے شہ ابرار رواں تھے

۵۳
مولا نے سرِ من ہٹ گیا
بن کیا جو کہن بخت ہے آ گیا
جب بہن بلوے میں گر پڑا
غش آ گیا جھکا

قاتل کو نہ کچھ منہ سے کہا شاہِ زمن نے
پر قتل کیا اوسکو رفیقانِ حسن نے

۵۴
پہونچے جو صدائیں سے مدینہ شہ ابرار
کھڑی میں بھی تنہا تھی تہ تلوار
فرزند نبی زہرا و گرتی بار
نعمت دل زہرا کلیجہ سب اشکبار

ہوتا تھا جو صدمہ اثر زہر کا جی پر
جا جا کے تڑپتے تھے حسن قبرِ نبی پر

۵۵

دو بار دو بارہ جگر اک طشت مین آیا
زہرا کو اودھر [illegible] پانی مین [illegible] ملایا
ان کو بھی [illegible] بیٹی بہو کو سنایا
لا اب مین تقدیر نے [illegible]

پانی مین مجھے سودۂ الماس دیا ہے
اس پانی نے سو ٹکڑے کلیجے کو کیا ہے

۵۶

فضہ سے یہ فرمایا [illegible] سر زینب
زینب نے کہا طشت کو حاضر [illegible]
فاطمہ [illegible] کہا اور [illegible]
اے نور نظر اے [illegible] بلا لائے

یہ حال سنانا نہ چچا جان کو اپنے
پرچاک ذرا کرلو گریبان کو اپنے

۵۷

شبیر کی جانب تو چلے قاسم مضطر
ہان طشت یہ کہا سامنے زینب نے اٹھا کر
حضرت نے جھکایا طرف طشت جو وہ سر
کٹ کٹ کے جگر منہ سے نکلنے لگا باہر

بیہوش جو ہو جاتے تھے اندوہ و محن سے
غش مین بھی لہو بہتا تھا حضرت کے دہن سے

۵۸

بانگاہ حسین آئے گریبان کئے چاک
قاسم بھی عقب شاہ کے [illegible] خاک
زینب [illegible] بیباک
[illegible] سجاد و سکینہ [illegible] نمناک

ہر چند مرے مرنے کا غم کھائینگے شبیر
ان ٹکڑون کو دیکھینگے تو مر جائینگے شبیر

۵۹

آتے ہی گلے بھائی کے لپٹے [illegible]
رو رو کے کہا خیر تو ہے اے مرے بھیا
زینب نے کہا خیر کہان [illegible]
حضرت [illegible]

فضہ نے کہا سامنے اس طشت کو دھر کے
لو دیکھو یہ سب ٹکڑے ہین بھائی کے جگر کے

۶۰

شبیر نے کی آہ کلیجے کو پکڑ کے
بانگاہ نظر [illegible] زہر کا غم
زینب نے [illegible] اٹھا [illegible]
زینب [illegible]

سوچو تو شریعت مین روا ایسی قضا ہے
اب کون یتیمون کا مرے تیرے سوا ہے

۶۱

گر شوق شہادت ہے تو آگے مرے دلکو سنبھالو
تابوت کے کاندھے پہ برادر کے اٹھا لو
دیکھو بھلا اب آپ یتیموں کو نہ پالو
تم بازوؤں سے اپنے مری تربت بنا لو
جبرئیل نے جب محضر خون لا کے دیا تھا
کچھ یاد ہے کیا آپ نے اقرار کیا تھا

۶۲

دیکھو تو بلا رہے ہیں پانی بھی برادر
اور دیکھو تو پانی بھی نہ پیئیگا یہ مضطر
ان زخموں سے اٹھے گا نہ بند ہو گا
جیسے ہو تمہیں ظلم سے
مر جاؤں گا جب میں تو مجھے روئیگا بھائی
لاشے پہ تمھارے نہ کوئی ہوئیگا بھائی

۶۳

یہ کہہ کے چلے کر کے ہمت تو دیکھنے مولا
زینب نے کہا ماں کو سکینہ کا
روکر کہا زینب نے یہیں حال کہوں
قاسم کہ جو تمہارا ہے عروسی نہیں ہوتا
سو مادر قاسمؑ کو بڑی شرم و حیا کا
اک کونے میں بیٹھی ہوئی مشغول بکا ہے

۶۴

کہتی تھی یہ کہہ کر ہیں زینب و کلثوم تو خواہر
سب کا نہ تھے ہیں ان کو بھی جو ہے عشق برادر
اس عمر میں ان بچوں میں ہیں تشنہ دہن مضطر
نایاب کرو انہیں ہوا فاقہ
موت اپنی طلب کرتی ہے اسدم وہ خدا سے
تم زہر سے مرتے ہو وہ مرتی ہے حیا سے

۶۵

شہ بولے لائے ہیں نہ سر کبرا کو ابھی ہیں
بچے بھی اور ہم بھی اسے ایک جگہ پیاسے ہیں
زینب جو ملی ساتھ لئے آئی ہیں اصغر ہیں
حضرت نے کہا بھائی تمہیں سکینہ کو دیکھو
تو اہل وفا صاحب توقیر ہے بی بی
فرزند ترا فدیہ شبیرؑ ہے بی بی

۶۶

قاسم نے کہا ہے معلوم
محشر میں کہنا
تقصیر بخشو
شرمندہ
اب نالہ و افغان سے نہ ٹکڑے مرا دل کر
تقصیر جو کچھ کی ہو حسنؑ نے تو بحل کر

۶۷

وہ کہنے لگی سیدا معصوم ہین آپ تو
عصیان سے ابھی جان بہن آپ خطا سے بھی مبرا
لونڈی ہے یہ آگاہ ہین آپ نہ نے یہ نجیب زن
اور ہاتھ مین شبیر کے لے آب ہاتھ دو میرا

مجکو تو فقط سوگ نشین ہونا ہے صاحب
پر بچے ہین کم سن یہ بڑا رونا صاحب

۶۸

زینب نے کہا حق کو تو آگاہ ہے سب آئین آیا ہان
ان لا دو قرطاس مع دوات و قلم اس آن
سمجھے نہ کچھ تا ہے کہ ابھی ہو نادان
بچپن کی نصیحت یہ نہ یاد رہے بھیا

لکھکر اُسے دے جاؤن جو قسمت کا لکھا ہے
درپیش ابھی واقعۂ رنج و بلا ہے

۶۹

جب رکھ دیئے قرطاس و دوات و قلم آ کر
سمجھے نہ کچھ لکھا اور آپ سب سے چھپا کر
رو رو کے دیا فاطمہ کو عابد کر بلا کر
وہ نامہ دیا ہاتھ مین اور رو کے سنا کر

تڑپون گا لحد مین مجھے رونا نہ مری جان
یہ خط ہے بڑے کام کا کھونا نہ مری جان

۷۰

اس حرف کے کہتے ہی زینب کا ہوا جوش
کہنے کو رہا ہوش نہ سننے کا رہا ہوش
رو رو کے ہوا غش وہ عطا بخش خطا پوش
پوچھا کہ کرو مین یہ ہوا اور کہ خاموش

شبیر سے زینبؑ نے کہا بھائی یہ کیا ہے
مضمون غضب کا کوئی اس خط مین لکھا ہے

۷۱

تم ہاتھ سے نامہ کو ذرا لے کے پڑھو
مضمون کو دریافت کرو نامہ کو سمجھو
شبیر نے فرمایا کہ بس اب نہین سنیو
آ جائے نہ زینب کو جو بھائی مرا دیکھو

بے حکم حسنؑ مجھ سے یہ کس طرح عمل ہو
مرتے ہوئے بھائی کی اطاعت مین خلل ہو

۷۲

آنکھین مین نہ تھا غش مین جو روئین تو پوچھا
زینب نے ہاتھ سے یہ نامہ شبیر نے لکھا
وائے اس نامہ مین کیا ہے
حضرت نے کہا اور رو کے مضمون مین ...

لکھنے مین جگر پھٹتا تھا کہنے مین بھی غش ہے
وہ اس مین رقم ہے جو مقدر مین رقم ہے

۲۰۳

نامہ تمہارے ہی لیے پڑھنے کو لکھا ہے
ڈر یہ بھی ہے ان سے کو جلدی ابھی کیا ہے
کیا ظالموں نے آ کے نہیں گھیر لیا ہے
بیکس کی ابھی تو نہیں سامان وغا ہے
اس دم تو مرے غم میں ہو فریاد و بکا میں
پڑھیو تم اسے معرکۂ کرب و بلا میں

۲۰۴

پھر بولے حسن کچھ یہ کہ مری فرقت تمہاری
زینب نے جو خط کھولا تو رقت ہوئی طاری
زینب نے کہا بھیا ہوئی جاتی ہوں واری
حالت یہ تھی چھوٹی بہن اشک فشاں میں باری
شہ بولے یہ اسرار عیاں کر نہیں سکتا
تم سن نہ سکو گی میں بیاں کر نہیں سکتا

۲۰۵

لکھا ہے کہ جب رن میں زینب بھی پہنچ جانا
اس رات کا دکھلا کے سماں عمر کو بتانا
مبین تمہیں ماں مرے بیٹے کو نہیں سانا
اور صبح کو پھر اپنے بیٹے سے کو روانا
قاسم کو یہ لکھا ہے میں قربان تمہارے
وہ کرنا کہ راضی ہوں چچا جان تمہارے

۲۰۶

اور اک خط کو تعویذ تھی فتح و بلائی
جب ہونے کسی سختی میں ایک سب ذرا آئی
اور درد میں نے کس قالب بعض جدائی
زینب نے رو کر کہا آخر ہوئی تنہائی
زاری تھی عجب درد سے شاہ شہدا کی
تھراتی تھی میت حسن سبز قبا کی

۲۰۷

اک سمت تھے عباس علی کھولے ہوئے سر بیان
اک سمت تھے قاسم سر کو کھولے پریشان
اک سمت کھڑے تھے اور زانو پر اپنے چچا جان
زینب کی ہمشیرہ تھی یہ تو محشر کا تھا سامان
جب غسل و کفن دے چکے فرزند علی کو
تابوت حسن لے کے چلے قبر نبی کو

۲۰۸

نزدیک لحد جب نبی کے پہنچے جو بانگاہ
تابوت حسن روکا لعینوں نے سر راہ
اور تیر لگے تابوت پہ ہائے آہ
نکلی سی زینب کی ...
کہتے تھے کہ ٹھہرو نہیں تلوار چلے گی
اس روضہ میں تو قبر حسن کو نہ ملے گی

۷۹

بچّہ زمین پہ بیٹھ حسن میں تو زمین اصلا
بیجا دو جنازہ تو نجف میں تو ہے اچھا
نیزہ پہ سر ہے نہیں واسطہ ہے آیا
ہے تیغ جان عرض سے خیبر کا کانپا

فرمایا کہ میں وارث پیغمبرؐ دیں ہوں
تم دوست پیمبرؐ کے ہو میں کوئی نہیں ہوں

۸۲

ناہید ابن علی آتے صدا ائے میں آتی
نیزے پہ صدا سنے لیتے آئینہ نہ اٹھا آتی
زینب بھی ہوئی قتل لو بھر کی ہے صفائی
سر کا ہے تیمنو بنو ناکہ بے جائی

عترت کی تباہی کا نہ ساماں کرو تم
قاسمؑ کی تو بچپن کیطرف دھیان کرو تم

۸۰

پیار کو بھی سمجھو وہ یہی نہ پکڑتے نہ تھے وہ بابا
یہ جب جیب بچھا گیا اب نہ یہ ستارا
کھودی نیچے کر کے در و سے کنارا
واللہ کہ میں بھی ہوں ابن نبیؐ پیارا

غصّہ سے جو کھینچو نگا میں شمشیر علیؑ کو
یہ جان تو باقی نہیں رکھنے کا کسی کو

۸۳

ہاں پہلو سے نہ ہراں میں بچے وہن کے آتا ہو
ہاں تم ہی پہلو مجھے تا ناکا سے ... ہو
تب دیکھو کے روضے کو بکاؤ سے یہ ہو
ہاجائیں ہون تا کہ میں سے بھیج آتا ہو

جی چاہتا ہے میں بھی کروں ترکِ وطن کو
اِس روضے کے قابل کوئی سمجھا نہ حسنؑ کو

۸۱

تھا گرد جنازہ سے عجب عالم و سدم
تا سیر یہ عالم تھا کر تھرا نے تھے پیمبر
رونے ہی بنا نے شہنشاہ دو عالم
عباس یہ کہنے تھے کہ ہو ہائے پدر ہم

زینبؑ سے یہ روداد کسی نے جو کہی تھی
ڈیوڑھی پہ کھڑی سینہ و سر پیٹ رہی تھی

۸۴

آواز ہوئی قبر سے بس اے مرے پیارا
سب بہن سے بھائی کی ملے صحن پہ تو نہ وارا
اب بھی وہیں بھائی کے نہ دفعہ کر و بیٹا
پر سب کے ہاتھ پیچ کا ہو کے نہ زارا

تو بھائی کی میّت کو لحد میں جو دھریگا
نانا بھی وہیں آکے اُسے اُسے پیار کریگا

٥٨٥

کیا وصف حسین کا ہو ادا تجھ پہ درود
ہے گریۂ تر دعا میں اثر و تیر اب بے پر و زود
اسبط نبی وقت قدرت میں ہیں زود
پنجا ہے تری خاک نجف بار ہے کی گرد

رباعی

حقا کہ ولی نعمت دوراں ہیں علی
جان پدر و در حسن و ملک و جان جہاں ہیں علی
کہتا ہوں نبی و علی کے اعداد ہیں ایک
یعنی نبی جسم ایمان ہیں علی

بہتر ہے غلامی تری سو عز و شرف سے
کوشش مری جانب ہے کشش تیری طرف سے

رباعی

حقا کہ غلو تنی سے جو خاک ہوا
وہ ہمسر سکان افلاک ہوا
ورہ ہے نجف اور ایک بندہ کا گھر
مردہ جو ہوا نقش زبوں پاک ہوا

رباعی

اے اہل فلک اوج ہمارے دیکھو
مضمون بلند کے اشارے دیکھو
ہے بزم میں بنا ایک اختروں کا جلوس
چھٹکے ہوئے دوپہر کو تارے دیکھو

رباعی

پیرو ہوں گدائے موسی کاظم کا
طالب ہوں عطائے موسی کاظم کا
محکوم ہوں گو شاہ ہوئے ہیں پدر
تابع ہوں رضائے موسی کاظم کا

رباعی

دنیا ہے علاوہ اس دن کی بلا ہے آج
عالم غم و اندوہ سے معمور ہے آج
غربت میں ہوئے شہید امام ہفتم
ہر چشم کو رونا تو ضرور ہے آج

۴۲

زینب جو ہوتیان تو نہ ہوتا یہ سب تباہ
نقد حیات باپ کا حیدر ہوا تباہ
سیدانیان تباہ ہوئین گھر ہوا تباہ
سردار قتل ہوگیا لشکر ہوا تباہ

محبوس فوج مین حرم محترم ہوے
شب باش قتل گاہ مین اہل ستم ہوے

۴۳

سر وارث نبی کا جب ہوا تن سے جدا تمام
اور آئے ابن سعد کے لشکر کے سب کلام
جی چاہتا ہے عابد بیمار کا امام
باقی نہ تھی زمین کی سلطان کا امام

بجھ سے شقی کا ساتھ دیا آہ کیا کیا
سید کا ہمنے خون کیا آہ کیا کیا

۴۴

اترے زمین پر ادبار نگہ بیکس و بیکلام
اس ملک مین وہ یار کہ ہوئی ان پر تمام
ناکام ابن سعد ہے بولا قریب شام
منظور ہے کہ ہم بھی زمین آج ہون تمام

ایک خیمہ ایستادہ حضور نگاہ ہو
شب باش اس مین آل رسالت پناہ ہو

۴۵

وہ بولا کہ جو کچھ ہو رہی مین نے کیا بجا
سب لوٹ لے نشق بخیمہ غارت کے چکا
اب کیا ہے کسکا نام زہرا بی لوٹ چکا
بالفرض مجکو سبط پیمبر سے بغض تھا

سیدانیون سے آب وطعام اب جو دور ہے
بیچاری بیبیون کا بھلا کیا قصور ہے

ناگہ خیمہ علیحدہ زمین پہ کھڑا ہوا
سب بیبیان مقیم ہوئین جسکا بیان کیا
داخل ہوئین بہن حسین رو رو کے جابجا
اسباب خورد و طعام بھیجے آل مصطفی

آسایش طعام بھی ہر بد خصال کو
اور فاقہ میسر اتھا محمد کی آل کو

۴۷

یہ حکم عمر ابن سعد کا ہے اب ہر جگہ جب
نور عین رسول کا جو ہے فرزند سب
کھانا ہے سب کو ملا زین العابدین کو شب
اور حاضری بھیجی ہے اہل بیت کو

بھوکا ہے تین روز سے کنبہ بتول کا
فاقہ نہ ٹوٹا آج بھی آل رسول کا

۶۷
تقصیر ہے کسکو جو اسد مر گیا طعام
آل نبی کی بھوک پہ ہیں ہم روئے لاکلام
اٹکا نوالہ حلق میں کھانا ہوا حرام
بے رحمی اور سنگدلی تجھ پہ ہے تمام
آل نبی کے واسطے فکر غذا نہیں
تجکو حمیت عرب او بے حیا نہیں

۷۰
بولا عمر کہ زینب سے تو جا یہ کہہ بار بار
عباس کا برادر ہے کہتا ہے جو رفتہ وار
سمنے کہا ہے زینب کا یہ زادہ زن بیمار
زینب سے جاکے کہدے کہ سینہ پہ ہوا سوار
میں نے کیا شہید شہ مشرقین کو
میں نے طمانچے مارے یتیم حسین کو

۶۸
یہ دیکھ کر تھا جو ایک خبردار بول اٹھا
ان بچوں کی ماں سے اسیر ہے حیدری بچی
اس روز سے زینب کی نہ ہوئی ہے تر بھیکا
ننھی سی ایک لڑکی نے کھانا طلب کیا
مادر نے رو دیا تو وہ بے آس ہوگئی
آخر وہ کھانے کیلئے رو رو کے سو گئی

۷۱
اسکا نے زمیں پہ جو کیا سر نے برملا
پھر تو عمر نے رو کے جو سر کو جھکا لیا
بولا یہ کہا ہاتھ سے تو اہل حرم میں جا
سنتا ہماری طرح سے بہت غدر و انتہا
تو ہر ترا ہے فدیہ شہ مشرقین کا
دنیا تو تھمہ بانو کو پرسا حسین کا

۶۹
بولا یہ ابن سعد کہ لیجاؤ تم شتاب
جا زینب جوان سے کہلے اور ہر جا صواب
زینب نے ایک یہ بھی عمر کو دیا جواب
سنتے ہی رکھے آگے جابجا انہیں بہ شتاب
پیاروں کو انکے سامنے نیزے لگائیں ہم ستم
اور حاضری بھی انکے لیئے لیکے جائیں ہم ستم

۷۲
جانے ہی ابن سعد کے ہوئی جب مہر وہ بادنما
ہمراہ اسکے خوان جواہر تھے بھی سب
زنہار بھی ایک سر یہ بیٹھا آل رسول کا
ہاتھ اسکے عون زینب جعفر ابن ہوا
خوانوں کے گرد پیش پیادے تمام تھے
مشعل کی روشنی میں وہ خوان طعام تھے

۱۳

بھیجا تھا اسکے آگے زوجۂ حر کو دوستدار

جسدم سنا یہ حر کے جو دن سب ہوا گذار

یہ دوزخی بھی بیچ میں ہیں یاں نہ ہشیار

دیکھا کہ ایک بی بی بڑی لوندی بھی تیار

یہ بات کہکے ہوتی ہے مشغول آہ میں

اصغر ہے قتل گاہ میں میں خیمہ گاہ میں

۱۴

تھمیں سکینہ کی لاد نی بی جو زینب کی نگاہ

بولی کہ او جھرا آتی ہیں لوٹنے سپاہ

جس طرح بیچاری ہوا ہے کیا آہ

ہے حو رزد ضدا کے غضب سے یہ کیا ہوا

کوئی بھی پوچھتا نہیں اس واردات کو

لوٹے ہو انکو لوٹنے آئے ہو رات کو

۱۵

گھبرا کے بولیں بیبیاں ہو گر تو میں گنہگار

جاگو نہیں ہے کوئی تمھارا گناہ گار

جاتی ہیں تمھارے قصور وار

موجود ہیں جو قتل یکبار

کل ہمکو لوٹ لیجیو اب کیا ضرور ہے

نے قیدی بھاگے جاتے ہیں نہ صبح دور ہے

۱۶

بھیجا ہے آگے بانو نے ہے ابھی غذا

کہا سکے ان بچوں کو ابھی سلادیا

تھا میں حرم ابھی میں تمھارے سر دیا

بیچ میں تمھاری سر نہ راہ

اس بیکسی سے منہ پھرا کے کیسے منہ دکھائینگے

قرآن بیچ میں ہے نہ ہم بھاگ جائینگے

۱۷

یہ بات سنکے زوجۂ حر رو کے آئی جب

پردہ اٹھا کے خیمہ میں آئی وہ باوفا

ہمراہ ساری عورتیں گرتی ہیں بے سبب

دوان جعفر خیمہ میں جابجا

سب عورتوں کی شکل تھی پنہان نقاب سے

زینبؑ نے سر جھکا لیا اپنا حجاب سے

۱۸

زینبؑ سے بولی وہ کہ جانکا نہ بہن

ان بیچ الو نہیں تعین کہ زوجہ حر ہوں

بانکہ وہ بی بی زوجۂ حر اس آن

لونڈی سی ساری گرتی ہوئی وہ بی بی

میں عاشق حسینؑ کنیز بتول ہوں

میں زوجۂ حر اول سبط رسول ہوں

۳۹

آ آ کے بانوانِ رہِ دوجہان نے جو یہ کلام
تعظیم کو کھڑی ہوئی وہ نوحہ گرِ امام
بولی وہ حسرتی زوجہ کہ اے میری بی بی نیک نام
حق بخشے حسرتون کو واہ عجب گریہ وہ کام

پہلے خبر نہ تو نے کی زہرا کی جائی کو
سرِ ننگے آتی در پہ تری پیشوائی کو

۴۰

یہ کہکے اور انکو اپنے برابر اٹھا لیا
چادر بھی جو ڈھلکی تھی ان کی منھ روتی ڈھک دیا
دکھ سے یہ ہاتھ باندھ کے بلکی روئے اور کہا
یہ ہیں حسرت کو بی بی ہون لونڈی تری ہون

وہ روکے بولی نام نہ لو اس غلام کا
مین تمکو دینے آئی ہون پرسا امام کا

۴۱

بانو نے حسرتی زوجہ سے رو رو کے یہ کہا
بھیجوں میں بھی تیری ہون اسی غم کی مبتلا
بانو کی شکل دیکھ کے بولی وہ باوفا
بیبی تمہاری گود میں جو شہزادہ پلا تھا

اکبر تھا لال آپ کا اٹھارہ سال کا
پرسا تو مجھ سے لیجئے اس خوشخصال کا

۴۲

زینب کی سمت دیکھ کے بانو نے یہ کہا
اکبر بھی ان کی جان ہیں وہ انکا تھا دلربا
اکبر نے مرتے دم ترے پالے کا حق ادا کیا
اور تھا میرا منھ نہ وہ قابلِ شکلِ مصطفیٰ

زینب کے ساتھ رو علی اکبر کیواسطے
ہمراہ میرے رو علی اصغر کے واسطے

۴۳

کلثوم نے بھی آکے جو اصرار یہ کیا
زینب یہ بولی بھائی کو رونے کو غم کی مبتلا
وہ بولی بہن ہون میں نہ ہون فضیلت کی باوفا
بھائی یہ پیارا سید مرا بھائی سے جدا

زینب پکاریں عاشقِ شاہِ زمن ہے تو
کلثوم ہین بہن مری یا اک بہن ہے تو

۴۴

بھائی ترا شہید ہوا زینِ بیکساں پناہ
جب وہ اتر گیا ہے تیرا حال ہو تباہ
بھائی کا داغ دیکھیے دل کا نہیں کوئی رہا
ہم سے عمر نے بین صبر نہیں بھیجا در آہ

ہنستا ہے شمر سن کے مری آہِ سرد کو
اُس سے بیان تو کیجیو بھائی کے درد کو

۳۵
زینب یہ بولی رو کے کہ روح حسن سے کیا
بتلا کہ تیر بر سے کلیجا ہے کیا سبب ہوا
کی عرض اس نے ہو کے بڑی کی نیت ہوئی ہے
[illegible] ابن سعد نے پیاسا جوان پر

کہنے سے اسکے کھانے کے ہمراہ آئی ہون
یہ حاضری حسینؑ کے مرنے کی لائی ہون

۳۶
[illegible] خبر جان
انصاف کر کے [illegible] زبان
زینب [illegible] علی اکبر [illegible] جوان
[illegible]

جب تک قضا نہ آئیگی مجھ بیجوا اس کو
رووُنگی پیاسے بھائی کو اور انکی پیاس کو

۳۷
سنتے ہی نام حاضری [illegible] بیکفن
زینب کا سینہ ہل گیا تھرا گئی [illegible]
[illegible] بولی بہن
[illegible]

دنیا مین یادگار ہوا سانحہ مرا
تم نے نہ ہاتھ اٹھا کے دیا فاتحہ مرا

۳۸
وہ بولی کوئی عذر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اب فاقہ توڑین آپ پیمبر کے واسطے
پانی بھی پی لین ساقی کوثر کے واسطے

۳۹
[illegible] کیا خطاب
[illegible] نواب
[illegible] طعام [illegible] شراب
[illegible]

ہم سب حسینؑ پیاسے کے ماتم مین روتے ہین
کسکو کھلائین بچے بھی اسوقت سوتے ہین

۴۰
زینب کو تھا جو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دو فاتحہ حسینؑ کا پانی کے جام پر
صدقے مین انکی پیاس پر اور انکے نام پر

۳۱

سبطِ نبی کا فاتحہ پانی پہ جب ہوا
زینب نے کی وہ آہ کہ برپا غضب ہوا
نانا پہ ہائے ہائے کے سینہ کا پیٹنا
بابا پہ بھیا پہ چچا پہ بھی سب سے تو فدا
جاگو ابھی تو واسطے پانی کے روتی تھیں
کل تک تو اپنے بابا کے سینہ پہ سوتی تھیں

۳۲

پانی کا جام ہاتھ پہ سکینہ نے جب لیا
سب بار بار آنکھیں ملتی اور دیکھا کیا
پانی تو تھا پہ بند تھا جس طرح ملا
کہا آ کے نیند سے مرے ہو سے تو تا
دن کو تو فوج گھیرے ہوئے تھی فرات کو
پانی چھپا کے لائے ہیں عباسؑ رات کو

۳۳

اب فاطمہ کے کھانے کا کہنا ہے زینب حال
وہ چاہتے ہیں کہ چھلکے کہ سرکا جی کا حال
ہیں سر جھکائے بیٹھی تھیں وہ ذوالجلال
سکینہ بھی سن کے ہو گئی تھیں انفعال
کہدوں گی میں چچا سے کہ مجھ سے خفا رہیں
تم جو جدا رہے تو یہ بھی جدا رہیں

۳۴

بانو پکاری نکلے یہ تقصیر بخش زینب
پانی پیو کہ روؤ نہ مر جاؤ زینب زینب
واری چچا کہاں ہیں کہ زینب چلا ہیں
شانے پہ سر رکھے ہوئے بیٹی بلا زینب
اٹھو پیو یہ پانی ہے نذر امام کا
اب فاتحہ ہوا ہے شہ تشنہ کام کا

۳۵

یہ کہہ کے جام سب کا سکینہ کو بھر دیا
دیکھی پیا تو جام بھر کر زینبؑ نے لے لیا
وہ بی بی سمجھی نے پیا کچھ نہیں دیا
زینب وہ کچھ بی بی سبھی نیکو بچا لیا
تقسیم اہلبیت میں
اللہ رے فیض زینبؑ عالی صفات کا
تو ڑوایا فاقہ سب حرم نیکذات کا

۳۶

اس سمت بچوں کی سن کر زینب کی آنکھ
دیکھا تو سب کو دیکھا ادھر اور ادھر
زینب پہ چھا گئی یوں یہ درد کا اثر
وہ بولی فاتحہ ہو لیے بیبیاں
میں سن رہی ہوں دیر سے اک بی بی روتی ہے
دیکھا ہر اک طرف نہیں معلوم ہوتی ہے

۲۴

زینب یہ چلائی بار بار ہو کے بیقرار
جسدم تھا تیر سینۂ بے شیر کے پار
اصغر نے ہونٹوں کا تقل مین ہی گزار
بنت نبی سے چھٹ گیا اب تو سر مزار

سنتی ہے جس معظمہ کے شور و شین کو
زینبؑ کے ساتھ روتی ہین زہراؑ حسینؑ کو

۲۵

اسدم رسول آتے ہین نقل مین لئے تیر
کہتے ہین اے فرشتو وہ ہوئے بابان کبیر
زہرا نے بال کھولے ہین بیٹی کی لاش پر
زینب جدا یہ کہتی ہین غش سے کیا ہے

مرنے کے بعد سبط نبی پر ستم کیا
ہاتھون کو میرے بیٹے کے کس نے قلم کیا

۲۶

تھا نا تمام ابھی سخن بنت مرتضیٰ
ناگاہ کانپنے لگا میدان کربلا
اور ہر طرف سے شور اٹھا وا محمدا
عابد نے اہلبیت سے پوچھا یہ کیا ہوا

آگاہ راز غیب کے تم لا کلام ہو
تم وارث حسینؑ علیہ السلام ہو

۲۷

ہرچند اختتام روایت نہین ہنوز
برپا ہے دیر سے آتش غم ہو رہین سوز
اور آہ مومنوں کی ہے شمع جہان فروز
سرمہ دعا ہے اب یہ سر آکر برابر روز

گردش مین گو سدا فلک کینہ جو رہے
یارب علیؑ کے دوستونکی آبرو رہے

۲۸

عابد بیمار بیکس نے رو کے بین کیا
چھٹا ہے میرا سینہ نہ پوچھیے ماجرا
اجڑا ہے قتل سے مین بیاہ دہ ہوا
تنہا ہون مین کہ ہمدم بھی کوئی نہ رہا

سر تو جدا ہوا تن سے شہ مشرقین کا
اب ہاتھ ساربان نے کاٹا حسینؑ کا

تمام شد

۴۱

جب بانو غم بیکسی سکینہ اٹھا سکی
کچھ درد دل نہ جو کسی [illegible] سے سنا سکی
کھانے طمانچے شمر کے [illegible] نہ تاب لا سکی
سن کر تمام [illegible] نہ رو سکی

روئی تو ظالموں نے جفا بے شمار کی
آخر یہ جبر دیکھ کے موت اختیار کی

۴۴

جب تھی [illegible] بولتی بیٹھی ڈری ہوئی
واں شمر آ [illegible] ان میں بیان ٹھہری ہوئی
آتی وہاں [illegible] لب پہ دم [illegible] ہوئی
اور [illegible] [illegible] ہوئی

دم رکنے لگتا تھا تو رسن کھول دیتی تھی
سنکر صدائے شمر رسن باندھ لیتی تھی

۴۲

گر آہ کی تو شمر پکارا خموش ہو
اور جب ہوئی تو بولے [illegible] کہ رو
غربت عطش میں [illegible] کہ بابا پیاس ہو
سہہ سہہ کے [illegible] رہ [illegible]

سوئی جو آنسو پونچھ کے چشم پرآب سے
ہے ہے حسین کہہ کے پھر اٹھ بیٹھی خواب سے

۴۵

فاقوں سے رفتہ رفتہ یہ لاغر بدن ہوا
مشکل سے اٹھتی بیٹھتی تھی غم کی مبتلا
اور ضعف بند بند [illegible] پیاس سے سنبھلا
تھا یہ ستم کہ [illegible] ہوا

جاری تھے آنسو آنکھوں سے اور خون کان سے
پیدا تھا شور ہائے حسینا زبان سے

۴۳

دل میں [illegible] تھا تو [illegible]
[illegible] بھی چھپا [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible]

زینب پھوپھی چھپا لو کلیجہ دھڑکتا ہے
سجاد بھائی دیکھو وہ خولی گھڑکتا ہے

۴۶

حرف درشت ظالموں نے [illegible] آکر کہا
سہمی تو سن کے [illegible] سر پہ [illegible]
اشک آئے [illegible] بیٹھی [illegible]
دیکھا فلک [illegible]

کیا کیا نہ خلق گلے حقارت سے کر گئی
یہ بیکسی سے دیکھ کے منہ سب کا رہ گئی

۷

[illegible]

جلا کے رونا شمر کی دہشت سے چھٹ گیا
یاں تک گلا بندھا کہ دم آخر کو گھٹ گیا

۸

جب بیٹھتی تھی سو کے چچا کو پکارتی
[illegible]
[illegible]
[illegible] قضا کو پکارتی
جینے سے تنگ آ کے قضا کو پکارتی

کہتی تھی نے چچا نہ امام امم رہے
شمر لعین کی گھڑکیاں کھانے کو ہم رہے

۹

[illegible]

تسلیم کو پھوپھی کی کبھی سر جھکاتی تھی وہ
تھی بے خطا یہ سب سے خطا بخشواتی تھی وہ

۱۰

[illegible]

یہ کہتی تھی کہ قفل لگا ہے تو کیا ہوا
زنداں ہے بند باب جناں پر کھلا ہوا

۱۱

[illegible]

اک تازہ موت ہو گئی بنی کے گھرانے میں
اماں لٹو گی آج کی شب قید خانے میں

۱۲

[illegible]

زینب کی پشت نوک سناں سے فگار ہے
لٹنے کا میری بی بی کو پھر انتظار ہے

۱۳

اب کیا ہے کیا کہ مال نہیں زر نہیں رہا
زینب بہن ہے [illegible] علی اصغر نہیں رہا
رہنے کو قید خانہ ہے [illegible] گھر نہیں رہا
پھوپھی نہیں رہیں [illegible] برادر نہیں رہا

دولت ہے کونسی جسے زندان میں کھوؤنگی
رونا تھا جسکو رو چکی اب کس کو روؤنگی

۱۴

کنبہ ہے تم سے ہو اور سجاد ناتوان
[illegible] زبان
وہ بولی سب [illegible] سلامت رہیں یہاں
ہاں [illegible] خدا نہ کرے آہ میری جان

وہ بولی کھل ہی جائیگا اماں جو ہوئے گا
بابا کی رونے والی کو کل کنبہ روئے گا

۱۵

[illegible] دوائی کا
[illegible] رہائی کا
[illegible] بھائی کا
[illegible] کربلائی کا

عرصہ کفن پہنتے میں اپنے بھی کیا رہا
پر حیف سر پھوپھی کا مری بے ردا رہا

۱۶

پھر دیکھ کے بولی [illegible] جاتی ہیں کہاں
کنبہ اسیر و [illegible] کفن کہاں
عالم عدو زمانہ بنی دشمن جہاں
[illegible] وقت ہے [illegible] الاماں

بیکس ہوں کردیا جو اسیر رسن مجھے
ہے کون بعد مرگ جو دیگا کفن مجھے

۱۷

اب میری موت [illegible] صدا
[illegible] ہو رہا
[illegible] دو دوا
[illegible]

غل ہو سکینہ لے کے بلا سب کی مر گئی
حیدر کی پوتی مشکلیں آسان کر گئی

۱۸

[illegible] سکین
[illegible] زمین
[illegible] نہیں نہیں
[illegible]

تکلیف تم نہ کرنا کہ حالت تغیر ہے
مدفن وہیں ملے گا جہاں کا خمیر ہے

۱۹

کہکے یہ چلی آگے وہ میں لشکر اودھر گئی
دیکھا نہیں جو اسکو تو آنکھ وہیں بھر گئی
سب لہو لہان تن اطہر ہے خون میں تر
دیکھا نہ ہاتھ جسم مبارک [illegible]

تھرگئی ہوئی یہ کرامت دکھاتی ہے
یہ ہم صدا سکینہ کی آتی ہے

۲۲

[illegible] دو گے جا کے آنکھوں سے
جنت میں فاطمہ کے [illegible]
وہ بولی [illegible] کے [illegible]
[illegible] بابا ہوں [illegible]

عزت سے باپ خلد میں تجکو بلائے گا
تن جائے گا تو سر ترے لینے کو آئے گا

۲۰

بیجان کہکے سکینہ بصد تشنہ زبان
سر پر [illegible] کہا واہ عزیز بابا جان
[illegible] ہو بیان
سب [illegible] جو شاہ کے یکسان
کہتی تھی [illegible]

کھلواؤنگی گلے کو میں ہاتھوں سے باپ کے
سو ہاتھ بھی نظر نہیں آتے ہیں آپ کے

۲۳

یہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ ہم ہیں اور نیچے ہیں غشمیں پڑے ہوئے
اوسنے کہا پدر بھی نہیں تھے ٹکڑے ہوئے

۲۱

[illegible] کیا ہے
[illegible] ہوے
[illegible] جدا
[illegible] پدر ہوے
[illegible]

۲۴

[illegible] نہیں آیا
[illegible]
[illegible] نہیں ہوا
[illegible] ہاتھ میں جدا
[illegible]

وعدے پہ سر دیا تھا ترے بابا جان نے
لے بیٹی ہاتھ کاٹ لیے ساربان نے

سہمے طبق نہ ارض و سما کے الٹ گئے
سر تو کٹا تھا ہاتھ بھی بابا کے کٹ گئے

۴۵

سنکر یہ حال ہو گیا سب کا تباہ حال
کھولے بہنوں نے سر تو سکینہ نے اپنے بال
منہ پیٹ کے اسعد کربلا عزّ و اجلال
خواب اجل سے چونکا یہ بیمار زبون حال
بولیں خواصیں ہائے یہ سبب شور و شین کا
ماں سے سکینہ مانگتی ہے سر حسینؑ کا

۴۶

کرتی ہوئی آکے وصیت آخر میں سوگوار
اماں چچا کی روح سے جاتی ہوں میں نثار
کچھ ہو سکا نہ مجھ سے وہ سمجھے ہیں شرمسار
دنیا میں جب ہلال محرم ہو آشکار
میری طرف سے فاتحہ سقے کا دیجیو
ہشتم کو حاضری مرے سقے کی کیجیو

۴۷

یہ سن کے ماں نے طشت میں بھجوا دیا اٹھا کے سر
بیٹی کے لینے کے لیے آیا باپ کا سر
دیکھا گیا جو طشت طلا کی زمین پر
زینب پکار اٹھی سکینہ دوڑ کر
حسرت سے باپ بیٹی نے باہم نگاہ کی
سر نے بھی رو کے آہ کی اُسنے بھی آہ کی

۴۸

یہ کہکے سر جھکا دیا بیٹی نے سر پٹ
اور بولی ہوں تو نائب شیر شکستان کا سر
اے سر زینب کی ہوں بیٹی کو سہل
حرمی نے آکر سے ہیں علی بھی جان دے
سر کی جبین پہ اپنی جبین دھر کے رہ گئی
کلمہ پڑھا بلائیں لیں اور مر کے رہ گئی

۴۹

نعشیں جو ابھی بچھیں تو کہا سر کو بھی لاؤ
مہمان مرا بابا ہے بابا کو بھی بلاؤ
لینے کو آئے ہیں یہ جنت کو میری آؤ
ان سب کی صف میں سواری مری نکالو
قاسم بھی پیشوائی کو اکبر بھی آئے ہیں
لو دیکھو گھٹنیوں چلے اصغر بھی آئے ہیں

۵۰

جب گل ہوا چراغ حرم آرمان سر میں
یعنی سکینہ مر گئی بابا امام میں
دیکھیے سے نم ستم سہتی دربار عام میں
پہنچی سلام کو دار السلام میں
دنیا میں داد رس نہ ملا داد خواہ کو
جا کر نشان طمانچوں کے دکھلائے شاہ کو

۳۱

[illegible] حسین کی عاشقی نے کی تھا
بابو نے [illegible] بھی تو ہوا ہائے [illegible]
جانا ہی مجھے جاؤں [illegible] مجھ سے وہ بین دنا
رہتی کبھی نہ میری اتنی آہ [illegible] کیا

اصغر کو کچھ پیام بھی میں نے دیا نہیں
تم چل بسیں اور اماں نے رخصت کیا نہیں

۳۲

بابا کی پیاری ہاں اماں کی لاڈلی [illegible] پھول
لاتی ہوں [illegible] بی بی کا ہاں [illegible] پھول
ماں رو رہی ہے [illegible] نشان [illegible] پھول
[illegible] بچے سے [illegible] پھول

دادی کی گود میں گئی آؤ کی زلفیں سنوار دوں
بی بی کا یہ پھٹا ہوا کرتا اتار دوں

۳۳

اصغر سی بھولی بھالی باتیں و نثار ہاں
سب سے [illegible] لاڈ و نثار ہاں
سب کا [illegible] دکھا و نثار ہاں
[illegible] ابا [illegible] نثار ہاں

ماتم کے غلغلے ہیں نہ رونے کے جوش ہیں
بی بی جواب خموش ہیں تو سب خموش ہیں

۳۴

[illegible] بابا نے [illegible] چھپا
[illegible] نہیں [illegible] چھپا
[illegible] سے [illegible] پہلو میں بیٹھ جا
اماں صدقے [illegible] آواز دو ذرا

ماتم سرا یہ گھر تھا ترے بین کرنے سے
زندان سونا ہو گیا بی بی کے مرنے سے

۳۵

اماں کس کے پاس نہیں [illegible] نہیں
بی بی کے ناز اٹھانے کے خاطر [illegible] نہیں
ناداریاں ہیں [illegible] نہیں [illegible] نہیں
[illegible] کفن کے واسطے بھی چادر نہیں

اماں کے پاس رہنے کی ایذا اٹھا چکیں
بی بی طمانچے شمر ستمگر کے کھا چکیں

۳۶

[illegible] مرنا [illegible] ہمارا در ہوا
بن [illegible] تیری کمان کا بچہ تو کیا ہوا
آئی [illegible] آج [illegible] بچہ جو میری مرا تھا
[illegible] الاعلان [illegible] بھی

آباد گود کی تھی مری خالی کرنے کو
کیوں بی بی آج سوئیں مرے پاس مرنے کو

۴۶

ور زینب جو دی بی بی کو ملا بے صبر کی راہ
پیار اس سبب سے ان کا زیادہ ہوا تھا آہ
کرتی تھی مجھ سے شام کو ہو جائے گی تباہ
بابا نہ چھوڑ جاتا تھا اسے اور خیمہ پناہ

مجھ سی رفیق بیٹی مری آہ چھٹ گئی
بچی تھیں تم مین لٹ گئی واللہ لٹ گئی

۴۷

دن مین یہی پردہ دیا اور یہ کہا
جاکر گھروں میں سے کہ لے آل مصطفیٰ
دستان ہے اب بانات کو غیرت و حیا
سامان مجھ سے لیلو سکینہ کے دفن کا

پردے مین شب کے سونپ دو اس نیکذات کو
دادی کیطرح دفن ہو یونہی بھی رات کو

۴۸

اکبر جوان ہونے نہ پائے تھے ہائے حیف
صغرا کے در پہ بیٹھ کے بلکتا تھا بے حیف
ارمان دل کے رہ گئے دولہن کی ہائے حیف
بجھید وہ جو بے کسی کی حسرت ہائے حیف

تقدیر کیسی ہو گئی مجھ خستہ حال کی
ششماہے وہ گذر گئے تم چار سال کی

۴۹

اک بیٹی ہی مان نہ سر جا کے روئے حرم
ہمراہ نے جو کہا تھا سنایا وہ سب کو غم
زینب پکاری کہ آل رسول خدا ہیں ہم
غیرت بچاؤ سے تھا بھی ساتھ ہم

عرصہ جو اسکے دفن مین ہوگا تو کیا ہوا
بے گور باپ بھی تو ہے رن مین پڑا ہوا

۵۰

بانو کے بین سنکے حرم ہو گئے نثار
زینب نے بلکے کہا ارے بے کس شعار
سکینہ ساتھ جو بچی ہو اس کو نہین قرار
بھیجو اسے اٹھا کے بیٹی ہو گئی نثار

ایسی کسیکی موت نہو گی زمانے مین
سیدانی بے کفن ہے پڑی قید خانے مین

۵۱

مرجانے کا جو ماجرا سنا اب بانی جفا
لاش اسکی دفن کرنے کو بیچون سے خفا ہوا
رکھ کر بیٹھی میں کوئی زینب کی اٹھا لیا
ٹکڑے زندان میں دارا

خیرات کو نہ لعل نہ یاقوت چاہیے
ننھی سی قبر چھوٹا سا تابوت چاہیے

۲۱

اب بیڑیاں سکوت کی ترتیب پہ ہیں ساتھ
آیا ہے جو ارث میں جو بیمار تبرکات
بھجوا دے ابن سعد سے زنانہ بیکنایات
اور وہ ردا کہ [illegible] اُترنے نہ دی
زنداں سے اپنے گھر جو سکینہ روانہ ہو
بس وہ ردا کفن ہو علم شامیانہ ہو

۲۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پھرتی ہے گرد روح شہیدان کربلا
قبر اسکی صاف کرتا ہے مہمان کربلا

۲۳

جب بیاہ میں [illegible]
اسباب دینے کو [illegible] اہلبیت بیٹھی کی
[illegible] دو بارہ قیامت [illegible]
کفنا کے مردہ [illegible] تابوت میں رکھا
زنجیریں پہنے اہل حرم اٹھ کھڑے ہوئے
میّت کے گرد آن کے چھوٹے بڑے ہوئے

۲۴

[illegible] کے اکبر چلے حرم
اندر [illegible] کھلے ہوئے علم
جب مقبرے میں [illegible] ہوئے بہم
اور [illegible]
بالائے قبر اہل حرم روئے شور سے
آواز آئی بچے کے رونے کی گور سے

۲۵

جب [illegible] تابوت میں رکھا
[illegible] کربلا
[illegible] اے آل مصطفا
[illegible]
بالین پہ جا کے پائنتی کو خاک اڑاتی ہی
ماں کس طرح سے بیٹی کی میّت اٹھاتی ہی

۲۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اپنی نشانی دختر خیبر شکن سے لو
لو بھائی جان اپنی امانت بہن سے لو

۴۹

بیٹی کو بلا یا [illegible] بلا دے
یا [illegible] دل مین ہے کہ درد بھی [illegible]
کیا [illegible] غم [illegible] مین لا دے
بیمار ہی مین [illegible] چھڑا دے

آئی ندا کہ قید کی مدت گذر چکی
اب مخلصی ہے مرنا تھا جسکو وہ مر چکی

۵۲

[illegible] زمین پہ [illegible] سکینہ کو
[illegible] مین [illegible] جو
[illegible] ارمان [illegible]
[illegible]

اس قہر سے چھٹین کہ جہان سے چلی گئین
دادی کے پاس روٹھ کے مان سے چلی گئین

۵۰

یہ کہکے بانو [illegible] غش مین [illegible]
[illegible] معصوم مر گیا
[illegible] وہ [illegible] بھی [illegible]
[illegible] نکالا

بجلی قلق کی صبر کے خرمن پہ گر پڑی
بسمل کی طرح دوڑ کے مدفن پہ گر پڑی

۵۳

[illegible] زیست [illegible]
[illegible] ہوگا
[illegible]
[illegible]

پھر کیا کرونگی چھٹ کے جو یثرب کو جاؤنگی
آئی ندا اے فاطمہؑ مین روز آؤن گی

۵۱

بولی لپٹ لپٹ کے لحد سے [illegible] ہے
[illegible] پیاری [illegible] آئی ہے
[illegible] آئی ہے
[illegible] بنا آئی ہے

۵۴

ناگاہ [illegible]
[illegible] آل مصطفٰی
[illegible] سکینہ بھی [illegible]
زینب پکاری [illegible]

مجھ سے نہ پوچھا قبر پہ تختے بچھا دیے
کس نے یہ خاک مین مرے ارمان ملا دیے

جائین کہان جو اس ہمارے بجا نہین
مرقد پہ فاتحہ بھی ابھی تو پڑھا نہین

۵۵

وہ بولا ہیں یہ عذر نہ مانونگا زینہار
اٹھو تو اٹھو ورنہ نیزے اور دونگا بیشمار
بیکس یہ کہہ ہیں قبر کی بولی وہ دلفگار
جب باپ کا تھا خوف دیا آپ اب ادبار

یاں شمر رہنے دیتا نہیں مجھ اسیر کو
لو بی بی تمکو سونپا جناب امیرؑ کو

۵۶

تمکو تمہاری قبر کو اللہ کی پناہ
پھر آؤنگی اگر سمجھے نہ ما رنے لگا راہ
بیکس یہ کہکے نیند جانے کی لی تقری کی راہ
یکدم یہ تب برپا کہ مرا حال ہے تباہ

یوں بنتی حضور خدا و رسول ہو
یہ مرثیہ بحق سکینہؑ قبول ہو

سلام

سی پارہ چمن ہیں بورق قرآن چمن کے پھول
کیا مجرئی جدا ہیں بن میں شاہ زمن کے پھول

فرمایا شہ نے لایا ہوں اے دشت کربلا
تیرے بسانے کے لئے اپنے چمن کے پھول

پامال باغیوں نے کئے یک بیک قلم
جعفر کے نونہال حسین و حسن کے پھول

اصحاب شاہ دین تھے جو نیکیں باغ صبر
زخم سنان و تیر کو سمجھے چمن کے پھول

قطعہ

بانو سے رو کے فاطمہ صغرا نے عرض کی
اماں ہوے ہیں نیم اکبر گل پیرہن کے پھول

دلوایا دودھ یہ علی اصغر کا فاتحہ
سینہ ہوے نیم جناب حسن کے پھول

تمام شد

[illegible]

مطلع ۹۱

جب خواب میں حاکم نے یہ بیبی نظر آئے
کھولے ہوئے گیسو سر عریاں نظر آئے
شاہ شہدا بھی ادا سے میں نظر آئے
روتے ہوئے لئے لاشۂ اصغر نظر آئے

ساتھ اکبر خوش خو تھے دل و جان نبی کے
عباس بھی ہمراہ تھے دلبند علی کے

۹۲

زنداں سے بیبیوں نے سنائے یہ بین آ کر
زینب نے کہا زنداں میں بھی ہم بیبیاں بلوا
روتی ہے سکینہ بھی زنداں میں اکیلی
پھر بیبیوں کی ہے یہ آہ و بکا بھی

کانٹوں نے یہ بھرا کر تپ سجاد سوا کی
بیمار مسکر بیٹے کی کیا خوب دوا کی

۹۳

جب قید میں زینب کی جب بیکسی نے
اور بند میں ہاتھ کھولے جو تیغ نے
زینب کو ادب سے نسبت علی نے
حاکم سے کہا خواب میں یہ سبط نبی نے

ظالم مری ہمشیر یہ اب رحم کی جا ہے
میں سر کا ہوں محتاج وہ محتاج ردا ہے

۹۴

سمجھیں نہ قدر زین کی جو کوئی انہیں سزا دوں
عابد کو رہا کر دو نہیں طوق پہنا دوں
ہے زور ابھی ہفت فلک ایک میں ہلا دوں
مظلوم جو بیکس ہے وہ بیٹا جو دکھا دوں

زہرا سے کہوں آہ کے شعلے سے جلا دیں
بابا سے کہوں ضرب ید اللہ دکھا دیں

۹۵

جاں زینب میں کیا ہوں بہن زینب و بلا آئی
بیٹھی جو اجل بیکس پہ تھما آئی
زینب بھی بلبل میں بہن بھی روتی ہوئی آئی
زینب ثانی زہرا بین وادی بلا آئی

گردن میری بیعت کے نہ کرنے پہ قلم کی
اب کونسی تقصیر پہ ہے قید حرم کی

۹۶

سر کاٹ کہوں تو ہو تیغ ترا سر ابھی جائے
عباس سے کہوں کان یہ تیرا ابھی لٹ جائے
اے بھی علی بھیجا ابھی بھی جائے
دو دل عاصمہ جو ہو جائے

اب دیدہ کو نین سے تو گر گیا ظالم
تو ہم سے پھرا تجھ سے خدا پھر گیا ظالم

۹

یہ ظلم سے کیوں ہوئے اب بھی نہیں اصلا
ہر ذرہ ہے شبیر کو ہے دربار کی ایذا
بیٹھنے کا بھی ہمیں نقطہ نہ برا
ہشیار رہو ہوشیار ہوا اے غافل دنیا

آخر کوئی پوچھے گا یہ بیداد ستم بھی
محشر بھی ہے اللہ بھی ہے تو بھی ہے ہم بھی

۱۰

زنداں کے در پہ ہوا ہو وہ فراوان
کھلنے لگے سب قفل در زنداں لے کے زبان
بیٹھے ہوئے زنجیروں میں وہ زندانی زنداں
بیکس و مضطر جو نہ تھا طاقت کا سامان

ایک ایک سے فرماتے تھے عابد کہ سنبھالو
یارو کوئی ہاتھوں پہ مرا طوق اٹھا لو

۸

سب زنجیروں کا میں سکینہ سے نہیں ہون
راتون کو جلی جانی ہے گردن
سب ہو کے زندان آ کر ہو سکتی
تواہ ہو کہ زمین و دشمن

۱۱

جنون قدم اسیروں نے گرایا
ہاتھ اپنے زینب نے سر کو بہایا
ڈھونڈھا جو ہر ایک سو تو نظر آیا
زنجیر میں شہ کو جو ایک ڈھونڈھا پایا

شبیر میں قہر شہ مردان کی بھی خو ہے
کل صبح نہ لشکر ہے نہ کشور ہے نہ تو ہے

پانون میں تو زنجیر ہے زنجیر پہ سر ہے
اوسکو نہ رہائی نہ اسیرون کی خبر ہے

۹

بیدار ہوا خواب سے سرکردہ ستمکار
وہ کیا ہوا بیدار کہ فتنہ ہوا بیدار
اور صبح ہوا حکم کہ آراستہ دربار
احکام ہر ایک صدر و بیان آئے بار بار

۱۲

آزادی عابد سے کر کے فرزند زہرا
رہ جگر زینب کے لال سمجھا
سرکوب ہوئی کہ بتا ہو نہیں جیتا
سکینہ بی بی تو جیتا

پوچھا جو کسی نے سبب رحم شفقی سے
بولا میں ڈرا خواب میں فرزند نبی سے

کیا چھوٹے میں آج اپنے برادر سے ملونگی
اکبر سے ملونگی علی اصغر سے ملونگی

۱۲

ساتھ آئی ہوں بھرے رن میں نہیں چھوڑوں گی تنہا
ہمراہ سر شاہ کے یاں آئی ہیں دیکھا
مرنے پہ بھی بھائی کے نہ چھوڑا اُسے زینب
بن چھوڑے رہوں ادھر نہ ہو گی

مجکو مرا بھائی جو بلائے تو چلوں میں
شبیر کا سر لینے کو آئے تو چلوں میں

۱۳

رکھا تھا سر تخت جو فرزند نہ دلگیر
سب پاس آئے گنتی تھی ملے شاہ کی زنجیر
اربکہ یہ بیان ہوا کالکر سے پیر
پھر آب لگا کھولنے سجاد کی زنجیر

آواز سنی سب نے سر شاہ اُمم کی
آہستہ کہ یوں ہے تہ زنجیر قدم کی

۱۴

اس دم کبھی حاکم سے جو پہنچی نہ نگاہ
سجاد ادھر پاس سے زنجیر ہیں سر شاہ
عابد سے کہا زینب بیکس نے بصد آہ
لو جان بھتیجے ابھی جان حسین ہیں واللہ

وہ اٹھ کے پکاری کہ امام امم آئے
سر نے کہا زینب ترے لینے کو ہم آئے

۱۵

سنکر لگا حاکم سے وہ بیمار کا پایا
اب کھولوں سکے ہونٹ ہوں جو انکار
زنجیر کا اب ہاتھ نہ بس ہے دوبارا
اور وہ جو بیمار ہے زنجیر کی کیا بار

تو آپ گلے کھول دے بیوؤں کو بلا کر
وہ بولا تمہیں عقدہ کشائی کر دجا کر

۱۶

زنجیر کھلی بیکس کی تو دروانہ سر زنجیر
زینب پہ بیان بانس بچتے زنجیر
دربار میں بیوی گئے جب صاحب تکبیر
کھڑے کہا تخت پہ فرزند

زنجیر کو پکڑے ہوئے سجاد کھڑے تھے
اور منتظر احکام کے جلاد کھڑے تھے

۱۷

اور سر کہا بابا زینب کو ابا
دو گنا سکینہ
وہ بابا جا ابھی لال
سکینہ کا

بابا ترا زندہ ابھی اے ماہ جبین ہے
بیکس ہی سکینہ کہ پدر سر پہ نہیں ہے

۱۹

آئی نے سکینہ کو غش عابد ناشاد
ننھا سا گلا کھول کے رونے لگے سجاد
زنجیر سے کس کیا ایک ایک سے آزاد
بیعت یہ ہے آیا نہیں حاکم جلاد
وہ بولے یہ کس طرح سے اے دشمن دین ہو
بابا تو ہوئے گور پسر تخت نشین ہو

۲۰

بانو نے کہا خوف نہیں آئی گی سواری
بابا کہو ان بے وارث کا اسباب ہے پیاری
لمبے ہیں بہت نقص ہے رداں میں بیماری
اور فوج حسینی کی ہے ابر ناتی باری
گر سنتے ترے لے بیکس و محتاج ملیں گے
بی بی کے پہننے کے کہاں آج ملیں گے

۲۱

اندر کہا بھیجا یہ ارشاد صدارا
فرمایا نکالے ہیں اسباب بیمار
فی الفور کیا جاوہ مگو اپنے اتارا
زہرا کے نگہ لوٹ کا اسباب دوبارا
عباس کا مرکے بھی یہ جاہ و حشم تھا
اس لوٹ کے اسباب میں بھی آگے علم تھا

۲۲

جب لوٹ کا اسباب وہیں سب آگیا
عابد نے کہا حاکم بے دین نے لا
بے پردہ نہ اتنی رہی زینب زیر
آئینے سے تم اٹھ دو اسباب ہے

کرتا کوئی اجلا سا سکینہ کو پنھا دو
زینب کی ردا دیکھ کے زینب کو اڑھا دو

۲۳

دیکھا جو علم اُن نے سکینہ یہ پکاری
اماں اٹھو آئی مرے بابا کی سواری
پیارے چچا کا ہے علم اسے میں داری
یہ بولی انہیں تشنگی کی بیماری
پوچھو تو کہاں لشکر شاہ امم آیا
تعظیم کو اٹھو علم آیا علم آیا

۲۴

زینب بیکاری کی نہ اٹھو کبھی بجا
بیبیاں اور درمیں میں زینب نہا
سر ننگے ہوا زینب سے سر اوار
کفن ... ابرار
اب تک تو میں بے پردہ رہی تیری قسم
پر آج سے سر ننگے ہوں شبیر کے غم سے

۲۵

بانو نے کہا میں بھی شہزادی ہوں نگہباں کا تنا
پہنچا ہوا میں اب ہوں رہا کو ہی وہ سمجھا
کہتی تھی سکینہ بھی کہ ابھی سے ہیں یہ ہر دن
محتاج کفن ہیں اس بن میں پڑا ہی مرا بیٹا

پھر بولی یہ عابد سے ردا تو نہ اڑھا دو
پہنا ہوا کرتا علی اصغر کا اٹھا دو

۲۶

سجاد نے کرتا علی اصغر کا جو پایا
اصغر کی طرح اسکو کلیجے سے لگایا
ہر مرتبہ دل اور بھی الفت سے بھر آیا
رو رو کے یہ بھی بیٹے میں آغوش میں پالا تھا

رکھے ہوئے کرتہ دل صد چاک و حزین پر
اصغر کہا اور گر پڑی وہ فرش زمین پر

۲۷

حاکم نے بھی کی [illegible] تب بیمار
[illegible] کا ہمیشہ ناچار
بالیں [illegible] کو جو لوٹا [illegible] آزار
زہرا کی [illegible] حق [illegible]

مانگے گی جو محشر میں بتول اپنی زبان سے
کہہ دولت زہرا کو تو لاوے گا کہاں سے

۲۸

سنتے ہی یہ وہ سخن عابد مظلوم
ناگاہ شہزادہ کے پہلو میں بھی وہ مغموم
آواز فقط رونے کی سب کو ہوئی معلوم
فضہ نے کہا بیبیوں [illegible] معصوم

چپ ہو مری بی بی کی صدا آتی ہے لوگو
کچھ روح بتول اس گھڑی فرماتی ہے لوگو

۲۹

خاموش ہوئے سب تو صدا صاف یہ آئی
عابد مرے بیٹے نہیں تربت بھی بنائی
ہے سر پسر [illegible] اصغر [illegible] بھائی
اے بیٹے [illegible] بابا [illegible] آئی

اب تک کفن و گور کی تدبیر نہیں ہے
کیا دفن کے قابل مرا شبیر نہیں ہے

۳۰

حاکم نے کہ حضور ان کا بدن ہو گیا
[illegible] فاطمہ [illegible] کہا گیا
[illegible] زہرا [illegible] حسین [illegible]
[illegible] کا جانا

گو عرش بھی زہرا کے تڑپنے سے ہلے گا
شبیر کا سر تو نہ ملا ہے نہ ملے گا

۳۲

ہین سر تو کٹتا ہے یہ بیٹھین صف رن [illegible] برادر
اس سے بڑے بیٹے ہین سر [illegible]
آئینہ چکا ہوا دن شبیر کا ہین سر
عابد کے پیچھے [illegible]

نے خون ہو لشکر کا نہ ضائع مرا زر ہو
اس کے گھر دکھانے سے ہم جنگ کی سر ہو

۳۳

جھنجھلا کے کہنے لگا وہ حاکم منحوس [illegible]
اب کہہ دیا جاو نہیں سر دینا ہی [illegible]
نے خوف ہی ودود سے [illegible]
عابد بھی [illegible]

منھ لال ہوا عضو لرزنے لگے تن کے
غصے سے کھڑے ہو گئے سب بال بدن کے

۳۴

رو کر کہا عابد نے کہا جو تقدیر
بیٹے سے جدا ہوئے نبی کی تقدیر
عابد کے [illegible]
بچا لیجے [illegible]
لا ہوا لالا یا بھی [illegible]

ہین صاحب عترت ہون نہین طالب زر ہون
جو نہر پہ پیاسا ہوا قتل اوسکا پسر ہون

۳۵

ذرا کہا [illegible] پھول [illegible] آل
[illegible] فاطمہ کی آل
[illegible] احوال
[illegible] فاطمہ کا لال

بابا سے چھٹے بابا کے لشکر سے بھی چھوٹے
سر پیٹنے کی جا ہے کہ اب سر سے بھی چھوٹے

۳۶

عابد نے کہا جو مری [illegible]
خیبر مرے بابا نے [illegible] اسد
[illegible] مشتاق [illegible]
اولاد ہین [illegible]

ستیدانیان مشتاق ہین بچے ہین قلق مین
یان روتا ہون مین وان سر شبیر طبق مین

۳۷

[illegible] کہ وہ بیمار
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تو بھی تو بھلا یاد کرے قبر مین جا کے
یون لڑتے ہین بیمار و اسیر آل عبا کے

۳۱

جو ظلم ستمگر کو دکھانا ہو دکھا لے
زینب کے بین اور ابھی بھرانا ہو بھرا لے
ہاں ہو چکی چھری بھی جو نکالنا ہو نکالے
ادھر وہ سب کو جو بھی ستانا ہو ستا لے
پر دے سر شبیر ملاؤن مین بدن سے
گر یہ نہین ہم سے ستمگر کبھی سر کاٹ لے تن سے

۳۲

تب سیدہ بانو نے کہا رخ سے یہ پکاری
غصہ نہ کرو ہمیجان کے سر و قد مین واری
اب آس ہی اللہ کی ہے یا ہے آس تمہاری
لٹ جائینگی بیکس جو ہمیشہ کی ہین پیاری
کیا پھر یہ گلے بچون کے بندھواؤ گے پیارے
کیا ہمکو مدینے مین نہ لیجاؤ گے پیارے

۳۳

سر کاٹ کے سرور کا نکالا یہ گیا ہی معلوم
اب مین یہ پکاری جان رکھی تھی ہوا جانا ہی معلوم
پہلو سے جو زینب بھی گرا کر تمہین تیغ معلوم
دیکھا نہین کیا کیا ہے بیکس کی یہ مظلوم
گر کہو اسی مظلوم کی اک تیغ اوٹھا لون
سر کاٹ کے تیرا سر شاہ شہدا لون

۳۴

زینب نے کہا بیٹھی مین تمہین غصہ نہ آیا
او وقت تو بیٹھ گئے اور زانون پہ بٹھایا
اور طوق کی بھی جان بی گردن کو جھکایا
صابر رہو زینب کہ ہوا اب تو رہایا
باقی رہا شبیر کا سر وہ بھی ملے گا
حاکم ابھی غصے مین ہے پھر آپ ہی دیگا

۳۵

یہ کہتے تھے اور غصے سے سکینہ تھی پکاری
دنیا مین اب ایک آسرا تھا انہین لے لیا بھاری
بچنے دو بابا کو شمع تھین انھین بیتیاں ساری
سر ہی تو بھی کوئی جا کے سنانے لگی ہاری
اب ایک بستر مین یہ غمخوار حرم ہے
سو اوسکا بھی اب حلق ہے اور تیغ ستم ہے

۳۶

اے تشنہ دہن طفلون کی ارباب کے سہارے
اے وقت بابا سے بھی لٹے کہیں ہاں پیارے
بھائی تو تمہین ہوا او بیٹے سدھارے
اب بہن کو بچے یہ ہے سر بیٹا ہی پیارے
مظلوم ہو تم غصہ نہ فرماؤ مین صدقے
لو رحم کرو ہم پہ چلے آؤ مین صدقے

۲۲

گھبرا کے ہوا اُٹھنے پہ جس دم آمادہ بیمار
فرمایا کہ یون بیکسون کو بلاتے نہیں زنہار
زینب نے کہا جب کہ بہت بھی ابھی انکار
وارث ہی تسلی یہ جو کہتی ہے کہ نہین ہے بیمار

حاکم سے نہ سر مانگو نہ غصہ نہ خفا ہو
راضی رہو اب اوسپہ جو مرضی خدا ہو

۲۳

تب بولی سکینہ یہی آئی ہون بسا آنے کو دیکھو
الفت سے بچنے کی بھی کیسے سنے بھلا آنکھ کو دیکھو
زینت مری بابا کی یہ سنے بھرے آنے کو دیکھو
یا کہہ کے پھوپھی جان ادھر جانے کو دیکھو

یان تو عطا کرتا ہو وہان طشت طلا ہے
فرمایئے منظور نظر کون سی جا ہے

۲۴

بابا نے کہا ادیکین کیسے کی یہ بات
عاشق ہی سکینہ یہ بہت بانو یہ تین دن و رات
زندہ ہین یہ لاڈلی دی بھی جو دن رات
دیوانہ ہے بیٹا ترا تھا مشتاق ملاقات

تھا نزع مین بھی ورد زبان ہائے سکینہ
لینے کو ترے شاہ کے اب جائے سکینہ

بابا ترے صدقے تری پیاری کے تصدق
بابا ترے عباس لا دینے کے تصدق
قاسم ترے تصدق علی اصغر کے تصدق
اکبر ترے تصدق پیا کے تصدق

بند آنکھین کیے لیتی ہون اٹھو نہ بڑھا کر
بابا کلیجے سے لپٹ جاؤ تو آ کر

۲۵

زینب نے کہا شفقت الفت کا یہ تیرا
چلائی سکینہ یہ بھی یہ بیسری
وارثی سرِ زینب نے بیبی بہ بیب وہ دیکھا
ماتھے پہ رکھا جو سرِ بابا تو جھکا

بھیلا کے پٹکے کرنے کو چلائی سکینہ
بابا چلو لینے کے لیئے آئی سکینہ

[illegible]

آجاؤ گر آنا تمھین منظور ہو بابا
مین دور رہون اسوقت نہ تم دور ہو بابا

۴۹

یہ کہنا سکینہ کا سرِ شاہ کا نیزہ پہ تھا
زینب سے کہ اطفال سے سب ہوئی ہیں بالا
معلوم ہے زینب کو کہ آن پہنچی ہے بانی زہرا
سر کٹتے ہی زینب کے ...

غل تھا کہ سرِ شاہ سرافراز کو دیکھو
مظلوم کے معصوم کے اعجاز کو دیکھو

۵۰

تھا صاف بلندی میں سرِ شاہ سے پیدا
لاریب یہ سر بھی ہے اسی سر سے ہویدا
کہتا تھا کوئی دیکھیے یہ بھی ہے عجب سر
اللہ رے عروج پسرِ فاطمہ زہرا

گہوارۂ قدرت میں یہ نازوں سے پلے ہیں
کچھ عرش پہ اللہ سے کہنے کو چلے ہیں

۵۱

تھا بیبیوں میں غلغلہ نعش سر کی تصویر
سب بیٹھ گئے پیٹ کے سر ہو کے دلگیر
چلا اٹھی ہاتھوں سے سب بانو بے تقصیر
سر کٹی سکینہ بھی آ کے ہے اسیر

چلائی کہ لوگو مرا بیکس پدر آیا
لو والدہ صاحب مرے کرتے میں سر آیا

۵۲

سر کو لیے سجاد بھی آئے تڑپ کر ہر بار
ہر چند کہ بیمار تھے روتے ہوئے زار و نزار
سب بانو و زینب و ہمشیر بھی اسوار
بیٹھے ہوئے کرتے تھے رو رو کے بین

ہر کوچ میں تھی پیاروں کی یاد آلِ نبی کو
سب روتے تھے ہر وقت حسینؑ ابنِ علی کو

۵۳

خاموش ہو دبیر نہیں تجھ کو امکان
اب کہ سکتی نہیں ہے زبان
اللہ دکھائے وہ روضۂ شاہِ شہیدان
ہو جس پہ فدا دل و جان

قلبی بفدا اے پسرِ فاطمہ زہرا
روحی بفدا اے جگرِ فاطمہ زہرا

تمام شد

۷۱

ہو عقد کیا کہ یاد ادا بنت نبی میں
ہے رتبہ زن نجیب کو دست اصدقی میں
جو جلوے سے زین قدر کے اس کے لال ارتضی میں
بانو کو وہ عقد حسین ابن علی میں

۷۲

فرزند ہوئے بارہ اماموں میں تحریر
بانصیب ایسی وہ ہوئی نہ کسی بانوی نیر
آقا ہیں امام سوم اور انکے بری تدبیر
بانوے عجم کی ہے علیحدہ خوبی تقدیر

وہ ماہ عجم میں تھی یہ خورشید عرب میں
دونوں کا قران ہوگیا اک پردۂ شب میں

شبیر سا شوہر ہے تو عابد سا خلف ہے
نو گوہر دریائے امامت کی صدف ہے

۷۳

اے مومنو دیکھو تو ذرا قدرت اللہ
شبیر کہاں اور کہاں بانوے ذی جاہ
کیا دور سے لائی ہے یہ پہلوئے زہرا کی راہ
آگاہ ہیں اس کا وہ لوازی حق آگاہ

۷۴

کیوں مفخر یہ فخر زن زمین میں بن آئے
خاتون جنان خواب میں جن کی بی بی آئے
اور خواب میں آئے تو ہوا بی بی بنائے
اعجاز سے فرزند کی بلوائے دکھائے

وہ فخر عجم بانوے اقلیم حیا تھی
یاں زیر نگین خاتم تسلیم و رضا تھی

اس رخ پہ طہارت کا نہ کیوں خاتمہ ہووے
خود دست مبارک سے جسے فاطمہ دھوے

۷۵

شبیر کا بانو سے ہوا اور دکھو مدینہ
وہ زیب یہاں یہی تھی ان کو یہ زینہ
نقد اماست اور وہ عفت کا خزینہ
وہ خاتم عصمت میں یہ بنت کا نگینہ

۷۶

بانوے عرب عقد بانو کا یہ تھا حال
اک بحر فضائل تھی تو اک بحر ز اقبال
واں جلوہ نما نور تھی تو وہ حسن و جمال
دو نور ملے طرح سے جو غیرت زوال

واں دولت و آسائش و تفریح و خوشی تھی
یاں حکم میں سب کچھ تھا مگر فاقہ کشی تھی

شیرین لب و شیرین سخن و اہل حیا تھی
پر دانۂ شمع حرم شیر خدا تھی

۹
[illegible] سائے سے چھپا کرتی تھی وہ ماہ
آئینہ دار ان نہ وہ آئینہ سے آگاہ
[illegible] سر کو جو کہیں کل بھی نہ تھی راہ
تھا شانہ سر زلف پہ [illegible]

جب کہتا تھا کوئی یہ عجب خصلت زوجہ ہے
آتی تھی صدا صاف یہ زہرا کی بہو ہے

۱۰
حوران جناں تخت کا پایہ لیے ہر سمت
کہتی ہیں یہ جلوہ دار سلیمان سے بہتر
وہ بی بی جلوس آئی ہے اسطرح کا لیکن
جس طرح سے بیٹے کو بیاہے کوئی مادر

کچھ اور بجز قدرت اللہ نہیں ہے
سامان ہے شادی کا یہ ارشاد نہیں ہے

[illegible] زر و زیور و اسباب تھا اک کل
طینت میں قناعت تھی طبیعت میں توکل
[illegible] عرفان و تجمل
[illegible]

خلخال کی آواز سے شرم اوسکو بڑی تھی
عفت وہاں خلخال کی جا پاؤں پڑی تھی

۱۱
جس وقت آتا تھا قریں [illegible]
[illegible] منظر سے اتارا
[illegible] پکارا
[illegible] تھا اور اسکا اشارا

سر اوس کا رکھا سینۂ اقدس پہ اٹھا کے
ہاتھوں سے بلائیں لیں کلیجے سے لگا کے

اک بار کبھی وہ سوتی تھی جو تخت پہ بیدار
سر بھیجی [illegible] ہیں وہ عاشق غفار
بالائے زمیں اب تخت فلک سے [illegible]
سر بی بی [illegible] صفت عرش نمودار

وہ تخت ہے یا بخت بلند اہل زمین کا
خاتون معظم ہے شرف عرش برین کا

۱۲
[illegible] زلف سے ہٹا زلف کا عنبر
تھا چہرہ سے [illegible] نکلے سے بہتر
سمجھائے دلہن [illegible] گیسو معنبر
آغاز تو یہ تھا [illegible] مقدر

اٹھارویں سال آہ جو اکبر نے قضا کی
تھی خاک اڑی دلھن گیسوون پر کرب و بلا کی

۱۳
وان صبح جو ہوتی تو فاطمہ سلجھاتی گیسو
کنگھا کرتی جناب زینب وہ دو
اور دور کھڑے جو بیچ مین ادب سے بازو
بیٹھی برہنہ سر گرہ دی کرتی اندر ہو تے سر مو

پہر کوفیون نے بغض شہنشاہ زمن سے
باندھا تھا انھین بازوونکو کسکے رسن سے

۱۴
حیران ہوئی خواب مین بانوے نکو اطوار
تب بیبی سے آکے یہ نرمی سے کہی گفتار
بھیجا ہے نشان نزول اک ایسی ہی رحمت غفار
کیا اسم مبارک ہے کرو ذرا تم اظہار

شانہ بھی کیا زلفون مین شادی و فرح سے
مجھ پہ شفقت آپ نے کی مان کی طرح سے

۱۵
وہ بولین کہ مین فاطمہ بنت نبی ہون معلوم
وہ زہرا ہون فضائل مین ہین پاک و معصوم
وہ زوجۂ حیدر ہون حسین ہین ماں مظلوم
تو لال ہے جسکا امام الہدی و معصوم

مین فاطمہ ہون اور مرا باپ نبی ہے
تو زینت پہلوئے حسین بن علی ہے

۱۶
کہتا ہے کوئی عرض کی گیسو مین چھپا
ہم نے ہمین ان عجب کو سینہ سے لگا
بانو سے کہا ایسا سبب تو نے بجا
تھا حیدر صفدر کی بہو تجھکو بنا

طالع ترے بیدار ہین گو خواب مین تو ہے
تو صاحب معراج کی واللہ بہو ہے

۱۷
کل ہی یہ کہا ہے ہم نے دولت عقبا
پر فاطمہ نے کہا مین آئی جو دریا
مہر اپنا ہے مہر مین اسی پانی کا بہا
اے حضرت اصغر اے اصغر کی ماں

پانی ہے جہان مہر مین زہرا کے وہ سب کے
قطرہ نہ ملا سبط پیمبر کو غضب ہے

۱۸
خوابین جو کہا یہ بانو ہوئی گویا
بانو نے کہا تمہین بندگی کا سب کیا
زہرا نے کہا ہم نے بہرا اسکا ادا کیا
زینب نے لیے پانی نے حق عزت کیا

ہرچند سب اولاد علی نیک ہے بانو
پر ساری خدائی مین حسین ایک ہے بانو

۱۹
گو ہمیں عجب ہی بی کا ہی وہ شوہر سرکار کا
بلقیس سے بھی بی بی سلیمان نے بہتر تھی
تو جائے جہان بیچ ہے بانو و زینب اور سکینہ
یہ بہن زینب سی برادر یہ حسین
ہے سبط نبی اور دل و جان نبی ہے
شہزادۂ جبرئیل ہے فرزند علی ہے

۲۰
جو قدر ترا حق میں نہاں وہ اس کو بالا جی
تھا ہشت بہشت و سقر و ارض و سما ہے
مظلوم وہی کا دو بیٹی شاہ شہیدا ہے
مقتول جفا کی وہی شیر حق نبی تھا ہے
ایسا کوئی ذی رتبہ نہ دیکھا نہ سنا ہے
اب نسل میں آدم کی نہ ہوگا نہ ہوا ہے

۲۱
وہ ذی صفاتی میں نہ بزرگ تھا نہیں ایسا
محتاج نکہت سے نہیں عیب سے حلا
مہر بہ زیبا تاکی ہے وہ باپ کا دلدار
اس کا جو بیٹا ہے ہوئی جادو
بیٹے کی مرے خشک غذا نان جوین ہے
یہ بھی ہے کبھی اور کبھی یہ بھی نہیں ہے

۲۲
ہر دن تھا بیدار جو بانو ہوئی ناگاہ
سمجھا نہ وہ کچھ پر بی بی تخت وہ فلک جاہ
رو رو کے کہتی تھی میں سمجھی تھی کیوں جو یہ آتی
اب دیکھیئے کب دیکھیو نگی یہ قدر ارادہ
اس خواب کی امید پہ سویا ہی کرونگی
پر عالم رویا میں رویا ہی کرونگی

۲۳
آنکھوں سے جو دیکھا تھا کسی کو نہ بتایا
سینے میں جو تھا عشق وہ پیراہن سے چھپایا
اور دیکھا سے بھی نہ سمجھی تھی
بانو نے سمجھی سمجھا
سمجھا
سینہ تھا ورق اور ہر انگشت قلم تھی
اور شام و سحر نام شہ دین کی رقم تھی

۲۴
آخر جو علی نے یہ کہا رہ دین کرناک گوہر کیا
کر دی جو بچھوا دی بانو نے دیا
بیٹی کہ مرے بچے ہیں فاطمہ زہرا
بانو بھی گری بانو زینب اور ہوئی جوں گویا
طاقت نہیں اعضا میں کہ جو اٹھ کے کھڑی ہوں
میں فرقت شبیر میں بیمار پڑی ہوں

۲۵

اے فاطمہ بندی کے رخ زرد کو دیکھو
ہاتھ اپنا سر سے لیے ہمدرد کو دیکھو
جنبان تری ورد کا ہے بیدرد کو دیکھو
سینے کی فغان و نفس سرد کو دیکھو

جز نام حسینؑ اور کوئی یاد نہین ہے
فریاد کہ اب طاقت فریاد نہین ہے

۲۶

بابا نے کہا ہائے بہت دور کی ہے
ابو نے کہا ہی غرض نظارہ نہین ہے
ان آنکھوں نے حیران ہے حق بین ہی بابا
ہم بابا نہ ہم ار اب سے دیکھو نہین بابا

نظارۂ شبیرؑ بھی خوشنودی رب ہے
منظور کر اسلام تو حاصل ابھی سب ہے

۲۷

بابا یہ کہا جاتے ہیں گرنہ کا تو ہمکو بتایا
سب نام نے بتایا نشان کچھ نہ بتایا
ہاں ہم جو کہا ہم نے آکر جنت میں آیا
سو بار ہے مردہ ہوئی سو بار جلایا

تعویذ دل غمزدہ نام شہ دین ہے
آنکھوں کی تسلی کو مگر کچھ بھی نہین ہے

۲۹

بانو دل جان ابھی ہوئی اسوقت بمیدان
دیکھو نے جی جاں اٹھ گیا الّٰہ ... فان
ناگاہ قضا اور قدر آکے ہوئے ارمان
ہان اب مرا زینب کی دکھلاؤ دامان

گو حسن ہے یوسفؑ سے سوا ابن علیؑ کا
دکھلاؤ غریبی کہ یہ حصہ ہے اوسی کا

۲۸

اول بھی سکینہ ہوئی اب تھی جان بلب
اسمٰعیل ارادت ہو جب ... جان بلب
... بیمار ہوئی کیا ... ل
... ہمسینوں ... نازل

کچھ وجہ بھی کیون خادمہ کی یاد دلادی
حضرتؑ نے مجھے درد دیا اور نہ دوا دی

۳۰

ان قدوں میں بالا ہے اطاعت بنی ... کیا
لے کے ... سرو ... ہے تنا
ابو نے ... راست ... کیسا دیکھا
... نظلوم ... دیکھا

قامت تو ہے وہ جسکے لیئے اصل علا ہے
پر سانچے مین مظلومی و غربت کے ڈھلا ہے

۳۱

آنکھوں سے عیان [illegible] کے آثار
چہرے سے جبین سحری بھی ہے نمودار
گلزار جناں جن پہ فدا وہ گل رخسار
نعلین نسب معراج جبین مطلع انوار

قامت سے ہویدا ہے جو عالی حسبی ہے
یہ قد شجر شجرۂ عالی نسبی ہے

۳۲

سب قفل و مخزن اعجاز و کرامت
سب بھولے [illegible] وہ بعد نبوت
سب بند [illegible] ابواب بعثت
سب [illegible] پیشانی بھی سمجھی امامت

تھی اونکو غرض عقدہ کشائی جہان سے
موجود تھے بندھنے کے لئے جو بنان سے

۳۳

[illegible] سینہ بہ سینہ
[illegible] قرآن میں [illegible]
جلاد نے [illegible]
[illegible]

پانی کا نہ شربت کا نہ ہون شیر کا مشتاق
مین پیاس کا مشتاق ہون شمشیر کا مشتاق

۳۴

[illegible] نظارہ سر کو دیکھا
نیزے پہ بھی سر اور زیادہ ہوئی شیدا
[illegible] عشق کا نعرہ [illegible]
[illegible]

پایا شہ والا کو نہ پھر خیر النسا کو
اُٹھ اُٹھ کے لگی ڈھونڈھنے نقش کفِ پا کو

۳۵

ڈھونڈھا [illegible] اس سید والا کو نہ پایا
[illegible] مصحف اعجاز [illegible] آیا
[illegible]
[illegible]

رونا تھا بس اور نام حسینؑ ابن علیؑ تھا
تسبیح یہی ذکر یہی ورد یہی تھا

۳۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دریافت کرو دل مرا ناشاد و حزین ہے
اس قافلے مین یوسف زہرا تو نہین ہے

۳۴
تھا ہوش نہ باتین کسی سنتی تھین اگرچہ صغرا تو قریب
یہ نیند بھی آتی نہ سکینہ کو نصیب
زانو پہ کبھی فاطمہ کے لال کے ہیں نہیں
معلوم ہر ادنی کو ہے کرتی ہے ادب

گو خلق مین اب یوسف یعقوب نہین ہے
ایسا بھی خدا کا کوئی محبوب نہین ہے

۳۵
سب کہتی تھین ہوتا ہے نہ ماں سے جدا
خط لکھ کے بھیجا نہین ہم بھی
شہزادی مین گر ہوتی تو بھائی کو بتاتی
سب سے کہا اولاد کی عادت ہے

خود نکلون تمھین ڈھونڈھنے کو قصد یہ اب ہے
زہرا کی بہو ہونے کا پر مجھکو ادب ہے

۳۶
خورشید جو ہوتا تھا عیان صبح تہ بام
زینب مین جو تر شید ادا ہے وہ ناکام
یا اختر و دوری اڑ گئی جاتی تھی لب بام
بیٹھو کوئی تکتی کرتی تھی پیغام

آگاہ نہ تھی تجکو جھپکنے سے پلک کے
تا صبح گنا کرتی تھی تارونکو فلک کے

۳۷
اے شاہ نبوت و امامت کا تصدق
محبوب خدا شاہ ولایت کا تصدق
مختار جہان بیان نیابت کا تصدق
خیبر کے در و مہر و محبت کا تصدق

کچھ ایسا سبب کیجیے ہم اپنی دعا سے
آنکھین ملون جا کر قدم آل عبا سے

۳۸
سنتی تھی جو احوال سحر والا مین آقا
گھر مین تھی بیٹھی تھین نہ یہ تھا بیٹا
اب رانہ نہ انکا سبب کیا
حضرت نے کیا دین بھی اپنا

ہان سچ ہے نہین قابل لطف شہ دین ہون
شہزادی ہون بیشک مین نبی زادی نہین ہون

۳۹
کیا غصہ کرتا ہے فاطمہ کا نام
با آہ اس مین کیا ابتک اسلام
کرکے صنادید ہو جو تمام
اور جنگ بھی آغاز کا انجام

بانو کے محل مین بھی عجب لوٹ پڑی تھی
در بند کیے حجرے کا حیران کھڑی تھی

۴۳

زہرا سے جو بین باپ کا تھا ماتمِ مردان
اُن کے بین وہ تھا دردِ دلِ نوحہ زنان
سنتی تھی علی سے مری مشکل آسان
آتی تھی صدا فاطمہ تیری نگہبان

اللہ رے اعجاز حسین ابن علی کا
بانو کیطرف ہاتھ نہ اُٹھتا تھا کسی کا

۴۴

القصہ کی جب لوٹ سے فارغ ہوئے غدار
لے طوق و سلاسل کئی آئے وہ ستمگار
کی عرض زینب نے یہ کہ کس کا لیا اسوار
ہیں ہاتھ جو ہون بند تو ہے ہم کو نہ انکار

آخر کی اسیری تو قیامت تھی بلا تھی
ناقے پہ نہ ہودج تھے نہ پردے کو ردا تھی

۴۵

بانو نے انہیں آپ ہی زیور دیا سارا
اور ان کو جو بین نے بھی نہ اس بی بی کو لوٹا
سنتے ہی یہ زینب ادی ہر جا اسکا جو بچا
کافر نے کہا بس کہ مسلمانون سے بیبا

وہ کیا کلمہ گو تھے رسول عربی کے
لوٹا تھا اسی بانو کو خیمے مین نبی کے

۴۶

بانو نے کہا زینب بے کس سے یہ باہم
سنی بی یہ نظر کس کی نہیں آج بصد غم
بانو نے کہا لشکر اسلام سے اے وسم
ہو بند یہ ہاتھ جب اپنے تو ہون ہم

یا تو یہ چلین ہاتھ کھلے ساتھ ہمارے
گر یہ نہیں تو باندھ دو تم ہاتھ ہمارے

۴۷

اسلام بھی بانو کا بھی ایسا تھا مسطور
کرتے تھے سب ان کو رعایت بھی منظور
زیور کی یہ پروا بالا بن تھی یہ مشہور
زینب تھا حسین وہ رنج ستانا بد مجبور

کچھ لشکر کفار کو نبی کا نہ ادب تھا
زیور کے لیے نیزے لگاتے تھے غضب تھا

۴۸

سنکر دل زینب نے کہی بانو کی جو یہ بات
بانو کی زینب سر پہ بھی پھر سے اٹھے ہاتھ
اللہ رے لطف سر پہ بانو نے جو خوش ذات
کھولا نہ بانو کا ابھی سر زینب دن بھی بیہات

بیتاب ہوئی ہو نہ سکی کیا رنج و محن سے
گبھرا و سکینہ جو بندھی ہون گی رسن سے

۴۹

دیندار اسیر انکو یہ خبر دو دل
پنہاں ہے جو اس بن میں تہ قطعہ منزل
داخل ہوئے زینب بن ابن عمر کیا دل
مسجد میں ہے کوئی آ کے جوان شان کا

سب عورتیں انصار و مہاجر کی وہیں تھیں
حلقہ کئے بانو پہ کنیزان حسین تھیں

۵۰

بانوئے عجم کے تھا مکان پاک میں رعنا
ہمسن نہیں تھی جیسے ابن یوسف زہرا
اب سبھی تھی ابن سبھی بہی سب یہ کیا
جو زینب نے نہ سنا سبھی کبھی

مسجد یہ نبی کی یہ مدینہ ہے نبی کا
یان بھی نہیں دیدار حسین ابن علی کا

۵۱

نامحرم ادا وہ جو کیا بیچ ہے زنجیر
سنا بولی ابن عمر میں یہ وہ غمناک
اکلانے تخت کلاہ اور ردا چاک
سیدانی ہے بیبی پر حق کو کیا چاک

نامحرموں سے سامنا ہے پردہ نشین کا
زندہ مجھے پیوند کرے کوئی زمین کا

۵۲

حاضر تھے فصیحان عرب صاحب تدبیر
بیٹھا تھا نہ اک ابن عمر سا کوئی تقریر
اس کو جو حاضر بھی جواب ہوا اور نہ تقدیر
سمجھے بھی ہر مصحف ناطق کی تفسیر

اس بات میں کمزور ہر اک فہم قوی تھا
حاضر نہ وہاں باب علوم نبوی تھا

۵۳

الہام علی کو ہوا ناگاہ کہ جاؤ
زہرا کی ہو آمر جو ہے مسجد میں لے آؤ
بیبی کو وہ دو پردہ جا کے دکھاؤ
مسجد میں تم اوسکو حرم خاص میں لاؤ

مژدہ بھی مری فاطمہ کا شب کو اوٹھا ہے
بلوے میں ہوا اوسکی رہے کب یہ روا ہے

۵۴

مسجد میں در علم لدنی جو در آیا
حاضر تھا ابو بکر کی تقریر سے سبکو بتایا
تب آپ نے ان لفظوں سے ہمکو سنایا
ابو بکر مسلمان کیا اور یہ بنایا

ہم کو تو ہدایت سے سروکار ہے بی بی
اب عقد کی اپنے تو ہی مختار ہے بی بی

۹۵۵

بانو نے کہا خوب نظر کیجیے سرِ شاہ
بے نقص ہے بالکل یہ شبیہ نبی واللہ
بہ دو برس تھا سنِ شبیر جو دادا نے آگاہ
بانو نے ابھی نہیں دو برس سے پہچان لیا آہ

حیدر سے کہا آپ کا محبوب یہی ہے
مقصود یہی ہے مرا مطلوب یہی ہے

۹۵۸

بانو جو حرم شہ میں جو وارد ہوئیں ناگاہ
زینب نے بلائیں لیں بصد حسرت جانکاہ
پھر دیکھ کے سب بیبیوں کو بولی وہ ذی جاہ
اماں مری آنکھوں سے لگا لیتیں یہ دن آہ

مرتے ہوئے حسرت جو انھیں تھی تو یہی تھی
اس روز کی کیسی مری اماں کو خوشی تھی

۹۵۶

پھر تھام لیا دست حسین ابنِ علی نے
بانو کو بعیادۂ والدی شاہ دوسرا نے
جھٹ پڑھ دیا عقد بسلسلۂ عقدہ کشا نے
دی سب نے مبارک کہ پڑھا دی بہ دعا نے

کیا مہر میں بانو کے ہوئی مہر خدا کی
باقی تھی جو کچھ نسل امامت سو عطا کی

۹۵۹

ارمان یہ مری ماں کو تھا بیکس کی تمنا
جب ہو گئی بیکس تھی پہنچو میرا بیٹھا
اسی دم ہی بہتی نہیں سہرہ دیدہ تر روتا
دیو بیٹھیں یہ ابکی بھی کیا بیکھانہ سہرا

اب گھر میں بہو آئی ہے خالق کی مدد سے
اماں کو میں کس طرح اُٹھا لاؤں لحد سے

۹۵۷

نکلے جو چلے بانو کو پھر حیدر کرار
عورتیں ہیں دو وقت چلیں پیش جلودار
اور قسمت سب ہنس کے سنبز ان اطوار
جو دولہن کے گھر کی آگے امیدوں بھی تھی نثار

بھاوج کے جو آنے کی خوشی اوسکو بڑی تھی
زینب یہاں دوڑ کے بہ مشتاق کھڑی تھی

۹۶۰

ممتاز ہوا بانو کو عقد شہ دیں سے
اور نسب میں تھی شہزادہ جبریل امیں سے
خصلت میں بتائی تھی شہ عرش نشیں سے
خلقت میں عزت تھی عیاں ماہ جبیں سے

ہر وصف میں ہم رتبہ شاہ شہدا تھی
کیا زوجۂ شبیر بھی مقبول خدا تھی

۶۱

یون ناوی شیرین سخن نے کیا ارشاد
بانو کی کنیزین ہین بہت عیش نژاد
کہا کنیزین سپرد ہوئی جب حضرت سجاد
تیرے سن سوا کہو کیا اس نے آزاد
مشہور ہے شیرین مین سخی شاہ ہدا کی
شیرین کی بھی اکدن لب شیرین سے ثنا کی

۶۲

بانو نے سنو اور بیان خبر سن پیرا کی
خود پرورد و ہمین پیچا یاد کے اپنا
تب جیب دین لا کے اوسے بولی کہ آقا
موجود ہے یہ شیرین اوسے ہین تمھین بخشا
بیجیے مری طاعت مین اسے عذر نہین ہے
بانو بھی یون ہین دل سے کنیز شہ دین ہے

۶۳

جبتک شہ مظلوم کی جاری ہوئی سے سمع
سر اپنے کرون صدقہ شہ سن تو جمع
تم زینب کو کنیز مری ہے زینت پہلو
مقبول ہے یہ بھی
سُنکے دیا اور نے ہمنے لیا اسکو خوشی سے
آزاد وہ حق مین کیا اسکو خوشی سے

۶۴

بانو نے کہا جب کہ حضرت ابرار
شیرین یہ ہے ارزان یہ تصدق زر و دینار
اور ان سے یہی کہا با خلعت زرتار
شیرین نے جو پوچھا طرح حضرت کا گوہر بار
فرمایا کہ اب خوف جہنم کا بھی کیا ہے
آزاد تجھے مالک جنت نے کیا ہے

۶۵

حضرت نے کہا لونڈیان آزاد کین ری
بانو تمھین کیون اپنے سے خلعت دیے بھاری
وہ بولی کہ ازرہ ہے مین آپ کے واری
وہ لونڈیان تمھین میری لونڈی کی ہین بھاری
ان سبکو بھی دختر کسریٰ نے کیا ہے
آزاد اسے دلبر زہرا نے کیا ہے

۶۶

القصہ کنیزین جو ہوئین جلوہ بیزار
انداز سے ادب ہے آئین حضور شہ ابرار
جب ان کنیزین سر جھکا کے وہ وفادار
اور نہ کہا کیون روتی ہو جلد کر اظہار
غیرون پہ کرم کرتا ہون اپنون کی مین پہلے
جو مانگنا ہو مانگ لے جو کہنا ہو کہہ لے

۶۷

شیرین نے کہا مشتاق ہوں اے بانی بیچ جانا
ہے عرض یہی یاد رہے مجھکو بھلانا
اور یاد مین آپکے ہے جی کا جلانا
شیرین نے کہا احسن جا میرا بنانا

پر ہم بھی اگر پا نسکے کہین جائینگے شیرین
اک روز ترے گھر مین ضرور آئینگے شیرین

۶۸

شیرین نے کہا کب تلک آؤگے یہان شہ
آ جھوٹ ہے پیری نہیں دیتی ہے امان
شیرین نے کہا جب دو ان کی نہیں یہ مہمان
شیرین ضرور آنے پر ہو دینگا مہمان

کچھ آل نبی ہدیۂ و تحفہ ترا لین گے
اور ہم تجھے کھانے کی بھی تکلیف نہ دینگے

۶۹

شیرین نے کہا اے پسر فاطمہ زہرا
ما ہمین نہین دینگا وہ وقت ہی اپنا
فرمایا تجھے خدا کو تجھے سونپ دیا ب
رخصت ہوئی شیرین کیا آل نبی نے

رستے مین قلق تھا سخن شاہ امم سے
شیرین کو حیات اپنی غرض تلخ تھی غم سے

۷۰

کہتا ہی رہا ہوگی کہ گھر ہے ابن فاطمہ کا
رہین وہ صلح سر کہ جس کا تھا
ہے یک وہ قریب تھا سر کہ وہ بنا
تھا اب بھی ہوی وہ ان مین وہ دادا

توریت کا حافظ تھا عزیرا اُسکا لقب تھا
وہ قریہ جو تھا اسکے قلمرو مین وہ سب تھا

۷۱

تب ہم نے سنا تھا جواب نہ آگاہ
آئے ہیں نبی موسی عمران بھی ہمراہ
کہتے ہیں کلیمہ آئے آگاہ ہوا آگاہ
اور ہم نے سنا ہے مین کرو حق کی دعا ہم

موسی نے عیان اوسیہ رہ دین خدا کی
اور دولت اسلام محمد نے عطا کی

۷۲

پھر وہ لین دیکھ ری کہ ہوئی ہے ترکہ
زنی ہے کہ بنت پیغمبر فاطمہ زہرا
ہے بیچ تو کلمہ اپنے لیئے ہے کہ
شیرین ہے یہ کہ ترا عقد ہوا بانو سے

تجکو خط آزادی دو زخ دیا ہم نے
اور اوسکو بھی آزاد کیا شاہ امم نے

۴۲

بولا یہ غلام [illegible]
یہ آئیگا ارشاد کیا [illegible]
دیدار حسین ابن علی [illegible]
فرمایا یہ پھر شیخ نے [illegible]
شبیر کا سر آئیگا یاں اور حرم بھی
زہرا بھی حسن بھی اسداللہ بھی ہم بھی

۴۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مجکو بھی قلق سے ترے اندوہ دلی ہے
کیا کچھ خبر بد مگر آقا کی ملی ہے

۴۴

[illegible]
ہاں کھول کے [illegible]
اور بعد نماز [illegible]
نقشِ دلِ شبیر [illegible]
بس یاد ہیں زلفِ و رخِ سلطان عرب کی
شب صبح کی اور صبح اوسی یاد مین شب کی

۴۶

وہ بولا کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
مارا گیا [illegible]
کوفے سے بھی اور شام سے بھی فوج چلی ہے
منظور تباہی حسین ابن علی ہے

۴۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تو دیکھ چکا خواب مین تصویر نبی کو
اب دیکھیو ہمشکل رسول عربی کو

۴۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کلمہ پڑھینگے دم بھی محبت کا بھرینگے
اور خون بھی احمد کے نواسے کا کرینگے

۷۹

یہ کہکے ایک بین کیا گھر دل کو لوٹ آگئی
اکدن جو سر کی عورت بہت یا بتلا گئی
زینب بیاد کی کراہت سے دل رکھ آگئی
چپکی و پیچھے راہ ایسے سر کو لوٹا آگئی

دریا کو تو سب ظالمون نے چھین لیا ہے
پانی پسر فاطمہ پر بند کیا ہے

۸۰

دنیا میں آگ کو نہ دی تھین ارض ہجر حسین
[illegible] آگ گرفتار بلا رہی
جب اہل و جوار کا سے [illegible] ابن سعد
[illegible] تھا پانی کا [illegible] ہمراہ

آفت کا ہر اک دن تھا ہر اک ظلم کی شب تھی
سب ماتمین تو تھین پر شب عاشور غضب تھی

۸۱

اور دن تو عاشور در [illegible] آگئی
دیکھین تو سب پہ ستم کی [illegible] آگئی
ہا عصر [illegible] نہ [illegible] آگئی
اے [illegible]

بس عصر کے تو وقت کٹا سر شہ دین کا
اور شام تلک لٹ گیا سب گھر شہ دین کا

۸۲

سیدانیو ظالم لعینو کی آن کو دکھلائے
زینب کی ردا چھین کے سر ننگی پھرائے
اور زینت بیتاب بلوا کے ہیں بھی لگائے
اور دست جفا جتن سر اہلبیت پہ بٹھائے

جس پر تھے بہت پیار حسین ابن علی کے
نیلے ہوئے رخسار طمانچون سے اوسی کے

۸۳

بیٹھے ملکے الاحرم شاہ زمین کو
اموال لٹا اور [illegible] دین کو
تقسیم کیا باپ [illegible] کفن کو
[illegible] بھائی سے [illegible] زین کو

خالق نے جسے عہدہ امامت کا دیا تھا
اعدا نے شتربان اوسے لانڈون کا کیا تھا

۸۴

تھے پیر صاحب اون کی [illegible] زہرا کے پیار
آرام عدو تھا نہ آرام اور کی نجات کے نثار
ہر وفات [illegible] کیا وعدہ عفار
شہ [illegible] پایا جب کہ [illegible] ابرار

لاشا تھا کہین ہاتھ کہین پاؤن کہین تھے
لیکن قدم نیزہ سے راہی شہ دین تھے

۸۵
تھی شب کہ نظر بند وہ مظلوم جہان تھا
جو بیٹھنہ جس جا تھا حرم سے بیان تھا
ایک ایک بلبلاتا رہا صاحب [illegible] تھا
اسکے نہیں غرض کہ ہر اک [illegible] تھا

بستی مین وہ لیکر نہ اُترتے تھے حرم کو
تا شیعہ نہ لیجائین اونھین مار کے ہم کو

۸۶
ایک مرحلہ پر ٹھہرے نہ کی کسی سے بات
تھا بین [illegible] نہ بولے کوئی بات
نے خلق نہ خاطر نہ مدارا نہ مدارات
کیا [illegible] ملاقات

بانو کی بھی عزت و توقیر نہین ہے
ہان سچ ہے وہ بیوہ ہوئی تشہیر نہین ہے

۸۷
شب ایک جگہ [illegible] قضا کا
جب قلعے پہ نیزہ [illegible] عمارت بھی [illegible]
تسکین یہ نہ قاتلون نے اسیرون کو اوتارا
مامور حفاظت پہ [illegible]

تو کو نہ سنانون سے تو سر تھے شہدا کے
نیزون کے تلے سر تھے کھلے آل عبا کے

۸۸
تب زین اُٹھی اور [illegible]
اور [illegible] مرنے کو [illegible]
وہ بولا [illegible] دکھا
کہتے تھے نبی [illegible]

سب کہتے نہ قلعہ مرا روتا ہے بھائی
اور نہ چین سے اس رات کو تو سوتا ہی بھائی

۸۹
زینب [illegible] دیکھا
یا جب [illegible] قلعہ [illegible] بیدار
[illegible]
[illegible] کیا

ہان قدسیو اس کشتۂ شمشیر کو رو دو
مظلوم کو رو دو مرے شبیر کو رو دو

۹۰
کہتے تھے نہ قلعہ وہ اترا تو یہ دیکھا
[illegible] سر نیزہ قافلہ [illegible]
لا اعدا [illegible] قافلہ سالار [illegible]
نیچا کیا [illegible] اشارہ [illegible]

سر زلف بندھا نیزے پہ جو خون مین تر ہے
ہم قیدیون کے قافلہ سالار کا سر ہے

۹۹۱

اس نے کہا بچہ باہر ہوئے بیٹے یہ تکبیر
سر نہ جھکایا کہ ہے لب تقریر
کہا یہ کہ ہے خدا رضا توقیر
نیزے پہ جو سر ہی دو پہر ہے یہ تدبیر سر لک حسین آیا ہے

ہستی نے نہ امت نے نہ دنیا نے وفا کی
پر وعدے پر تجھسے ترے آقا نے وفا کی

۹۹۲

تب بن کے گوارا تھا کہاں بیٹھنا گھر کا
نوحہ ہی کیا چھیتے بیٹی و بہلی تقی دیکھا
جانا کہ کہہ آبا اور ایسے ہی جان مرے آقا
حاضر ہی یہ یہاں بھی ہی مرے سر کو مرے لا

لکنت جو زبان کرتی ہی کیا تشنہ دہان ہو
آقا مرا مجرا مری تسلیم کہان ہو

۹۹۳

نیزے پہ نظر آیا سر شیر ابرار
نیزے پہ بہتی ہی بھیجی پہ تسلی وہ عمخوار
او بہت پہ سہکے تھا اور بدلا مین لین کری بار
جانکے سر بے ہے خلف احمد مختار

شیرین سے کیا وعدہ وفا آئے مرکر
اب گھر میں بھی میکے چلو نیزے لیے اوتر کر

۹۹۴

اقرار کیا بعد ترے یہ ہو کہ تن قربان
کہتا ہے کہ کہا مین نے سمجھ کے تیغ کے مہمان
آیا نہیں منظور تھا یون ان اکے سلطان
کہا تے کہ عوض کہ سر برن سر کا ہیں بابان

کیون حاضری آقا مین ترے مرنے کی لاؤن
دعوت مین یہی تیرے یتیمون کو کھلاؤن

۹۹۵

جب بیدار ان سے ہمت گئی جان کھوئی
ادلے لیتی ہیں ما کہہ سے ہی کی اور دہ روئی
رکھ چھوٹا سا سر یہ سینے یہ یہ اور وہ دھوئی
رکھ ایک لکی کے ہن تیرے کو اور ملی

یہ جو نک اٹھتی ہی ہر بار پدر کہکے زبان سے
وہ کہتی ہے لاؤن ترے بابا کو کہان سے

۹۹۶

یجا نانا بھی نہیں یہ ان بچا بابا بھی لکھو
نعمہ لائے تری ان سے یہ کہانا کھولی دو
بانو نہیں جان ان قیامت کی ہوئی
بانو کے کہا او نہی چھو پھول گری

بانو مین وہی ہون پہ وہ عزت نہین اب ہے
قیدی تو مرا نام ہے اور بیوہ لقب ہے

۹۷

اک دن وہ تھا زینب نے ہوا بنی بابا
اک دن یہ ہے زینب سے کسی نے نہ نباہا
[illegible] نہ نبھایا
[illegible] میں [illegible]

یا تو وہ حشم دولت و زر لٹتا تھا در پر
یا ایسی ہو محتاج کہ چادر نہیں سر پر

۹۸

پھر بولی سکینہ کہ [illegible] جاؤن
شہزادی کہ [illegible] بہلاؤن
[illegible] نبھاؤن
بولین [illegible] کیا حال [illegible] بتاؤن
وہ بولی [illegible]

پوشیدہ پھٹے کرتے سے میرا تو یہ تن ہے
بھائی چھ مہینے کا تو محتاج کفن ہے

۹۹

شیرین نے کہا ہائے غضب [illegible] آئی
[illegible] صدا آئی [illegible] بھائی
[illegible] آئی
بانو نے کہا [illegible] بھائی

شیرین نے کہا اون کے میں صدقے وہ کہاں ہیں
بانو نے کہا دیکھ کے تجھکو وہ نہاں ہیں

۱۰۰

[illegible]

فریاد شہ کرب و بلائی گئے مارے
یہ شرم ہے میں جیتی ہوں بھائی گئے مارے

۱۰۱

[illegible]

کافر کے لیے بھی تھا مقام ادیہ ترس کا
مارا اسے امت نے پر اٹھارا برس کا

۱۰۲

[illegible]

اک شب تو بھلا نوحہ کر دن شاہ امم پر
زہرا کی صدا آئی یہ احسان ہے ہم پر

۲۰۱

زینب نے بلا یا ابن سعد کو اک بار
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اک شب کے لیے تو سر شاہ شہدا دے
جانے کی اگر گھر میں اسیروں کو رضا دے

۲۰۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہو ہو کے خجل کہتی تھی زینب یہ حرم سے
اتنا بھی ادا حق نہوا بھائی کا ہم سے

۲۰۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
گھر سے جسے شبیرؑ نے آزاد کیا ہے
شہزادیوں کے رہنے کو گھر اس نے دیا ہے

۲۰۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
رونے کا محل شام کے لشکر میں نہیں ہے
بیکس نے کہا شمر تو اس گھر میں نہیں ہے

۲۰۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
شیریں کے یہاں شاہ اُمم آگئے ہیں لوگو
گھر میں مرے زینب کے قدم آئے ہیں لوگو

۲۰۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دعوت کو نہیں رد کسی مہمان نے کیا ہے
پانی جو پیا اس نے وہی میں نے پیا ہے

قطعہ

شبیر نے سکینہ کو دیا پانی کا ساغر
ساغر تو لیا پیاسی نے پر بنت بنے سرور
پھر سنگی ڈھونڈنے لگی بے چین وہ مضطر
کیا ہو گئے بھیا علی اصغر علی اصغر

سلام

اے وا واقعہ صبح دبیر اے لکھوں کیا
شبیر نے رو رو کے کہا دیں جو جگر تیغ لگی تھا
کہہ شیعہ سے میرے ہیں جو سیا ادب
واللہ سوا آپ کے کوئی نہیں میرا

پانی ہے تو اب تم نہیں ہے ہے مرے بھائی
جب تم تھے تو پانی نہ تھا صدقے تیرے بھائی

اتنا تو کرم ہو دل ناشاد کی خاطر
عباس کو بھجوائیے امداد کی خاطر

رباعی

سمجھے گا وہ اس رمز کو جو عاقل ہے
آسان نہیں یہ مسئلہ مشکل ہے
ہیں قابل دوزخ ہوں گناہوں سے مگر
دوزخ نے کیا کیا جو مرے قابل ہے

رباعی

دل تازہ ہے حیدر کی ثنا خوانی سے
ہے کام دہن گوہر افشانی سے
میٹھی ہے مری زبان مگر فرق یہ ہے
یہ زہر ہے منقبت سے وہ پانی سے

رباعی

مولد جو ہوا ان حکم قدر سے پایا
کعبے نے شرف علم کے در سے پایا
گودی میں لئے علی کو کہتے تھے نبی
لو ہم نے وصی خدا کے گھر سے پایا

رباعی

اچھوں کو برا کہنے میں کچھ باک نہیں
جسکو دیکھو حسد سے دل پاک نہیں
کچھ قید نہیں ہے ایسا نہیں پیدا ہوں کہ غیر
سینوں میں کدورت کے سوا خاک نہیں

مطلع ۲

نیزے کی آمد آمد ہوئی رن میں زبان ابھی
زمزمہ کا تھمنا ہے نفس کا سب زبان ابھی
بسملا طائر ہیں میں تن میں سکتہ زبان ابھی
سب اک طرف نصر ضیغم ہیں میں نکلا زبان ابھی
شمشیر بکف دیکھ کے حیدر کے پسر کو
جبریل لرزتے ہین سمیٹے ہوئے پر کو

۳

بیٹوں جو چلی یہ سمند انکا ہوا رہوار
خوابیدہ ہین سب بخت کہ ہیں عباس بیدار
ہے تیغ جو زہرہ ہے علمدار نمودار
بے پرده ہے جو منھ چاند کا نکلا بسا بار
سب جزو ہین کل رتبہ مین کہلاتے ہین عباس
گو ہین پیادہ ہین سوار آتے ہین عباس

۴

ہیبت سے ہین قلعۂ افلاک کے در بند
جلاد فلک کی بھی نظر آتی ہے نظر بند
واں ہے جسے حکم جوزا کا کمر بند
سالار ہین سلطان صفت ظالم کا زر بند
انگشت عطارد سے قلم چھوٹ پڑا ہے
خورشید کے پنجے سے علم چھوٹ پڑا ہے

۵

جھکاتے ہین منہ جو زر و تقوے کے عصا کو
سکتے ہین یہ فلک رتبت در دنیا کو
عدل آئے تو جاتا ہے دنیا سے قضا کو
بیان باندھ کے قیمہ و جور و جفا کو
گھر لوٹ لے بغض و حسد و کذب و ریا کا
سر کاٹ لے حرص و طمع و مکر و دغا کا

۶

ہو فتنہ و شر زیر ہین وہ فاتح خیبر
کہتے ہین انا العبد لمن ضیغم داور
جان عبد ہین عبد ہین ہین سلمان عبد
زینت ہے جو کلمہ کی وہ بنیاد و پیمبر
سکتے مین فلک خوف سے مانند زمین ہے
جز بخت یزید آب کوئی گردش نہین ہے

۷

راحت جو تھی سب ہمکو بلا لوٹ رہی ہے
ہستی کے سکوں کو فنا لوٹ رہی ہے
تقدیر سے عمر اپنی قضا لوٹ رہی ہے
دولت کا بتا ہے سب جفا لوٹ رہی ہے
غفلت کا تو دل چونک پڑا خوف سے ہل کر
فتنے نے کیا خواب گلے کفر سے مل کر

ص ۷

اِس حشر کا ہنگامہ ہے آنکھون کی نظر مین
اِس شور کا آوازہ ہے اب جن و بشر مین
اس جنگ کا چرچا ہے ہر اک بحر و برِ مین
اس جنگ کا غل ہے بشر و اہل نظر مین
الحشر جو مر رہے نہ پکارے زمین تو غضب ہے
الموت زبانِ ملکِ الموت پہ اب ہے

ص ۸

رو رو کے یہ کہتا ہے ہر اک تن کا نہ بہمن تن
ہر دم نہ زبان و دہن سے ہے شکوہ نہ گرفتار
فاروق نہ بیٹھے تخت مین غم و بیزاران
ہر عاشق دنیا کو ہے دنیا سے بیزاران
سب بھول گئے اپنا حسب اور نسب آج
آتا ہے جگر گوشۂ قتّال عرب آج

ص ۹

آنکھون سے نہان ہو گیا ہر دود کا سہ سر مین
اندھیر ہے زمانہ ہے جھپکی ہوئی نظر مین
بیتاب جگر لرزہ ہے لشکر عمر مین
جو ہر جانب ہے نیزون میں در و عون کی بر مین
رنگ اڑ گئے ہر اک جو رخ فوج لعین کا
چہرہ نظر آتا ہے فلک کا نہ زمین کا

ص ۱۰

یہ نور کہ فلک یہ خورشید خاور ہے
اصحاب ہیبت کا یہ ہے ہیکل عرب ہے
خورشید فلک یہ ہے بطحا کا لقب ہے
یہ حیدر صفدر کا جو فرزند ادب ہے
ہر ایک کہے اسکے شرف و جاہ کو سمجھے
اس بندے کو وہ سمجھے جو اللہ کو سمجھے

ص ۱۱

یہ نفس ہے ہے یہ کتاب مین ہے ایمان بیان مین
عباس ہے سجادہ مین ہے دعا مین
اور یہ ہے حبیب خدا جو سخی ہے بکا مین
بیزار منظلومی مین ہے حیدر دنیا مین
کیا غم جو نہ مادر نہ پدر رکھتے ہین آدم
عباس سا دنیا مین پسر رکھتے ہین آدم

ص ۱۲

ہیبت مین ید اللہ ہے ایثار مین جعفر
طاعت مین ملک ہے حسن مین حیدر
اقبال مین ہے ہمّت مین عمر مین ہے
اور حوصلہ و دبدبہ مین ہے صفدر
جو ہر کے دکھانے مین یہ شمشیر خدا ہے
اور سر کے کٹانے مین یہ شاہ شہدا ہے

۱۳

[illegible] سمجھ جانا نہیں رکھتا
ایمان سوا اس کے خزانہ نہیں رکھتا
قرآن بھی کوئی اور فسانہ نہیں رکھتا
نبی بھی بجز اس کے یگانہ نہیں رکھتا

یہ روح مقدس ہی فقط جلوہ گری مین
یہ عقل مجرد ہے جمالِ بشری مین

۱۴

[illegible] عارض جو نظارا
[illegible] کنارا
[illegible] مارا
[illegible] نظارا

جز مرح نہ دم روشنی طور نے مارا
شبخون عجب دھوپ پہ اس نور نے مارا

۱۵

[illegible] علم شاہ امم ہے
[illegible] سر و دار حرم ہے
[illegible] خالق دو جہان فضل و کرم ہے
[illegible] نہیں ہے

پرچم کا جہان عکس گرا صاعقہ چمکا
پرچم کہین دیکھا نہ سنا اس چم و خم کا

۱۶

[illegible] صدا ہی
[illegible] ہی
[illegible] ہے
[illegible] ہے

سکتے مین جو آواز ہی نقارۂ دف کی
نوبت ہے ورودِ خلفِ شاہ نجف کی

۱۷

[illegible] رخ پر نور کو دیکھو
[illegible] طور کو دیکھو
[illegible] دیکھو
[illegible] دیکھو

ہے کون تجلی رخ پر نور کی مانند
یان روشنی طور جلی طور کے مانند

۱۸

[illegible] مرد ہے
[illegible] عباس علی ذات مرد ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

حاسد سے صلا بھی نہیں درکار ہے مجھکو
سرکار حسینی سے سروکار ہے مجھکو

۱۹ گلدستۂ ترکیب نظیر و بیان منزّہ نہیں ہے ہر گل میں ہیں گلشن جنت ہیں ان پیشہ نہیں ہے ہر مصرع ... بلبل نشہ نہیں ہے یاران سخن ... [illegible] نہیں ہے	۲۲ سورج کو چھپا جانا یہ آئینہ کو زنگ وارثی ... ان دونوں نے رنگ ... رنگ ... [illegible] ... زبان ... [illegible]
صحت مری تشخیص سے ہے نظم کے فن کی مانند قلم ہاتھ میں ہے نبض سخن کی	اس چہرے کو داور ہی نے لاریب بنایا بے عیب تھا خود نقش بھی بے عیب بنایا
۲۰ سنگ کا ملے فائدہ کیا کاوش سخنی ہے میں سنگ کو حل کرتا ہوں رنگینی سخن ہے ہر حرف میں الفاظ عقیق یمنی ہے ہر بیت ہے سو ... شاہ مدنی ہے	۲۳ ہمہ تن سے جوان انسان کہے اس چہرہ کو وہ زمان یہ نور وہ ظلمت یہ ... تابان ... زبان ... [illegible]
آہن کو کروں نرم تو آئینہ بنا لوں پتھر کو کروں گرم تو میں عطر نکالوں	آئینہ ہے گھر زنگ کا یہ زنگ نہیں ہے اس آئینہ میں رنگ ہے اور زنگ نہیں ہے
۲۱ [illegible]	۲۴ آئینہ کہا ... صنعت سکندر کی ... [illegible] ... عطا کی
کیا ملتا ہے گر کوئی جھگڑتا ہے کسی سے مضمون بھی اپنا نہیں لڑتا ہے کسی سے	ہر آئینہ میں چہرۂ انسان نظر آیا اس رخ میں جمال شہ مردان نظر آیا

۴۵

ہے نقش جبین [illegible] ابرو اہل یقین مین
سب آیتیں [illegible] ابرو افلاک [illegible] زمین مین
جلوہ ہے عجب ابرو کا [illegible] جبین مین
[illegible] ہلال [illegible] جو تہ زیر [illegible] مین
مردم کو اشارہ ہے یہ ابرو کا جبین پر
ہین دو مہ نو جلوہ نما چرخ برین پر

۴۶

ابرو [illegible] اس رخ روشن پہ عیان ہے
[illegible] کہ ماہ فلک ہے
ابرو کا یہ [illegible] افلاک [illegible] ہے
محراب [illegible] ہے
دیکھا جو مہ نو نے اس ابرو کے شرف کو
کعبہ کی طرف پشت کی رخ اسکی طرف کو

۴۷

بینی ہے کہ مضمون [illegible] نقی
[illegible] کی وہ [illegible] بینی
منظور نگہ کو جو ہوئی [illegible] بینی
[illegible] بینی نے نقط جلوہ گری بینی
درکار اسی بینی کی محبت کا عصا ہے
یہ راہ تو ایمان سے بھی باریک سوا ہے

۴۸

[illegible] تحقیق [illegible] ہے برق
[illegible] کعبہ [illegible] تسبیل کا [illegible] برق
[illegible] ابر [illegible] تسبیل کا [illegible] برق
[illegible] طرف [illegible] ہے برق
اس آنکھ پہ امت کے ذرا خشم کو دیکھو
ناوک کی سلائی کو اور اس چشم کو دیکھو

۴۹

بینی کہوں شمع تو لو اور بھی عیان ہے
[illegible] بھوین شعلہ کا گمان ہے
دو شعلے [illegible] شمع [illegible] جب [illegible] کا مکان ہے
ان زلفوں [illegible] ہوا تند [illegible]
سمجھو نہ بھوین بسکہ ہوا کا جو گذر ہے
یہ شمع کی لو گاہ ادہر گاہ ادہر ہے

۵۰

[illegible] کہوں ان [illegible] عین حقارت
[illegible] پلکین [illegible] بصارت
[illegible] عید کی [illegible] ہے اشارت
[illegible] وہ عید کا [illegible]
ابرو کی مہ نو مین نہ جنبش ہے نہ خم ہے
اک شب وہ مہ نو ہے یہ ہر شب نو ہے

۳۳

منھ غرق عرق دیکھ کے نرگس ہوئی ابتر
ابرو نے کیا بیتاب [illegible] تیغ کا جوہر
آنکھوں کا عرق روغن بادام سے بہتر
عارض کا پسینہ ہے گلاب گل احمر

قطرہ رخ پرنور پہ ڈھلتے ہوئے دیکھو
عطر گل خورشید نکلتے ہوئے دیکھو

۳۴

[illegible] زنخدان [illegible] سبک کی جا ہے
[illegible] یاقوت [illegible] ہے
[illegible] اس لب کا [illegible] ہے
یاقوت [illegible] ہے

چوسا ہے یہ لب مثل رطب جھک کے ولی نے
یاقوت کا بوسہ لیا کسرو زعلے نے

۳۶

[illegible] منھ میں زبان [illegible] ہے
[illegible] غنچہ میں [illegible] گل تر ہے
[illegible] میں [illegible] ہے
[illegible] غنچہ [illegible] ہے

تعریف میں ہونٹوں کی جو لب تر ہوا میرا
دنیا ہی میں قابو لب کوثر ہوا میرا

۳۵

جان [illegible] روح [illegible] ہے
[illegible] ترا ہے
[illegible] ترا ہے
[illegible] ترا ہے

یوں ہونٹوں نے تصویر سخن وقت بیان ہے
یاقوت سے گویا رگ یاقوت عیان ہے

۳۷

منھ جو [illegible] لطیف [illegible] ہوا ہے
[illegible] غنچہ کا بیان [illegible] ہوا ہے
[illegible] دہن [illegible] آہنگ ہوا ہے
غنچہ کا [illegible] تنگ ہوا ہے

غنچہ کہا اس منھ کو حذر اہل سخن سے
سونگھے کوئی بو آتی ہے غنچے کے دہن سے

۳۸

[illegible] دہن [illegible]
[illegible] غنچہ [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible]

منھ حیدر کرار نے میٹھا کیا ان کا
شیرینی اعجاز سے منھ بھر دیا ان کا

۳۴

اس لب سے عجب مرتبہ تازہ زبان نے پایا
عیسیٰ نے مردوان سے نصیب یہی کو جلایا
جان بخشی اموات کا گویا یہ آیا
ہم دم ہے روح القدس انکا نظر آیا

دم قالب بےجان مین جو دم کرتے تھے عیسیٰ
ان ہونٹون کے اعجاز کا دم بھرتے تھے عیسیٰ

۳۵

تا ہو سکے کیا فکر کمر کا تنہا نہین جاتا
جز ایک طرف دیدہ سر بھی جانا نہین جاتا
بن فکر دہان کا سہی کی عوا نہین جاتا
مضمون ہے بیدار کا یہ باندھا نہین جاتا

اب زیب کمر تیغ شرربار جو کی ہے
عباسؑ نے شعلہ کو گرہ بال سے دی ہے

۳۶

دانتون کی لڑی کیا ہے پڑی عقل خدا داد
وہ بات چھپانے کی کہ کیون ان سے رہے یاد
یہ گوہر عباس ہین بازار ہے انکی ہی بنیاد
عباس و نجف ایک ہین بسنے انکی الرعاد

معدن کے شرف ہین یہ جواہر کے شرف ہین
دندان دُرِ عباسؑ ہین تو دُرِ نجف ہین

۳۷

مشتاق ہین ان عالم بالا کے سرو دکا
زیب ہے مضمون علمدار کے قد کا
ہے قد بالا بالا ہے شجر سبز صمد کا
ہے سایہ یہ جسم مطہر اللہ احد کا

اس قد پہ دو ابرو کی کشش کیا کوئی جانے
کھینچے ہین دو مد ایک الف پر یہ خدا نے

۳۸

زنہار عنبر کی بہ کبھین ہین ہوا انکا انتظار
دنیا سے بیگان ہین نہین عالم اسین صفا دار
ہے ان سے جو نقشی ہے کہ دائین ن ار
ہے ہو نہ ہوا سے ہین علم کے کھناوار

پہلے میرے آقا میرے سالار کو رونا
پھر زیر علم اونکے علمدار کو رونا

۳۹

خنجر سے کہ ہے تو دو دی نے آن ہی کا ادا
دنیا سے ہے ادا بعد مردان کو یہ بیلاوا
یہ ہاتھ ہے سید ہے سبب عناصر سے علاوہ
انکی کی صدائی ہے جنبش ہل بہ جھلاوا

چلتا ہے غضب چال قدم قتل ہی قضا کا
توسن نہین کیون رنگ اُڑا ہے یہ ہوا کا

۳۲
گردون مین جو تھا آنکھ بچا فانوس کی جالی
بنتی ہین بھی نعل اسکے لیے بادی ہلالی
رو جھن سے جدا نعل ان روشن نخچہ پالی
جز جاے سے پہ غضنفر ادیکا تو بھی خالی
سرعت ہے اندھیرے اور اوجالے مین غضب کی
اندھیاری اسے چاندنی ہے چودھوین شب کی

۳۳
تیغ ہے کرنا فلک کی زمین پر اتارے
ورتے ہے کیا گرز چنج بجا زمین پر اتارے
نعمان ہوا کاوہ نہ زمین پر اتارے
اور ایک بھی نقطہ دم زمین پر اتارے
اس راکب و مرکب کی برابر جو ثنا کی
یہ علم خدا کا وہ مشیت ہے خدا کی

۳۴
گردون پہ ہین بھی تقدیم اسکا یہ پر خونخوار
وہ قافلہ نی سے گرد ہے یہ قافلہ سالار
وہ صف صف کی بار و دہ جو پہ تینا عار
پہنچا ہے آن وہ نہان کے پہنچا ہون وہ یار
اک جست مین رہجاتے ہین یون ارض و سما دور
جسطرح مسافر سے دم صبح سرا دور

۳۵
خوبی مین پری حسن مین حور بہشتی
طوفان مین برابر کے لیے نوح کی کشتی
کب اسپ دوڑ رایسین پہ پیک سرنوشتی
ہر گام پہ یہ جو وہ یہی ہے جو گذشتی
صحرا مین چمن فصل بہاری ہے چمن مین
رہوار ہے اصطبل مین تلوار ہے رن مین

۳۶
جو دیدۂ بینا کی نظر کو بھی جاری ہے
ان قطرہ نمین چرا دیکھ شعور کا بھی جاری ہے
کہتی مین چپ سا بھی مین یہ کہے دل بنی ہے
فانوس مین پروانہ ہے وہ شیشے مین پری ہے
یہ ہے وہ ہما جسکے جلودار ملک ہین
سایہ کی جگہ پر کے تلے ہفت فلک ہین

۳۷
ان وحش کو عیار ابلق اڑا کے آئے
گردون پر ابلق کبھی جانے نہ ہوئے آئے
بجلی سے جو سبک ہو وہ اچھا نہ ہوئے آئے
ہر تیغ سے اچھا جو انکالے نہ ہوئے آئے
بے چلے کے کھینچے ہوئے ابرو کی کمان کو
بے ہاتھ کے تانے ہوئے پلکون کی سنانکو

۴۹

تکتا تھا یہی فوج سے اکبر سا دلاور
ہمت سے جگر میں تھا نشان صف لشکر
روئیں تن ہیں دل دہل جاتا تھا بدن پر
سر پر الا باندھا تھا لگی

ہمراہ شقی فوج بھی ڈنکا تھا نشان تھا
جاگیر کے لینے کو سوئے شام روان تھا

۵۰

تقدیر جو دین میں شقی کو اوسے لائی
ظلمت ہیں اب ہمرے یہ آئی
دنیا ہی کا آرا سے بھی تیغ اڑائی
واں بخشی جنہیں ہین بیان ہری ماں اوٹھائی

اکبر کا نہ قاسم کا نہ شبیر کا ڈر ہے
دو لاکھ کو اللہ کی شمشیر کا ڈر ہے

۵۱

لو ارادہ کہ ہم بھی سوا ہیں
ہم تنہا عباس ہیں
ہم ہیں
اب ہیں

ہم بھی ہیں بہادر نہیں ڈرتے ہیں کسی سے
پر روح نکلتی ہے تو عباس علی سے

۵۲

تنتا لقب علمدار لڑائی میں جو لایا
سب سر کو جھکائے علم نے سپر ہٹایا
اور سامنے جس جس نے ہی اسپ اپنا بڑھایا
وہ تیغ تھا اپنا سپر اوس نے عنان اپنی اوٹھایا

دیکھا تو کہا کانپ کے یہ فوج دغا سے
رو با ہو لڑاتے ہو مجھے شیر خدا سے

۵۳

ہاں آ کے صدا یہ ہے تیغ خدا کی
مجھ میں اپنا ہے صدا کی
کس صدا کی
نے کہا ہمیں عباس کی

جا غدر نکر نام ہے مرد و نکا اسی سے
تو دبدبہ و زور میں کیا کم ہے کسی سے

۵۴

ہاں دل کی طرح سے وہ کرتا ہوا نکلا
جلدی کی ہم میں سنبھلا
نگہ نیزہ اڑا ہوا نکلا
اور ساتھ پر وہ بھی ہوا نکلا

غالب تھا تہمتن کی طرح اہل جہان پر
دہنستی تھی زمین پاؤں وہ رکھتا تھا جہاں پر

۵۵

[illegible]

۵۶

[illegible]

وہ رخش پہ یا دیو دنی تخت زری پر
غل زمین اوٹھا کوہ چڑھا کبک دری پر

جو جو تھے یلان کہن اس دورۂ نو مین
تن اونکے تہ خاک ہین سر میری جلو مین

۵۷

[illegible]

۵۸

[illegible]

زندہ ہی لیے سپر نہ ہر صف سے بڑھے تھے
سر مردونکے نیزونپہ تماشے کو چڑھے تھے

طاقت ہے ہماری اسد اللہ کی طاقت
پنجے مین ہمارے ہے ید اللہ کی طاقت

۵۹

[illegible]

۶۰

[illegible]

ہم پنجہ نہ رستم ہے نہ سہراب ہے میرا
مرحب بن عبد القمر القاب ہے میرا

مقدور رہا شمس کی رجعت کا یدر کو
دو ٹکڑے چچا نے کیا اونگلی نے قمر کو

۶۱

خورشید درخشاں ہیں بنا نور جہاں کے
کلمہ و رقِ ماہ پہ ہیں سطر آسماں کے
اور سورہ والشمس میں ہیں وصف یہاں کے
یہ نور ہے کوثر ہے ہیں بقعد ور جہاں کے

یہ صاحب مقدور نبی اور علی ہیں
یا ہم کہ غلام خلف الصدق نبی ہیں

۶۲

ذرہ بھی تو ضیا جانتا ہے شمس و قمر سے
وہ شاہ منور ہو تا ہر صبح و زبر سے
ایمان یہ سمجھو کہ ہیں جن و نبی سر سے
یہ سبع اے معراج ہیں بیدار نظر سے

خورشید نبی فاطمہ تو شاہ امم ہیں
اور ماہ نبی ہاشمی آفاق میں ہم ہیں

۶۳

وہ جان پیمبر ہیں زمین گیر ہماری
ہم عکس علی ہیں آئینہ بیت ہماری
ہم تیغ ظفر دست ہیں اور سر شت ہماری
ہم سے ہے رضا صاحب تسلیت ہماری

قدرت کے نیستان کے ہم شیر ہیں ظالم
ہم شیر ہیں اور صاحب شمشیر ہیں ظالم

۶۴

کیونکر ہو فنا وہ جو نسب ہے ہمارا
زینب سی صفا کرتا ہے یہ جو ہے ہمارا
ہیں زینب سے بنا جن بھی وہ ہیں بنت ہمارا
ہاری ہے علی ہے جو یہ وہ زینت ہمارا

ہم جزو بدن اوسکے ہیں جو کل کا شرف ہے
رشتے ہیں ہمارے گہر پاک نجف ہے

۶۵

ہیں جو دو عالم ہیں ابو اور نبی کا رہ
اعجاز بنا جس سے ہے نبی سر وہ ہے
ہمارے یہ ابو جن سے ہیں سرور ہے
کہاں یہ جبریل کو جس نے ہے

سر خود و کلہ کا نہیں محتاج ہمارا
شبیر کا ہے نقش قدم تاج ہمارا

۶۶

احمد سا جد ابن جد ہے رضیہ مصعدر
وہ کل کا ہے سب سے ہیں زین کا رہبر
اور بازو ہے زینب ہیں جو اشرف ہی کا در
بھائی ہیں امام اعظم ہیں عبداللہ و جعفر

اور شبر و شبیر ہیں سردار ہمارے
ہم اوں کے غلام اور وہ مختار ہمارے

۹۶۷

قاسم کا علم اور ہوں اکبر کا ہیں عنوان [illegible]
بنکے علمدار ہوں میں اور در کا جلودار
[illegible] ہوں پردہ وہ [illegible] زین ابرار
تھا جنکے نگہبان حیا [illegible] ابرار

اب تازہ یہ بخشش ہے خدائے ازلی کی
سقا بھی بنا اوسکا جو پوتی ہے علی کی

۹۶۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہین عقدہ کشا دست کشا قلعہ کشا بھی
پر صبر سے بند ہواتے ہین رسی مین گلا مین

۹۶۹

[illegible] سر اونچا
[illegible] بنایا
[illegible] اپنا [illegible]
[illegible] شاہ یہ صدقہ [illegible]

مشہور جو عباس زمانے کا شرف ہے
شبیر کی نعلین اوٹھانے کا شرف ہے

۹۷۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دہو کا نہو یہ سب غرضِ شیر جدا ہین
پھر وہ نہ جدا ہمسے نہ ہم اونسے جدا ہین

۹۷۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نفرین کی خدا نے اوسے تحسین کی عمر نے
مجرا کیا عباس کو یان فتح و ظفر نے

۹۷۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ گرگ وہ یوسف یہ خزان ہے وہ چمن ہے
وہ چاند یہ عقرب ہے وہ سورج یہ گہن ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اک فوج نبی گرد علمدار ہے رنگین
لو ماہ نبی ہاشمی آتا ہے گہن مین لو

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بندو نیہ عیان زور خدا کرتے ہین عباس
پیارے مرے دیکھو تو کہ کیا کرتے ہین عباس

[illegible] تلوار
[illegible] فیصلہ یکبار
[illegible] تلوار
[illegible] ہین علمدار
اللہ کرے خیر کہ ہے قصد شرا اوسکو
سب کہتے ہین مرحب بن عبد القمر اوسکو

[illegible] نالا
[illegible] بالا
[illegible] اوٹھا لا
[illegible] بالا
سیدانیو سر کھول دو سجادہ بچھا دو
دشمن پہ علمدار ہو غالب یہ دعا دو

[illegible] مرحب
[illegible] مرحب
[illegible] مرحب
[illegible] مرحب
مرحب کا نہ کچھ اوسکی توانائی کا ڈر ہے
فدوی کو چچا جان کی تنہائی کا ڈر ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
صدقے کرون قربان کرون اہل جفا کو
دو لاکھ نے گھیرا ہے مرے ایک چچا کو

۷۹

[illegible]

ہفتم سے غذا کھائی ہے نے پانی پیا ہے
بیرحموں نے کس دکھ میں ہمیں ڈال دیا ہے

۸۰

[illegible]

ملنے مری تربت کے گلے آئینگے عباس
یہ سنتے ہی گھبرا کے چلے آئینگے عباس

۸۱

[illegible]

جب تیغ کو جھنجلا کے رخ پاک پہ کھینچی
تلوار نے انگلی سے الف خاک پہ کھینچی

۸۲

[illegible]

یاں خوف سے قالب کو کیا میان نے خالی
واں قالب اعدا کو کیا جان نے خالی

۸۳

[illegible]

لو فتح مجسم کا وہ سر جیب سے نکلا
نصرت کے فلک کا مہ نو غیب سے نکلا

۸۴

[illegible]

یہ ہول دیا تیغ درخشاں کی چمک نے
جو تاروں کے دانتونسے زمین پکڑی فلکنے

۸۵

جب غل تھا طلب ہے سر عباس [illegible]
تھے سب آئے ہوئے [illegible] ہین جوہر
[illegible] ہین دو [illegible]
تمین ہو کر ان ہین عیان [illegible]

لے روک مرے وار ترے پاس ہے گر سپر
زخمی نہ کرونگا ابھی اٹھا رہنے ہے سپر

۸۶

جو چال چلا وہ ہوا گمراہ و پریشان
پھر [illegible] جو کر [illegible] میدان
[illegible] پیکان
[illegible] تیغ [illegible] جان

جوہر سے نہ تیرون ہی کے پھل داغ بدل تھے
گر شست کے تھے ساٹھ تو چلّہ کے چہل تھے

۸۷

[illegible] مقابل ہوا دو نیمن
[illegible] تیغ [illegible] جوشن
ہے سینہ پہ [illegible] اور [illegible]
[illegible] چار آئینہ [illegible]

کس وار کو وہ روکتا تلوار کہان تھی
آنکھون مین تو پھرتی تھی نگاہوں سے نہان تھی

۸۸

[illegible]
اوس تیغ [illegible] برق [illegible]
[illegible]
[illegible] صفت [illegible]

بڑھ کر کہا غازی نے بتا کسکی ظفر ہے
اب مرگ ہے اور تو ہے یہ تیغ اور یہ سر ہے

۸۹

[illegible] تلوار سنبھال
[illegible] سنبھال
[illegible] سنبھال
[illegible] سنبھال

ثانی جو نشان اوسنے علمدار کے اوپر
نیزہ اوڑا لے گئے تلوار کے اوپر

۹۰

[illegible]
[illegible]
[illegible] تیغ [illegible]
[illegible]

اللہ رے شمشیر علمدار کے جوہر
جو ہر گئے[1] اوس خنجر خونخوار کے جوہر

[1] جوہر بمعنی جست و خیز ۱۲

۹۱

بجلی جو گری تو وہ ٹھہری نہ سپر پر
ٹھہری نہ سپر پر تو وہ پہنچی سر و بر پر
پہنچی سر و بر پر تو وہ تھی صدر و کمر پر
تھی صدر و کمر پر تو وہ تھی قلب و جگر پر

تھی قلب و جگر پر تو وہ تھی دامنِ زین پر
تھی دامنِ زین پر تو وہ راکب تھا زمین پر

۹۲

جبریل نے افلاک سے للکار کے پکارا
[illegible] پکارا
[illegible] پکارا
[illegible] پکارا

یاں تو ہوا یا حضرتِ شبیر کا نعرہ
شبیر نے ہنس کر کیا تکبیر کا نعرہ

۹۳

[illegible] کیا وہ سرِ کفّار
حیدر نے پکارا کہ یہ ہے [illegible]
حیدر نے [illegible]
حیدر نے کہا میری [illegible]

پروانۂ شمع رخ تاباں ہوئیں زہرا
محسن کو لئے گود میں قرباں ہوئیں زہرا

۹۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قارون کا زر گنج نہانی نکل آیا
یہ خاک اڑی رن سے کہ پانی نکل آیا

۹۵

[illegible] آہن کی کٹاری
[illegible] واری
[illegible]
[illegible]
عباس نے [illegible]

مرحب کو تو خیبر میں ید اللہ نے مارا
ہمنام کو ابن اسد اللہ نے مارا

۹۶

[illegible] علمدار [illegible] میں
[illegible] تلوار [illegible] میں
[illegible] اٹھانے میں
[illegible] میں

سقا بنا پیاسوں کا مروت کے تصدق
بے سر کیا شہزور کو قوت کے تصدق

۹۷

تم دونونکا ہر وقت نگہبان خدا ہو
دیکھے جو ہمیں آنکھ سے غارت ہو فنا ہو
دونوں کی بلا لیکے یہ ماں جائی فدا ہو
اور کرکے کہا حضرت سے بہن دیکھئے کیا ہو
منہ چاند سا مجکو جو دکھائین تو مین جاؤن
دریا سے سلامت جو پھر آئین تو مین جاؤن

۹۸

زینب نے کہا حضرت یہ بیان کرنے لگے مولا
ناگاہ سکینہ نے سنا نہر کا مژدا
چلائی مین صدقے گئی ہے یہی رضا
جا جلد بلا آئین مرے عمو کو ادھر آ
دکھہ پیاس کا کہکر اونھین مدہوش نہ کرنا
پر یاد دلانا کہ فراموش نہ کرنا

۹۹

سنتے ہی بلا مین گئی وقت یہ جنگاہ
عباس نے آتے ہوئے دیکھا ادھر ناگاہ
چلائے کہ جا بین ہوا اے آگاہ
سمجھانا سکینہ سے مین یاد ہوں ہم
دل پیاس سے بی بی کا ہوا جاتا ہے پانی
لیکر ترے بابا کا غلام آتا ہے پانی

۱۰۰

دریا پہ چلے ابر صفت ساقیٔ بے بن
جب پہنچے تو آگے ہوئے فن
وا ہین اور فوج مین پانی ہے یہ بن
جب سر کی طرح ... ہر ابر ... بن
تلوار کی اک موج نے طوفان اٹھایا
طوفان نے سرپردہ بیابان اٹھایا

۱۰۱

پانی ہوئی ان کی موج زرہ ہو گئے تن بن
ٹکڑے ہوئے تیغ سے سیف بن
خنجر کی ... سے ... درن بن
اک تیغ سے تلوار کو ... پانی بن
حیدر کا اسد قلزم لشکر مین در آیا
امڈے ہوئے بادل کی طرح نہر پر آیا

۱۰۲

دریا کے نگہبان ترے تر ہوئے جو بیب
یک بیک ... سکتے ... مین ... بیب
مذبحہ سے ہو کے ... خوف ... بیب
ہمپائی ... نگہبان
دریا کے نگہبان ہو پر غفلت وہ مین ہے
مانند حباب آنکھ مین بینائی نہین ہے

۱۰۱

زینب نے کہا کیا کہو ہو مرے جانی
زینب نے کہا کیا کہ بلانے نہیں پانی
زینب کا بھی سر بین ہے یہ جوانی
زینب نے کہا غم ہے زینب و ہنسی

لب خشک ہیں بچوں کی زبان پیاس سے شق ہے
دریا ہی سے تم پوچھلو کس پیاسے کا حق ہے

۱۰۲

دریا پہ ہوا داخل جو وہ دُرِّ نجف آج
ایسا نہ ہوا حضرت دریا سے ہے بحر ازن آج
ایسا نہ شہنشاہ نجف کا ہے خلف آج
عباس کی موجوں نے لئے دست صدف آج

یاد آ گئی پیاس انکی جو حیدر کے خلف کو
دل خون ہوا دیکھ کے دریا کی طرف کو

۱۰۳

بولی یہ سپاہ اسکی کہ ہیں نہر پہ دوچار
پانی جو ملے گرد و پیکار
بھرنے کو نہ دو ہمت یہ نہر نہیں تلوار
غازی نے کہا ان کا ارادہ ہے بہ یکبار

توسیل کو اور برق شرربار کو روکو
رہوار کو روکو مری تلوار کو روکو

۱۰۴

سقے کو جو دیکھا تو ہوئی بچپنا اولاد نہ
بھرنے لگی مشک وہ سقہ تاج زمانہ
اعدا نے کہا اور سے نیزوں کا نشانہ
اعدا میں ہوا روح پدر اٹھتے نشانہ

فرمایا کہ کیا کیا مجھے خوش کرتے ہو بیٹا
پانی مری پوتی کے لئے بھرتے ہو بیٹا

۱۰۵

جھپکا کہ ہوا اسپ کا ہر سو منبر
جیسے کہ ترے جیسے فرس منبر
جب تیر سے بجھ گیا اعلیٰ نے شیر منبر
زہرا کی صدا تھی کہ وہ طوفان بلا جنبر

جھپکی پلک اس رخش کو جب نہر میں دیکھا
پھر آنکھ کھلی جب تو رواں نہر میں دیکھا

۱۰۶

جھپٹے تو تری شیر کی آنکھیں ہیں ہمت ہیں
پانی کی پیاس کی نہ سمت ہیں ہیں
یہ ترے ابھی سعادت ہیں ہیں
زینب بھی وہ گریہ میں ہیں ہیں

اک خون کی نہر آنکھوں سے زہرا کے بہی ہے
رو دینگو تیری لاشہ پہ سر کھول رہی ہے

۱۰۹

دریا سے جو نکلا اسد اللہ کا جانی
تھا شور کہ وہ شیر لیے جاتا ہے پانی
ہمراہ میں جالی ہوئے سب ظلم کے بانی
تھالے سکینہ کی یہی مشک نشانی

قبریں نبی و حیدر و زہرا کی ہلا دیں
برچھوں کی جو نوکیں تھیں کلیجے سے ملا دیں

۱۱۰

وہ گرز اٹھاتا تھا جو وہ بے پیر نہ رکھا پایا
جب نکلے سے پانی سے سوا خون بہایا
یہ زخم تھا جو تیر نے جلدی سے لگایا
عباس بن جعفر ول کمیں گاہ سے آیا

مڑ کر جو نظر کی خلف شیر خدا نے
شانوں کو تہہ تیغ کیا اہل جفا نے

۱۱۱

کھٹکا سے سر ابن نخل ارطلب تھا سب یاران
ابن ورقہ لعین و اخنس تھا نہان
پہنچا جو وہاں تیر ور وان تہ مردان
جو شانہ تھا مشک و علم و تیغ سے شایان

وار اوس پہ کیا زید نے شمشیر اجل سے
یہ ہو لی پہلی شاخ کٹی تیغ کے پھل سے

۱۱۲

شانے پہ علم تیغ کو یا ابن نے سنبھالا
اور جلد چلا جانب دریا وہ تشنہ والا
تب ابن طفیل آگے بڑھا ساتھ لیے بھالا
یہ چھپ کے کیا اس نے جو کیا اول تو وہ بالا

اور تیغ کی ضربت سے جگر شاہ کا کاٹا
وہ ہات بھی فرزند ید اللہ کا کاٹا

۱۱۳

نکلے سے گری بانو پہ نیزہ ہینک پر گو کر
مانند دہان منہ میں لیا تسمہ سپر سر
پالا وہ کسی نے بھی آگے ہے برابر
آیا تھنک ارزق کی ہوا ابر دین

مشکیزہ سے پانی بہا اور خون بہا تن سے
عباس گرے گھوڑے سے اور مشک دہن سے

۱۱۴

گرنے زمیں پہ سے علمدار پکارا
سر کھو کے یہ پیاسوں کا سقا گیا مارا
تھی صد شاہ شہیداں کی قضا را
زینب سے کہا اور نہ رہا کوئی ہمارا

اصغر کا گلا چھد گیا اکبر کا جگر بھی
بازو بھی میرے ٹوٹ گئے اور کمر بھی

۱۱۵

[illegible]

اعدا میں ہوئی غل مالکِ شمشیر کو مارا
یہ کیوں نہیں کہتے ہیں کہ شبیر کو مارا

۱۱۶

[illegible]

زہرا کا پسر زمیں جو زیرِ شجر آیا
اک ہاتھ تڑپتا ہوا شہ کو نظر آیا

۱۱۷

[illegible] بھائی
[illegible] بھائی
[illegible] بھائی
[illegible] بھائی

میں جان چکی قید مصیبت میں پڑی ہوں
اب گھر میں نہیں بلوے میں سر ننگے کھڑی ہوں

۱۱۸

[illegible]

بے ہات قلم تیغوں سے شانے نظر آئے
سر ننگے ید اللہ سرہانے نظر آئے

۱۱۹

[illegible] اے فاطمہ کے لال
[illegible]

شہ بولے لب گور سکینہ کا چچا ہے
اس فوج کا مارا ہوا کوئی بھی بچا ہے

۱۲۰

[illegible]

کچھ منہ سے تو بولو مرے غمخوار برادر
عباس ابو الفضل علمدار برادر

۱۳۱

ان جان نکلنی مین جو سنا نیچون مولا
فاطمہ کی بیت مین برینا کو بہیجا
جب اون بیٹھے کر بہون پاس آئی
بولے دیکھ یہ کر کے عزیز

کی عرض مین بہلائے ہوئے یا دن بڑا ہون
حضرت نے یہ فرمایا سرہانے مین کھڑا ہون

۱۳۲

ان بہی قیامت ان پہ مین جو تھی
دیکھین سبھی زیدان ہین سب ٹوٹے کے سر
زینب بھی گئی ہین آنکو آئے ہین
عباس کی فرزند سر ہمیشہ تھا باجب

تن رعشے مین خورشید درخشان کی طرح تھا
دل ٹکڑے تیمون کے گریبان کی طرح تھا

۱۳۳

ضد کرتا تھا ان سے کہ مرے بابا کو لادو
مین بہی جاتا ہون ان سے بیچا لادو
ان بھی نبی بابا کو سکینہ کو دکھا دو
بابا بھی چچا کو بھی بابا کو بھی لادو

حیدر سے نوین سال چھڑایا تھا قضا نے
واری ترے بابا کو بھی پالا تھا چچا نے

۱۳۴

دریا ابھی کچھ آئے تھے انہا بہار سے
پیاسے سکینہ جان نہین بے کسی ہے
بہن اب سے بڑا ہے جلد آب لے سنیارے
یا اگر چچا جان لے کے ہین پیاسے

تھا عشق جو عباس سے اوس نیک خلف کو
بڑھ بڑھ کے نظر کرتا تھا دریا کی طرف کو

۱۳۵

با نگاہ پھر ہنستا منہ کو وہ بے زبان
زینب نے کہا جب ہو کے مین بیٹی کی بان
چلایا کہ اماد مری سختی کا بچہ بان
بیبی علی اکبر بہی یہ پیارے گریبان

بن باپ کا بچپن مین ہمین کر گئے بابا
مردے سے لپٹتے ہین چچا مر گئے بابا

۱۳۶

ایک بہل تھا جو مولا لے اونکی علمدار آئے
خیمہ مین سب کو لے امام آئے
اور گرد بہتین بال بکھیرے حرم آئے
زینب کہا ہنسا کے زمین لیکے تھے

بھائی کے یتیمون کی پرستار رہو زینب
تم مہتمم سوگِ علمدار رہو زینب

۱۲۷

ان حور کا گھر حیدر [illegible] زینت [illegible] ہو
جن آرستہ عزا [illegible] صندوق [illegible] ہو
وہ بیکسو [illegible] عزادار [illegible] ہو
زینب کی عزا کا جنہیں ملبوس [illegible] ہو

تم پہنو وہ کالی کفنی آلِ عبا میں
جو فاطمہ نے پہنی تھی نانا کی عزا میں

۱۳۰

بچپن [illegible] علمدار [illegible] زینب [illegible]
اور [illegible] عباس [illegible]
[illegible] زینب [illegible]
[illegible] جوان بھائی کا [illegible]

ناسور نہ کس طرح سے ہو دل میں جگر میں
ماتم ہے علمدار کا سردار کے گھر میں

۱۲۸

عباس کی [illegible]
عباس کا ماتم [illegible]
نوحہ میں [illegible] عباس [illegible]
جو بین [illegible]

سب لونڈیاں یوں روتی ہیں کہ آقا گیا مارا
چلائے سکینہ بھی کہ بابا گیا مارا

۱۳۱

[illegible] عزا [illegible]
[illegible]
[illegible] عباس [illegible]
[illegible] زینب [illegible]

یہ جعفر و حمزہ کا یہ حیدر کا ہے ماتم
شبیر کا اکبر کا اور اصغر کا ہے ماتم

۱۲۹

[illegible]
[illegible] بانو [illegible]
[illegible]
[illegible] اسلام

زہرا کا لباس اپنے لیے چھانٹ رہی ہوں
عباس کا ملبوس عزا بانٹ رہی ہوں

۱۳۲

[illegible] باری
[illegible] پیاری
[illegible]
[illegible] سواری

منہ زیر علم ڈھانپے علمدار کی بی بی
پرسے کے لیے آئی ہے سردار کی بی بی

۱۳۳

بازو نے قدم پیچھے رکھا [illegible] سنبھلے
بیلے وہان [illegible] اصغر [illegible]
بھتیجے علم [illegible] وہ [illegible]
قربان وفا بازو [illegible]

سنتی ہون تہہ تیغ ستم ہو گئے بازو
دریا پہ بہشتی کے قلم ہو گئے بازو

۱۳۴

عباس کو روتی ہین بہن بھتیجی بھی برادر
ہین اکبر کو بہن روتی تھی اور وہ [illegible]
ہین زینب کے مرجانے سے بیکل علی اکبر
بیجان ہوا حافظ جان علی اکبر

سب کہتے ہین حضرت کا برادر گیا مارا
پوچھو جو مرے دل سے تو اکبر گیا مارا

۱۳۵

زینب مین نہ تھی بالی سکینہ کی دہائی
بیٹا [illegible] علمدار کی آئی
[illegible] وہ [illegible] جدائی
[illegible] سہنی بھی

تعذیر دو یا دختر شبیر کو بخشو
کسطرح کہون نہین میری تقصیر کو بخشو

۱۳۶

بن کے نہین ہوہ [illegible] بیان نہ کیا
ہے ہے [illegible] سب گھر [illegible] والا
زینب نے [illegible] اسد اللہ کا جانا
اور [illegible] کا الزام [illegible]

انصاف کرو لوگو یہ کیا کر گئے عمو
مین پیاسی کی پیاسی رہی اور مر گئے عمو

۱۳۷

سب [illegible] ہوا [illegible] ہوہ
زینب [illegible] ہوہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

زینب نے کہا ہوہ فرزند حسن ہے
یہ کیون نہین کہتے میرے قاسم کی دولہن ہے

۱۳۸

[illegible]
اور [illegible]
اور [illegible]
اور [illegible]

پرسیکو تو آئی خلف شیر خدا کے
پہلا ترا چالا یہ ہوا گھر مین چھپا کے

۱۳۹

یاں گاہ فغاں زینب پہ جو ہوئی بیدار
بیٹھی جو دودہ مادر عباس کو پکار
نظمین سب روتے رہے اور شیخ کرے نالہ و زار
زینب نے کہا مان وطن مین رہ دو دکھیا

آئی یہ ندا پاس ہون مین دور کہان ہون
عباس مرا بیٹا مین عباس کی مان ہون

۱۴۰

زینب یہ بالا سے ہوئی بین بہانیکو ہون آئی
سر کھلے جو بیٹی ہے پیچھے وہ دوڑ گئی
اب یہ امّ حسن اور زینب نے بھی بھائی
عباس سے اب ہو کے جدا ہے مری آئی
مان سے نہ بیٹا رہا کہنے لگی

تم روز سوم ہاے رواں شام کو ہو گی
چہلم کو کفن لاشِ علمدار کو دو گی

۱۴۱

روح شہیدوں وارد مجلس ہوئین زہرا
دو فاطمہ کبریٰ کی روح کو عباس کا پیارا
زینب نے یہ نین فضا کی آ کے ہین شہ والا
اب کو ہر اک عزادار و علمدار کا لالا نہ

رونے نہیں دیتے ہین عدو آلِ نبی کو
تم سب کے عوض رو و حسین ابن علی کو

۱۴۲

خاموش ہیں زینب نہیں زینب و کلثوم کا پیارا
یہ کہکے ہوا غش جو سکینہ نے پکارا
گلی لے نہ خستہ دل و بیمار بیچارا
آ گئی بین ضعیف کہ بیمار بیچارا

تجھپر کرم خاص ہے یہ حق کے ولی کا
یہ فیض ہے سب مدحِ جگر بند علی کا

رباعی

نعمین یہ خالق کا ولی غالب ہے
ہے علم خدا روح علی قالب ہے
اللہ رے مطلوب نبی طالب ہے
کیا ذات علی بن ابی طالب ہے

رباعی

دردوالم اکبر و جہان از حد ہے
ماتم ہے شروع اور بیضا ان حد ہے
یہ ماہ محرم ہے عزا ہے غم ہے
وان عشرہ اول ہے یہاں ازحد ہے

تمام شد

۵۱

برہم ہین صفین شاہ شہیدان کی ہیبت سے
جامور جو زرہ [illegible] کی ہیبت سے
وعدہ [illegible] زمین [illegible] کی ہیبت سے
ہے جبر [illegible] کی ہیبت سے

جن سیر کو نکلے تھے یہ ہیبت سے مڑے ہین
پریونکی طرح ہوش سلیمان کے اڑے ہین

۵۲

فتح و ظفر و نصرت و تیغ و سپر ایک
[illegible] جن و بشر ایک
مولا کی [illegible] فلک [illegible] ایک
نقصان اضداد اور لطف و غضب ایک

رعب شہ صفدر سے طلاطم یہ بپا ہے
سر خود سے دل سینے سے جان تن سے جدا ہی

۵۳

مطلع ثانی
[illegible] ہیبت سے [illegible]
زمین [illegible] صفدر کی [illegible]
صف [illegible] سکندر کی [illegible]
[illegible] بسیط شبیر کی [illegible]

پیشانی جنات و ملک فرش زمین ہے
چتر سر اقدس پہ جبرئیل امین ہے

۵۵

[illegible] نکلا ارے ظالم
وہ [illegible] یہ بلا ہے ظالم
[illegible] ہین ظالم
[illegible] ہین لہو سے ظالم

خالی ہین رگین خون سے اور خون رگون سے
ناموں کے حروف اڑتے ہین مہروں کے نگون سے

۵۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ثابت ہے کہ سیارہ ہر اک ماند ہوا ہے
سیارے ہین کیا مہر بدر چاند ہوا ہے

۵۶

[illegible] آئے
[illegible] آئے
[illegible] آئے
[illegible] آئے

ہر تن کو ہے دشوار بچانا دل و جان کا
آنا شہ والا کا ہے جانا دل و جان کا

۷

[illegible]

سائے کے اگر پاؤن پھسل جائین بجا ہے
پانی کے عوض نور کا چھڑکاؤ ہوا ہے

۸

[illegible]

آرا ہے یہ آراستہ محبوب کی صورت
پروین نے کمر باندھی ہے چاردب کی صورت

۹

[illegible]

ہے دونون جہانون مین یہ امام ثقلین ایک
جسطرح خدا ایک ہے اُسطرح حسینؑ ایک

۱۰

[illegible]

اب عقل کہان ہوش کہان فوج لعین مین
سب گرد ہوئے راہ سمند شہ دین مین

۱۱

[illegible]

تلوارونکا زہرہ ہے صف جنگ مین پانی
دریا مین شرر چھپتے ہین اور سنگ مین پانی

۱۲

[illegible]

اور فوج مین گشت ہے کیا شاہ امم کی
حسرت کی نگاہین ہین تمام اہل حرم کی

۱۳

دامن وہ تہ دامان ہے جس پر ہے گردون
چھو کر جسے بالا دیتا ہے کہ وہ سر فاروں
غنچا ہو نشان جس سے کا ہما ہاتھ مل ہوں
نجد ہے وہ زمین پر لیلی ہے یہ بیابان پیچ جو

ہے کوہ یہ فرہاد تو شیرین ہے ادا میں
پریو نہیں سلیمان ہے تو بلقیس سبا میں

۱۶

ہے کھل آنکھ تو مرتے نکلے تشنہ لبی کے تصدق
آنکھ سب کی بن ایک نکالی ہے تصدق
آنکھ سب کی بن آنسو کی تشنہ لبی کے تصدق
حاندوں کی آنکھ ضیائے تشنہ لبی کے تصدق

ہر جزو بدن پر زرے ہے ہر عضو جدا ہے
دفتر میں شہادت کے مگر نام لکھا ہے

۱۴

ہے ید عیسی اس میں تو یہ پری کی ادا میں
پیوستہ ہے دریا میں تو آب بقا کھا میں
بہتا ہے چشمہ پھولوں میں تو خوشبو ہوا میں
آتا ہے نگاہوں میں تو ضمیر ہی دعا میں

دل اس پہ سلیمان کا پروانہ ہوا ہے
کہیے جو پری کہتا ہے دیوانہ ہوا ہے

۱۷

انشا ہے حسن رخ پر نور کا عالم
کھلا ہے عالم آئینہ ہے نور کا عالم
اک رنگ میں ہے طور کی طلعت کا یہ عالم
اک زور وہ میں ارض میں لشکر اعظم

قابیل نے ہابیل کو جو قتل کیا ہے
نعم البدل آدم کو یہ خالق نے دیا ہے

۱۵

کیا نسبت نیزہ فلک سے ہو یہ جنس
وہ نیزہ ہے بیان وہ دیدار ہے جنس
ہے کیسی سبک ابر سے ہے جنس
وہ چھاؤں ہے طلعت ہے کیسی ہے جنس

اس زخم کی منھ پر کوئی دن چڑھ نہیں سکتا
سرعت کا یہ عالم ہے کہ سن بڑھ نہیں سکتا

۱۸

حیرت میں ہے قدرت خلاق دو عالم
دو رنگ آئینہ ہے کہ ازل نظارہ شبنم
عیسی کی سخن بولیں لطافت میں ہیں مریم
اور روح مسیحا کا بدن بخشی کا مرہم

ہر صنعت حق اک رخ روشن سے عیاں ہے
جان قالب آئینہ میں اس رو سے رواں ہے

[illegible]

پلکوں کا یہ احسان ہے ہر بندۂ حق پر
مد کھینچتی ہیں سرمہ کا آنکھوں کے ورق پر

[illegible]

ابرو کا رخ صاف میں پر تو نظر آیا
خورشید کے دامن میں مہ نو نظر آیا

[illegible]

سرمہ کی سلائی اسے درکار نہیں ہے
محتاج عصا مردم بیمار نہیں ہے

[illegible]

بڑھ کر رخ روشن سے یہ کاندھے پہ پڑی ہے
تو قدرت حق ماہ سے یہ رات بڑی ہے

[illegible]

یا ذکر ہے یا شکر اسے رب ہدا کا
سانچہ ہے یہ منہ نام خدا نام خدا کا

[illegible]

ابواب فصاحت کو دہن کھول رہا ہے
موتی ہیں ترے وقت سخن کھول رہا ہے

۲۵

یاران حسن ہی محاسن ہیں فراوان
زلفیں یہ شب قدر ہیں رخ ہے قرآن
پیدا ہے بیان خط و کاکل سے نمایان
ہاں بات ہوا آیہ ہیں عین زمین قرآن

تازہ ہے یہ رُخ چشمۂ امید کے مانند
یک رو ہے بدو دنیاکے خورشید کے مانند

۲۶

سالار و فرزند ہو عجب حسن ملا ہے
یہ نور فقط ورد الٰہی کا صلہ ہے
زینب ہی بجا ہے کہ یہ داغ کو جلا ہے
زندان میں ولیکن یہ بیان ربط دوا ہے

ان موتیوں کے رشتہ میں یاقوت اگر ہیں
یہ لعل وہ ہیں جنکی قرابت میں گہر ہیں

۲۷

روشن جبین میں ہے سوا عید کے نمایان
تن پہ صفت بیکل نہیں ہیں خون کے ایسے
ریاب یہ پہر اسکے یہ گر ناری کی نشان
عباس ہیں کی در نجف سے سو دیبا ہے سیدا ہے

اب رن میں یہ کس معرکہ آرا کی ہے آمد
وہ کہتا ہے عباس کے آقا کی ہے آمد

۲۸

انتہا ہی سے اسر تاج ہماری عملداری
سب ماتم ہیں آل سید سپیہر سی ہے باری
سلطان ... دین کی روی سواری
اے نور ضیا اکبر علی ... ناری

بخشندۂ تاج سر شاہان سلف ہے
معدن میں دو عالم کے یہ اک درّ نجف ہے

۲۹

ناگاہ یہ بولا ابن سعد کہ ہاں دو
ہاں مار لو ... زینب تو ہماری ہے ...
ہاں تیر ... آواز دو ... کو بکار دو
اس ... کی جان جل کر ... نثار دو

وہ بولے کہ خود پھندے میں پڑ جائیگا ظالم
یہ نور خدا جال میں کب آئیگا ظالم

۳۰

سب جال میں ہیں ... پہنچا ہے
یہ لالہ رخ زینب ... آل عبا ہے
ہمشبیہ ... ہمشیر رضا ہے
یہ نور خدا ... خدا ... طلب ہے

کیونکر یہ فریب سیہ شام میں آئے
سایہ کے نہیں جسم کہ جو دام میں آئے

۳۱

وہ بولا کہ پیچھا انہیں نہیں چھوڑتے جب تک نکل آیا
جو بڑی بات ہے یعنی جان ہی کی دوڑ ہے دوڑا گیا
دیکھیں تو جی بیتا ہے تیغ قضا سے بے سبب
ایسے اہل اللہ نہیں ہوتے ہیں بس

بیدم ہوئے جاتے ہو یہ رعب شہ دین ہے
شبیر ہے انسان ملک الموت نہیں ہے

۳۴

تن کیسا سلامت وہ بھلا اعضا میں آ جاتے ہیں
جب کہ کبھی نعرۂ تکبیر ہو آ جاتے ہیں
اور جان ہیں قالب بے جان میں آ جاتے ہیں
آرزو عشق کی دل میں ہے تو آ جاتے ہیں

اب طائر جان ڈر کے جو پرواز کرینگے
کیا معرکہ میں آج بڑی موت مرینگے

۳۲

خنجر بھی گیا سینۂ شبیر ہوس میں آؤ
عباس کے لاشے کو بھی راہ لٹاؤ
اکبر کے بھی لاشے کو سمیٹ اور اٹھاؤ
نمر دین کو اور سب کو ہو کر لاؤ

گھر آپ کا خالی ہوا رن بھر گیا شبیر
ان پھولوں سے جنت کا چمن بھر گیا شبیر

۳۵

اک بیک عمر نے تین میں دو دوڑا ہوا آیا
ظالم نے بلایا اور کان جھکایا
دکھلا کے دوا ہے زمین جب نہیں لایا
ظالم نے کہا جب تو دیا

لائے ہیں خبر دل کی یہ ہے کام ہمارا
لے آپ بھی منگوائیے انعام ہمارا

۳۳

جب مر چکا ناشتہ مردان سب سے
ہمّا نہ بنے بیاہ نہ کیا جنگ سے
ہے بن کی غنان جھونکا سے کا ہو کر
نہ سب تو ہمہ بچے

پھر قتل ہے آسان پسر ضیغم حق کا
شبیر تو کشتہ ہے بہتّر کے قلق کا

۳۶

اب چین تو دیکھا عمر ان بابا یہ بتا لو
ہم نے ہی کھلا پھل اپنا بچا لو
سب کے سر ہے یہ بات
سب ہو کے بیٹھ کے ہوتے ہیں

رہے کیسا کہ لائے یہاں جانوں کے پڑے ہیں
ہم سوئے عدم جانیکو تیار کھڑے ہیں

۳۷

اُس نے کہا بیٹے تو بجا عرض کر رہی
بابا کہ ہین بپا وہ اِن عزت باری
گفتار مین یہ بند نہ تلوار مین عاری
اِن سب پہ بکا مردہ بھی بیجا عوض پہ بھاری
لیکن ابھی خیمے مین جو کہرام پڑا تھا
مین دیکھتا تھا واقعہ گو دور کھڑا تھا

۳۸

گر کہا کہ بیٹے سے مجھو نے بہت ہٹانے
گرنے ہی عبا وحشت سے سکے دار بھانے
مٹھی سے جو نچ بہن سے بین بہانے
ہن سر دو جو بھی سر زمین پہ رئے
مین کیا کہون آگ لگی غم شاہ امم سے
ہر بار لپٹ جاتی تھی گھوڑے کے قدم سے

۳۹

اب کیا کہون ظلمون میرے کی رخصت سکینہ کا بنانا
وہ خیمہ مین جانا وہ بہیون سے کا بلانا
وہ باپ کے بعد آپ سے کا ساتھ پہ آنا
وہ بیجا کا وہ پھر انا وہ لینے کا بڑھ جانا
مین جانتا تھا ہوگی قیامت کوئی دم مین
اُلٹی گئی جب مسند شبیر حرم مین

۴۰

رو رو کے فغان اوٹھتی تھی بیٹے کے جگر کی
وہ ڈر ہوا کے مین چھتی تھی یہ مین بیدی
اوٹھتا ہے شہنشاہ کا سایہ بدری
منجھی بہن بین جو جانے مین ہے
روٹھے ہین مجھی سے تجھے تم قدمونپہ ڈالو
لیں مرے قبلۂ و کعبہ کو منا لو

۴۱

بابا ترے رن کو جو قضا جب سے لائی
منھ پھیر کے گردن نہ ستمگر نے جھکائی
تھامے دو رکاب آکے وہ بیٹا تھا بھائی
جب سے سکینہ کی نوا ہی نکل آئی
دم توڑا جو اکبر نے تو ایسا نہ قلق تھا
زینب کے نکل آنے سے منھ شاہ کا فق تھا

۴۲

اب ہے یہ تصور وہ آتا کہ تھی تشنہ دہانی
جب تک علمدار سے منگوایا تھا پانی
کیا جانتی تھی ہم بھی یہین نکلے گا پانی
اترا بہن بین کے مرنے کی ارمان جوانی
مرجاؤنگی یہ کم نہ کرین پیار کو اپنے
کیون روٹھے ہین لیکن مجھے علمدار کو اپنے

۴۳

آتا ہے کنارے زن کا وہ نیکی کا پیارا
ٹھہرو کہ مین دادا کو بلالون جو ہمارا
رہتا ہے یہین دری عقدہ کشا سلف کا
ہے ان کے کفن پہنے عجب بنت زن کا

شانون سے کٹے ہاتھ ملا جائینگے دادا
حضرت کے برادر کو جلا جائینگے دادا

۴۴

بچانون نہین آپکا یہ بین تمھارے
آ پاتھین سے الٹے کوالٹے پاس اپنے بچارے
ان عصمت نہ آبرو دادا تمھارے
بابے ہی کی لیٹنہ سے گلا آئے ہوئی ہارے

وہ بولی تحمل دم بیداد کرون گی
پر یاد تم آؤ گے تو فریاد کرون گی

۴۵

آتا ہے کہ وہ روداد گرفتہ تھا جو عالم
ہوئے پیادہ لائے سوار جو سلطان دو عالم
تھامے رہے اک خیمہ سے آ جعفر کا عالم
زینب بھی بعجز رکاب

پر غم سے یہ رعشہ تھا نواسی کو نبی کی
جو تھامی نہ جاتی تھی رکاب ابن علی کی

۴۶

تا لطف ہو دیکھ کے آیک کا قرینہ
ہمراز علی و نبیرہ شاہ مدینہ
فاقہ مین سوار آئے ہین ناچار سینہ
ہین اتنے سلاح تن پر کہ اٹھتا بھی ہے جینا

پر زیر سلح رخت کہن پہنے ہوئے ہین
زندہ نہ انھین جان کفن پہنے ہوئے ہین

۴۷

جب گرد ہوئی گھوڑے سے زینب کے سواری
ادھر لی نے اپنے ردا جو نبی پہ بھاری
یہ سے ہی کہہ بھی پان ردا سے چار و داری
رسیدہ کھوند انبیا سے گھوند ہین زاری

اب پھر بھی سواری شہ ابرار پھرے گی
حضرت نے کہا حلق پہ تلوار پھرے گی

۴۸

زینب نے کہا دیکھا ماہ اقبال
حال اوسکا یہ ہے جو بدن کہ ابر خیال
ہاتھ نہ تو یہ تن ڈھال برچھے کہ ڈھال
کہتے ہیں ہیں کہ تو وہ بدحال

اپنے تو رگ و ریشہ مین ڈر بیٹھ گیا ہے
کیا پانون اوٹھین رن کو کہ جی بیٹھ گیا ہے

۴۹

بالاتر ازیں بدر دجیٰ ہی نظر آیا
سب پر وہ رخ شمس ضحیٰ ہی نظر آیا
پھر کوئی نہ بیدل نہ برا ہی نظر آیا
تنہا ز شفیعوں کا [illegible] ہی نظر آیا

نعل سُم توسن سے شرارے ہوئے روشن
رن برج فلک بنگیا تارے ہوئے روشن

۵۰

روکا شہ دین نے فرس برق لقا کو
ٹھہرا لیا سرتاج سلیمان نے ہوا کو
حضرت نے صدا دی [illegible]
[illegible] ہو تو بھلا ہو نہ خدا کو

فردوس کی رغبت نہ جہنم سے حذر ہے
اے بے خبرو تمکو بھلا کچھ بھی خبر ہے

۵۱

توریت میں فرماتا ہے خالق عادل
ہے اوس کی بہی یہ جو ہے موت کا قائل
کس طرح وہ دنیا میں [illegible]
مرتا ہی وہ [illegible]

تنہا جسے مرقد کی سکونت کا یقین ہے
کیون خلق کی الفت سے وہ بیزار نہیں ہے

۵۲

دنیا ہی وطن ہے کہ سر کہنا مرا مانو
اس خاک پہ خاطر نہ [illegible] اچھا ہو
خبردار غنی اور [illegible] ہو وہ ہی جا ہو
اے باپ جوان [illegible] سے جدا ہو

کیا کیا مہ و خورشید نگاہوں سے نہان ہیں
جو صبح مرے پاس تھے اسوقت کہان ہیں

۵۳

[illegible]

الماس ہون مین تاج سر آل عبا کا
دلبند ہون مین دست زبردست خدا کا

۵۴

ہر لالہ [illegible] گردش دوران
[illegible] غنچہ ٔ مرجان
[illegible] سیپارۂ قرآن
[illegible] سلطان

ہر مصحف حق مین ہے بیان ابن علی کا
جس طرح شریک کلمہ نام نبی کا

۴۵۵

[illegible]

اک لات میں عمر نے کو کیا دور حرم سے
بت خاک پہ سجدے کو جھکے اپنے قدم سے

۴۵۶

[illegible]

تھا تم کو مناسب مرا گھر صاف کرو تم
لو میں نہیں کچھ کہتا ہوں انصاف کرو تم

۴۵۷

[illegible]

روئینگے نبی فاطمہ کے بال کھلیں گے
خیر اسکے تمہیں حشر کے دن حال کھلیں گے

۴۵۸

[illegible]

گلزار علی ہم نے جو تاراج کیا ہے
کچھ کچھ یہ قصاص احد و بدر لیا ہے

۴۵۹

[illegible]

پرسش میں اماموں کی علی چھپکے رہیں گے
قائل جو ہمارے ہیں یہ وہ آپ کہیں گے

۴۶۰

[illegible]

سر ننگے ہوں اور پاؤں میں زنجیریں پڑی ہوں
سیدانیاں دربار خلافت میں کھڑی ہوں

۶۱

خضر نے کہا جوہر ناموس کی تقصیر ہے

مژدہ یہ چلی جوہر اسد اللہ کی شمشیر ہے

بولا نہیں ناموس کو کیا تقدیر ہے

[illegible] نہیں جسے نظیر ہے

ہشیار ہو تیغ دو زبان کھنچتی ہے رن مین

جان ہوگی بدن مین نہ زبان ہوگی دہن مین

۶۲

تلوار کا پھل پھول گیا [illegible] چمن سے

فیض نے لیا [illegible] شاہ زمن سے

بن نکلا [illegible] وطن سے

[illegible] بدن سے

جلائی شکست اوج گھٹا فوج عمر کا

تو حوصلہ نکلا وہ دل فتح و ظفر کا

۶۳

ہشیار ہو تیغ ید اللہ برآمد

یعنی کہ فلک کا ہوا ماہ برآمد

نصرت سے [illegible] کا ہوا سر جنگاہ برآمد

از تیغ [illegible] جلی [illegible]

اس حسن کا شعلہ نہ کبھی طور سے نکلا

ظلمت سے سکندر بھی نہ اس نور سے نکلا

۶۴

وہ تیغ کی سج اور وہ تیغ کی سجاوٹ

معشوق کی صورت اعدا سے لگاوٹ

[illegible] برق کی بناوٹ

[illegible] اسکا [illegible] دکھاوٹ

چمکی کبھی گردون پہ کبھی فرش زمین پر

بجلی کبھی کوندی پر جبریل امین پر

۶۵

[illegible] تیغ [illegible] آئے

دی [illegible] گواہی [illegible] اٹھائے

[illegible] بہائے

[illegible] آئے

دو گوہر گنجینۂ خاتون زمن ہین

دو لال پیمبر کے حسین اور حسن ہین

۶۶

وہ تیغ [illegible] کفر سے کی آج زمین صاف

[illegible] زمین صاف

[illegible]

[illegible]

پوشیدہ کوئی بد مزگی مین نہین رکھتی

مطلق سر و گردن کی لگی مین نہین رکھتی

۴۶۷

اس قہر سے شمشیر اجل نے جو نظر کی

مجرا کو قضا آ کے لیا اور [illegible] پیچھے ہی سپر کی

غصے سے [illegible] بھی بھوں اور تیغ دو سر کی

جب [illegible] [illegible] عمر کی

باقی تھا نہ دم خوف سے تیغیں یہ گھٹی تھیں

تیغیں نہ کہو منصبیں نیاموں کی چھٹی تھیں

۴۶۸

[illegible] تیغ کا تھا جس کا جوہر

[illegible] میں نہیں [illegible]

[illegible] تیغ و سپر [illegible]

[illegible] جو بیان [illegible] ہزار [illegible]

بھاری تھی [illegible] میں [illegible]

[illegible]

پر گٹنے سے جبریل تلک جان گئے تھے

اس تیغ کے لوہے کو ملک مان گئے تھے

۴۶۹

[illegible] زمانہ [illegible] بدن میں

[illegible] چلے آکے بدن میں

[illegible] در بدن میں

[illegible] زمین [illegible] جیب [illegible] بدن میں

جلاد زمین سایہ تھیں جلاد فلک تیغ

یہ گاد زمین پر تھا تو مریخ تلک تیغ

۴۷۰

[illegible] تیغ دو دم آئی

[illegible] ستم میں [illegible] آئی

[illegible]

[illegible]

خود رفتہ تھا ہر تیر یہ رفتار زنی تھی

انگڑائی کا لینا بھی کمان بھول گئی تھی

۴۷۱

[illegible] سے نکل آئی

[illegible] جبین سے نکل آئی

[illegible] زمین سے نکل آئی

[illegible] زمین سے نکل آئی

باندھی وہ ہوا جس سے بگولا ہوے ناری

تھرائے جلے آگ بگولا ہوے ناری

۴۷۲

غصے سے [illegible] صف [illegible] آئی

[illegible] میں در آئی

[illegible] نظر آئی

[illegible] میں [illegible]

کڑیاں نہ زرہ میں تھیں نہ دم اہل ستم میں

دم بھاگنے کے واسطے ٹھیرا تھا عدم میں

۲۰۳
اک ایک کاٹ کرتا تھا کہ بھاگا کوئی بھی نہ
دریا میں چلو ڈوب مریں امن اماں نے
حالت تھا بیاں کا کوئی شاہ و دو جہاں سے
ہیں بیٹی جو تھا وہ نہ بچتا تھا زماں سے

تلوار کا یہ کاٹ سُنا تھا نہ کسی سے
سر پاؤں نہ تھا بات کا بھی تیغ علی سے

۲۰۴
کیا ضرب سے ٹکڑے تھی جو تیغ صمصام
دیتا تھا دل کفر بھی سکہ اسلام
بھی میں جو تھا وہ نقد جان بھی نام
حرف اجل وصل بنے کرتا تھا نام

ٹکڑا نہ ٹھرا کچھ سر بازار بھنے گا
اب نار میں ہر قلب کا دینار بھنے گا

۲۰۵
سینے سے بھی دو ٹکڑے صف میں سر آ رہی تھی
جنگ میں جو کوئی آپ پر آئی تھی
دن شب سے جو بچھی اٹھائی تھی
ڈھالوں سے پیکان آئی تھی

لشکر کے علمداروں کو کم کر دیا اُس نے
نیزوں کے نیستاں کو قلم کر دیا اُس نے

۲۰۶
تھی تیغ کہ صدا گرتی سر اندر
و دن کا ان کا زمین جان کو ٹکڑے بار بار
جان تیغ برق تو بھی دو سر و وار
بجلی تھی یا ان پر چھو بھی وار

جل جل کے تن اہل جفا ڈھیر ہوا تھا
اس تیغ کے پرکالوں سے اندھیر ہوا تھا

۲۰۷
جانا کہ ہوں کے تن سے کہ پھیلنا کہوں دل کی
سہو یہ عظمت خلق میں بجلی
ہر عارض بیل
بن

ہر حلقۂ جوشن میں وہ روغن جو در آیا
پھر تیغ جو چمکی تو چراغان نظر آیا

۲۰۸
سر کی سب سے کٹ کے گرا تھا بہت
منھ پھیر کے سب تن سے جدا
بیان

تیغا لے حبابوں کے پڑے تھے لب جو میں
شمشیر شرر بار نہاتی تھی لہو میں

۷۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ٹھہرا نہ فلک رخش مین کیا تیز پری ہے
شیشے کو اوڑا لے گئی یہ کون پری ہے

۸۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سیدانیو نہین دھوم قیامت کی مچے گی ہا
گریہ نہ کیا جان کسی کی نہ بچے گی ہا

۸۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خالق نہ کرے تیغ جب اوس سر سے ملے گی
تھرائینگے افلاک زمین رن کی ہلے گی

۸۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ایسا نہوا ن سب مین مین شرمندہ ہون زینب
گھر سے نہ نکلنا ابھی مین زندہ ہون زینب

۸۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بھولو مرے آگے تو نہ زینب کے ادب کو
سر ننگے مرے بعد پھرا لیجیو سب کو

۸۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیون امت عاصی کے لیئے دکھ مین پڑی ہو
لو آؤ مرے عرش کی پہلو مین کھڑی ہو

۸۵

مولا سے زعفران بھری جو بھی سر شہیدان
ٹھنڈا کیا ادبر کیتہ ہو سے جرانیح زبان
فرمایا اے قافلہ ہے ہے بے ردا امان
زینب میں نگہبان تھا اب شہ نگہبان

کیا جانیئے کیا بعد مرے حال ہو یارو
اغلب ہے کہ تم گھوڑوں سے پامال ہو یارو

۸۶

زینب میں بھی تیغ سے عرش اعلیٰ کیا ہونے
کیسی کی ذرہ بن بھی دو بالا کیا ہونے
عیسیٰ کی گواہی تھی کہ سید نے کیا ہونے
نجونہ بنے فاطمہ یہ کیا ہونے

ٹھنڈا ہوا یان مادر عیسےٰ کا کلیجہ
کٹ کٹ کے گرے تیغوں سے زہرا کا کلیجہ

۸۷

یہ کہتے تھے جو لوٹ پڑی ہو لو یہ زاری
فرماتے تھے کہ اے سب کو گرے ہے سو عاری
فرماتے میں شتن شہید ہی تکی پکاری
فریاد کو نو بادی اے خالق باری

اب عرش معلا ترا قائم نہ رہیگا
ہفتم سے جو بیا سا ہے لہوا و سکا بہے گا

۸۸

شہو فلک نے تیرے میں کی تنہا ہون
زار اگر یہ ہے بابا محبوب خدا ہون
یہ ذرہ نوازی کی بن یہ میں کیا ہون
محتاج وداع بچھے میں اور بکی دوران

دیتی ہوں تجھے واسطہ زہرا و نبی کا
مجھ پر نہ گرے خون حسین ابن علی کا

۸۹

اس مصطفٰے سے بن یا سے اٹھالے
سنے ہیں مرے دامن کو بچائے
رزینت بن بہا ہوا سوخت سنبھالے
کہہ بچے رکھالے

بس بس مری خاطر ہی الزام بڑے ہیں
رتین چمن فاطمہ کے پھول پڑے ہیں

۹۰

ہر دادری بانفیہ کہ اے ارض معلا
ہر روز ازل علم آبی ہی میں یہ گذرا
شہد بہ تر بھی خون نہ دالا
ترے جو نہ فلک اور دنیا

واقف ہے تو کیا شاہ شہیدان کے ادب سے
اللہ سمجھتا ہے زیادہ انھیں سب سے

۹۹۱

ادھر تو فرق شہ پہ ہوا تیغ ستم آری
[illegible] جاری
[illegible] زاری
[illegible] جاری
[illegible]

نیزون کے تلے رن مین کلیجہ ہے نبی کا
شیشون مین بھرو خون حسین ابن علی کا

۹۹۲

[illegible] لال لال
[illegible] بال
[illegible] نال
[illegible] لال لال

آلودہ بخون ریش امام دوسرا تھی
اس شان سے تیاری دربار خدا تھی

۹۹۳

یہ خون نہین [illegible] زینب کا
یہ خون [illegible] محبوب خدا کا
یہ خون [illegible] شہنشاہ شہیدا کا
[illegible] کا

ممکن نہین یہ گاو زمین ہوش مین آئے
یحیی کا لہو پھر نہ کہین جوش مین آئے

۹۹۴

[illegible] علی اکبر
[illegible] علی اکبر [illegible] برادر
[illegible] جانی اکبر
[illegible] لیلا

چلائے یہ خلقت نبی آدم سے جدا ہے
افسوس نبی زادے کا کیا حال کیا ہے

۹۹۵

[illegible] زینب [illegible]
[illegible] مین
[illegible] مین
[illegible] نہین

زخمون کو نہ پوچھو وہ ہزارون سے سوا تھے
فرماتی ہین زینب کہ ستارون سے سوا تھے

۹۹۶

[illegible] گیا
[illegible] بھرا
[illegible] ہرا
[illegible] سنا

محشر نہ کہین عرش معظم کے تلے ہو
اماں سے نہ کہنا جو یہان دیکھ چلے ہو

۴۹۷

شیشے لئے پہنچے جو ملک الموت فلک پر
بو پھیل گئی خون کی جنت مین برابر
حوران بہشتی نے دوپٹون سے لپیٹے سر
عالم تھا کہ ہو جائے لہو خیمۂ زہرا

آنکھون سے سرافیل کی دو چشمے بہے تھے
جبریل امین سدرہ پہ سر پیٹ رہے تھے

۴۹۸

غلمان جنان گر پڑے پھیلا یہ وبال
ہر سمت مین روتی تھین جنت کی حوری
اتری ہوئی صف نکلا ہوا نالہ
یہ حال تھا جو زینب کے لہو سے

وہ شیشے جو رکھے گئے قصر شہ دین مین
بو پھیل گئی خون کی فردوس برین مین

۴۹۹

تھا شیشہ خون و دین مین کھلی آستین زہرا
کھولے سر خاک کھولے آستین زہرا
ہاے ہاے بعمل اٹھی آستین زہرا
حضرت زینب تھین کھولے آستین زہرا

چلاتی مین یہ کون آیا ہے دنیا کی زمین سے
بو خون کی شبیر کے آتی ہے کہین سے

۵۰۰

زہرا و دنیا کی گئی ہمراہ جی مین دیکھا
محرم سے جو ہوا تھا سب زینب کا شیشہ
اس دن بھی یہ جانا کہ ہے دل ٹوٹا پڑا تھا
زینب جو ہے بیبی کی ہے سر مارا جہان

کیا جانئے مظلوم پہ کیا جور و جفا ہے
دس سال کے بعد آج وہی درد ہوا ہے

۵۰۱

زہرا نے جب دیکھا یہ شیشہ ایک
یہ فاطمہ نے روکی وہ سر پکڑ کر
اس قصر مین جو رکھے گئے بابا
دیکھا اسی وہ شیشہ کہ ادبدہ جو بیبا

دل پھٹتا ہے جس سے وہ اسی خون کی بو ہے
ان شیشون مین زہرا ترے بیٹے کا لہو ہے

۵۰۲

ان شیشون مین اکبر کی بھی ہے آغشتہ
بچا جی بھی ہیں سر کو بیٹے کا لہو
عباس کا ہے شیشہ اسے دیکھا
یہ ہے نے زمانے کا لہو

یہ تو لہو زخمی ہے کہ وہ ذبح ہوا ہے
آئی یہ ندا حلق پہ اب تیغ جفا ہے

۲۰۳

زینب نے کہا جلد رضا دو
مقتل کی مجھے راہ بتا دو
نظارہ مرے [illegible] جوان دا بتا دو
[illegible] منہ پھول [illegible] دو

بتلاؤ تو مقتل میں جو میں جاؤں گی بابا
جیتا ہوا شبیر کو اب پاؤں گی بابا

۲۰۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بچھڑی ہوئی ماں سے تو گلے ملتا ہے واری
پھر ہائے کلیجہ ترا کیوں ہلتا ہے واری

۲۰۵

یہ سنتے ہی زینب جو غضب دیکھتی ہیں کیا
[illegible] سر جلا ہے بیٹا
کٹوا کے سر [illegible] دودھ اوگلتا
[illegible] صدا آئی [illegible] اماں مرے جبر

تحسین کرو شیعو نیہ قربان ہوا خادم
کٹوا کے گلا شاہ شہیدان ہوا خادم

۲۰۶

[illegible] شہیدا [illegible]
[illegible] فلک [illegible]
دیکھیں ماں [illegible] کلیجہ [illegible]
[illegible] بہن [illegible]

اک صدمہ یہ ہے غش جو ہوا تشنہ لبی سے
قاتل مرے سینے پہ چڑھا بے ادبی سے

۲۰۷

وہ بولیں میں واری ترے مظلوم حسینا
اے عاشق باری مرے مظلوم حسینا
کیا زخم ہیں کاری مرے مظلوم حسینا
خوں ہے ابھی جاری مرے مظلوم حسینا

تقدیر سے آگاہ نہ کچھ کہہ جلی تھی
تم ہو گئے بے سر میں بچانے کو چلی تھی

۲۰۸

[illegible] آواز آئی [illegible] تقدیر
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دو ٹکڑے جدا اُسکے کلیجے کے ہوئے ہیں
اصغر بھی موا ہے علی اکبر بھی موئے ہیں

۲۰۹

اس وقت حضور اپنے بیٹے پہ فدا ہیں
فدوی کے لئے بنتی مین مصروف بکا ہیں
بابا کے لئے بیٹی بھی بانو سے جدا ہیں
زہرا نے کہا ہو کے فلک مصطفےٰ سے جدا ہیں

اب حال کہو بہنوں کا کیا اون پہ بنی ہے
سر پر کوئی وارث نہیں اور بے وطنی ہے

۲۱۰

ننھا تھا مری گود کا ارمان کسک بن کے رہا
بیکس کی وصیت پہ فاطمہ روتی رہا
اسّن کو جدا ہو کے رن کیجئے مین نہ بنا
اٹھارہ برس فاطمہ کا جان نہ بنا

آتی ہے صدا کان مین چلاتی ہے زینب
کوفے کی طرف بال کھلے جاتی ہے زینب

۲۱۱

وارث مری بیٹی کا نہ بن کوئی کہان چھوڑ کے آئے
بیٹا مری بیٹی کا یہیں نہیں رہ جائے
بولا نہ برہنہ سر جدا اور سکو بیجائے
کیا حال ہے بہن کا نہیں نیزے پہ سر جائے

بلوے مین بہن آج ہماری گئی امان
چادر سر زینب سے اوتاری گئی امان

۲۱۲

بس ختم ہے اب عرش پہ ہوتی ہے مدد و نوحہ کناں ہیں
سر کھولے حوران بہشتی بھی نکل آئے ہیں
خاموش دبیر اب قلم چہرے سے حیرت ہیں
خالق سے دعا مانگ دبیر اب کہ لکھن ہیں

محشر مین مجھے رتبۂ معراج ہو یارب
نعلین یداللہ کی سر تاج ہو یارب

رباعی

سمجھو نہ اسکو حق سے ولی کا ماتم
اختر ہوا دادا و نبی کا ماتم
اس جمعہ سے ہوئے زمین دو جہان درہم
اک ماہ صیام اور ایک علی کا ماتم

رباعی

احمد کا وصی اور برادر حیدر
وہ شیر علوم مین لو ہے در حیدر
داماد و حبیب و جانشین و ہمسر
ہین دو جہان گواہ حیدر حیدر

تمام شد

روانہ ہین لبین کو جو خبر جو ادا ہوا
زبان رکھا ہے کہ بیروں خبر بار ہوا
زبان پہ آنچ ہے صبح سے کلیجا ارا ہوا
خزان ہوا وہ گل جسکا کلیجا ہار ہوا
ادھر تو شاہ کو یہ صدمۂ جگر پہونچا
ادھر مدینہ سے صغرا کا نامہ بر پہونچا

کہیو نقیبہ اولاد مرتضیٰ ہو تم
امیر ابن کس انتہی و مصطفیٰ ہو تم
عبیدہ کرو زینت و فاطمہ کربلا ہو تم
نا رو قاسم بانا اولاد کے جیا ہو تم
جواب دو پدر نامراد اکبر ہو
جناب حضرت عباس کس برادر ہو

ہوئی وہ غرق کہ گھوڑے سے شہ جدا ہوئے
یہ کس کی نیندهی کی بیت کے نکاہ ہوئے
اٹھا دامن سے اوسے اراے ہوئے
ہوئے جس کی وقت ہین ثنقہ خیمہ سے ہو گئے
یہ حال دیکھکے قاصد کی آس ٹوٹ گئی
ہوا یہ رعشہ کہ فوراً مہار چھوٹ گئی

بہن ہے کونسی زینب سکینہ دختر ہے
وطن ہین کس بھی گیلوں کی عیال مضطر ہے
حضور سکار گی ہے تنہا سال اللال صغر ہے
برادر آپ ہین کس کا سا کا صفدر ہے
ظہیر اور حبیب آپ کے مصاحب ہین
حضور عون محمدؐ کے ماموں صاحب ہین

اوٹھے نہ ناقہ سے آداب وہ بجا لایا
کہ مین حسین ہون نیند سے پھیرا
وہ لکھتا ہوا اور تصل آ
بیکار یا سہ چلایا
قرار دو مجھے مین بیقرار ہوتا ہون
حسین جان کے تیر نثار ہوتا ہون

حسین ہین بیچ مین صغرا کے نغمہ گسار
ہمیرا ہین کہان ہین سکینہ ہین بار
ہمیرا ہین کہان ہین اکبر و قاسم کہان ہین علمبردار
کہان ہین نبی کہ بیٹے تھے کا ہار
سپاہ ظلم نے تنہا مجھے گھیرا ہے
ہزاروں تیغین ہین اور ایک حلق میرا ہے

۱۹

کہا حسین نے غش اور کبو چکا و نہین
کہے ہے سر سے ارادے کا اٹھاؤ نہین
بہن جو حال مین پوچھا کی آ کے کا بتا دو نہین
حضور زینب نہ آئین او خط سنا دو نہین

خطاب انکا جوان مرگ اس دیار مین ہے
بہن کھڑی ہوئی وان در پہ انتظار مین ہے

۲۰

یہ حال تھا کہ عدو صف شکن رزار ہوئے
بلند چار طرف شور گیر و دار ہوئے
سفر اجل مین عنان دیکھے سوار ہوئے
حرم حسین کے خیمے مین بیقرار ہوئے

نکل کے لونڈیان کہنے لگین دہائی ہے
کہ چار لاکھ کی اک جان پہ چڑھائی ہے

۲۱

زنانہ خیمہ کا بنا ماتم سے کہنیب
کہا حسین نے مولا ہو مین شہید بدا
ہے زیر تیغ جفا سر حسین بے آزار
وہ آیا فضہ پیغمبر قاصد صغرا

زہے شرف کہ مددگاری حسین کرون
شہید ہو کے ابد تک جنان مین چین کرون

۲۲

بھلا ہے کہ یہ پہونچا کبھی معاذ اللہ
کہ رو کے بھائی سے بولی بہن یہ خبر آہ
نہ باپ ہے نہ دو یار اور ہوئی ہے پناہ
نشانہ ہو کے ہے جلادون مین خدا کی پناہ

نبی کی آل پہ ظلم شدید ہوتا ہے
رسولؐ حق کا نواسہ شہید ہوتا ہے

۲۳

یہان نبی کی عزیز نکلی کے روئے شاہ
کہا جو ہمر ہے مین بیکس آرہ قاصد آہ
خدا نے سر مین ڈھونڈتے بیکسی کی پناہ
نگاہ حق پہ ہے پروردگار ہی پر نگاہ

تو جانتا ہے کہ ہم بیکسی سے مرتے ہین
سفر سے امت جد کی رہائی کرتے ہین

۲۴

یہ کہہ رہا تھا ابھی وہ امیر ابن امیر
کہ آئی بیکسی نکلی نبا بری تقدیر
زبان حال سے تیغ علی نے کی تقریر
کہ اے عدو ازل مجرا بنا شہیر

جو نیک ہین تری مظلومیت پہ روئینگے
جو بدگمان ہین وہ قائل کبھی نہ ہوئینگے

۲۵

ہیں چار پانچ ہی تیغوں میں کہ جن میں زرّہ اہم
کہ ہم ہیں مصحف و تیغ جو جاری ہیں بہم
علی کی تیغ و شجاعت اسی جگہ ہیں ہم
یہ ہیں ہمیں نصیب و رزق و فرزانگی ہم

کھلا ہے واقعہ خیبر میں سر بسر میرا
پڑا ہے سکہ پر جبرئیل پر میرا

۲۶

حسین بولے کہ اے ذوالفقار حیدر
تمام صبر ہے میرا عمل طیش ہے جبر
ازل سے ہم ہیں شہیدان تیغ صبر و جبر
ہمیں بجا ہے ہمیشہ ہماری کہیں صابر

براے نام نہ جرأت نہ صبر کرتے ہیں
خدا کی راہ میں لڑتے ہیں اور مرتے ہیں

۲۷

کہ کل بھی واقعہ یہ کتاب ہائے رو در دکھلایا
نہیں ہے بس نہیں ہے کسی نے بندھوایا
حسین نے کہا نہ وہ تیغ ہاتھ نے نکلوایا
یہ تیغ پیاری ہے حسینی یہی بعض فرمایا

جلال میں نہیں زہرا کا لال آنے کا
کہ ذو الجلال سے وعدہ ہے سر کٹانے کا

۲۸

بجا ری تیغ تیغ تھی علی کی زمن
جلال حمزہ و اقبال مصطفائی زمن
نصیب زوجہ شہیدان کربلا زمن
بنا بنائے مرتبے شاہ لا فتی زمن

یہ تیغ کہتی تھی جو حکم برملا پہونچا
کر دجہاد یہ فرمان کبریا پہونچا

۲۹

حسام میان سے نکلی رضاے الٰہی سے
سپیدہ تیغ کا پیدا ہوا سیاہی سے
نیام سے یوں نکل آئی وہ تیغ جدائی سے
کہ جیسے حضرت یونس دہان ماہی سے

ہلال تیغ کا ابر سیاہ سے نکلا
اوٹھا یہ شور کہ یوسف وہ چاہ سے نکلا

۳۰

فلک نے مہر نے دیکھی جو پیش شاہ زمان
جو مہر ہوا ہے عرش پر بلا برداران
کماں کو دیکھا تو کہا کہ آسمان نہیں قربان
شہاب بایہ تند زبر شعلہ فشان

نظر جو مہر نے کی شاہ کی جلالت پر
کرن کے پٹکے سے باندھی کمر اطاعت پر

[illegible]

۳۱

جہاد مین ابھی مشغول تھے شہ قدس

ہوا یہ حکم سر اپنا حسین پیاسے لب

تمام دیکھ رہے ہیں یہ دوستان ادب

جہان کی چھری ہے حلق پہ فاطمہ

ره رضا مین سر اپنا فدا کرو شبیر

کیا ہے تمنے جو وعدہ وفا کرو شبیر

۳۲

یہ کہتی تھی کہ ٹھہرو موج [illegible] ہوئی

امام زمن [illegible] بھائی ہے

[illegible]

سر اپنا [illegible] محبوب رب ہے

بہن حسین کی چہرے پہ خاک ملتی ہے

چھری کلیجہ پہ خیر النسا کے چلتی ہے

۳۳

کہ تیغ شہیدان [illegible] امر تمہارا

مرے [illegible] قاصد نکالا [illegible] صل علا

بصدرت [illegible] تھی [illegible] مولا

جوان بیٹے کو [illegible] آج تیغ [illegible] دیا

جواب عاشق حق نے یہ بیدرنگ دیا

جب اُس نے صبر دیا تھا اذن جنگ دیا

۳۴

غضب [illegible] لعین [illegible] زمین آگیا کربلا

[illegible] تیغ جفا

[illegible] جو وعدہ [illegible]

کہا حسین [illegible] فاطمہ [illegible]

کٹے گا سر آغوش فاطمہ قاصد

تو جان لے کہ ہوا میرا خاتمہ قاصد

۳۵

یہ رضائے خدا [illegible] چھاؤں مین

[illegible] سر کٹا اون مین

[illegible] جوان جا اون مین

[illegible] زخم [illegible] ون مین

جو ذبح سجدے مین ہون دلکا مدعا نکلے

اخیر وقت زبان سے خدا خدا نکلے

۳۶

کھلے غش [illegible] ادھر [illegible] تب [illegible]

ادھر [illegible] سینہ [illegible] رکھا پیر

کہا [illegible] قاصد [illegible]

[illegible] زبان [illegible]

لڑائی ختم ہوئی شاد اہل شام ہوئے

حسین قتل ہوئے پنجتن تمام ہوئے

۳۴

زہرا کی جان اکبر جواں کی رہی نہ بات آج
بلائے باری نہیں تھیں یہ زینب نحیف
پکاری زینب بکسی حسین بھائی کو سر
تمہاری لاش پہ بہن ہو دوستی بابا

پکارو بہن اکبر کی روح کا صدقہ
جواب دو علی اصغر کی روح کا صدقہ

۳۵

بہن ہے بیٹی ہوئی روزی تو بول کے بھائی
لپٹ کے لاش سے بہن بیاض میں بلائی
بہن بھائی اٹھو ہے بہن ہوش آئی
غریب بہن تری غربت میں آ گئی بھائی

حسین بھائی مری آس تم بھی توڑ گئے
اسیر ہونے کی خاطر بہن کو چھوڑ گئے

۳۶

بتاؤ لوگو کہاں لاش شاہ والا ہے
کدھر رسول کی آنکھوں کا وہ اجالا ہے
کہاں پہ فاطمہ کی گود کا وہ پالا ہے
کدھر وہ بیکس و تنہا علی عبا والا ہے

زمین مار یہ سلطان کیا ہوا تیرا
بتا دے نہر کہ مہمان کیا ہوا تیرا

۳۷

زینب ہی بہن کو نہ یاد ور آیا
نکلے لگے ہیں بہن نکلا نہ بیر آیا
پکا غش ہو کے حضرت نکلا نہ پھر آیا
زینب بہن کہتی ہے یہ کون آیا

دعا یہ مانگ کہ شیعوں کو چین ہو یا رب
ہر ایک گھر میں عزائے حسین ہو یا رب

۳۹

پکار کر یہ کہی حضرت کی لاش تو ہم
جواب اس پہ ملا لاش کی نہ سو ہم
پکاری بہن ہے اور لاش مظلوم ہم
زیارت آ کے کرو بار کر گیا حلقوم

فغان ہائے حسینا بلند ہوتی ہے
یہی ہے لاش کہ جس پر بتول روتی ہے

رباعی

آواز تھی پنج حسن سے آئے جب زینب
سنی نہ فغان کہ چھٹی زینب
پیاری تھی بہن ایسی کہ مر گئے زینب
دو بار کہا نام ... زینب

تمام شد

بانو سے [illegible] جو اُدھر کو خفا ہوئی [illegible]
بچے کا حال دیکھ کے اِن سے جدا ہوئی [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] انجمن [illegible]
شاہ نجف [illegible]
[illegible]
[illegible]

کہتی ہے کیا کروں میں دہائی حسینؑ کی
پتلی پھری ہے آج مرے نورِ عین کی

منت کے طوق بڑھ چکے پروان چڑھ چکے
یٰسین کا وقت آگیا قرآن پڑھ چکے

فریاد یا علی میں کدھر جاؤں یا علی
[illegible] یا علی
[illegible] یا علی
[illegible] یا علی

[illegible] بیابان
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پچھلے کو آنکھ کھولی تھی اب کھولتے نہیں
روتے نہیں ہمکتے نہیں بولتے نہیں

باقی حواس پیاس سے معصوم کے نہیں
منہ میں انگوٹھے لیتے ہیں اور چوستے نہیں

[illegible] داغ ہے
[illegible] داغ ہے
[illegible] داغ ہے
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اصغر کا باتراب ہے اکبر سدھارے ہیں
کیا خاک میں ملانیکو یہ ہی پیارے ہیں

کس کی نظر لگی کہ میں نظروں سے گر گئی
وہ چاؤ پیار ہی نہ رہا آنکھ پھر گئی

۹۰

ہر دم سکینہ پیاس سے بھائی کو آتی ہے
آئینہ چھوٹے بھائی کو اپنے دکھاتی ہے
ننھے سے ہاتھ چوم کے رو رو سناتی ہے
میں جاؤں بھائی جان سکینہ سناتی ہے
گردھتی ہیں اماں آنکھ کو تم کھولتے نہیں
اللہ ہم پکارتے ہیں بولتے نہیں

۹۱

آخر کہا یہ سب نے بلاؤ امام کو
لاؤ صدا کے واسطے لاؤ امام کو
اب بے زبان کا حال سناؤ امام کو
بیکس ہیں سب علی کے دکھاؤ امام کو
اکبر کی لاش لے گئے ہیں قتل گاہ میں
کوئی پکار لو وہ ابھی ہونگے راہ میں

۹۲

غصے سے کیا کہیں کہ ہے اب تیغ آہ
خالق کی قسم ہے علی کی نہیں پناہ
ہے ہے یہ پیاس ہیں پانی سے آگاہ
ہم سے گئی بچھڑ اور ہوا ہے گناہ
تیروں سے مشک چھد گئی مجھ بیجواس کی
پیاسی بہن سے لو قسم اپنی پیاس کی

۹۳

حضرت سے التماس ہے ٹھہرو اے نوجوان
جب سے بلند ہوتی ہے وہ بین و فغان
بولے کہ ہم بھائی کو تیرے ہیں کہاں
اکبر تمہاری لاش اٹھا لاؤں میں کہاں
ہم خیمہ گہ میں جاتے ہیں اصغر بلاتے ہیں
انکو بھی لا کے پاس تمہارے سلاتے ہیں

۹۴

تنہا کہ جو چھوٹے سے کنبہ ہوا ہے بہم
چلائے سب یہ ہیں بصد افسوس ہم کو غم
خیمہ میں بیبیوں سے کہا اب ہے نکلے ہے دم
سینہ پہ ہاتھ رکھ کے ابھی کہتی ہیں وہ ہم
قرآن کی ہوا ابھی گھبرا کے دیتے ہیں
بانو کو دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں

۹۵

منہ پر جوان بیٹے کا تازہ لہو لگائے
ہمشیر اپنی تیغ سے مہمان شاہ آئے
سبط نبی کو غم وہ چھوٹے سے پاس لائے
اصغر کو ہاتھ ہاتھوں پہ لا کر انہیں دکھائے
کی عرض جان ہو تو یہ ہے شیر خوار کی
حالت ہے غیر پیاس سے اس گلعذار کی

۱۳

بیٹھے سرہانے جھولے کے شبیر آ کے
اصغر کے کان سے لب معجز بیاں لا کے
پھر کچھ پڑھا کہ وہ تشنہ ہی آ کے
سمجھے حسین ہاتھ بھی پیاسا خشک ہوا
بولی سکینہ بابا نے مشکل کشائی کی لو
اماں مبارک آنکھ کھلی میرے بھائی کی لو

۱۴

جھولے سے آپ اٹھ کے تقبل کی سید انکو دیکھیے
کیا لعل و دُر ہیں غنچۂ تبسم ان کو دیکھیے
لب پر پڑے علی کے پھول ان کے ہونٹوں دیکھیے
جھولے سے پھول آ کے غنچہ ہیں ان کو دیکھیے
یہ سنکے میری گود میں جھولے سے آ گئے ہیں
کھانے کو تیر ننگی طرف مُنھ پھرا گئے ہیں

۱۵

منھ پھیر کے چلے جو اسے شاہِ اتقیا
بابا نے سر کو پاؤں پہ حضرت کے رکھ دیا
کی عرض اسکو سبطِ نبی نے جلا لیا
پہچان تین مہینے کی جان نے کہہ دیا
لب پر تبسم آنکھوں سے شکر نظارے ہیں
مادر نہیں عزیز ہے بابا ہی پیارے ہیں

۱۶

بابا پکارے ہائے یہ تیرے نصیب کھانا اپنا
سمجھے کہ پانی بھی نہیں پلایا اپنا
بیتاب ہو نصیب ہیں ہوتا ہے وہ پیاسا اپنا
پچھلے سے حصہ تیغ کے کہیں جانا اپنا
خاطر سے انکی پانی کے سائل بھی ہوینگے
اس بیزبان کے حال پہ دشمن بھی روئینگے

۱۷

ذریت نبی سے کرتے رہے مخبر کی بات
کیا آپ نے کہا کہ یہ تو بچے کے نیکبات
دونوں ہیں معلم داد ہیں حلال کی شکایات
اب زمین پہ کان میں کی بات
آتے ہو پہلوے علی اکبر میں سونے کو
چلتے ہو میرے شیر نیستاں قربان ہونے کو

۱۸

اب روز میری حمزہ یہ رکھنا نہیں
گزری ہیں ان پر پانی پلایا نہیں
اب دل مرا نہ ایک بچھایا نہیں
اصغر سے چھٹ نگاہ میں پیاسا نہیں
بچہ ہے میرا پھول اور آفت کی دھوپ ہے
لو چل رہی ہے اور قیامت کی دھوپ ہے

۱۹

شہ نے کہا کہ یہ نہیں اصغر میں جان ابھی
باقی اگر کچھ اس کا ہے ارمان سو ہے نیم جان ابھی
جیتا خدا جو لائیگا تو ہے جوان ابھی
کچھ مینہ برسیگا جو مرن ہی تو سر جھکائیگا

بندے کا کچھ نہ زور نہ کچھ اختیار ہے
مختار موت و زیست کا پروردگار ہے

۲۰

ٹھنڈے ہیں مین زبان جانے ہین
ننھے سے ہاتھ پانو بھی سرد ہو گئے ہین
زینب پکاری اب تو یہ کچھ ہو گئے ہین
اپنے وارثے دودھ کا خون ہو گئے ہین

وہ بولی بس کلیجے پہ نشتر نہ ماریے
لو دو وہ چھ مہینے کا بچا سدھاریے

۲۱

سمجھانے سے بے چین بانو نے رو دیا
دیکھا فلک کو آپ نے اور سر جھکا لیا
لیکر بلا مین بچہ کی پھر یہ بیان کیا
وارثی سدھارو جیو رضی ہے

دیکھوں پھر آج کب تمھیں گودی میں لیتی ہوں
اللہ و پنجتن کی ضمانت میں دیتی ہوں

۲۲

اٹھو ہیں لیکے اسکو چلے شاہ کربلا
اور ساتھ ساتھ ہو کے چلی بے نوا فضا
کہا ہی دھوپ تیز تھی اور سر برہنہ تھا
ضعیفہ ماں نے ڈالدی اپنی عبا کی ردا

چادر نہ تھی وہ چہرۂ پر آب و تاب پر
ٹکڑا سفید ابر کا تھا آفتاب پر

۲۳

اصغر کو لیکے چلے جو شہنشاہ بحر و بر
حضرت نے سکینہ کے جانب ذرا سی کی نظر
تھا سا ہاتھ اٹھا کے بہن کو کیا جھکا کے سر
اکبر پکاری چپکے سرہانے لگا اور رو دی

لوگو مرا کلیجہ نکلتا ہے تھام لو
اصغر سدھارتے ہیں جہاں سے سلام لو

۲۴

پہونچے قریب فوج جو وہ سبط مصطفا
لے کر چلا ہوں فوج ستم سے کہو گیا
اپنے کے واسطے نہ کرونگا مین التجا
تشنہ لبی سے ہو گیا بیتاب ننھا سا

کم ظرف سنگدل ہیں یہ کیا رحم کھائینگے
مجھکو یقین نہیں ہے کہ پانی پلائینگے

۲۵

[illegible]

آنکھین جھکا کے بولے کہ یہ ہمکو لائے ہین
اصغر تمہارے پاس غرض لیکے آئے ہین

۲۶

[illegible]

وان اشکبار تھے تو یہان بے قرار ہین
پانی کے تم سبھون سے یہ امیدوار ہین

۲۷

[illegible]

سن ہے جو کم تو پیاس کا صدمہ زیادہ ہے
مظلوم خود ہے اور یہ مظلوم زادہ ہے

۲۸

[illegible]

مرتا ہے مارے پیاس کے لخت جگر مرا
جانو خدا کا بندہ نہ سمجھو پسر مرا

۲۹

[illegible]

پوتا علی کا تم سے طلبگار آب ہے
دیدو کہ اس مین ناموری ہی ثواب ہے

۳۰

[illegible]

پھیری زبان لبون پہ جو اوس نور عین نے
تھرا کے آسمان کو دیکھا حسین نے

۳۱

[illegible]

چھٹتے ہی حلق بچے کا چھیدا جو تیر نے
گھبرا کے غش سے کھول دیں آنکھیں صغیر نے

۳۲

[illegible]

ننھی کلائیوں میں تشنج سے بل پڑے
ہچکی جو آئی منھ سے انگوٹھے نکل پڑے

۳۳

منھ آسمان نے پھیر لیا آہ کیا ہوا
دیکھا نشانہ تیر کا وہ بے خطا ہوا
بس بس دو پارا حلق سے تیر قضا ہوا
بچہ تڑپ کے باپ کے لہو میں بھرا ہوا

آنکھیں پھرائے دیتا ہے تیور بدلتا ہے
آگے تو دودھ اگلتا تھا اب خون اگلتا ہے

۳۴

[illegible]

ثابت علی کے پوتے کی اصلا خطا نہ کی
تم نے ہمارے لانے کی بھی کچھ حیا نہ کی

۳۵

[illegible]

ہونٹوں پہ تشنگی کے ہونٹھ ملے اور گذر گئے
اک بوسہ مسکرا کے لیا اور مر گئے

۳۶

[illegible]

حلق حسین سے ابھی خنجر ملا نہ تھا
یاں تیر تھا گلے میں مگر کچھ گلا نہ تھا

۳۷

کھینچا گلے سے تیر تو آئے جو شبیر
اور ہائے نیزے لپٹ کے کہا کہ بالا صغیر
گردن جھکا کے لب سے کہا انجاش فقیر
مقبول ہو حسین کا یہ ہدیہ حقیر

سنسنا ہے کوئی کشتہ تیر ستم نہیں
یہ بے زبان ناقہ صالح سے کم نہیں

۳۸

لاشے سے سینہ کو ملکے [illegible] نگاہ
بچہ [illegible] کی نیت صغر سنی [illegible] گواہ
ان زخمیون مین [illegible] بے زبان بے پناہ
[illegible] اور [illegible] بیان [illegible] زرہ

دل ساتھ نکلا پڑتا ہے کیونکر جدا کرون
سونپون کسے لٹاؤن کہان آہ کیا کرون

۳۹

آتی [illegible] عیب [illegible] مخمور و دیر کر
نسبت جلالی ناقہ صالح کو اس کیا
حیوان تھا وہ یہ ہے [illegible] سبط مصطفا
جب [illegible] کا پارہ دل [illegible] صدا

بیشک تیری فوج زمین و زمن مین ہے
سنسنا ہے اک شہید یہ تر و تن مین ہے

۴۰

ناگہ صدا یہ آئی کہ [illegible] سید ابرار
[illegible] مین [illegible] زہرا صفت [illegible]
مرتے ہیں [illegible] جو اطفال [illegible] چار
جنت مین [illegible] ہون [illegible]

اے وائے گر نہ پوتے کے کام آئے فاطمہ
واری کھڑی ہے گود کو پھیلائے فاطمہ

۴۱

مولا نے [illegible] یہ کیا [illegible] ذوالجلال
زانو سے [illegible] اور [illegible] لال
صغرا کی [illegible] کہ [illegible] حال
دیکھا کہ [illegible] زمین [illegible] مجال

پڑتی ہے دھوپ قہر کی لو تیز چلتی ہے
اور گرم گرم بھاپ زمین سے نکلتی ہے

۴۲

ناگہ زنان دختر سلطان انبیا
[illegible] لاشے [illegible] مین [illegible] تھا
[illegible] سلطان [illegible] تھا
[illegible] ہوا [illegible]

پھر قبر سے لپٹ گئے اور ایسی آہ کی
جس آہ نے فرشتوں کی حالت تباہ کی

۴۲۳

فضہ سے بانو بولی کہ جا بنت بو تراب
لے آ [illegible] سے بالی صغرا سے [illegible]
فضہ گئی اور اسنے کہا [illegible] اصغر [illegible]
سمجھی بی بی کہ [illegible] ہو غضب

اصغر تو گود مین نہین معلوم ہوتے ہین
شبیر اک ننھی سی میت پہ روتے ہین

۴۲۶

ناگاہ آہ کر کے زانو پیٹنے لگی
زینب [illegible] پیٹنے لگی
کبرا [illegible] سینہ [illegible] پیٹنے لگی
[illegible] پیٹنے لگی

سیری نہ پیٹنے سے ہوئی سانس الٹ گئی
آنے لگا جو غش تو لحد سے لپٹ گئی

۴۲۴

ناگاہ یہ کہ پیٹو نہین سینہ زنی ہوتی
[illegible] عزت شاہ غنی [illegible]
[illegible] جان [illegible]
[illegible] نہیں بی بی [illegible]

رکھے ہین اُسپہ طوق لہو مین بھرے ہوئے
روتے ہین سر کو شاہ لحد پہ دھرے ہوئے

۴۲۷

بولی [illegible] ہین اصغر اٹھو اٹھو
بس سو چکے [illegible] ہین اصغر اٹھو اٹھو
[illegible] ہین اصغر اٹھو اٹھو
[illegible] انتظار ہین اصغر اٹھو اٹھو

اکدم کے دم مین ہائے یہ سامان ہو گئے
غش آیا تیر کھایا لحد مین بھی سو گئے

۴۲۵

[illegible] گیا
[illegible] اصغر [illegible] گیا
[illegible] گیا
[illegible]

بی بی یہ تیرے ہنسلیون والے کی قبر ہے
بانو یہ تیرے گود کے پالے کی قبر ہے

۴۲۸

[illegible] نکلنے نہ پائے ہائے
[illegible] نہ پائے ہائے
[illegible] نہ پائے ہائے
[illegible] نہ پائے ہائے

فاقے مین سیر ہو گئے دنیا کی سیر سے
ہے ہے نہ اک برس بھی کٹا تم یہ خیر سے

۴۹

[illegible]

بیہوش اس بیان سے وہ خستہ جان ہوئی
نالوں سے غمزدوں کے قیامت عیان ہوئی

۵۰

[illegible]

قربان ذوالجناح شہ دین پناہ پر
غصہ تو پیچھے آیا یہ پہلے سپاہ پر

۵۱

[illegible]

حیرت کی شکل خوف سے جن و ملک نے
دو پاؤن بھاگنے کو زمین و فلک نے

۵۲

[illegible] آسمان چھپ گیا
[illegible] بیابان چھپ گیا
[illegible] چھپ گیا
[illegible] چھپ گیا

یان موزہ وان علاحدہ دستار ہو گئی
آندھی مین یہ فوج کی رفتار ہو گئی

۵۳

اطفال [illegible]
[illegible] عیان [illegible]

طوفان کیطرح سے یہ اٹھا شور فوج سے
بحرین آشکار ہوئے ایک موج سے

۵۴

[illegible]

جوہر مین طرفہ ہیبت تیغ دلیر ہے
مچھلی کے جال مین یہ مگر کوئی شیر ہے

۴۵۵

کیون دو زبان تھی تیغ شہنشاہ حجاز [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قبضہ مین آسمان بھی تھا اور زمین بھی
دنیا بھی چھین لی تھی مخالف سے دین بھی

۴۵۶

[illegible] تیغ دو رو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حرف حرف صفت اولٹ کے یہ فرفر نکل گئی
کانٹے الجھ کے رہ گئے صرصر نکل گئی

۴۵۷

[illegible] صفین مین جماعت کفار [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تیغین گرین زمین پہ یون ہات وٹھائین
جیسے بُت آستین سے نبی کے زمانے مین

۴۵۸

باران ذوالفقار سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جز ابر تیغ منھ سے گرے تھے نہ سر کبھی
کہتا تھا اب برسکے نہ برسونگا پھر کبھی

۴۵۹

[illegible] پناہ

[illegible] راہ

[illegible] سپاہ

[illegible]

آنکھین ہو اسے تیغ سے جوشن کی بھر گئین
کڑیان زرہ کی صورت سنبل بکھر گئین

۴۶۰

[illegible] موج

طوفان [illegible] موج

[illegible] موج

[illegible] موج

اوترا گلے سے جسکے تو دم اوسکا چڑھ گیا
قد گھٹ گیا سقر کی طرف پاؤن بڑھ گیا

۷۳

سینے پہ بیٹھ کے بھالے سے گرا یا حسین کو
جب بھر کے ظالموں نے ستایا حسین کو
مرنے کا صبح و شام تھا دکھایا حسین کو
[illegible]
سجادہ کی ...

یہ دیکھیو جو اس شہنشاہ نیک کے
سجدے میں سر جھکا دیا ہاتھ ٹیک کے

۷۴

ہتیا نے تیغ بکف شمر رو سیاہ
بولا کہ دیں میں سر بہ شکم ہے کہ آہ
دل سے کہا کہ سکینہ بچا لیں ذبح گاہ
سجادہ اور ...

اس ظلم تو سے چرخ کہن کانپنے لگا
ایسا حسینؑ تڑپے کہ رن کانپنے لگا

۷۵

دیکھو جو یہ بھائی سے آ کر حسین زینب حزین
جا کر یہ بیٹھ گئے سر پہ زینب حزین
ہے ہے جہاں کی سلطان ہیں
سر سے زمین سینہ پہ بیٹھے لعین
بیٹھا ہوں

اے ابن سعد فاطمہ کا کنبہ روتا ہے
تو دیکھتا ہے بھائی مرا قتل ہوتا ہے

۷۶

بولا کہ سید کی خیمہ کا با سنا
اب خوں الٹے سے آہ کہ کچھ اپنا ہوا
ہاتھ ملیں نہ سر پہ زمین بچھو کے سر کھا
اب زینب بھی حضرت کو دیکھ کر
وضعت ... ہیں

مقتل کو وہ بڑھی تھی کہ ظالم نے آہ کی
کٹتی ہے بوسہ گاہ رسالت پناہ کی

۷۷

زینب نے بال کھول لیے گر کے سر اٹھا
بانو پکاری بھیا کہ نہیں زمین پہ جھکائے
رو کر پکاری ہائے ارے بھائی جان ہائے
بھیا پکارا کہ یہ ہیں کس طرف آئے

بھیجوں کسے تلاش کو سب میرے مر گئے
آنکھیں بہن کی ڈھونڈھتی ہیں تم کدھر گئے

۷۸

گلشن لٹ گیا ہے سن کر جواب
ٹکڑے ہوا جگر ہوا دل کباب
دنیا یہ لٹ گئی ہائے ہے فلک جناب
اے آسمان ہوا انقلاب

کہنے لگی فرات پیاسوں کا سلطان کدھر گیا
اے کربلا بتا ترا مہمان کدھر گیا

۵۰۹

خیمون مین اپنے اپنے چلی رانڈین نوحہ خوان
[illegible]
وان کی برہمی جو زینب دل خستہ جان
[illegible]

جو جو قلق ہوے تھے دمِ ذبح بھائی پر
وہ سب کے سب گذر گئے زہرا کی جائی پر

۵۱۰

[illegible] بال کھولے خاک اڑاتی تھی
[illegible] آتی تھی
[illegible] اٹھاتی تھی
[illegible] جاتی تھی

چھریان سی چل رہی تھین دل پاش پاش پر
روتی تھی سر کو پیٹ کے وارث کی لاش پر

۵۱۱

زہرا کی بیٹی حضرت زینب کو دی صدا
اکدن وہ تھا کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

عاشق جو مجھکو پایا شہ مشرقین کا
دکھلا دیا جمال مبارک حسین کا

۵۱۲

اکدن یہ ہے [illegible]
[illegible]
مجکو [illegible] فاطمہ زہرا کا نور عین
[illegible]

یہ سر وہی ہے جبکہ مین بندی مین آئی تھی
اپنی عبائے پاک علی نے اوڑھائی تھی

۵۱۳

اب کیا [illegible] دل مین جو [illegible]
رانڈ [illegible]
وارث شہید ہو گیا بیوہ [illegible]
بھائی بھی [illegible]

اب تو دعا یہی ہے خدا کی جناب مین
زندہ نہ رکھے مجکو جہان خراب مین

۵۱۴

زینب پکارین ہائے غضب [illegible]
رانڈ [illegible]
[illegible] دلہن بنا ابھی بیوہ بنا [illegible]
[illegible]

ہے ہے بچھڑ کے گور کنارے گئے حسین
جیتی ہون اور یہ سنتی ہون مارے گئے حسین

۵۰۵
سنبل سے پیچ میں پریشان ہے دل کا حال
ایران کی شاہزادی کے گیسو ہیں سر کے بال
برجستہ طبع پر ہے جو مرا ہمہ ملال
بنگلہ ہے سرکار کا نہیں مرد و با جلال

برعکس ہو کوئی تو کوئی برخلاف ہے
آئینہ دل اپنا ہر اک رو سے صاف ہے

رباعی
زینت کو بنا دیں صبح پتہ کیسا نکلے
جب ایک کے ایاغ شب سے نکلے
مرتبہ بھی امر و اراد ہے سبب نکلے
مرادِ شہ طاعت سے ابد نکلے

رباعی
جب ورد زبان نادِ علی ہوتی ہے
مصروف مدد روحِ علی ہوتی ہے
ہمراہ ہے جدا ہوتا ہی اور ہمراہ ہے
نقشِ نجفی جس کی جلی ہوتی ہے

رباعی
دی آئینہ دین کو جلا حیدر نے
بخشی ہے شرع کو ضیا حیدر نے
جس طرح الٰہ شام سے کرتا ہے صبح یقین
باطل سے جدا حق کو کیا حیدر نے

رباعی
رتبہ بجز خدا سے کیا جانے بشر
کیا جان خدا ما خدا کیا جانے بشر
اک وقت میں سو جگہ جائیں سب
کیا جانتے کہ منظور العجائب ہے بشر

قطعہ
اے علی اے کریم کی سخی و بخیر
بھیجا ترسا را ہمیں شتم
سب گبر و ترسا کو کیا سلام
دوستان را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمنان نظر داری

تمام شد

۴۲

وہ کون دو یوسف ہیں کہ آوارۂ وطن ہیں
وہ کون دو عیسیٰ ہیں کہ بیمار محن ہیں
وہ کون دو طوطی ہیں کہ آوارۂ چمن ہیں
وہ کون دو سید ہیں کہ بے گور و کفن ہیں

وہ کون دو بیکس ہیں کہ فخر دو جہان ہیں
وہ کن کے ہیں دو لاشے کہ دریا مین روان ہیں

۴۳

وہ کون ہیں جو دادا و بابا کے ہیں پیارے
ماں جن کی جدا ہے کہ طرف باپ ہیں سدھارے
پیوستہ ہیں جن جان ادا ہوں ہیں کن کے سہارے
یا ہیں جو کلیجے کے وہ دو ہیں کسی کے تارے

رہ سکتے ہیں جنگل مین نہ آ سکتے ہیں گھر مین
ہین مثل مہ و مہر شب و روز سفر مین

۴۴

وہ کون دو مضطر ہیں کوئی جن کو بچانے آئے
حارث کے تلے جو چھپے ہیں بیچ میں رکھائے
وہ کون مسافر ہیں کہ بچھڑ کے ہیں یہاں آئے
ہیں کون وہ صابر کہ زندان سے نکل آئے

وہ کون ہین مہمان کہ مصیبت کے سفر مین
جنکی کہ ضیافت ہوئی جلاد کے گھر مین

۴۵

ان دونوں شہیدوں کا ہے ... آگاہ
بابا جو ہے اول ہے ... واہ
ان دونوں کی ... حضرت ...
یعنی ... آہ

کیونکر یہان حیدر کے نواسے گئے مارے
دریا سے صدا آئے گی پیاسے گئے مارے

۴۶

وہ کون ہیں یداللہ کے نواسے ہیں دو ننھے
ظالم کو رحم جن پہ نہیں جو دو مہ رو
باندھے گئے جلاد سے کھا جنہیں بانہوں کے بازو
اور بے کیا بد ... آکے طرف کھینچتا گیسو

نعلین تلک بھی نہ پہنے دی شقی نے
مہمانوں کو یون گھر سے نکالا ہے کسی نے

۴۷

نانا نے قضا جن کی سنی ... پاک
ہیں یہ وہ پسر ... تن پاک
جن ... خاک
... چاک

تقدیر مین کپڑا نہین اب کوئی جہان کا
قسمت نے کفن قطع کیا آب روان کا

۷

ٹیچو ہے کہ گھروں میں ابھی آل کی عزا ہے
اور جان بہ لب ہے گھر کی ان پہ جفا ہے
ہے تیغ کہیں عدو کی [illegible] چلا ہے
دریا پہ [illegible] کھینچ رہا ہے

کچھ پاس پیمبر کا نہیں اہل جفا کو
بے رحم گھر لٹتا ہے ہر اک ماہ لقا کو

۸

جلاد ہیں سب بن میں وہ مظلوم ہراسان
اک ہاتھ میں معصوموں کی ہے زلف پریشان
اک ہاتھ میں [illegible] تر گریبان
بچے بھی [illegible] نکل [illegible]

گرتے ہیں تڑپ کر یہ نہیں چھوٹتے ہیں بال
گرتے کبھی پٹتے ہیں کبھی ٹوٹتے ہیں بال

۹

بیچارے وہ بچے کہ تن میں دل ان کے جلتے
حارث [illegible] جلد ہیں جلتے
[illegible] نہیں اس سے سنبھلتے
[illegible] بچتے

گر گر پڑے ہیں چھوٹے سے عمامے بھی سر سے
مظلوم اٹھاتے نہیں بیکس کے ڈر سے

۱۰

[illegible] بھالی کی [illegible] ڈھکا جاتا
[illegible] ہیں آتا
[illegible] نہیں پاتا
[illegible]

سن حال غریبوں کا خدا کے لیے دم لے
اب ہم ترے گھر میں کبھی آئیں تو قسم لے

۱۱

[illegible] نہیں
[illegible] ترے
[illegible]
[illegible]

للہ شکستہ تو یتیموں کا نہ دل کر
تقصیر کوئی ہم سے ہوئی ہو تو بحل کر

۱۲

سنتا نہیں مظلوموں کی اک بات ستمگر
[illegible] وہ مضطر
[illegible]
[illegible] نہیں [illegible]

چھڑوا دے کہ گر پڑے ہیں جو زلفوں کو عدو ہے
اماں نہیں بابا نہیں جو کچھ ہے وہ تو ہے

۱۳

بھولا اسے شقی [illegible] کو وہ مومن کی ہر بات
[illegible] جوانی [illegible] وقف عنایات
[illegible] یہی ہے جوانی کی مدارات
[illegible] کیا کرتا ہے یہ ہیہات
[illegible]

بس بس کہ زمین اب تو ہلی جاتی ہے ظالم
زہرا مجھے ننگے سر نظر آتی ہے ظالم

۱۴

حیدر کا لہو [illegible] غضب [illegible] ہی تو ہے
[illegible] بیٹوں [illegible] لرزتا ہی تو ہے
[illegible] نظر آتا ہی تو ہے
دہشت ہے [illegible] زمین [illegible] آتا ہی تو ہے
[illegible]

ڈر سے ترے معصوموں کے دندان نکل آئے
اغلب ہے نجف سے شہ مردان نکل آئے

۱۵

فرزند کو دی حارث ملعون نے تلوار
اور بولا کہ ان دونوں کے سر کاٹ کے [illegible]
[illegible] ساتھ [illegible] وہ دیندار
وہ دونوں [illegible]
حسرت [illegible]

اس نے کہا کیا دیکھتے ہو سر پہ قضا ہے
بابا نے مرے قتل کا فرمان دیا ہے

۱۶

وہ لوٹے جوانی کے مزے [illegible] ہم
یا وہ ابھی [illegible] کی جوانی میں اسیر ہم
[illegible]
[illegible] جوانی میں [illegible] ہم

طاقت بھی ہے قدرت بھی ہے ہر مشکل ہی کو
پر وہ تو نہیں قتل کیا کرتے کسی کو

۱۷

بولا وہ کہ [illegible] میں غریزہ نہیں تنہا ہے
رو کر کہا [illegible] بیٹے میں [illegible]
بچہ ہوں میں [illegible] علی اکبر میں [illegible]
[illegible] حضور [illegible]

ہم گھٹنیوں عباس کے سینہ پہ چلے ہیں
ہم زینب و کلثوم کی گودی میں پلے ہیں

۱۸

[illegible] وہ شیر
[illegible] زینب [illegible]
[illegible] جمعیت میں [illegible]
حارث نے کہا [illegible]

حاشا تو پدر کس کا شقی ازلی ہے
ماں فاطمہ ہے مومنوں کی باپ علی ہے

۱۹

دلاور بیکسان نظر آئے رنجھے کیونکر
وہ دیکھو بی بیان روتے ہین ادب سے اُٹھکے
ظالم نے کہا مجکو نہیں ہین خوف پیمبر
اک تیغ سے دونون کو ٹھکانا یا برابر
گردن کو نہ جھکنے دیا سجدے مین خدا کے
سر کاٹا بڑے بھائی کا چھوٹے کو دکھا کے

۲۰

سر بھائی کا اُن بچون کا دریا مین بہایا
ابن بسکے گلے کا جو لہو تھا سبک آیا
بھائی کے برادر کا لہو جو نہین بہن آیا
افسوس کہ بچے نے ہاتھ دھونے نہ پایا
پوچھون یہ لہو کرتے سے تلوار جھکا دے
تو ڈوبون بڑے بھائی کے لہو مین جو رضا دے

۲۱

ہاتھ غضب و طیش سے ظالم نے پکارا
بس بس رے بچے جو کسر کاٹون تمہارا
اور تیغ کو کہا اچھا گلا کاٹ بچارا
بیکس کا ہے مارا ہین دین الانصار
مرنے سے نے کہا پورے ہوئے دل کے ارادے
اے نہر مجھے بھائی کے لاشے سے ملا دے

۲۲

بار دگر روایت کا یہی ترجمہ واثق
سر دونون یتیمون کے لیکے حارث گمراہ
اُس نجس نے بار دربار ابن زیاد آہ
مسند پہ تھا بیٹھا ابن سعد جو ہمراہ
بولا کہ برا ہو ترا کیا قہر خدا ہے
پوچھا بھی تھا مجھ سے جو انہین قتل کیا ہے

۲۳

[illegible]
دو مرتبہ حاکم نے کہا ہاتھون کو ملکر
اے کاش کہ جاتے نہ یہ زندان سے نکلکر

۲۴

حارث نے کہا یہ تو ہے گھر مین میہمان
وہ بولا حقوق ان کے یہ بچاتے نہ کہا مان
حاکم نے کہا اب مجھے بتلا یہ بدایمان
کیا کلام ان دونون نے تو نے کیا بیان
کچھ منھ سے کہا تھا کہ وہ خاموش رہے تھے
افسوس عجب ظلم یتیمون نے سہے تھے

۲۵

گویا ہوا حارث کہ یہ کس کے ہیں دونون گرفتار
اے شیخ جوابا ہی تو دیگا ہو طلبگار
زیقعد بیکھو تو یہ ہین بچے ہوئے بیمار
کیا کھانے کو ترسے ہیں بہت ہو گئے ناچار

پوچھیں گے جو مالک کو تو نام اپنا بتانا
ہم دونوں یتیموں کو غلام اپنا بتانا

۲۶

نیتی ہی حاکم نے کہا یہ نیتی کے کیا ہو
اب جا کے یہ کہنا کہ در آیا ہو تو تب ہو
اے ہائے یہ کس طرح کا تم نے کیا ہو
کانوں نے یہ دیکھا جو مہرہ ابھی کیا ہو

سوگند سنی میں نے نبی کی نہ خدا کی
وہ منتیں کرتے رہے اور میں نے جفا کی

۲۷

حاکم نے کہا تو نے پھر اس بچے کو پایا
حاکم یہ سن کے یہ سمجھا میں یہ بیان
اولاد وہ ہے یہ جو شمر سے افسانا
حاکم نے کہا سب کے ہوئے ناحق بیان

اک بات میں سو رنج کے پہلو نکل آئے
اس کلمے سے تو میرے بھی آنسو نکل آئے

۲۸

حارث کو نہ حاکم نے یہ صلہ جو دیا اصلا
سر کاٹ کے لے کے آیا جو میں لانا
ہائے نے کہا الامان آیا ہو نہ نبیرا
بطلا ہو بچے تھا عجب شور میں ودا

سر ننگے صفیں مردم آبی کی کھڑی تھیں
اور مچھلیاں نکلی ہوئی ریتی پہ پڑی تھیں

۲۹

وہ کلمہ یہ دونوں نے جو آخر کیا اب
حبیب ہے یہ یارا آگے نظر کر سن وہ
انصار نے آخر سلیمان ہیں
آگے ان کا ہے ابن

غربت پہ صغیری پہ یتیمی پہ نظر کر
پردیسیوں کو چھوڑ دے اللہ سے ڈر کر

۳۰

مسلم کے پسر آئے نہ تو نام
بیتاب ہیں سب
آئی ہے نہ کس سے
مرے آج ہیں

کچھ لوگ ہیں جو چاک گریبان کئے ہیں
کاندھوں پہ علم کالے پھریروں کے لئے ہیں

۴۱

چلائے کہ یہ عوض زمین پہ نہیں ہیں برابر
ہٹ جاؤ بتول آئیں بتول آئیں سنبھلے
ہے کون نظر آتا ہے وہ قافلہ سالار
آتی ہے یہ آواز کہ غش آگیا حیدر
گاہے تو یہ شیون ہے کہ حیدر کو غش آیا
گاہے یہ صدا ہے کہ شبیر کو غش آیا

۴۲

آئے ان تک جو بیٹھے ہیں جہاں پر
دیکھا جو بیٹا زندہ وہ دیکھا
رخ پر ہے ابھی قافلہ اہل عزا
چلایا کہاں ہیں مرے مظلوم بھائی
بے چین بہت روح ہے اب حق کے ولی کی
اے نہر علی کو تو امانت دے علی کی

۴۳

لائے ہیں یہ پاس علی کے ہیں دو زخمی
بابا ہیں یہ ہیں وہ دو یوسف حیدر
اے نہر ہیں ابن نبی کے ہیں بیچ کے گوہر
ان دو پہ ترس کھا کہ ہے اور ان پہ اضغر
ان دونوں کی فرقت میں نہیں صبر کسی میں
اک سر ہے مرے دامن میں اک آغوش نبی میں

۴۴

یہ درد بھرے کلمے علی نے جو سنائے
بابا کہا اور نیزے لائے نکل آئے
حیدر نے وہ دلدار کلیجے سے لگائے
اور زخمیوں میں حلۂ فردوس نکالے
بولے کہ فدا ماموں پہ سر تمنے کئے ہیں
لو پہنو یہ خلعت تمھیں زہرا نے دیے ہیں

۴۵

ان مردوں نے کی طفلوں پہ سر بند تمنا
کیا جانے بر نفس اپنی یا آپ نہ آیا
حیدر نے کہا اور کبھی اس حلہ پہ بٹھایا
بابا تمہارا نہیں نہیں یہ دو یہ آیا
دو حلہ فردوس نواسوں کو پنہا کے
زہرا سے کہا کھولو دو سر دونوں پہ آ کے

۴۶

یہ کہنا علی کا کہ ہوا آہ عجب حال
اک سمت کہ روتے ہیں حسین فاطمہ کے لال
سب اہل حرم کہتے ہیں حسین شیر کے بال
سر کھولے ہوئے زینب پریشان بال
چلائی کہ ہے ہے شہ مرداں کے نواسو
ہے ہے مرے پردیسیو ہے ہے مرے پیاسو

۳۸

ہے ہے مسلم مظلوم غریبون کا مقدر
ہے ہے وہ عباس کی ہمت وہ دلبر
ہے ہے وہ [illegible] وطن [illegible] بیسر
ہے ہے علی اکبر علی اصغر سے برادر

پردیس مین مسلم کی شہادت کے مین صدقے
جو روئے یتیمین اوسکی محبت کے مین صدقے

۳۹

یا غوث [illegible] کی رہائی
[illegible] بلائی
[illegible] آئی
[illegible] رائی

بس مجکو یہی مرثیہ گوئی کا صلا ہو
ہر لحظہ سوا دل مین ائمہ کی ولا ہو۔

۴۰

ہے ہے مسلم [illegible] غم کو نہ سمجھا
ہے ہے وہ بیکسی کی ذلت [illegible] اٹھایا
ہے ہے وہ [illegible] زنانی کو [illegible] لوٹا
ظالم نے [illegible] عمر [illegible] رولایا
[illegible]

رباعی

[illegible] پہ پاؤن [illegible] نظر نے رکھا
زانو بھی اپنے سر پہ اونے رکھا
کیا بند ہوا مقبول خدا مین جس نے
اس بند سے ہے نام اپنا جدا رکھا

تلوار رفنگے اور رفاقت کے مارے ہوئے ہے ہے
دریا کے قرین گور کنارے ہوئے ہے ہے

رباعی

جب فضل ابو تراب ہو جاتا ہے
تقصیر کو انفعال اب ہو جاتا ہے
ہوتی ہے [illegible] اب تو بخشش مین سر
ہر ایک گنہ ثواب ہو جاتا ہے

رباعی

بانو نے کہا مر گیا پیارا امیر
دنیا سے جوان لال سدھارا امیر
سر نیزہ پہ اکبر کا [illegible] مین عدو
گردون مین [illegible] دلون ستارا امیر

تمام شد

۴۱

[illegible] آزاد ہوا حر
رضوان لگا کہنے کہ خلد مین آباد ہوا حر
[illegible] شاد ہوا حر
سلمان ہوا بوذر ہوا مقداد ہوا حر
مولا نے اُسے لشکرِ ظلم سے نکالا
مختار کو گویا کہ جہنم سے نکالا

۴۲

[illegible] گلشن ہے
[illegible] مسکن ہے
[illegible] روشن ہے
[illegible]
کوثر کے کنارے یہ بہشتی عمل آیا
مانند خلیل آگ سے باہر نکل آیا

۴۳

[illegible] جگر کی
[illegible] نظر کی
[illegible] سر کی
[illegible] کمر کی
دیکھا حر غازی کا بدن خون مین تر ہے
جنت مین قدم زانوی شبیر پہ سر ہے

۴۴

[illegible] قربان مال
[illegible] اقبال
[illegible] وبال
[illegible]
پیکان نہین دل نیزہ نہی نوک نہین جگر ہون
مقتل مین ہون تن اور قدم شاہ پہ سر ہون

۴۵

[illegible] لایا
[illegible] بتایا
شبیر کی نصرت مین سر اپنا جو کٹایا
[illegible] وفادار [illegible]
اس موت مین جینے کا مزا مل گیا حر کو
شبیر کے ملنے سے خدا مل گیا حر کو

۴٦

[illegible]
[illegible] سلطان [illegible]
[illegible]
[illegible]
کیا خوب دم جنگ نصیب اسکا لڑا ہے
بالائے زمین چودھوین کا چاند پڑا ہے

۷

کیا تیغ زن ہیں [illegible] بھلے ہیں
کیا صف شکن ہیں شیر نیستاں کے پلے ہیں
اب ہاتھ [illegible] شہادت [illegible] ملے ہیں
زینب کی گود میں [illegible] پلے ہیں

جو مرد ہیں وہ نام پہ سر دیتے ہیں پیارو
سر دیتے ہیں اور تاج شرف لیتے ہیں پیارو

۸

ادریس نے جلوہ اپنے جنت کا دکھایا
رضوان نے اپنے باغ جنان کو دکھایا
زہرا نے اپنے تو وہ لبیک سنایا
جبریل نے [illegible] جھکا کر [illegible]

شانے تن بیجان کے جواب ملتے ہیں پیارو
یہ شیر خدا حکم کے گلے ملتے ہیں پیارو

۹

اور ایسے لگی جو صدا آئی یہ میری
ان حرکی ہیں روشنی یہ پائی ہیں تمہاری
[illegible] کہا [illegible] وفا کی ہے باری
[illegible] فیض [illegible] جاری

سردار ہیں حور و ملک و جن و بشر کے
بس کہ ہیں یہ مختار ہیں اللہ کے گھر کے

۱۰

کیا ہیں نور [illegible] بھلا دیں
قطرے کو گہر خار کو گل کر کے دکھا دیں
ادنیٰ کو ابھی مسند اعلیٰ پہ بٹھا دیں
ذرّے کو [illegible] خورشید بنا دیں

شبنم کو گہر خار کو گلشن کریں شبیرؑ
غنچہ کو چمن دانہ کو خرمن کریں شبیرؑ

۱۱

زینب نے کہا شکر [illegible] عنایت بھی ہیں صدقے
ہاتھ آئی ہے [illegible] دولت بھی ہیں صدقے
کی سب نے غلامی کی رفاقت بھی ہیں صدقے
لیتی ہیں [illegible] عزت بھی ہیں صدقے

گو عام ہے بخشش پسر خیر النسا کی
پر حسن وفا کی تو شہ دیں نے عطا کی

۱۲

میں باغ جہاں [illegible] دیکھیں
[illegible] کا یہ بیان
[illegible] کا میدان
[illegible]

سب جنس شہادت کے لیے لڑتے ہیں پیارو
تیغوں پہ خریدار گرے پڑتے ہیں پیارو

۱۳

گھبرا کے جو اٹھا اور دیکھا اور کو تھا گھر بار
وہ چھپکے پہ سر رکھ کے ہوا حسرت کا طلبگار
ہے کون بہن جو بہن مرنا ہے دو چار
کہہ ان سے نہ تو ہیں نہیں سمجھو اپنے بیمار

بھائی مرا مرتا ہے مین کیا جی کے کرونگی
اللہ نے چاہا تو مین ساتھ اُن کے مرونگی

۱۴

دکھلاتے ہیں تیغ و سنان کوئی کہتا ہے
اب نیزہ بکف ... کہیں کا ہاتھ اٹھا ہے
تھرا کے زبان ... سینہ بیان دونا ہے
اکبر کی زبان ... بیان ... کا ہے

اب نیزہ ہے اور سینۂ اکبر ہے دوہائی
اب تیر ہے اور گردن اصغر ہے دوہائی

۱۵

کس دن کیلیے سیکھا تھا نیزے ہلانا
جو ان ہی سے پالا ہی نیزہ بنانا
آن ... نے ... آنے ... تانا
کیا بھول گئے ... حسین نعرہ

جو رنگ لگاتے تھے ہر اک روز وطن مین
اک دو کو بھی جو رنگ تمنے کیا رن مین

۱۶

یہ کہہ کے وہ کہنے لگے اکبر سے اے شہ
ابن الحسن صاحب ... چھپن
... بیان ... ہی ... ہے
... آ ... کے ... ہے

آقا جو رضا دین تو وفا اپنی دکھائین
اس بھوک مین ہم سینونپہ پھل نیزونکے کھائین

۱۷

سر کو ہلا کے کہا یہ کیا ہے
نہیں اکبر نہ کبھی ... کہا ہے
یہ سن کے وہ روئے ... بھی کیا ہے
بابا کو ... جلتے ہیں جگر ...
سب کے ...

اولاد سے گر چرخ یونہین شاد کرے گا
کاہیکو کوئی خواہش اولاد کرے گا

۱۸

غصہ نہ ہو تم ... کوئی ہیں بیان
... آسمان
... امان
دنیا سے ... زبان
سیدانیاں دکھلاتی ہیں ... زبان

حضرت نہ خفا ہون نہ خفا ہون نہ خفا ہون
لو دودھ نہ تم بخشیو گر ہم نہ فدا ہون

۱۹

سالار کی موت سے انہیں بزرگوار ہوئے ہم
اصغر سے بے زبان ہیں اب بے زبان ہیں ہم
[illegible]
[illegible]

دل اپنا کفن اور جنازے سے غنی ہے
تابوت رواں گھوڑے ہیں جوشن کفنی ہے

۲۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیوں اماں ہم ایسے ہیں کہ جو موت سے ڈر جائیں
کہیے تو گلے تیغوں سے کاٹ کے مر جائیں

۲۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اللہ ہو خوش تم سے مجھے خوش کیا تم نے
جو جو مرے دل میں تھا وہ سب کہہ دیا تم نے

۲۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پوشاک جو منظور تھی اس میں سے اٹھا لی
زہرا کی ردا لی شہ مرداں کی عبا لی

۲۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مقتل سے جو ملنے کو یہ حیدر کے گلے جائیں
فردوس تلک تیغوں کے سایہ میں چلے جائیں

۲۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اعدا سے لڑو شہ پہ فدا ہو کے مرد تم
دُہرے تمہیں خلعت ملیں وہ کام کرو تم

۲۵

باندھی جو کمر صبر ہوا بندۂ ہمت
سر پر جو رکھا خود ہوئی حسن کو رفعت
بر باندھنے لگا اب زرہ دو زرہ نیا درت
پھولا جو دو بازو پہ بڑی تیغ و نیچا بیعت

باندھی سپر و تیغ تو جلوہ ہوا گھر مین
خورشید تھے شانون پہ مہ نو تھے کمر مین

۲۶

پہنا کے اُنھین تھمی کیا بولا و بکو بلایان
سُن زینب کا دولھا جو مین بھی پر لب خندان
صلی علی نادعلی پڑھتا تھا ایمان
سہرے دونون میں حمائل کئے و نیچے قرآن

کہتے تھے حرم قہر کا یہ رنج و تعب ہے
اسطرح کے دولھا و دولھن پائین غضب ہے

۲۷

چار آئینون مین بن کے دولھے جلوہ فزون جہان کو
بند باندھے ہی حمائل کھلا زینت جنان کو
تھا گوشہ نہ زہ دو آل گوشہ کمان کو
دال بھی طرف کھینچا تھا ہر جزو کلان کو

تھا سنبلہ مین چاند کہ جوشن مین بدن تھے
ترکش تھے وہ خورشید کہ تیر انکے کرن تھے

۲۸

کھل کر نہ گیا گیسوئے وفا نے نشان ہلا دی
جمعیت دل زلف پریشان کو دکھا دی
سینہ پہ جو آئینہ نیلی کو ضیا دی
اور بھی طرف راہ و اصل بنا دی

حاضر ہین پیمبر کے علمدار کے پوتے
تیار ہوئے جعفر طیار کے پوتے

۲۹

پھرون چار جابن کہ سلان بیٹا سپہ کو ابار
ہتھیار لئے باندھے اور رفیعون سے ابار
زرہ پہنے جو شن الماس ضیا بار
پہنچا کے سینہ مین کہ سر ہوئے وہ شیر جرار

کہتی تھین کہ انپر ہین در و لعل تصدق
اور فاطمہ کے لال پہ یہ لال تصدق

۳۰

اے صورت انجمن جلد کہ تیر لگانے
تھکی ہے سر پہ دیو بکو راہ بتا دے
محمدکا بانی ہے کیا ہے بکو بلا دے
بیکس ہوا ہون جبکو عفو کیجو بھا دے

دربار خدا مین انھین جانا ہو مبارک
ماموں کے عوض سر کا کٹانا ہو مبارک

۳۲

پھر فاطمہ کو زینب نے بلا بھیجا کئی بار
روضہ سے بھی سرپیٹتی آئی نہیں سرکار
آیا نہ بھتیجا بھی نہ وہ واقف اسرار
زینب نے کہا بیٹیون اب مان گئی ہار
خیمہ مین شہ کرب و بلا بھی نہین آتے
کس پر بہنین صدقے کرون بھائی نہین آتے

۳۳

تب بولی یہ زینب کہ [illegible] جعفر کو
[illegible] عون کی مان [illegible] کو
[illegible] ابن جعفر کو
[illegible]
مقتل مین قضا لوٹتی ہی سب کی کمائی
اب تک نہ ٹھکانے لگی زینب کی کمائی

۳۴

فضہ سے کہا [illegible] تھا
کیون تم نے یہان [illegible] تھا
ہے ہے جو بلائی مین یہ بھائی سے کہا تھا
کیا ابن حسن [illegible] میدان دیا تھا
ہے رزمین ہجوم سپہ اہل جفا کیا
عباس طلب کر رہے ہین اذن وغا کیا

۳۵

[illegible] یا جعفر طیار [illegible] آؤ
[illegible] دکھاؤ
مقتل مین [illegible] ابن علی کو یہ سناؤ
[illegible] خیمہ مین جاؤ
ہے یہ جو پذیرانہ ہوا روتی ہے زینب
لیلو یہ تصدق کہ سبک ہوتی ہی زینب

۳۶

فضہ سے کہا [illegible]
[illegible] منصور [illegible] والا
[illegible] مین [illegible]
زینب نے کہا بیٹیون [illegible] یہ اپنا
سلطان زمن گھر مین نہین آتے ہین امان
جو دل مین ہین ارمان رہے جاتے ہین امان

۳۷

بیٹون سے کہا [illegible] مشکل ہی [illegible]
[illegible] جو [illegible] ہیون [illegible]
بھائی [illegible] مطلوب ہین [illegible]
ہمراہ [illegible] یا ران
کہدون گی کہ آفت مین حسین ابن علی ہی
بھائی کا تصدق یہ بہن لے کے چلی ہے

۴۹

ہاتف نے صدا دی کہ نہیں مر رضا دو
زہرا کی صدا آئی شہیدان کو بنا دو
حیدر نے پکارا کہ رہ خلد دکھا دو
جعفر نے کہا ان کے نہ رخ دیکھو رضا دو
ایسے تو کہیں بھانجے ہوتے نہیں شبیرؑ
کیا صدقے کے قابل یہ ہوتے نہیں شبیرؑ

۵۰

زینب نے وہاں بانو کو یہ بات سنائی
مقبول صدا ہو گئی لو میری کمائی
ہو میرا یہ زیور کہ فدا ہوں مرے بھائی
اور روح نبی کو بھی سفارش نہیں آئی
جعفر بھی ہیں حیدر بھی ہیں اور خیر نسا بھی
گردوں سے چلے آتے ہیں فرمان خدا بھی

۵۱

مولا کو جو منظور رضا کچھ نہ بن آیا
لپٹا کے گلے خون دل آنکھوں سے بہایا
دونوں کو اٹھا کر انہیں گھوڑوں پہ چڑھایا
اور دونوں کو تلوار دی نیزوں کو دکھایا
ماموں کے اور اکبرؑ کے پھرے گرد خوشی سے
اور نادِ علی کرنے لگے ورد خوشی سے

۵۲

جب جوہر بجوہر کے سر حسین و علی اکبر کہے
چاہا کہ فدا ہو جو جان و تن بہن کے
ناگاہ اٹھا خیمہ زینت سے یہ ہمسے
کیسا کہ دن میں سے سپاہی میان لوٹے ہیں
غیظ آیا ہے زینب کو جو رک جاتی ہے فضہ
اصغر کو لئے روتی ہوئی آتی ہے فضہ

۵۳

حضرت نے کہا الفت زینب سے فدا ہیں ان
مجھ کو بھی ہے شوق یہ بھتیجے بھی ہیں مری جان
نیز ان ہیں یہ بھتیجے بھی حفاظت کا وہ سامان
یہ اکبر و اصغر تو کوئی دم کے ہیں مہمان
وہ جانتی ہیں صدقہ دیار و بلا ہے
یہ دھیان نہیں بھائی کی بھی آج قضا ہے

۵۴

راہی ہوئے میداں کو وہ زینب کے غضنفر
دل ان کا لگا سوکھنے آنکھ ہوئی تر
نیزوں کا وہ زمیں وجد میں آکر
نیر فلک کے لگے آداب برابر
رو باہ ہوئی اب موت کہ جلد آئے کہ دیر آئے
لو شیروں کے شیر آئے دلیروں کے دلیر آئے

۵۵
مطلع ثانی
سبطین شہ تیغ بکف آئے ہین زمین
تاراج جان جان زن آئے ہین زمین
رشک کی قدرت کے چمن آئے ہین زمین
پیارے حسین اور حسن آئے ہین زمین

حیران ہین بشر رن مین ملک چرخ بریں پر
ہے آج قران مہ و خورشید زمین پر

۵۶
مطلع ثالث
دو یوسف بازار قضا آئے ہین زمین
دو گوہر دریائے وغا آئے ہین زمین
سبطین شہ عقدہ کشا آئے ہین زمین
کرتب سے دو اژدہا آئے ہین زمین

شان اسد اللہ سے توسن پہ چڑھے ہین
ہشیار کہ زینب کے پسر رن پہ چڑھے ہین

۵۷
غل ہے کہ گیا شیر نیستان سمجھے ہین
دنیا کے شہنشاہ نجف کے سے ہین
پنجے کی شہنشاہ سے ایمان کی سمجھے ہین
زینب جو کہی ماں تو یہ سب سمجھے ہین

دس گیارہ برس کے نہ سوا جانیو سن کو
پر فاقہ مین جو تین پہر گزرے ہین ان کو

۵۸
سایہ تن دو شہزادون زمین پر جو گرایا
پھر ابر نے حضور انکے یہ دہوپ کیا یا
پیا یا دو مان دہوپ مین تھا اور دہوپ نہین کیا
حیران ہوئے سب دیکھیں کہ کیون دار زمان کا

سایہ ہے قمر مہر لقا کہتے ہین ان کو
خورشید کے ہمراہ قمر پہرتا ہے دن کو

۵۹
کیا غلغلہ کیا اندر آمد نے دکھایا
ہے غلغلہ نے غلغلہ صور بھلایا
ہے اندر نے اندر کو سست بنایا
ہے غشر ہوا سکتہ دنیا

غافل ہے جواب ظالم و مظلوم سے محشر
کیا آئے کہ خود رفتہ ہوا اس دھوم سے محشر

۶۰
تھا کہ تو نے نوبت جنگ بجایا
تھا کہا کفر نے ایمان مین لایا
تھا امروون خضر وہ آیا
جا کیون حق کو بھلایا

فرعون کے مانند ہوا غرق حیا ظلم
بڑھتا ہوا توبہ کی دعا بھاگ گیا ظلم

٦١

آوازۂ لبیک چشم عون پہ تھا ہان گمان
زینت پہ سر کی تاج سکندر نہ سلیمان
تھی جس میں جھلک ایسی یہ بیسر میدان
کیون ایسا ہی تھا دیدۂ یوسف کنعان

شاہان سلف صاحب توقیر ہوئے ہین
پر یہ تو کہو قد یہ شبیر ہوئے ہین

٦٢

ہو عون کی آنکھ تو آنکھون عون کا تکتا
فضل اس کے جسد کا سراپا
اور آئینہ کے بطن میں دل پر
یہ رخ میں ہیں آئینہ نہیں ہے عین دیکھا
حسن نیا نہیں آئینہ

باہم نگران یہ ہین تو حیران کہ وہ مہ ہین
اس آئینہ مین وہ ہین اُس آئینہ مین یہ ہین

٦٣

اب نقل ہیں یہ تتمۂ ایجاد قدرت
اور نقش نگار چمن حسن و لطافت
کاغذ مین یہ ہین پیکر اسد اللہ کی شجاعت
کیا ہی نہیں صورتوں پر ان کے پیمبر کی شفاعت

تحفہ یہ مرقع اسد اللہ کو دین گے
کونین جو قیمت مین کوئی دیگا نہ لینگے

٦٤

دو نور جدا اور کو دیکھو تو رخ خدا را
دو نور جمع ہین جس مین یان کو فرماؤ نظارا
خورشید بیابان درہ و بیابان بیدار ستارا
یان نظر یہ کہ ادھر سمجھ یان آکر لیا پیارا

ذرہ ہو نثار اسپہ تو خورشید مبین ہو
پروانہ یہ ہو کے گرد تو جبریل امین ہو

٦٥

رو دوا رہی خورشید برابر و نہیں رکھتا
ابرو سے رکھتا ہی یہ رو نہیں رکھتا
قد رکھتا ہے شمشاد یہ گیسو نہیں رکھتا
سنبل ہیں گیسو و قد دلجو نہیں رکھتا

گو آنکھ ہے نرگس کے یہ بینائی نہین ہے
غنچہ کے دہن ہے پہ یہ گویائی نہین ہے

٦٦

رخ ہیں گل جنت میں پہ حیا نہیں ہے
ہیں ہیں یہ تجلی سے یہ دیدار نہیں ہے
قد رکھتا ہی طوبیٰ یہ رفتار نہیں ہے
غنچہ ہیں یہ لب سرخ یہ گفتار نہیں ہے

آئینہ مین رو ہے یہ خط سبز کہان ہے
غنچہ کے دہن ہیں تو زبان ہے نہ بیان ہے

۶۷

کیا عون کے عارض کی نزاکت کوئی لائے
قرآن کے بیچ عارض ہے کہ نقطہ عارضہ بتلائے
یہ مدرسۂ حسن ہے دل جس سے ضیا پائے
موسیٰ بھی سبق سورۂ والطور کا پڑھ جائے
شمسیہ کا لیتا ہے سبق شمس بھی اکثر
ہر صبح کو اس مدرسۂ نور مین جا کر

۶۸

یہ صفحہ خط خضر سا رہ اور کیا ہے
اس خط کو جو دیکھے خط ریحان ہے نو خط ہے
یہ قلم کاتب تقدیر نے لکھا ہے
کہتے ہین صبا جو یہ خط آئینۂ قضا ہے
خط آتے ہی مرنیکو چلے آئے ہین پیاسے
یہ خطّ طلب آیا ہے درگاہ خدا سے

۶۹

ہے خال رخ عون کہ یا عنبر سارا
یا کعبۂ دل عنبر سارا یہ بیان ہے
اور دیدۂ چشم کا ہے وہ خال رخ آرا
جس خال سے دیکھے تو بتجا ستارا
اس خال مین پورا رخ پر نور کا گھر ہے
یو در مین خورشید ہے تاریکین قمر ہے

۷۰

عمدہ ہے زبان لب عون مین ایسا
گویا کہ زبان تر ہے مین مزہ شکر کا
زیبا ہے لب تر بحرین ہے کا دون
جان بخش ہے شیرین وہ سخن ادا ہو
دا ہو جو دہن اس لب شیرین کے سخن مین
پھر نیشکر انگشت تحیر ہو دہن مین

۷۱

جاہ ذقن عون کا کیا وصف ہے سیمین ہے
کعبہ مین دکھاوہ اسکی ہی یاری ہے زمزم
اور چاہ زنخدان ہمہ تک ہے وہ عالم
جسکا نہ ہمہ بیان آل محمد ہے
جب تشنہ لب فیض خدا ہوتا ہے کوثر
اس چاہ زنخدان پہ فدا ہوتا ہے کوثر

۷۲

ابرو کی کمان بیچ مین ان زلفون کے ادھر دو
زیبا ہین بہم جیسے کمند سے ہین دو
جب ہے بہی یہ ابرو مین انتظار مین ہین دو
ہے ان ابرو ان کے کعبہ ادا دو
ان شیرونکا مسکن ہے دل شیر احد مین
سعدین کا ان سے ہے قران برج اسد مین

۳۰۳

ورثا بہ نجف کیے تو زینب کے خلف ہیں
دندان جو ہیں لب سے یہ آبِ در نجف ہیں
ہے موتی کا دہان انکا ہیں اور کان صدف ہیں
دریا دُرِ دندان کے لیے کاسہ کف ہیں
قیمت شکن دُر ہیں یہ دندان دہن سے
دندان شکنی کرتے ہیں اعدا کی سخن سے

۳۰۴

چار آئینہ ہے حسن سے خندہ زن جلوہ آرائی
خورشید ہے سر پہ تو ہے جسم سے بینائی
چار آئینہ میں ہے یہ جلوہ یہ صفائی
ہے تن کی روشن کی اسے یہ نظر آئی
چار آئینہ دیتا ہے خبر وجہ حسن سے
لو آنکھیں کھلیں چار عناصر کی بدن سے

۳۰۵

ہر صف جدا کرتا ہوا ان کا ہے تیغ
ہے سپر جو ان کی جری ساتھ ہے ترکش ہے
ہے تیغ یہ اک ابرو ہے جبین تیغ ہے
ہلال کشتی سی ہے یہ کشتی ہے
خورشید تیغ و سپر باندھے کے یہ رشک قمر ہے
شمشیر مہ نو ہے شب عید سپر ہے

۳۰۶

ہے یہ طلب ہیں محمد کی سپر خوب سے خوب
جب ایسی ہیں یہ انگشتری سلیمان کا ہے جب محبوب
الماس ہے یہ زرہ یہ چھپا ہیں جمال کی اسلوب
ہے یوسف کو ہے یعقوب کا داغ دل یعقوب
پر یہ بھی ہی تا دیل میں سچ کہدون کہ کیا ہی
سمجھو نہ سپر پشت پہ زینبؑ کی دعا ہے

۳۰۷

جبریل کی سر پہ اس میں ہیں ثناخوان
ہیں بیچ میں پر ان کے سپر میدان
ہے پر سے یہ ان کے پر وہ نیستان
تیغ اجل کی ہی اس اور ہمسایان
ہوتی جو سپر یہ تو نہ کھلتے نہ پر اُنکے
پر حیف کہ بڑھتے نہ بزیر سپر اُنکے

۳۰۸

ان تیغوں کی تیغ ہیں یہ ابرو ہیں باقدرت وار
بیان ہیں جو آسیب اجل جو کی بیدار
ہیں مطلع اقبال ہیں یہ مقطع ادبار
دن کو دو ہلال ان میں دکھا انکا یکبار
تیغیں ہیں کہ شق القمر احمد نے کیا ہے
اک ٹکڑا انھیں اک انھیں قسمت نے دیا ہے

۴۹

یہ جنبش دوام اور قیام اور عمر مین کو تاہ
یخ و بن عون مین کیا قطع کرے راہ
گر آہ گزرتی ہے کہ جائے تو ناگاہ
تو آہ کہ نہ ... بھی اڑ جائے گی آہ

یہ عمر کی سرعت نہ یہ تیزی کہ اجل کی
لاتا ہے خبر دم مین ابد اور ازل کی

۵۰

یہ رخش دو رخش فلک ... بہتر زمین
ہے کاہ جو اک کاہ اسے ... برزمین
طوفان ... قطرہ زمین کوہ یہ نہین
خورشید ... آسمان مین

ہر چند کہ آتش سے غذا کبک دری کی
یہ گرمی و شوخی کہان اس رشک پری کی

۵۱

... فلک ... بیکلی کی ہے
... نسیم سحری ہے
... نہین ... آئی
... نقش ... دری کی

چلنے مین اگر نرم روی مد نظر ہو
آنکھون مین پھرے اور نہ مردم کو خبر ہو

۵۲

اور اس سے بھی زیادہ ... سرعت فرس کی
کیا گزرے ... رہ و انصاف
اک ... کا طرف ... تا قاف
... تصنیف ... کیا ... اطراف

جائے تو کہان جائے اور آئے تو کہان آئے
پھرنے کے لیے اسکے کوئی اور جہان آئے

۵۳

... اس ... تیرہ تاب
اک گرد سے جلوہ ... تہ تاب
نعل اسکا ... کیلئے قبلہ آداب
اور نعل ... کیلئے محراب

قطرے یہ عرق کے نہین تسبیح ہما ہے
ہر نقش قدم سجدہ گہ باد صبا ہے

۵۴

... عوض مین
... ازل سے زمین مین
کیا ... نظر مین دل اعدا کا ہے بس مین
... اشارہ ... آیا ہے زمین مین

ہشیار اجل سے ہو خبردار قضا سے
شمشیر بکف آتے مین حیدر کے لوا سے

۵۵

دیکھا جو جلال انکا تو اڑنے لگا رنگ انکا
لو آئے دو یوسف و دو سلیمان دو سکندر
دو ابراہیم دو حمزہ و دو حیدر صفدر
دو جعفر طیار و دو عباس و دو اکبر

گھبرا کے نظر بعضوں نے کی چرخ بریں پر
ہیں شمس و قمر آج فلک پر کہ زمیں پر

۵۶

زینب تشنہ جب آئے لئے تیغ وہ نبیر
اور دیکھا کہ انھوں نے زمیں لئے قبضہ خنجر
بولی کہ ہاں ماں کی آن زر سے ہوئے زیر
پھر جانب ... کھینچ کہ تیغ کو بیچ

زینب نے کہا عز و شرف بڑھتے ہیں لوگو
سن لو مرے فرزند رجز پڑھتے ہیں لوگو

۵۷

فرزند نے حطال اسے کہا آئے ہیں جب
سن ہیچ سے کہ تم جان ہیں سرکیش جگر
اس عمر میں کیا ایسی مصیبت ہوئی تم پر
تم سے کہو جو ہوئی نانی جب

کس ماں کے چراغوں کے بجھانیکو ہو آئے
کس باپ کا تم نام مٹانے کو ہو آئے

۵۸

بیٹو مجھے صدا دی کہ زینب کا بہن نادو
میں اضطراب بیزار سرپرکی دکھا دو
تقدیر کو بیٹا مظلوم سر بتا دو
اور کہنی ہے بہن جعفر طیار کا بتا دو
ابا کا نسب پوچھیں تو جعفر کا بتا دو

آداب امامت نہ گر ہاتھ سے دینا
بھائی کا مرے نام سمجھ بوجھ کے لینا

۵۹

پوتے ہو علی کے کہ دونوں ہی نبی ہو
ماں کے لئے ... ہو ... غنی ہو
مانے عرب ... نجیبی ہو
ساداتِ عرب ... حسینی ہو اور تم حسنی ہو

بانو کے ہو فرزند کہ زینب کے خلف ہو
واللہ ہر اک رشتہ میں تم درِ نجف ہو

۶۰

کچھ دھوپ غضب اور تمہیں پیاس جگر کی
بھیا کی لڑائی ہے یہ بات تمہاری
بابا کی بھی مر تو بچوں کی ناری
فرزند جو اب ... تو ... جاری
غمگین ... جب ...

تقریر ہی میں فوج کو تم گھیر لو پیارو
سوکھے ہوئے ہونٹوں پہ زبان پھیر لو پیارو

۹۱

ہان مومنو گرچہ یہ بچے ہین ابھی دین کے
فرمایا یہ دونون نے برابر تیغ کھینچ کے
ہم زر کو غلام اپنا بنا کے دنیا سے ہین
دیکھو یہی غلامی ہے جسے حسن اور حسین

اظہار قرابت سے فزون عز و شرف ہین
ہم دونون غلام پسر شاہ نجف ہین

۹۲

آقا یہی مالک یہی سلطان یہی ہے
قبلہ یہی کعبہ یہی قرآن یہی ہے
ہم اپنے فدا ہون یہین ارمان یہی ہے
کلمہ جو پڑھا ہے تو ایمان یہی ہے

تم کیا ہو کہینگے یہی حیدر کے نواسے
مرقد مین نکیرین سے محشر مین خدا سے

۹۳

اتنے تو نہین جیسے حبیب ہین پیارے
دلبند ہین پھوپھی کے آقا ہے ہمارے
ہم بندے ہین کون اور یہ ہین سرکار تمہارے
بچے ہین انہین شفقت سے کہین بھائی ہین پیارے

بیگانے بھی جو شہ کی رفاقت مین موئے ہین
اللہ و نبی کے وہ عزیز آج ہوئے ہین

۹۴

فرزند وہی پیارا ہے علی اکبر علی اصغر
ان پیارون کے پیارے ہین علی اکبر علی اصغر
ہین ناز کے پالے ہوئے علی اکبر علی اصغر
حضرت کے دلارے ہین علی اکبر علی اصغر

سجاد تو شبیر کے سجادہ نشین ہین
اب گھر مین نبی کے وہ بجائے شہ دین ہین

۹۵

گھرانا ہے یہ فضل خدا سے بڑے گھرون کا
جاروب ملک ہین یہان در دولت پر ان کا
دامن کا ہے تسلیم طلب تاج ورون کا
سب تاج لیے ہاتھ پہ جھکتے ہین سرون کا

اس در کے ہین سائل امرا بھی فقرا بھی
ملتا ہے اسی گھر مین پیمبر بھی خدا بھی

۹۶

اس گھر کی تباہی کے سبب ہاتھ اٹھاؤ
اک بار جلا ہے دوبارہ نہ جلاؤ
شبیر کو ہے ہو کے دوراہ پہ آؤ
ہے پیاس بہت ان کو نہ ناحق کو ستاؤ

تسبیح امامت کی یہ ہیہات نہ توڑو
رشتہ ہے نبی سے دل سادات نہ توڑو

۹۷

ہم پوتے ہین جعفر کے لقب جنکا ہے طیار
بابا ہے طرفدار ہمیشہ سے طرفدار
عباس سے کا مرتبہ علم سے ہے نمودار
دادا سے بھی سر نے بہا دی ہے یہ تلوار
شانے جو کٹائے تو سر دست صلے ہین
دو پر جد امجد کو زبرجد کے ملے ہین

۹۸

نانا وہ ہین جنکے نصیب سے کچھ بھلا ہا
کفار نے کیا کفر کو سرسبز بھی کلمہ پڑھا ہا
سلمان کی طرح سے کسو شیر دہن سے بچا ہا
یوسف کی طرح سے انکو زندان سے چھڑا ہا
گر اب بھی نہ بالین پہ علی جلوہ نما ہون
دنیا مین نہ پیدا ہون بشر اور نہ فنا ہون

۹۹

دلدل پہ جو ہو زین تو علی خطبہ رجب ہے
اور دوش پیمبر پہ ید اللہ کا منبر
مولد وہ ہے کعبہ سجدہ جسے سر زمین جھکا ہے
یعنی وہ ہے نقطہ وہ جہان بیجا یہ اوج سر
اک ضرب مین جنات کے سر کاٹے ہین جس نے
تلوار وہ جبریل کے پر کاٹے ہین جس نے

۱۰۰

نانی کی یہ عزت ہے کہ قائل ہے خدائی
نفس نبی جد ہے ہمارا ہے کسی یہ جائی
جو فضہ تھی اسکا ہوا فدیہ ہل اتی
یعنی سبب خدا اسکو مفصل نظر آئی
اس رتبہ پہ ظلم و ستم امت کے اٹھا کے
پہلوی شکستہ گئین آگے خدا کے

۱۰۱

لالہ وہ کسکی لوای ہین ہم دونون برادر
جسکے در زندان پہ انکا کلمہ پڑھ
وہ ماں ہے ہماری کہ اٹھی ہے سر چادر
طالع نہ ادب سے ہوا خورشید فلک پر
توبہ کہان ہم اور کہان عز و شرف انکے
ہم دونون غلام انکے ہین اکبر خلف انکے

۱۰۲

اعدا نے کہا نام تو لو انکا دلیرو
فرمانے لگے دونون کہ ہین ہم بھی شیرو
عباس نے نکلے اور ہوئے وہ چوبیسو
بازو سے ہین پیارا نہین ہمشیر
بھائی تو کئی بہنون کا وہ شاہ زمن ہے
سب کنبہ مین پر ایک حسین ایک بہن ہے

۱۰۳

زینب نے کہا خیمہ [illegible] کا سہیا
جلائین گے اور دلون کی غیرت مین دکھا
باہر ہون مین نامحرمین [illegible]
[illegible] روح کو [illegible]

سیدانی نہ زینب مجھے کفار کہین گے
دکھلا کے بندھے ہاتھ گنہ گار کہین گے

۱۰۴

وہ زینب [illegible] زبان سے بیزاری
[illegible] والدہ صاحب ہین بیچاری
[illegible] سب [illegible] بیکاری
[illegible] غیرت ہے تمہاری

پردہ رہے زینب کا وہ تدبیر کرو تم
نو ملکے جدا اب سر شبیر کرو تم

۱۰۵

اس [illegible] آگ کلیجے مین لگائی
خیمہ مین [illegible] اوٹھائی
بیبیان [illegible] دوہائی
بچون نے [illegible] اجل آئی

گھوڑے عرق آلودہ ادھر اور ادھر آئے
بجلی سے برستے ہوئے باران نظر آئے

۱۰۶

ان گھوڑون [illegible] زمین کا
[illegible]
[illegible]
ذرہ ذرہ زمین [illegible]

مینائے فلک شیشہ ساعت نے دم مین
خاک اوڑنے لگی ہر طرف افواج ستم مین

۱۰۷

بھائی نے کہا بھائی [illegible]
[illegible] اور سینہ [illegible]
[illegible] ضعیفین [illegible]
آواز دی [illegible] زمین [illegible]

اک نے کہا مین خون سے بھردون چرخ برین کو
اک بولی مین جو رنگ کردون گاو زمین کو

۱۰۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تیغون نے ہلالون کو گھر سے لیا رن مین
خورشیدون نے مہتاب کو روشن کیا رن مین

۲۰۹

محراب بنی تیغوں کی کیا سجدہ ظفر نے
اٹھ اٹھ کے سپر ان سے جھکی تیغ کمر نے
محصول میں جوہر کے نیمچہ جوہر نے
پھل برچھیوں نے چھوٹی سے پھول سپر نے
رن میں یہ پریشان ہوئی تیغوں کی چمک سے
بینائی جدا آنکھ سے تھی آنکھ پلک سے

۲۱۰

لشکر میں چھلکے وہ اپنے نشتر سے ایسے
ہمت کے تیغ نیمچہ والے
نہ فوج کو تھے رنگ کے پیالے
ٹکڑے قبضہ مین جو ہمسر کے حوالے
سر تیغوں سے دل جنگ سے رخ رن سے پھرے تھے
دو شیر و نمین نو لاکھ وہ روباہ گھرے تھے

۲۱۱

جلاد فنا ان سے گھائل گیا جب رخ سے ہمن ہے
جو سر نکال بندھی کرن ہے
رہا بہو کنارہ کیا رن
فوج سے کفن ہے
زندون کا نہ مجموعہ فقط زیر و زبر تھا
مردون کے بدن پر بھی تہ خاک نہ سر تھا

۲۱۲

سہما گئی سب جو یہ ہوا عون کا یک وار
دو دو سر کٹ گئے دو دن دو ٹکڑی اک بار
مین بجلی چمکی جو تلوار
بھائی نے جو دیکھا اور دو سر کار
دو ہونے سے تو ایک کو چارہ تھا نہ رن مین
ششدر تھے مگر چار عناصر بھی بدن مین

۲۱۳

کیا ایک ہی اک آن میں دو مرحب و خونریز آئے
اک طرز تھا اک ڈھنگ تھا انداز تھا اک آن
ہوتے تھے دو گرز کا اک ضرب ادا اک آن
تلوار مین تیغ جو یکجان دو ہے
دو تیغین اور اک ہاتھ نیا ربط یہان ہے
قبضہ مین ید اللہ کے تیغ دو زبان ہے

۲۱۴

بازہ صف کفار سے چلے تیغ زن ہے
ان ہاتھ سے چھلکے ہے
زور اک ادا ہاتھ ہے
نیمچوں نے بھالے ہے
سید ہی جو سناٹین تھیں وہ خم شل کمان تھین
کھل کر گرین نیزون کے تب شعلہ فشان تھین

۱۱۵

کیا عون نے نیزے کا نیزے میں کیا ابھار
ہر نقطہ تھی سب فوج عدو اور نیزہ دار
جو کی سنان اپنے اٹھائے تھے شقی سوار
[illegible] وہ تھا نیزوں نیزہ دار
نیزے کی بلا فوج جفا جھیل رہی تھی
نیزہ وہ نہ تھا سر پہ قضا کھیل رہی تھی

۱۱۶

ان تیروں [illegible] فوج طلبگار آہ
[illegible] آگ نے پر چلا آہ
[illegible] اور بچا وہ
[illegible]
دکھلا چکے ہم فوج کو شمشیر کا جلوہ
اب دیکھیے مظلومی شبیر کا جلوہ

۱۱۷

ہاں ضعف میں بھی غلغلہ تھا آہ کیا ہے
جاتا نہیں بازو سے ہاں زور دست قضا ہے
صفدر نہیں جھکتے جو سر تیغ رکھا ہے
ہے آگ غضب ابتک کا آگ نکھرا ہے
غصے میں ہیں دو شیر خدا دشت ستم میں
ہاں مانگو اماں باندھ کے قرآن علم میں

۱۱۸

وہ سوئے [illegible] تنقید ہے
جو جا بجا جل آیا لیے بساط تھم ہے
[illegible] اور ضعف سے جو فوجیں زخمی ہوئیں وہ
[illegible]
گھوڑوں نے بغلگیر ہوئے پیارے دونوں
اور ساتھ گرے خاک پہ رہوار سے دونوں

۱۱۹

اعدا کی صدا کانپنے تن جوان آئی
[illegible] خوف کی دو نے [illegible] آئی
[illegible] محمد کو [illegible] آئی
[illegible] میں آئی
وہ کام ہوں اب جو سند مہر و فا ہوں
امت پہ فدا ہوں شہ بیکس پہ فدا ہوں

۱۲۰

نالاں نہیں [illegible] جلائے وہ غمناک
[illegible]
[illegible]
[illegible]
زخموں کی نہ پروا ہے نہ کچھ خوف قضا ہے
ہے لب پہ ہنسی ورد زبان شکر خدا ہے

۱۳۱

کہنے لگی نظارہ ہو زینب کے تو وہ حیران
بیٹے کا پکارا وہ شبیہ گھر ہوئے پہچان
وہ بولے اسی موت کا تو تھا مجھے ارمان
محبوب ہوئے بیکسی میں ہم ترے قربان

حق ہوگیا اماں کا ادا اسکی خوشی ہے
اللہ رضامند ہوا اس کی خوشی سے ہے

۱۳۲

عباس یہ بولے کہ ادا آئی
زینب کا ہے بہن یہ بھائی
ان فضہ بھی ہے پہ آئی
اے میری شہزادی کی سیدانی

زینب نے کہا قتل ہوئے لال تمہارے
بن بیاہے مرے صاحب اقبال تمہارے

۱۳۳

زینب نے کہا فضہ سے خاموش خبردار
ان کون سی کہتی ہے یہ کیا بات ستمگار
ان بچوں سے کیا زینب نے ہیں بزین دلدار
صدقے ہوئے آقا پہ غلامانہ ابرار

یہ بات تجھے کہنی مناسب نہ روا ہے
میرا کوئی بیٹا علی اکبر کے سوا ہے

۱۳۴

اور قتل ہوئے عون و محمد تو سمجھی کیا
دونوں نے ہے لڑا اور وہ بیابانہ تھا
کیا ہو زینب نے وہ حق ادا کیا
الا جب مصلے میں گردن کو سجدا

اب قبر میں سوئیگی سدا چین سے زینب
فارغ ہوئی اسوقت بڑی دین سے زینب

۱۳۵

دولھا ہوا آرمان مبارک ہو مبارک
زینب کو یہ ایمان مبارک ہو مبارک
بولے کہ یہ ارمان مبارک ہو مبارک
بیٹے ہیں جو مردان مبارک ہو مبارک

حسرت تھی کہ بیٹے ہوں مرے شاہ کے صدقے
صدقے ہوئے وہ آج میں اللہ کے صدقے

۱۳۶

جب بولیں یہ فضہ سے کہ بھائی کو بلا لو
فضہ نے کہا وہ تو سدھارے ابھی بیبیو
بڑی بہ تھا وہاں لاشوں میں ہنسنے لگے زینب
اور زینب نے کہ دکھا دو

فرمایا کہ اسوقت جو خواہش ہو بتادو
دونوں نے کہا اماں کا دیدار دکھادو

۱۲۷

جب آگئے عباس علی دونون کو اٹھا کر
[illegible] عباس بھی گھوڑے سے اور زینب [illegible]
[illegible] بہت آیا
[illegible] قدم [illegible]

تھے زین ڈھلے گھوڑی پہ تو اور شیر [illegible] دہن مین
زہرا و علی دونون نواسون کی جلو مین ہ

۱۲۸

اکبر سے کہا ماں نے کہ خیمہ مین تم جاؤ
اور [illegible] دونون [illegible] لیتے جاؤ
[illegible] صغرا [illegible] اٹھا لاؤ
[illegible] آؤ

پیچکے سے یہ کہنا مری نادار بہن سے
حیدر کے نواسون کی برات آتی ہے رن سے

۱۲۹

[illegible] آئے ہین زینب
[illegible] دولھا [illegible] زینب
[illegible] زینب
[illegible] نجف [illegible] زینب

منھ سوئے نجف کرکے بہت رو مین نکرنا ہ
بابا کو [illegible] قبر مین بے چین نہ کرنا ہ

۱۳۰

[illegible] آگے سب اکبر
[illegible] بھی تھے
[illegible]
عبد اللہ [illegible]

سر ننگے جلو کے لیے اہل حرم آئے
لاشے لیے باہر سے امام امم آئے

۱۳۱

[illegible] تعظیم [illegible] زہرا
[illegible] دونون [illegible]
[illegible] صدقا
[illegible]

تلوارین لگین نیزے پڑے تیر پڑے ہین
صد شکر کہ یون پہلے پہل رن مین لڑے ہین

۱۳۲

[illegible] واری
[illegible] واری
[illegible] تمھاری
[illegible] ہماری

تعظیم کسی بیٹے کی ماں نے نہین کی ہے
پر آج یہ عزت تمھین اللہ نے دی ہے

۳۳

یہ کہکے گیا جا رہی تھی جہان وہ دکھیا
پر شاہ کا منھ دیکھ کے سمجھی ہوئی نہ اجالا
دو بستہ وہ زینب نے کہا لا الٰہ شعور پیکر کا
زینب نے کہا انسے صبر بہن بجرتی مولا
کس دھیان مین ہو روئیگی بیکس کو رضا دو
لاشون کے سرہانے تمھین زینب کو ٹھا دو

۳۴

زینب نے کہا صاحب انصاف ہو تو
کیا دیکھتے ہو بیٹے کہا بھائی نے بچے
بھائی مرا روتا ہی رہیگا وہ بھی میں لیکے
آنکھ یہ دیکھ رہا ہے کہ بھائی کی بلا لے
بھائی کی تباہی سے نہین ہوش بجا ہے
رو ہوگی مین فرزندو نکو جلدی ابھی کیا ہے

۳۵

ناگاہ صدا آئی کہ رحم قدرت اللہ
بیٹے سے پسر تیرے ہوئے واہ
زینب نے تو اک عمر کو یہان رو دی زینب آہ
بیٹی مری وارث تری ہے نہیں آگاہ
تنہا مین نواسو کے لئے روتی ہون زینب
پرسا دون کسے باپ ہے دو نو نکا وطن مین

۳۶

زینب نے نہ دیکھا کہ تمھین میری بہن سے
زینب بھی کہا نہ بہن کہ اچھا
اب بھی یہ جاؤ اور نہیں جیتا
زینب نے تمھین چھوڑ دون نہیں بیکی
زینب نے کہا تمکو صدا دیگی یہ دکھیا
دم توڑینگی جب یہ تو بلا لی کی یہ دکھیا

۳۷

روتے ہوئے ڈیوڑھی پہ گئی خیمہ سے باہر
زینب نے بہان لاشون پہ یہ آیا ہے شبیر
زینب نے پکارا وار و اران سبط پیمبر
ناگاہ صدا آئی کہ لو ڈو برادر
دم توڑتے ہین شیر مرے مجکو سنبھالو
بچون کو ہٹا دو علی اکبر کو بلا لو

۳۸

اے زینب خوش جا کے تو رہ دین پہ بالے
زینب نے بہر حرم شاہ نے لاشون کو اٹھالے
زینب نے یہ دیکھا کہ بہا کر سب ہی سنبھالے
بس شکر ہی کیا سوتی نہ تنگ ہوئے پیارے
کہرام جو ہے خیمہ مین محبوب خدا کے
دم توڑتے ہین بھانجے شاہ دوسرا کے

۱۳۵

روتے ہوئے آئے یہ پھوپھی بین شہ ابرار
دیکھا دلہن و پوتے ہین یہ بین جگر افگار
زینب نے جو دیکھا تو کہا تیغ کے آثار
چلا کے کہا اے موت تو جرار

ایسا نہو صدمہ تو کوئی انکو دکھا جائے
یون آ کہ مرے پیارونکو اک نیند سی آجائے

۱۳۶

کہا بانٹنے ہونے مرا حال تو دیکھ
زینب بے کس کا مرے بال تو دیکھ
زینب نہین بیکس مرا احوال تو دیکھ
زینب نے بلٹ شاہ جوان اقبال تو دیکھ
پیارے بیکس

پردیس مین یان لٹ گئی دولت جو بہن کی
آنسو ہین رواں آنکھون سے سلطان زمن کی

۱۳۷

اے موت یہ دو دن سے ہین پیاسے جلا وطن بھی
اے موت فدائی ہین یہ بیکس کئی بن بے
اے موت یہ فرزند ہین جو کچھ کہ جلی ہے
اے موت یہ عاشق ہین جناب احدی

اے موت یہ زخمی ہین یہ بھوکے ہین یہ پیاسے
اے موت یہ ہین حیدر و زہرا کے نواسے

۱۳۸

یہ زور کہو موت ہو آئی بیکس بیکس
سمجھے ہے کہ اسان ہوئی پھیلی بیٹی بیکس
سمجھے ہے در ماہ مین کیونکر بھیجے وارثین
اتنا نہ کہا تو نے کہ ہا تف ہوا بیکس
کیا

پوچھے جو خدا تجھ سے کہ طاعت مری کیا کی
کہنا ترے شبیر پہ جان اپنی فدا کی

۱۳۹

یہ کہتی تھی زینب کہ دعا جس سے ہو ہیہات
زانو پہ سکینہ کی رو رو کے وہ دن رات
سر الاحسن پہ کہ اٹھ کے اولاد نبی رات
چلائی یہ زینب کہ بڑی بیکسی کی بات

غربت مین ضعیفی مین مرا ہاتھ نہ چھوڑو
ساتھ آئی ہون شبیر کے مرا ساتھ نہ چھوڑو

۱۴۰

کہتے ہو مری جان فدا میرا تو ہو جائے
سر میرا نہ جاتا تو ہو دو روز یہ ہو جائے
صدقے ہوئی ہون جو تو غیظ سے ہو جائے
وان جا کے یہ بر سے مجبور تو ہو جائے
جو کوہ

بن بیاہے یہ ارمان چلے ہو مرے گھر سے
پیارونکا کوئی دن نہ اوترا مرے سر سے

۱۴۵

یاد آتا ہے تم دونو کا سیپارہ زمین جانا
اور مامون کا ایک ایک سے آکر گھوڑے سے اٹھانا
اب ہائے نہ تو ہین تم دونون کلیجے سے آنا
اور مرتے ہوئے ماں کی ہوس بھی سمجھ جانا
تم ملنے کو آئے ہو نہ سمجھانے کو میرے
کھائے ہوئے زخم آئے ہو دکھلانے کو میرے

۱۴۶

مونس ہے نکلے ہو مادر کی جنگی بھائی سے کہکر
رن میں بن ہے جو مرے ہوئے ہیں برابر
رن بھی ہے لیے ہوئے عون کا بر
رن ہاتھ ہے پیکر دونون کو جمع کر کی سر
مرقد یہ لکھا ہو یہ زیارت کا مکان ہے
دو بیٹے ہیں یہیں پیاسے اور اک دل جلی ماں ہے

۱۴۷

ہے ہے کبھی جی بھر کے تمہیں پیار کیا ہے
ہے ہے کہ بچھڑے ہوئے ہیں یہ اپنی کی تلوار
ہے ہے وہ رخصت بھی ہے مجھ سے والدار
ہے ہے کبھی انگشت ہے ہی کی گفتار
اب مردو نکو آغوش میں مادر نے لیا ہے
میں نے دم آخر یہ تمہیں پیار کیا ہے

۱۴۸

ہیں دونو سے آنکھوں میں لگاوے جو وہ عقبار
جب جوان ہے یہیں اگر نہ تربتوں میں ہے بیدار
منہ دیکھوں جدا پیار کروں دونو کا دیدار
سکتہ ہو اسکو جو ہو اسکو نہ کروں پیار
تعویذ دل اسکو کروں حرز جگر اسکو
لپٹاؤں گلے سے ادھر اسکو ادھر اسکو

۱۴۹

میں بھول گئی ہائے تمھیں سب یہ زبانی
میں نے تمھیں چھوڑا ہے بچھڑے نہ جاؤ
کیا پیار کیا ہے میں نے تمہیں ہاتھ بڑھاؤ
سمجھا ہے سینے سے لگا کے تو
جب تم نہ ہو دنیا میں تو کیا جی کے کروں میں
تم سے مر کے دو شیر مریں اور نہ مروں میں

۱۵۰

ہاں سر ہے نہیں وارث کی تجہیز یہ ہے اب
ان بیٹوں کی دنیا میں زیارت ہو برابر
خورشید ہے سرا تیرا یہ جب روح کو بھی
بیٹوں کو بیج میں سینے سے لگائے
یون ہاتھ مرا تھامو کہ پھر ہاتھ نہ چھوٹے
ماں بیٹوں کا اب حشر تلک ساتھ نہ چھوٹے

(۱۵۱)

زینب بیا بانو کی آج ہوا شور قیامت
سینے سے لگی آن کے جھولی پسری کی الفت
کاندھے پہ سکینہ نے کیا صبر کی صورت
بانو نے کہا ہو گئی برباد مری دولت

شہ بولے ہین یہ محل صبر و رضا ہے
لاشون سے صدا آئی یہی شکر کی جا ہے

(۱۵۲)

ناموس دین تھی رات کو بیابان کی زمین تھا
بے سر لے او آسمان بہ سر عرش زینت
حیدر نے جلا دی ہوا اور ان و زیادت
اک ظلم مین جا سی ہوا اور اک قیامت
اک جشن مین کو زینب اور اک رن جنت

لے کل گئے خوزاد در ہو تم میری مدد مین
اک نزع مین مونس ہے اک کنج لحد مین

(۱۵۳)

شاہ شہیدا لیے لاشون کو اٹھا کر
در واں سے پیدا دو شخص نظر آئے کھڑے ہیں
بابا ہون نے پوچھا کہ یہ کون لگے سر در
اک جعفر طیار ہیں اک حیدر صفدر

ممتاز یہ لاشے ہوے ہفتاد و دو تن مین
قبرون کی جگہ جھاڑتی ہین فاطمہؑ رن مین

رباعی

بندون سے بیاں احدیت کب ہو سکا
معبود ازل سے اعبدناک کہا
دیکھی جو نبی کی خاکساری حق نے
لولاک لما خلقت الافلاک کہا

رباعی

اک دل ہے دبیر لاکھ ارمانون مین
حسرت ہے کہ ہون شاہ کے دربانون مین
بہتر نفس تن سے جو وہان جاے روح
پہنچے وہین چراغ بردارون مین

رباعی

خورشید حرم مہر مدینہ کا تھا
باہر اس سے سلیمان کے نگینہ کا تھا
اندوہ کیا جو گھاو ارے سے مین دو نیم
اسباب ال یتیم بدر مدینہ کا تھا

تمام شد

۲
جب پریشان ہوئی مولا کی جماعت نہین
ہر نمازی کو پسند آئی اقامت نہین
قبلہ بین نے کیا قصد عبادت نہین
شکل محراب بنی تیغ شہادت زمین

غل ہوا اسکو امام دو جہان کہتے ہین
تیغون کے سایہ مین شبیر اذان کہتے ہین

۳
یہ وہ طاعت ہے کہ تنہا ہی ادا کرتے ہین
سر ہے ناخن نہ نیت ہے دعا کرتے ہین
ہمہ تن ہوا ہے ادا بکلمۂ نصر ادا کرتے ہین
صادق الوعد ہین وعدہ وفا کرتے ہین

ہم نماز اسکے جنازے کی جو پڑھواینگے
تم بھی جانا کہ رسولان سلف جائینگے

۴
سنتے ہی حق سے یہ حامل عرش اعظم
کربلا جانیکا فرمان ہوا آئے بہم
جب یہ تنہا ہون عبادت مین ادا کرنے ہم
سب صفین باندھین پس پشت امام اکرم

آج تک ہمنے کیا عرش علا پر سجدہ
اب سوے کعبہ کرین خاک شفا پر سجدہ

۵
ساکن عرش برین آئے کہ یہ نالہ اکراہ
ہان ہوئی حکم کہ دان کی سب کی اللہ اللہ
ابھی مصروف دعا ہے شہ عالی امیر دیجاہ
جان احمد یہ ابھی ... رکھو ن نگاہ

سورۂ حمد نبی زادہ پڑھا چاہتا تھا
شمر خنجر لیے سینہ پہ چڑھا چاہتا تھا

۶
آئی آواز یہ اشرف ہے یہ ہمنے دیکھا
سلسلہ سب شیر وان آئے خلق کیا
جب یہ پیدا ہوا آدم سے مرا نام لیا
سبکو ہوا اسکے عوض فاطمہ کا دودھ پیا

قدر دان اسکا مین ہون میرا اپنا سایہ ہے
کیون نہو میرے محمد کا نواسا یہ ہے

۷
ہیبت حق سے زبان سے جو کہا بسم اللہ
تہ و بالا ہوا لب پر ناگاہ
ہوے سیدانیان چلائین ماشاء اللہ
واے ظلم نمازی پہ عیاذاً باللہ

واجب القتل کو ہے آب و غذا کی مہلت
جان زہرا کو نہین فرض خدا کی مہلت

بند ۷

زینت عرش خدا خاک پہ افتادہ ہے
[illegible] نانا سے [illegible] یہ شہزادہ ہے
شمر خنجر لیے بالین پہ استادہ ہے
سر کو تن سے جدا کرنا [illegible] ارادہ ہے

قصد سجدے کا ادھر قبلۂ دین کرتا ہے
نیت ذبح اُدھر شمر لعین کرتا ہے

بند ۸

آہ آخر ہوئی غش کی جو ہوا [illegible]
دیکھا خنجر لیے بالین پہ بیٹھا ہے کافر
بولے سرور [illegible] آل رسول [illegible]
[illegible]

تیغ قاتل نے کہا حلق کے خاطر ہون مین
شہ نے فرمایا کہ تقدیر پہ شاکر ہون مین

بند ۹

[illegible] بہن
بوسہ گاہ نبوی کا [illegible] آکر بہن
[illegible] گلے [illegible] بہن
[illegible] تن

دیکھ سر ننگے ہر اک حور جنان آتی ہے
ابھی سینہ پہ نہ چڑھنا مری مان آتی ہے

بند ۱۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قتل گہ کو ابھی جنت سے جو مین آئی تھی
حور اک ننھے سے لاشہ کو لیے جاتی تھی

بند ۱۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نخل اس باغ کے بے پھولے پھلے کٹتے ہین
ابتلک صبح سے پیاسونکے گلے کٹتے ہین

بند ۱۲

قافلہ لٹ گیا [illegible]
[illegible] علی اکبر [illegible]
رہ گیا [illegible] برادر
[illegible]

ایک مین ہون سو مجھے ذبح کی مشتاقی ہی
بوسہ گاہ نبوی کٹنے کو اب باقی ہے

۱۳

آدم و ذبیح پیمبر سے لے ارمان گئے
گودیوں میں بیٹے جدا ہے یہ سمجھے قربان گئے
[illegible] بالا روا فغان کر گئے
عرش کے [illegible] بالون کو پریشان کر گئے

قلزم قہر خدا جوش مین گر آئے گا
امت جد کا سفینہ ابھی بہ جائے گا

۱۴

گفتگو مادر و فرزند مین ہوتی تھی آہ
روتی تھی فاطمہ [illegible] شاہ
آہ نہین غصے سے قاتل نے [illegible] بھائی نگاہ
تیغ جلاد نے کی شاہ سے جو آگے نگاہ

قسمت نے پوچھا کوئی عذر تمھین اب تو نہین
بولے شہ دیکھ لے دروازے پہ زینب تو نہین

۱۵

دو بکارا نظر آتی نہین مجھ کو زینب
بیٹھی [illegible] خیمہ مین [illegible] زینب
[illegible] جو چلی آئی [illegible] زینب
دیکھ سکتی نہین [illegible] خنجر زینب

حلق وہ ٹوکے بین بخوف خطر کاٹون گا
ایک خنجر سے بہن بھائی کا سر کاٹون گا

۱۶

آرزو [illegible] کی صدا تھی تمنا اپنا ہے
دیتے زینب نہین بالین پہ [illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

کیا اسے پالا تھا مین نے ترے خنجر کے لیئے
مین کر بچے کو نذر ذبح پیمبر کے لیئے

۱۷

نہ جوان نہ ناتہ نہ یہ در در [illegible]
سلطنت [illegible] گھر [illegible]
فتح ہے یان [illegible] آل اپنا یہ گھر [illegible]
[illegible]

اسکے بعد اہل و عیال اسکے کدھر جائینگے
اسکے مرنے سے نبی [illegible] مر جائینگے

۱۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شاہ بیکس جو تہ زانوئے قاتل تڑپے
یون زمین تڑپی کہ جسطرح سے بسمل تڑپے

۱۹ دیکھیں طفلِ شبیہِ نبی خنجر ہے جگر پر / جب ہے یہ بیٹی [illegible] ہے نظر پر / سبھی نالان تھی سوئے [illegible] کبھی سر پر / سبھی گرتی تھی کبھی [illegible]	۲۲ سنتے [illegible] میں جو یہ [illegible] لا کے گرتی / خون بھرے [illegible] بیٹا و گرتی / ہاتھ ملتی نہیں [illegible] کبھی اٹھا و گرتی / کبھی روتی [illegible] بلا و گرتی
داد رس کوئی نہیں دیر سے چلاتی ہون / یاعلی آؤ مدد کو مین لٹی جاتی ہون	خود امام اور پیمبر کا نواسا ہے یہ / پانی دو ساتویں تاریخ سے پیاسا ہے یہ
۲۰ کبھی غش کرتی ہے چلاتی تھی [illegible] / دیکھو جب بیٹے پہ سن سن [illegible] / استغاثہ یہ کبھی [illegible] / دیکھو اے [illegible]	۲۲ پہونچا جو خیمے میں تو یہ شور و فغان ہے / اے وا ولدا [illegible] خورد و کلان ہے / جب نظر [illegible] دل و جان ہے / کہتی ہے زینب [illegible] ہے
دل کو تم لوگون کے کسطرح سکون ہوتا ہے / بیگنہ ہائے نبی زادے کا خون ہوتا ہے	امان کے رونے پہ اسدم مرا دل پھٹتا ہے / لے نبی زادیو سیّد کا گلا کٹتا ہے
۲۳ سجدہ کرتے ہیں [illegible] / [illegible] انصاف [illegible] / [illegible] نبی [illegible] / [illegible]	۲۴ کہتی یہ بات ہراسان جو ہوئی زینب / اے نانا کیا کاٹ [illegible] سکینہ کو سوار / اور کہا مجھ پہ [illegible] صدمے [illegible] / دیکھیں کس طرح [illegible] دلدار
خون رواں زخمون سے ہے خاک پہ افتادہ ہے / اے مسلمانون تمھارا یہ نبی زادہ ہے	سجدہ کرتے ہیں کہ امت کو دعا کرتے ہیں / گر کے اب گھوڑے سے کیا شاہ ہوا کرتے ہیں

۲۵

دیکھا جو اک سکینہ نے سوئے میدان
نیزے پہ سر کو پایا امام دو جہان
بابا چلائی بنا جو بھی اب بے برادران
رو کے چلائی وہ مضطر فدا ہوئی جان

کاکلیں بکھرے سر پاک لئے جاتا ہے
میرے بابا کو کوئی ذبح کیئے جاتا ہے

۲۶

بیکسان زمین پہ اٹھا غل وہ تو قتل حسین
لے خط لوٹ لو لباس اہل حرم زین
پیٹے سید ابہان کی آنکھیں بین
بھا کہ بابا نے رنج کے صدمون زین

ماتم شاہ جو برپا کیا باہم سب نے
پہلے بال اپنے پریشان کیئے زینب نے

۲۷

ہاں تو ماتم تھا ادھر اور سر گرمی عبید بد گہر
بیٹھا تھا کرسی زر پہ عجب کبر سے اتر
سر وہ سردار زنخ سب نذر کی رانوں پہ دھر
یہ وہ کہتا تھا ابھی لونگا نذر

ٹھہرو ٹھہرو دین ذرا شمر کو خلعت دے لون
نذر پہلے سر فرزند پیمبر لے لون

۲۸

تھا یہ بیان کہ آ گیا اوران شمر کفر
خنجر اک ہاتھ میں اک ہاتھ میں شہ کا سر
جھمیر کے سر کہتا تھا یہ وہ ہے بادشہ
زینب کی جان جو ہے میں کوئی ہے برابر

مین نے فرزند ید اللہ کے سر کو کاٹا
جسکی شمشیر نے جبریل کے پر کو کاٹا

۲۹

اور شاہ ملک وجن و بشر کو مارا
کہ سر انجمن و زینب کے پدر کو مارا
میں نے نقش سے ... پیدر کو مارا
جسکو ہوا عابد کی بیٹی اور اس کے پسر کو مارا

سینہ شق کرکے مین زہراؑ کا جگر لایا ہون
کاٹ کر پنجتن پاک کا سر لایا ہون

۳۰

زانو پہ رکھ کے اٹھا کرسی زر سے زین حرم
اور لیا ہاتھ میں اپنے سر ابن حیدر
کی نظر سوئے رخ ... تب یہ چوب لئے زلفوں
پوچھا زنان سے ... کی دودا کا ہار

شمر سے پوچھا کہ سر جبکہ قلم ہوتا تھا
علی اکبر کی جوانی پہ یہ کیا روتا تھا

۱۳۱

دیکھا یاں زینب نے یہ نہ کچھ بھی کو معلوم
پہنچے وہ وقت یہ سر لیے تھے امام مظلوم
ہائے یہ بے پردگی زینب و ام کلثوم
شاہ تو رونے لگے تھے اور کٹتا تھا میں حلقوم

میری جلدی سے نہ شہ ہوش میں رہنے پائے
دل کی دل میں رہی کچھ اور نہ کہنے پائے

۱۳۲

بہن نے دیکھ کے یہ وہ کیا کیا بات بھی بھائی کی
فرزند کو جلد کا آواز بھی فرمائی
دیکھ کر نیزہ زار ابن اور دو چلا آئی
کان میں ان کے حسین کی صدا آئی

بولا وہ کون یہ غمخوار شہ والا تھی
دی صدا شاہ کے سر نے مری ماں زہرا تھی

۱۳۳

بیکس اس ظالم کو بولا ابن سعد لعین
بیچ ماں چھتی ہے ابھی ہے سید نہیں
غمیں کرو اب نے سر حصر کی طاقت میں نہیں
اور جو بچوں گا بھی اب گا زنا بہر تو دین

نہ حیا شاہ سے آئی نہ مروت آئی
ایک روداد پہ لیکن مجھے رقت آئی

۱۳۵

تھا یہ ہمدرد کہ وہ نقل کی زین آرائی
بھائی کی لاش پہ زینب نے ... بھائی
رحم کرتے تھی کہیں ہے کہ ... گو ہائی
تب دبیر اب نہیں نکلے وہ ہیں ...

ہے یہ امید تو ہی فاطمہؑ کے جانی سے
کہ نقاہت ہو بدل طاقت ایمانی سے

۱۳۴

جب ہوا سینہ پہ تلوار نہ ٹھہر آیا جب
کھینچی جو تلوار تو رہا نہ ٹھہر آیا جب
حلق پہ تیغ سر کیا پر نہ ٹھہر آیا جب
زینبؑ آئی کہا دوا نہ ٹھہر آیا جب

پر پھر اک ضرب پہ چھاتی مری پھٹ جاتی تھی
کوئی بی بی مرے خنجر سے لپٹ جاتی تھی

رباعی

سو باغ شکستاں جلد آباد کیے
سو بیکس دل زار و حزین شاد کیے
لکھے ہیں ابرام ایک بند سلام میں دبیر
جب کہ ہزار بند سے ارشاد کیے

تمام شد

۴۲

مریم ہے یہ بھی بتول کو رتبہ سوا ملا
بابا ادب سے رسول سا خیر الوریٰ ملا
بیٹا حسن سا اور شہیدِ دو کربلا ملا
شوہر ملا تو خلق کا عقدہ کشا ملا
ہر ایک اپنے مرتبے میں انتخاب ہے
زہرا ہے بے نظیر علی لاجواب ہے

۴۳

خدمت وہ دل سے کی بی بی بتول فلک جناب
شاہ نجف سے کہتے تھے سبھی کا جو خطاب
شامل ہیں برادران میں بھی جو ان رسول مآب
ثنا زبان پہ ہے بیحد نک و ہی بی آب
عصمت میں کوئی ثانی خیر النسا نہیں
شوہر بھی پر علی سا کسیکو ملا نہیں

۴۴

دونوں میں آب و رنگ گلستان مصطفیٰ
اک روح مصطفیٰ ہے تو اک جان مصطفیٰ
ہے ایک زیب زینت ایوان مصطفیٰ
دونوں میں نور دیدۂ عرفان مصطفیٰ
ہر ایک امین رزج نبی کا تبار ہے
وہ رشتۂ نفس ہے یہ تار حیات ہے

۴۵

سر تیغ سے دو نیم ہوا فرق مرتضیٰ
پہلو ہوا شکستہ جناب بتول کا
گردن میں ریسمان کا حلقہ وہاں پڑا
ان صبر پر تازیانہ کی بھی وہ مصیبتا
وہ صابرہ تو سالک راہ رضا یہ ہیں
خیر النسا جو وہ شرف اوصیا یہ ہیں

۴۶

وصف علی و فاطمہ ہے نطق کو ضرور
یعنی خدا کا نور ہے وہ بھی خدا کا نور
تھا آب و گل سے قالب آدم ہنوز دور
اس نور پاک کا تھا گلشن خلق میں ظہور
یہ خاصگان حضرت رب ودود ہیں
انکے لئے درود یہ بہر درود ہیں

۴۷

بیبی گل ریاض فاطمہ زہرا ہے آبیار
سینچے ہیں باغ ثانی کوثر نے بار بار
سب جانتے ہیں یہ جو ہیں ہم پہ اشرف النسا
منہ چومتے ہیں سب کو نوازی مرتضیٰ
لازم ہے انکا وصف برابر بیان ہو
مثل زبان خامہ دو حصہ زبان ہو

۹۰

تزویج فاطمہ کا سنو حال با تمام
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہوتا ہے عقد فاطمہ کا بوتراب کا
اب ماہتاب سے ہے قران آفتاب کا

۹۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کیا مجکو اطلاع کچھ ارشاد کیجیے
فرما کے حال وحی مجھے شاد کیجیے

۹۲

کہتا ہے راوی ان صداقت انتساب
[illegible]
[illegible]
[illegible]
زہرا کنیز حضرت پروردگار ہے
تزویج فاطمہ کا اسے اختیار ہے

۹۳

بولے رسول حق [illegible]
[illegible]
[illegible] عقد علی و بتول کا
دنیا میں [illegible]
منظور ہے جہان کو خوشی اب حصول ہو
دنیا میں آج صیغۂ عقد بتول ہو

۹۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ناگاہ فرحناک رسول زمان ہوئے
آثار وحی روئے نبی پر عیان ہوئے

۹۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
غل تھا کہ آج عقد علی و بتول ہے
سرسبز بوستان جناب رسول ہے

بند ۳

مسجد میں جمع ہوگئے اصحاب باوفا
منبر پہ جلوہ گر ہوئے محبوب کبریا
اور خطبۂ بلیغ بھی حضرت نے پڑھا
پھر حاضرین بزم سے فرمایا برملا

ارشاد ہے رسول کو رب قدیر کا
کر عقد فاطمہ سے جناب امیر کا

بند ۴

شیر خدا زمین و زمان کا امیر ہے
میں بادشاہ دین ہوں وہ میرا وزیر ہے
کہتے ہیں جسکو عرش علی کا سریر ہے
یہ آسمان نور کا بدر منیر ہے

بے سایہ ہے بدن جو رسول اٰلہ کا
جانو علی کو سایہ رسالت پناہ کا

بند ۵

عاجز زبان مرتبۂ شاہ ذوالفقار
منبر پہ آئے حضرت محبوب کردگار
دولت سرا میں آئے رسول فلک وقار
بولے در زنان پہ شاہ نامدار

منظور آج عقد ہے ان کا رسول کو
لے آؤ میرے پاس علی و بتول کو

بند ۶

حاضر ہوئے حضور میں پیراور رضا
خوش ہو کے پڑھا رسول نے صیغہ نکاح کا
دست بتول دست ید اللہ میں دیا
وصلت ابدیہ ہوا کل کا تقدرا

پہونچا بہم جہیز نہ کچھ بھی رسول کو
دی مصطفےٰ نے دولت عقبیٰ بتول کو

بند ۷

گھر لے گئیں وداع ہو جب ابن خیر الانبیا
لے آئیں بار رو کے نکلیں بنت مصطفےٰ
فرمایا یہ نبی نے کہ اے میری دلربا
بیٹی تو نبی کی جا ہوئی شوہر جو دوسرا

یکتائے روزگار یہ جاہ و حشم میں ہے
مشہور اسکی تیغ عرب اور عجم میں ہے

بند ۸

سمجھیں نہ ہو علی کو تو محتاج جابجا
ہے فاقہ سے تنگ گھر میں پڑی سلطان بحر و بر
اور دو جہاں کا غم ہے ابھی بے خور و بر
کچھ دے سکا جہیز میں نہ حیدر ال زر

محتاج ہوں غریب ہوں بے اقتدار ہوں
اے فاطمہ میں تجھ سے بہت شرمسار ہوں

۱۹

کی عرض فاطمہ نے کہ ہیں آپ پر نثار
محتاج ہی علی سے نہیں ہون نہیں اشکبار
نعمت کی شاکر ہون مین از پئے شاہ نامدار
زوجیت علی مین ہے زہرا کو افتخار
کچھ اور وجہ سے نہیں مغموم ہوتی ہون
مین آپ کی جدائی سے اسوقت روتی ہون

۲۰

داخل ہوئین جو گھر مین پیمبر کے بتول
کیا نور جسم نے روزن و در کو ہوا حصول
پیدا صدا ہوئی کہ زہے دختر رسول
اس گھر نزول آیہ رحمت کا ہے نزول
ہر جا یہ نور قدرت حق جلوہ گر ہوا
روشن تو تھا پر اور بھی روشن وہ گھر ہوا

۲۱

راوی نے روضۃ الشہدا مین یہ لکھا
بعد از نکاح دختر سلطان انبیا
بیدار سے اک یہودی نے طنز سے یہ کہا
حیرت کا ہے مقام تعجب کی ہے یہ جا
تم نے کیا جو عقد جناب بتول سے
فرماؤ کیا جہیز مین پایا رسول سے

۲۲

شہ نے یہ بام پر زہرا کیا آہ نہ خیال
تمسے دو بیان کا یہ حضرت کا ہے جلال
لائے ہیں بیکو عقد مین اپنا یہ خوش خصال
جیسے جدا رکھے ہیں بیٹی ہیں یہ عیال
ہے فخر کیا رسول مدینہ کیواسطے
محتاج ہین وہ نان شبینہ کیواسطے

۲۳

دختر نبی کی بتول جو ہمسر کے ہمراہ ام
دینا جہیز مین زر و مال دنیا مین نام
پھر یہ کہا یہودی سے ای بابا کو تھام
معجب ہے کیا زبان نے
سب سے بلند رتبہ ہے بنت رسول کا
عرش خدا پہ نام لکھا ہے بتول کا

۲۴

شاہ نجف کو لطف نبی نے رضی صدر
کہتے ہیں یہود کی علی نے سنی جب یہ
دیکھا اٹھا کے سر طرف آسمان ذرا
پھر یہ کہا یہودی سے انکو ذرا اٹھا
سوئے فلک یہود نے جسدم نگاہ کی
قدرت ہر اک طرف نظر آئی اللہ کی

۲۵

کیا دیکھتا [illegible] ملائک دو قطار
[illegible] نثار
[illegible] زرنگار
[illegible] بہار

نورانی [illegible] ہین صندوق نور کے
اور ہین بہارین ہاتھون مین غلمان و حُور کے

۲۶

تھا جی بتول پہ [illegible] طعنہ زن
نثار دولت دو جہان [illegible] جان و تن
ہے وہ چراغ انجمن رب ذوالمنن
[illegible] چمن

عقد علی مین بنت محمد جو آئی ہے
ہمنام حق نے دولت کونین پائی ہے

۲۷

صندوقون مین جو قفل تھے ان پر تھا یہ لکھا
گنجینۂ جواہر نایاب [illegible]
حیرت [illegible]
[illegible]

بازار جنس رتبہ زہرا کا تیز ہے
یہ دختر رسول خدا کا جہیز ہے

۲۸

[illegible] وجود
[illegible] فاطمہ [illegible] درود
دولت سرا مین [illegible] وجود
زہرا [illegible] سجود

خم تھے فلک بتول کی تسلیم کے لیئے
اٹھتے تھے خود رسول بھی تعظیم کے لیئے

۲۹

اوسکا [illegible] النسا
اوسکا [illegible] سدا
بیٹی [illegible]
[illegible]

تیری نگاہ مین جو نہایت حقیر ہے
وہ اک کنیز خاص خدائے قدیر ہے

۳۰

[illegible] اشرف النسا
بنت [illegible] فاطمہ [illegible]
[illegible] زہرا کا ماجرا
[illegible] دین الله [illegible]

بھائی کے غم سے خم کمر مرتضیٰ ہوئی
بن باپ کی جہان مین خیر النسا ہوئی

٣١

دنیا سے اٹھ گئے جو رسول فلک مقام
رونق رہی نہ باغ جہان میں برائے نام
ان بن چمن میں غنچے پریشان ہوئے تمام
برہم صف نماز ہو جیسے بلا امام

یوں مومنوں کی پشت میں خم تھے پڑے ہوئے
زاہد بے رکوع ہوں جیسے کھڑے ہوئے

٣٤

وہ ہی جہاں کا رنگ ہے وہ ہی زمین و زمن
خلقت اسی طرح سے ہے آباد و شاد کام
ہر صبح نکلتا ہے وہ خورشید بھی مدام
پر اب زمین میں نہیں انوار کبریا

گر ڈھونڈیے جہان میں تو موجود کیا نہیں
پر حیف ہے کہ ایک رسول خدا نہیں

٣٢

سونی پڑی تھی مسجد پیغمبر خدا
منبر جھکا ہوا تھا الم سے خمیدہ سا
محراب میں کمان کی طرح سے خم ہوا
اس غم سے آبدیدہ دو آب وضو بھی تھا

بیت الحزن سے تھے حجرے نبی کے فراق میں
ہر شمع بیٹھ بیٹھ کے روتی تھی طاق میں

٣٥

فصل بہار باغ مدینہ ہوئی خزان
بلبل صفت ہیں نعرہ زنان گھر میں بیبیان
از بسکہ تیرہ بخت ہیں گل کی طرح زبان
ہیں تابہ جیب چاک گریبان پیر و جوان

تھا غل مدینہ میں یہ ہر اک دل فگار کا
افسوس بادشاہ اٹھا اس دیار کا

٣٣

مسجد میں آتے تھے جو نمازی بے اختیار
روتے تھے یاد کرکے نبی کو وہ زار زار
دیتے تھے جو رسول کی صحبت میں جان نثار
بیٹھے تھے پیٹتے وہیں یوں دل فگار

تاچند صبر صبر کا درجہ گذر گیا
وہ پیشوا ہمارا محمد کدھر گیا

٣٦

تھا یہ زنان ہاشمیہ کو نبی کا غم
سر کا بچھڑ گیا وہ بابا
دنیا سے بے کسی کی
بے وطن جیسے چھٹ گیا ایسا ہوا ستم

گر آرزو تو ماتم بیحد کی آرزو
یا پھر طواف مرقد احمد کی آرزو

۴۹
پیغام یہ لے کے آئے ہیں اہل مدینہ کا
منہ جانب ضریح رسول خدا کیا
بولے یہ رو رہی ہیں جو یاں بھر کے سر کیا
ابتلا ہے ابن سمجھے نہ ہم یہ مدعا

حضرت کی لاڈلی پہ عجب دن گذرتے ہین
اہل مدینہ رونے کو بھی منع کرتے ہین

۵۰
رو رو کے یہ پھر علی سے کہا اپنا بیان
کہہ دو مری طرف سے یہ اے شیر یزدان
اے صاحبو بتول کہاں اور یہ گھر کہان
زہرا تو چند روز تمہاری ہے میہمان

اپنے پدر کو قبر مین اب جا کے روئیگی
نے فاطمہ رہیگی نہ زحمت یہ ہوئیگی

۵۱
اک دن رو رو کے یوں ہی رسول سے کہا
ویرانہ اک مدینہ کی حد سے قریب تھا
سنسان وہاں بیت الحزن بنا جا بجا
جاتی تھی صبح و شام وہان بنت مصطفا

بیٹھین یاد احمد مرسل مین ہوتی تھی
اپنے پدر کو گور غریبان مین روتی تھی

۵۲
کہتی تھی یاد کر کے نبی کو وہ نوحہ گر
بابا تمہارے غم سے پھری کو بکو در بدر
بابا بتول ڈھونڈھتی جائے تمہین کدھر
حسرت ہوئی حضور کو آنکھین نہین نظر

یہ بین کرکے فاطمہ آنسو بہاتی تھی
آواز آہ آہ کی قبرون سے آتی تھی

۵۳
غمخوار تھا نہ کوئی کہ تسکین دے ذرا
کرتی تھی نہ تھا کہ پھر کے چادر کو دے ہٹا
روتی تھین بتول تھی یاد ارض کربلا
سرپیٹتی تھی کہہ کے واحسرتا و امصیبتا

رونے سے فاطمہ کے جو بے چین ہوتی تھی
روح نبی بہشت سے آ آ کے روتی تھی

۵۴
راوی نے یہ لکھا ہے کہ تھا ایک درخت وان
ہوتی تھی جس سے رونق و زینت یہ آسمان
دیکھا کسی نے ہوگا نہ ویسا جہان مین
سایہ مین اس درخت کے ہوتی تھی نوحہ خوان

زہرا کے قرب سے جو شجر بہرہ مند تھا
طوبی سے اوس درخت کا رتبہ بلند تھا

۵۵۵

لے وہ نشان فاطمہ رو دینگی زار زار
روتی تھی جب نبی کے لیے بنت مصطفا
آئے وہ اپنے ہی وہ بیجا لیکے حبیب
زہرا کو دیں تھی جب لیکے تبرک اٹھا دیا
صدمہ ہوا بہشت مین روح رسول کو
کاٹی ہر ایک شاخ دکھا کر بتول کو

۵۵۶

کہنے لگے علی یہ سخن کہہ رہی ہو کیا
وہ بولی آج خواب مین آئے تھے مصطفا
مجھکو لگا لگا کے گلے روئے زار زار
مجھسے یہ کہا کہ مرگ ہمی ہجر ہو چکا
اب بیکسوں کی طرح نہ تو شکوہ روئیگی
کل اے بتول پاس ہماری تو ہوئیگی

۵۵۷

سونی تھی کٹا لوگون نے یہ ہرا شجر نگار
کاٹو مرے سبب سے نہ یہ نخل میوہ دار
بیٹھی میں اسکے سایہ مین اب دن نہین بہار
کاٹی ہے کسی مجھکو بہ ایذا الطاف کردگار
کاٹا نہین درخت یہ مجھپر ستم کیا
نخل حیات فاطمہ تم نے قلم کیا

۵۵۸

سوراخ بالضرور مری آ گئی قضا
ہے آخری یہ میری وصیت سنو ذرا
جسنے شکستہ پہلوے زہرا کو ہی کیا
وہ بالضرور دشمن ایمان ہے جدا
اوسکو مرے جنازہ پر آنے نہ دیجیو
تابوت کو بھی ہاتھ لگانے نہ دیجیو

۵۵۹

ارشاد فاطمہ نے یہ پایا کہ زینب زنہار
روتی ہوئی وہ آن کے جب بیٹیاں زنہار
اکدن علی سے فاطمہ نے اثنا کے یہ کہا
تقدیر یہ مجکو آئے کہدن ہے اب جدا
شفقت مرے یتیموں پہ ہر بار کیجیو
میرے حسن حسین کو تم پیار کیجیو

۵۶۰

اوروں کو بعد میرے یون کہیو اے شاہ لافتا
الفضل کیا بنت کے اٹھانا مرا جنازہ
مجھکو اٹھا کے جنازہ اٹھاؤ سب تم مرے
تنہا نہ کرکے دفن کیجیو یہ بلا
تکلیف مین ہمیشہ کی جی سے گذر گئی
آخر بتول فاقہ کشی کرکے مر گئی

٦١

فاقے نبی کے گھر مین بھی کرتی تھین پنجتن
پر جب تلک تھا ابن فاطمہ نہ تھی جدا سے ہم
آرام سے نہ بیٹھین کبھی ان دو نو جوان بہم
کبھی بابی ہی مین بیٹھے مین آپ کے تج سب بہم
محتاج کیا وصی رسول زمانہ ہے
تابوت بھی بتول کا بے شامیانہ ہے

٦٢

اس گفتگو سے اور بھی مختصر ہوا عیان
بیٹون کا جب بتول نے رو کر کیا بیان
بیمار و خستہ تن مین بہن ہی تو کبھی یان
جو جو نہ ایسے بھی ہین ہی بیا بہ ایسی حیران
مادر نثار خاک نہ سر پر اڑائیو
مرجائے گر بتول تو کچھ غم نہ کھائیو

٦٣

کفنے یہ کیجیو وصیت جو تھین بے کسی نقاب
اور وقت میری بیری کی جی کو ہوگا قلق بڑا
تو بیبیان وہ قبتے اے شاہ لافتا
وارد مین سے کو یہ کہہ کے جیکہ فاطمہ
مردہ بھی غیر کو نہ دکھانا بتول کا
تابوت نصف شب کو اٹھانا بتول کا

٦٥

جب ہو چکی وداع سے سب بیٹون وہ دین پناہ
جب ہے سے کو وہ بنت کیا فاطمہ نے آہ
کی التجا خدا سے یہ اے مالک اِلٰہ
آسان مصیبتون کی سختی ہو یا الٰہ
بیکس ہون فاقہ کش ہون فلک کی ستائی ہون
لونڈی ہون تیری تیرے محمدؐ کی جائی ہون

٦٤

رونے لگے یہ سن کے شہنشاہ لافتا
یاد آگئی ردائی ناموس مصطفا
بولے کہ پھر عیدوان سے ہے اسعد جدا
بیجا نہی ہو کے بکتین جنازہ ہر دورا
کیا کیا یہ رنج زینب و کلثوم پائینگی
تنگ آکے ایک روز یہ بلوے مین جائینگی

٦٦

بعد اس دعا کے حق سے یہ زہرا نے کی دعا
یارب برآئے زہد و عبادات مرتضیٰ
بخشے یہ میرے دو دمان مصطفیٰ
دے ان کو بھی سے پہلوی وصی کا صلہ
گر رحم بیکسی پہ تو اس ناتوان کی
امت کو بخشدے تو مرے باباجان کی

٦٧

زہرا تو غش ہے کرتی ہے زینب حسین بین بکا
یہ دن جو ہو تو شور تھا فریاد و آہ کا
ناگاہ آئی کان مین فریاد مصطفا
زینب نے رو کے روح پیمبر سے یہ کہا

قسمت الٹ گئی مری تقدیر سو گئی
فریاد نانا جان مین بن مان کی ہو گئی

٦٨

زینب علیل جو در حجرہ وا کیا
دیکھا تو قبلہ رو ہے وہان بنت مصطفٰی
دست دعا بلند ہین ورد ہے زبان درا
ہے ہچکی بس مرے ہوا بعد بکا

پھیلائے پاؤن فاطمہ زہرا تو سوتی ہے
روح خدیجہ بیٹی کے بالین پہ روتی ہے

٦٩

آل نبی نے دیکھو لحد مین ہے یہ آل
غش ہو گئے حسن و حسین فاطمہ کے لال
مین کیا لکھون جو زینب و کلثوم کا تھا حال
دیتی تھی منہ پہ پیٹ کے ماتم بصد ملال

فضہ تو لاش پاک پہ قربان جاتی تھی
کلثوم پانون آنکھون سے رو کر لگاتی تھی

٧٠

زینب بلائین لاش کی لیتی تھی بار بار
کہتی تھی مان آپ کی بیٹی مین نثار
خوش ہو جیے بس بجان بین سے اشکبار
ظاہر ہے ہر ایک عضو سے انوار کردگار

کیا آپ پر عنایت رب غفور ہے
مرنے کے بعد اور بھی چہرے پہ نور ہے

٧١

اٹھو جو غش ہے تم سے لیے جدا نادار
اب تمہارے صاف ہین بہم سے اشکبار
اب کون وقت صبح کے روئیگا زار زار
اب کون ہین یتیمون کو مان کرے گا پیار

اب کسکو ہم نہ رونے کی قسمین دلائینگے
اب کسکے منہ سے صبحکو چادر ہٹائینگے

٧٢

کہتی تھی بنت نبی پہ جو گذرا کسی مین نہ تھا
ہم سب کو چھوڑ کر تمہین کیا چھپ گیا
دنیا مین آ کے تم نے کیا کیا سہی جفا
پہلو شکستہ ضربت در دروازہ سے ہوا

محسن ہوا شہید جفا وا مصیبتا
بازو پہ تازیانہ لگا وا مصیبتا

بند ۲۳

باقی جو دن رہا تھا وہ رونے میں کٹ گیا
نکلا جو سوادِ شام ہوا اور مصیبتا
غل تھا کہ بے چراغ ہوا آلِ رسول کا
یا ان علی نے فاطمہ سے دن کو گیا

مانند شمع دست علی تھرتھراتے تھے
میت کو غسل دیتے تھے اور روتے جاتے تھے

بند ۲۴

خاتون کفن میں پرزتہ مرداں نے دیکھا
فرماتے ہیں علی یہیں اب میں نے زمین و زمان ادا
اعدا نے جب گرایا تھا در کو بصد جفا
اک بازو ٹوٹا تھا پسلی بھی

تھا اُس جفا سے شور بکا کائنات مین
خم پڑ گیا تھا فاطمۂ زہرا کے ہات مین

بند ۲۵

فرمانے حسن علی سے ولی شاہ لافتا
یا نہ ستمی تو دیکھا کا اتنا حصہ رہا
ہے غسل میں زمین زہرا کا وہ جدا
جاکر ادب سے سمجھی کر دوں ہاتھ جدا

منھ کو کلیجہ آگیا مجھ دل ملول کا
سیدھا ہوا نہ ہاتھ جنابِ بتول کا

بند ۲۶

آخر اسی طرح سے بدستِ ید اللہ جسم
بنت نبی کو سپردِ کفن بھی کیا با چشمِ نم
تابوت میں جو لاش کو لائے بصد الم
تب آل مصطفیٰ سے یہ زینب نے دی قسم

رخصت ہو آج تم سے وداع بتول ہے
یہ آخری زیارت بنت رسول ہے

بند ۲۷

اُس دم جناب زینب و زینب نیک نام
لائے ان کے لئے آب والا مقام
تب فاطمہ کے بند کفن کھلنے لگے تمام
نکلے کفن سے دستِ بتول فلک مقام

کس درجہ چاہتی تھین ہر ایک نور عین کو
لپٹا لیا گلے سے حسن اور حسین کو

بند ۲۸

اور سینہ بر خدا نے آغوش میں کیا
نکلا جو جب کفن میں ہوا اور نہ نکلا
سینہ بہ سینہ تھے حیرت سے ہاتھ بڑھا
سے فدیہ بتول کا آغوش کو بھینچا

مردے سے ہم بغل ہے یہ حق شناس مین
دو دردمین ایک قالبِ بیجان کے پاس مین

۷۹

حیدر نے ہاتھ کی لاش پہ تیغ ان کو کیا جدا
اور رو کے یہ جبریل نے پیغمبر سے کہا
لو اب اوٹھاو ان کا جنازہ بصد بکا
آئی صدا نہ مرد اوٹھین بلکہ نسب مرتضا
بیکس پدر کو چین نہ مرقد مین آئے گا
تابوت فاطمہ کا محمد اوٹھائے گا

۸۰

جبرائیل آ کے رونے لگے کیا کہون مین حال
لو لیجئے آپ دیجئے بہو غم و ملال
رو رو کے بولے فاطمہ زہرا یہ با کمال
مین ہون غلام و دلبر زینب جو بین حصال
دیتا ہون واسطہ مین شہ مشرقین کا
یہ مرثیہ قبول ہو صدقہ حسین کا

رباعی

فردوس برین کا ذکر کرتے رہیے
ہر خاک شفا کی جب کا مزا
کربلا جنت ہو دو برابر جینے کا مزا
شبیر کی کربلا مین بسنے رہیے

رباعی

اے تیغ نہ چین زیرا فلاک لگے
رباعی ... سر سے
کر تا ... نہ بیری خاطر
کہو رباعی جو نقد جان لو کیا خاک لگا

رباعی

کیا شیعون نے ماتم کر کے غم سے رہین
ثابت ہے جو اولاد نبی دل سے رہین
ہان بانکے بار ہی کی جو نسبت ہے بہشت
بین بیچے ہین جو جری جنت سے رہین

رباعی

جب وقت ہستی مرا بہتر سر کرنا
سیپارۂ ماتم سر سے کرنا
ہر روز مرے قبر کی خاک سر کو ودن
نہ رکھنا چراغ بزم ماتم کرنا

تمام شد

۴۲

ماہی بھا اترتا ہے ثنا عنبری ہے
القاب ابا اسپ سے کیا نامور ہی ہے
اس زخم پہ ابتر کو مرہم پہ بری ہے
نیکی تو نہیں یہ بھی عصیان نظری ہے
وہ تحفہ کہ شایان خدائے ازلی ہے
اک ماتم شبیر ہے اک حب علی ہے

۴۳

یہ دونوں وسیلے ہیں شفاعت کے لیے کافی
ہو نیکیوں کا گر نہ کیا نہیں وعدہ خلافی
ان دو حسنوں پر ہے جزا جرم کی تلافی
فرد عمل شیعہ پہ ہے لکھا معافی
حق کا کرم خاص ہے وہ حال پہ انکے
غبطہ ہے فرشتوں کو بھی اعمال پہ انکے

۴۴

ہمراہ نبی جبرئیل امین کے مصاحب ہیں
محبوب خدا ساقی کوثر کے محب ہیں
ہاں کون ازل باپ ہیں آبا کے نسب ہیں
اعمال جنھیں اپنے ہیں وہ رکنے عجائب ہیں
ان چار بزرگوں کے ولی حق کے ولی ہیں
وہ تعزیہ داران حسینؑ ابن علیؑ ہیں

۴۵

ایمان ہیں اس فرقہ کے القاب جلالی
اثنا عشری نجفی شیعہ موالی
اہل علی کی نکہت ازلی ہے ہو افعال جمالی
کہتے ہیں علی شیعوں کو ہیں اپنے یہ عالی
یہ اختر پرنور زمین زیر فلک ہیں
خادم مرے اور میرے محبوں کے ملک ہیں

۴۶

جھنڈا ہے بنا شاہ کا سر بزم نبی والی
کچھ ہیں جو بچھے ہیں ہاں برتن کے آبی
سقے ہیں سبیلوں سے چھلکتا ہے جو آبی
مجلس کی یہاں نہیں کوئی تہی جام ہے پانی
عاشور کو یہ روتے ہیں مقدور سے افزوں
جہلم میں بکا کرتے ہیں عاشور سے افزوں

۴۷

اینٹ کی طلعت ہے تبرک اسے شغل ہے ذوق
جاتے ہیں ماتم میں ہنستا ہے کوئی پہنے ہوئے طوق
دلدل کی بنا کر کے کوئی شبیہ زرین و جوق
عباس کا علم کوئی بنا دیں ہے بصد شوق
لیتا ہے کوئی تعزیہ زہرا کے خلف کا
تابوت اوٹھاتا ہے کوئی شاہ نجف کا

۷

تابوت اٹھانے کا صلا انکی راحت
محمل کے بٹھانے کی جزا باغ جنت
سقائی کے انعام میں کوثر کی حکومت
دولت ہے یہ سب نقد وفاداری کی بدولت

عابد کے لئے طوق پہنتے ہیں تو کیا ہے
وہ طوق نہیں دائرۂ حفظ خدا ہے

۸

اک نور کی [illegible] شاہزادۂ اکبر ذیشان
پروانہ ہوئے عون [illegible] جدا جان
اک شمع [illegible] سینہ [illegible]
جب گل [illegible] شمع [illegible]

اس شمع سے ایمان کا نور انکو ملا ہے
پروانۂ جاگیر بہشت اس کا صلا ہے

۹

ہیں اب جو گل شیعہ میں [illegible]
نکلے ہیں [illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]

اب شیعوں کا مہمان شہ جن و بشر ہے
دل میں بھی ہے اور گھر میں بھی شبیر کا گھر ہے

۱۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

منزل بخدا ایک ہے گو راہ جدا ہے
ان راہوں میں جس راہ چلو قرب خدا ہے

۱۱

اصلاح [illegible] مجلس غم کی
[illegible] وہ نہ [illegible] غم کی
پروانہ ہیں عباس اس شمع علم کی
عاشق ہیں [illegible] دم کی

تربت پہ اگر نذر جگر بند نبی ہے
تو حاضری حضرت عباس علی ہے

۱۲

[illegible] انکی نیابت
[illegible] عباد
[illegible] شاہ ولایت
[illegible] عنایت
[illegible]

ہر نقد عمل اب زر بیجا نہ بنے گا
بے انکے کبھی خلد کا سودا نہ بنے گا

۱۳

جو شیعہ ہو کے بیکس پکارین شہنشاہ ہماری
اعمال ہین کیا ایسے نہ بیٹے نہ پیارے
ہمنے نہین بخشے عمل جب بھی ہی سارے
کہکے انکا اب بھی کہین جنت سے نکالے
مولائے سخی حشر مین جب خیر کرینگے
اُس خیر سے فردوس کی ہم سیر کرینگے

۱۴

شیعون سے فضائل یہ بیان کرتا ہے رضوان
وارد ہوا اک ان مین حضور زن مروان
اور عرض کی جان دو عالم تری قربان
سچی ہی یہ حدیث آپکی ہے ہنر و زبان
فرماتے ہو سب شیعہ مرے اہل جنان ہین
سراپنا ہلا کر کہا آقا نے کہ ہان ہین

۱۵

وہ بولا کہ سب تابع فردوس ہین کیونکر
نہین کچھ ابھی ہین ان سے خوش نہین ہین
ہین مین خبر اک بار نہ کرتے ہین اثر
اور اب بھی یہ لطیفہ ہے اور ارادہ کرنو
کیون قاسم تسنیم وجنان یہ بھی ہین ناجی
بیساختہ فرمایا کہ ہان یہ بھی ہین ناجی

۱۶

اوقات نہین دنیا سے اعراض شیعہ گنہگار
بارہ مہینے محنت مین رہتا ہے گرفتار
یا روزہ بہ بیلیح ہے ایتا ہے وہ آزار
یا ہوتا ہو جو رحمت کے سپاہ وہ دیندار
محفوظ رہا اُسے تو سختی ہے اجل کی لو
پھر جان تنگی مین ہے مکافات عمل کی لو

۱۷

یعنی کہ زنا کرتا ہے جو شیعہ حیدر
عصیان جدا ایک ہی کرتا ہے نہین اکبر
معوان نے کہا ایک نہ بخشیگا داور
تقصیر خلائق سے تری ابتر ہے پیمبر
زائل گنہ خلق خدا ہوئے گا کیونکر
مرنے پہ زر قرض ادا ہوئے گا کیونکر

۱۸

غصہ سے علی نے کہا آیا جانے دو یہ چال
کھل جائیگا جب حشر مین کھلین دفتر اعمال
زائل تیرا بیجا عمل سے صدر الافضال
اب بھی جواب ہجر وہ تمام شہ دیوان
شاہی قیامت شہ ابرار کرینگے
مختار مجھے احمد مختار کرینگے

۱۹

جب بخش شفاعت رب سے پیمبر کو بیا عم
فاقون سے کہ دیکھا ہین سارے نبی آدم
دیکھے بھی جہان نبی کے خلائق دو عالم
بابی ہر ایک قرض سوا داد و دہی ہوا سر

جو بخشی خلق کے مقروض مرین گے
ہم خمس مین اُس قرض کو محسوب کرین گے

۲۰

تب پیاسا یہ کہنے لگا صفدران
اے مین نے قربان ترے شیعون کی جان
کیون حیدر نے شفقت مولا یہ کرو دھیان
بیا یہ جو کہے نادان ہے نادان

فرماتے ہین یہ بھی مین فدا اُنکے سخن پر
شیعہ ہے وہ میرا جو چلے میرے چلن پر

۲۱

یا ہونگے لیے تیغ بھی اللہ سے ہین مشغول
یا تسبیح و مدح جبرئیل کا معمول
یا نظم قصائد مین ہین اس واسطے مشغول
جنت مین ملے بیت جو اک بیت ہو مقبول

جس جس کو شرف مرثیہ گوئی کا ملا ہے
خوشنودی حق خلد برین اس کا صلا ہے

۲۲

جو شوق کا ترکہ ہوا عصیان کو پاک
یعنی کہ رسول مدح وہی نبی لولاک
زایل ہوئی جاتی ہی کی یہ قوت ادراک
انسان کی صفت اور الہی کی ہو بیان ہماک

اس مدح کا تتمہ نہ ادا ہو دوسرا سے
آغاز نبی سے ہو تو انجام خدا سے

۲۳

اب چھیڑی اہل رضا کا سنو جاہ
وا تیر مین اسطرح رضا دین کہ شہنشاہ
کر نہ نسب کرین تھا عالم رو ایمن ریا کاہ
کیا دیکھتا ہون ہر سمت یہ ہو دادا

فرمان ہوا درگاہ خداوند عُلا سے
ہین پایۂ اعلا یہ گیا حکم خدا سے

۲۴

اک شب نظر آیا مجھے اک تن بے سر
داخل جو ہوا تو یہ یقین ایک گروہ بھی
ان شخص خصوصی تہی نبی وہی
منتہی مدح مین پڑھتا ہو قصیدہ تو تن

ہر بیت کا مضمون ہے مطلوب الٰہی
وہ پڑھتا ہے اور سنتے ہین محبوب الٰہی

۲۵

تسلیم کی مین نے شہ لولاک کو جھککر
نانا نے یہ فرمایا کہ آ اے مرے دلبر
یہ فاطمہ زہرا ہین یہ ہین حیدر صفدر
شبیر ہین یہ مجتبے ہین یہ پیمبر
خالق کی خوشی ہے کہ ملو آن کے سب سے
اک ایک کو تسلیم بجالاؤ ادب سے

۲۶

حیدر نے کہا تصدق ترے عجب حال در جوہر
کیا بخت سلیمان ہے یہ منبر سرا گھر
مضمون کا لشکر ہے غضب فوج ہے ہمسر
مصرع ہے مرے دون کے لئے لشکر کا افسر
تحسین جو غلامان علی کرتے ہین کیا ہے
سن لو مرے نقارۂ شاہی کی صدا ہے

۲۷

پھر لطف سے دیکھا شہ معراج نے اطوار
اور مجھسے ثنا طلب ہے اب احمد مختار
شفقت سے سلام اسکو کیا اسنے دلدار
حیدر کہ زبان سے یہ پکاری مددگار
محسن یہ ہمارا ہے ثنا خوان ہے ہمارا
دنیا مین محب تھا یہان مہمان ہے ہمارا

۲۸

یہ قرینہ یہ الطاف نبی کا تھا جو منظور
معصومہ کی مداح نواسی بھی تھی مشہور
ارشاد کیا مولا کی زبان سے یہ مسطور
اپنا مرا شاعر تھا یہین تھا نظمہ مین مجبور
وہ مرثیہ گو شہ کا گیا باغ جنان مین
مین نثر کے مانند پریشان تھا جہان مین

۲۹

یہ سنکر کیا مینے سلام اسکو بشفقت
پڑھتا تھا قصیدہ وہ جو ہوا بولے حضرت
ہان حفظ کرو نثر علی کی ہے یہ مدحت
شیعہ پڑھیگا اسکو مین ہون یہان جنت
ارشاد خدا نانا کا ارشاد تھا مجھکو
بیدار ہوا جب تو وہ سب یاد تھا مجھکو

۳۰

تصنیف مسدس مین تھا خستہ تر و ناصر
نظم اپنی جو ابر کی خمسہ یہ نادر
ایا مرے بہرہ کو تھا طبع کی خاطر
ہان قطع کرا ربط رہا ہی عناصر
مجبور جو تھا نظم مین تنظیم سخن سے
نزدیک یہ تھا روح نکل جائے بدن سے

۴۱

اِس زینب میں بڑھ کے وہ اب دعا میں بڑا گیا
اے بانیٔ عزت دو سرا ہو جدا گیا
وہ جسکی قدرت جود و عطا میں بین گیا
بیٹی جو حسنین کی وہ دختر زہرا

اب اُنکے تصدق سے پذیرا یہ دعا کر
مجکو شرف مرثیہ گوئی تو عطا کر

۴۲

لب پر وظیفہ تھا کہ جو اسے کیا جواب
اُس باغ میں آ انتظار کرے گلشن ناب
جسے سر سبز ان پہ وادی باغ کا شباب
اے والہ دو جہاں باغ دو جہاں نور و شباب

ہر غنچہ جگر گوشۂ فردوس بریں ہے
جو مرغ خوش الحان ہے وہ جبریل امین ہے

۴۳

غنچہ کا عجب لطف ہے ہر یک چمن ہے
سجادہ یہ سبز ہوا ہے جنت تو ہے
ہر شاخ ہے معراج بہار گل ارم
جبریل ہے بستان ہر ایک فاطمہ کا سر

ہر پھول ہے دفتر غم شاہ دوسرا کا
ہر لالہ ہے محضر گل زخم شہدا کا

۴۴

ز نکہت نسیم جو جہاں باغ کی دیوار
ہے اوس کی پیبندی سے تجلی ہے نمودار
ہر زینہ سنہری کے بلا تجلی سے آبدار
خورشید نکلے غالب ہے نزہت چمن کیا

باغ ارم اُس باغ کے اک خار کی قیمت
اقبال ہما سایۂ دیوار کی قیمت

۴۵

اے باغ جسمیں جنت نسیم فیضان آئی
پانی میں صبا اور صفا نا تنہا ہی
اور یہ ہے آخر جنت یہ دیوار بیابانی
تا غوندہ بھی پڑھ کے بیابانی ہی

اوس نہر کا ہم آبرو اصلاً نہ ہو زمزم
اک قطرۂ ناچیز کا پیمانہ ہو زمزم

۴۶

دالان بلندی کی طرف جھوٹ رہا تھا
زینب بھی گلستان سے تماشے کو اٹھا تھا
دالان وہ تھا خضر کی پیری کا عصا تھا
رفعت ستون فلک پیر نا تھا

اب وصف جبا اونکے مجھے مد نظر ہین
دو جام انھیں میں کے یہ خورشید و قمر ہین

۳۸

جب بھی کہ در دن کا سنو حال خدارا
جس باغ کا اس نخل کا اسکو تھا نظارا
جو ایک صدا نے کیا دل اسکو دو پارا
کیا دیکھتا ہے آتے ہیں وہ آہ و تنہا

اک بی بی لبِ نہر بصد یاس کھڑی ہے
ماتھے پہ لہو گیسوؤں پر خاک پڑی ہے

۳۹

بیکس کبھی منہ جانب نہر کرتے تھے جو نہارے
بن باپ یتیمی میں بھی تھی نہیں پیارے
جیتے ہیں اسے سمجھیں سمجھا او ہیں پیارے
کہتا ہے پھر اُن کے تئیں کہیں بھی پیارے

اب خون بھرے کپڑوں کو دھلواتے ہو واری
مقتل پہ مری روح کو رلواتے ہو واری

۴۰

جو زینب بیدل گئی سر کھین پیچ تاک
پہ عارض پر نور پہ ایسی ملی خاک
تن میں نہ کفنی ہے گریبان کیسے چاک
اور پیرہن نہیں وہ بی بی ہوئی ناپاک

اُس خون بھرے کپڑوں کو دھوتی ہے وہ بی بی
دھو سکتی ہے تو سونگھ کے روتی ہے وہ بی بی

۴۱

ہے خون بھرے کرتے کئی کرتے ہیں نہارے
جو اب سمجھے وہ چھینکے لیے ہیں بری کے پیارے
اس خون کا دھونا تھا مقدر میں ہمارے
یا بیٹھے ہیں کیا ہو کیا بیکار

ناحق کیا ہے خون جو تجھ تشنہ دہن کا
چھٹتا نہیں کپڑوں سے لہو تیرے بدن کا

۴۲

دھوتی ہے کبھی گر کو وہ نیلی آنکھ نہیں تاب
کہہ دیتی ہے کپڑوں کو کبھی جا کے بہ آب
کہو دیتی ہے وہ بیدل غمناک
پیہم جلاتی ہے اپنی اشک فشاں ہو گیا

خاصانِ خدا قبروں میں سب سوتے ہیں پیارے
لیکن ترے ماں باپ تجھے روتے ہیں پیارے

۴۳

دروازہ عدو میرے بہاو پہ گرایا
اندر مرے بچے بھی وہ ڈرتے کا لگایا
ان صدمے ہوئے نے بین کرتی ہے زمانا یا
پیدا ہی ترا ہوا دور جلایا

سو ٹکڑے ہے کلیجہ مرا کس دم نہیں ہوتا
ہر روز سوا ہوتا ہے کچھ کم نہیں ہوتا

۴۴
روتا ہے تن عالم پہ یہ دین و دیندار
وہ کہا بی بی نے اب ہے اسی کی نثار
وہ نیک جو چھپا جائے وہ جیتوں میں نہ پائے
ان بچوں نے ماری بھکار نرزہ اٹھا نور نبی

یان حیدریون کو خلش خار نہیں ہے
باغی کا ہو یان دخل یہ زنہار نہیں ہے

۴۵
تم جا کر اگر ہو کر جو لے کر نہ بتائے
دنیا بیوہ نہیں سر کی تلوار اٹھائے
کھانے کی غرض جلن منجھی لگائے
زینب مری کو بین لگائے

ہر قع سر سادات سے جب کھینچ لیا تھا
کیا نام کسی لونڈی نے بتلا نہ دیا تھا

۴۶
نہان وہ جب کرتا تھا یان اپنی نشانی
جو کھانے کا جوش اور جو شہر نہر کا پانی
وہ دیں نہ بچا ہے یہی بی بی کی زبانی
یہ جھٹکے ہی سر ان پہ بیکس سے جانی

حیرت ہے کہ قرآن بھی اور کلمہ بھی پڑھکر
خنجر سے اوتار اترا سر سینہ پہ چڑھکر

۴۷
جب مرقد یہ بیان کر چکی زوج پیمبر مضطر
دانستہ نہ دین ہے بولا کہ کوئی دور
اے والدہ حضرت بھی سمجھو نہ ہادر
سنت ہے یہ بن سہولی والدہ ہم

ہر وقت مرے دلکو رہی یاد خدا کی
سنت بھی رسولان گذشتہ کی ادا کی

۴۸
چھپا مرے کا تو وہ ہے پر قتل کھا گیا
کیوں تیغ سے حسین اور زینب اپنا نہ بنایا
ہادی اور جرم بچے کا بھی دیکھا
بے جرم ہے بے سر دیکھا

کیونکر کہوں سید کو مسلمان نے مارا
تمکو کسی غافل کسی نادان نے مارا

۴۹
نانا کی حدیثوں کو سند رستہ میں لایا
اور صبر نکلو سنایا
نا ہو سکینہ کا بھی دیکھا
میں کی

کچھ جان کی پروا نہ ذرا کی تہ خنجر
حجت دم آخر بھی ادا کی تہ خنجر

۴۹

میں کہتا تھا بابا میں نبی کا ہوں نواسا
قرآن کا عالم ہوں خدا کا ہوں شناسا
ایمان کا مری [illegible] اپنی وہ دلاسا
وہ کہتے تھے [illegible] نہیں پیاسا

اقرار ترے رتبہ کا ہم کرتے ہیں شبیر
دانستہ یہ سب ظلم و ستم کرتے ہیں شبیر

۵۰

جب شمر چڑھا سینہ پہ [illegible] آئے تھے
تم چھوڑ دیا بابا سے وہ [illegible] تھے
ایمان سے [illegible] چھپا بیٹھ کے [illegible] تھے
[illegible]

کہتا تھا ابن سعد ہی شمر لعین سے
خنجر کو ملا جلد گلوئے شہ دین سے

۵۱

ہاں [illegible] سنان تیغ کی تھی تمہاری
عابد [illegible] دادا کی اماری
وہ [illegible] تھا آکے وہ بیکاری
اکبر سا جوان مر گیا [illegible] پیاری

تقصیر تجھے اہل جفا دیتے ہیں بابا
جس طرح کنیز دوں کو سزا دیتے ہیں بابا

۵۲

ناگاہ جو حضین پہونچا لواتن پہ شبیر نے کی آہ
روتا ہوا آواز کی جانب گیا ناگاہ
دیکھا کہ جوان ایک ہے [illegible] و لصد جاہ
ہے جان بدن [illegible] [illegible]

ہر عضو سے جاری ہے لہو سب کفن پر
ہیہات قلم ہاتھ ہیں اور سر نہیں تن پر

۵۳

[illegible] جسم پہ ہے تیر
نظارہ کا نقشہ [illegible] تصویر
اور [illegible] کا نغل [illegible]
پیکان [illegible] نہیں [illegible]

لپٹا ہوا ہے سینہ سے بند آنکھیں کئے ہے
بچپن کی ادا دلبر پیار سے ہاتھوں پہ لئے ہے

۵۴

[illegible] مضطر [illegible] آکے وہ دیندار
[illegible] خنجر خونبار
اور [illegible] عاشق غمخوار
حیران ہوں [illegible] پہچان نہیں

فرمائیے اب دل مرا مشتاق بیان ہے
کون آپ ہیں اور کون یہ مظلوم جوان ہے

۵۵۵

رو رو کے کہا کیا تجھے کہون حال ان کا فقیر
بس ان کے لئے رونیکو کافی ہے یہ تقریر
ہین فاطمہ ماں انکی یہ بیٹا مرا پیر
ہین نغمہ دادا انکی یہ نانا ہین تشہیر
دنیا مین اسی کے لیے سب روتے ہین بھائی
ہر سال سیہ پوش محب ہوتے ہین بھائی

۵۵۶

جس بی بی کی ماں بی بی ہے زینت ہے یہ جنت
زینب ہے یہی بنت شہنشاہ ولایت
بھائی ہے ملک آگے جو دو دن سے نبوت
بہنے یہ نہ ہینگے جفا و بیداد امامت
روز آ کے یہ کہتی ہے کہ فریاد ہے دادی
اب تک وہ طمانچون کے جفا یاد ہے دادی

۵۵۷

یہ کہتے ہی آنکھون سے لیا رونیکو رومال
اور یان مین بہت بیبیان ہوئین مضطر و بیحال
بعضون نے گرایا سر پیٹے بعضو نے کھولے بال
اک آئے ہی ہمراہ لئے ننھی سی اک لال
اک ننھی سی بچی کو حضور ان کے بٹھا کر
سب بیٹھ گئین رونیکو سر اپنا جھکا کر

۵۵۹

خدیجہ نے پڑھا آیت درد اور پوچھا
کہا اب یہ امر ہے ادب سے سنو بی بی کا
وہ بی بی خالق سے رسول آ کے کہا یا
وہ قصر دکھا کے یہ کہا فاطمہ بین میرا
اک قصر کو بتلا کے کہا اس کا یہ گھر ہے
ہم پنجتن پاک ادھر ہین وہ ادھر ہے

۵۵۸

وہ بین کے لیے رب کے آہ بپا ہوا محشر
غش ہین زمین پر کوئی اور کوئی غلطان بخاک زمین
لاکھون سب فاطمہ زہرا ہے پیدا
بیبیان مین کون کہا آل پیمبر
امت نے پسر انکے جوان مارے ہین پیاسے
یہ داد طلب مجھسے ہین مین رب عُلا سے

۵۶۰

خدیجہ نے کہا ان کی بہن نے نقش معلا
اب سب بھی ہمراہ ان کی بہن سے
بہ بیچ نے ناصر مری اک سب سے
بابا کہا بیوہ عاکری تری
جبریل ہمیشہ تری تائید کرینگے
ہم حشر مین منہ تیرا جواہر سے بھرینگے

۶۶۱

نجمِ عزِ آل نے تلقین کیا دلخواہ

اس بیت کے لفظون کے ہیں بین بنی جانگاہ

بنت نبی جو ہے وہ جہان فاطمۂ سر دیکھا

سجیو والدی کی یہ گردواے حسین پناہ

مقتل مین عزا خانون مین مرقد مین جنان مین

ہر جا ہے پسر کے لیے فریاد و فغان مین

۶۶۲

شمشیر ستم کھا کے رہا وہ علی دیندار

مد اُسکا دم نزع ہے سب ہو گیا آل بار

یہ خون سے کروا آل ڈرتا ہی جو غفار

و بین رس نہ کرے اُس تن کے کن مین اسرار

مرنے پہ زیادہ اُسے توقیر ملی تھی

وہ رُخ کی سیاہی یہ تحریر ملی تھی

۶۶۳

انہیں کرنے بیٹے نے رسن ٹکٹکی چھپائی

جب زینب نے دیکھا یہ وہ تو تیر بسکی بنائی

مرقد مین علی آئے سے بیٹے کو تعفنہ سرنا آئی

نازین صفت قبر سے زہرا نکل آئی

مرقد مین یہ کہتے ہوے خیر الامم آئے

مشتاق سخن کے ترے جنت سے ہم آئے

۶۶۴

یہ بین تھی کہ ایک خاص حسن آئے کہ یہ بانی

اب قبر مین ذرہ آیا سرور سے نکلا ہم کا بھائی

عقبیٰ نے جو جامہ ہے بنت رسول کی آئی

یہ کفن ہے دوست ہے بیٹے یہ آئی

کافور وہ ظلمت ہوئی رخسار سے ہٹ کر

سجدے کا نشان نکلی ماتھے پہ سمٹ کر

۶۶۵

جس حلہ اور اپنا پہنا میرے وے اوتارا

یہ کہیں اسکے آسن واسطے عمل سے بنوارا

نکلا جو تیرے نے مری نین ایک ساں پکارا

سے وہ تن عصیان اپنا تن سے دھو یا آگے بارا

یہ خاص تبرک ہے محمد کے بدن کا

تو مرثیہ گو ہے مرے محتاج کفن کا

۶۶۶

تیار او نے بیٹے کا یہ زین شبہ لائے

محبوب خدا حلہ اقدس کا لیا ہمراہ لائے

پوسف نکلے سے زین و آراں پر آئے

خاک کو پہنا دیا آئی تن فانی سے جانے

تھا فاطمہ کے مہر مین ہر نہر کا پانی

بیٹے کو ملا مان کے نہ پر نہر کا پانی

۶۷

از بسکہ ہوا بند دہن پیاس کی زبانی
ہنہار کا جب رن میں ہوا بند کا پانی
وہ زخم وہ لو وہ تعب تشنہ دہانی
سب پیدا یہ صد اٹھی ایسے پانی
یون شدت باران ہو نہ صحرا نہ چمن مین
جو تیر دنکی بارش تھی شہِ تشنہ پہ رن مین

۶۸

اندوہ ہوا اتنا تعب تشنہ دہانی
کم ظرفون سے انکا نہ ظلوم سے پانی
اور ہو گیا عشق وہ اسد اللہ کا جانی
ایک گدا آیا الصد ازلی فنانی
تقدیر یہ کہتی تھی سعید ازلی ہے
یہ آخری سقائے حسینؑ ابن علی ہے

۶۹

کس ہاتھ میں جام اک ہے میں زینت و کلہ
کیا جلد ہوا آب پہ خنجر کا جو با
کس جھکنہ تن الاغر میں سر ا
اور تا زفاعت سے ہے جھلک بوا
پیری کے سبب قد بلند اسکا جو خم تھا
محراب عبادت مین سراک ایک قدم تھا

۷۰

برچھی کی گرو دن آنکھ ہوتا ہے نکالا
تنہا بہ کی بیعتاں گئے گدا ابن کا ننخار
نظرہ وہ ہو سر ایک جعب جو ہنا دوار
آئی تھی حسا آگو نہ زینہم کی ہوکر
کیا وقت ہے ابن اسد اللہ کی خاطر
پانی لیے آیا ہے گدا شاہ کی خاطر

۷۱

سکونت میں آیا گدا پیش شاہ
بیہوش فرس پہ تھا وہ دل و جان بیداللہ
دیکھا جو عیان چہرے سے وہ دبدبہ و جاہ
سمجھا یہ کوئی شاہ ولا الوالعزم کے جو اللہ
بیباسا وہ کوئی اور ہے اس قتل کی بن مین
اس شیر کی شمشیر کا غل تھا ابھی رن مین

۷۲

اب وہ گدا ایک کیا کفار نے اک بار
تیر ایسے گرائے کہ انکا نام عز کوئی غلو
اور نیزہ و شمشیر رنج جو دار
ایک لیکے تجا یہ ادا کا مرگ کو گنہگار
دی شان امامت نے صدا یہ شہ دین ہے
بخشش کا وسیلہ ہے گنہگار نہیں ہے

۲۲۳

خیمے سے اٹھا غلغلۂ العطش اک بار
حیران چلا خیمے کی جانب وہ ناکار
لاشے جو ہے پیاسوں کے سر راہ نمودار
بچی ہوئی جو دیکھ کے زبان اور انگار

کان اپنے دھرے پیاسوں کے ہونٹوں سے ملا کے
پانی تو نہیں مانگتے لاشے شہدا کے

۲۲۴

خیمے سے قریب آ گیا تو چلا جانب آئے
سمجھا کہ یہ اندر ہیں پیاسے ہیں بجھانے
کیا پانی پہ ان کے پیسے کا ٹھیکا اٹھانے
اور آنکھ جو پھیری ہے کیوں بچے بھائی نظر آئے

کچھ گود میں کچھ خاک پہ نادان پڑے ہیں
کچھ انگلیاں پکڑے ہوئے بیبیونکی کھڑے ہیں

۲۲۵

بیوؤں نے لگا دیو جو چھینے انگشتریاں نشانی
کس پیاسے کا ابھی لوہو کی اٹھا بیان پانی
کیا پائیں کہ زخم تھی زبانی
کچھ پائیں ابھی بیٹھے لیا اپنی کہانی

اب نالۂ پر درد سنائی نہیں دیتا
یاں آکے بھی دیکھا تو دکھائی نہیں دیتا

۲۲۶

زینب نے کہا وائے بھلا کون ہے پیاسا
بس اور نہ جو بھائی کی رخصت دل پہ ہے بھاری
سمجھی کہ ہے قتل شہ بیکس سبب
کھا کے گری اے فاطمہ وادا عجب ہے

میں رن کی طرف جاتی ہوں تم گھر کی خبر لو
بیٹے پہ چھری چل گئی دختر کی خبر لو

۲۲۷

جھولے سے گہوارہ کے کھلتے ہی جو دیکھا
بیمار بھائی کو اٹھا کے وہ پیاسا نہیں لینا
وہ بولا ہے افغان کہ بے بیاسی ہی آیا
حیران ہے کہ میں تیر جو دیکھا

مظلوم سے بیکس سے اک انبوہ پھرا ہے
نیزوں کے نیستان میں اک شیر گھرا ہے

۲۲۸

جلوہ سے گرا کسی جوڑی کا سر آہ
بیٹوں کی محبت میں بھی باپ اور بد ہے بیٹا
بہن نے کہا ان کو بھی زخم سے ساپا
بولا وہ کہ یہ تو درا بھی لڑا تھا نہ

پیاسے میں کہاں ضربت شمشیر کی طاقت
وہ بولی یہ ہے فاطمہ کے شیر کی طاقت

۵۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وہ بولی تو بس اب نہیں تشویش کی جا ہے
جا پانی پلا اسکو وہی مانگ رہا ہے

۶۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حضرت سے ملائیگا جو اس رنج و قلق میں
سیدانیاں سب دینگی دعائیں ترے حق میں

۶۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بولا کہ نہیں پیاسے ہو یاں ساتوں پہر تب سے
لو پانی پیو ڈھونڈھتا پھرتا ہوں میں کب سے

۶۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
لو پانی پیو گھر میں جو لو رنج بڑے ہیں
سر کھولے ہوئے اہل حرم در پہ کھڑے ہیں

۶۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تو نے مری حالت پہ ترس کھایا ہے بھائی
پانی بھی مرے واسطے لے آیا ہے بھائی

۶۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہاں جنگ میں شدت ہوئی تھی پیاس لگی بھائی
اب پیاس نہیں یاد ہی عباس کی بھائی

۷۵

بھیجا نہ کبھی ور رن سے کہ نکلا اکبر
فرمایا میں پانی پیوں کس طرح برادر
پھر ماں سے کہا یہ کہ جلے آتے ہیں اب
پانی مرے سینہ میں بھلا بھر سکے گا یہ
جاری جو لہو ہے مرے زخم تن و سر سے
یہ فاطمہ کا دودھ نکلتا ہے جگر سے

۷۶

افسوس ہے اس کا نکلتے ہی یہ لب بھی نہ ترا
ضعف آ گیا ابھی تو نہ پیا ہم نے بھرا
تربت کو شہیدان کی طرف رو کے نہ مرنا
بھیجو یہ پیاسوں کو کہ پانی جو ملا
ایسا نہ زمانے میں کبھی سانحہ ہوگا
تم پیاسوں کا پانی پہ سدا فاتحہ ہوگا

۷۷

بابا جو کہا کس نے کہا تو یہ مظلوم ہے مضطر
اے ماں ہلکو لئے آئے وہیں بھیجے برادر
زینب نے کہا زمین پہ بھلا کے سے
مرنے سے کبھی دور ہے تیز
کیا آپ خفا ہو کے سدھارے ہیں بہن سے
اب کی تو صدا بھی نہ سنائی مجھے رن سے

۷۸

حضرت نے کہا جینے سے والسلام پیارے
اور زمین کیا دیتا کرو اپنا لباس اتار
اب آبرو کی میرے یہ پاس ان کی ہے زنہار
وہ زینب کی خاطر سے چلا آتا ہوں پکار
کہنا تھا بس اس وقت یہی سبط نبی کو
یہ پانی ہے موجود جو پینا ہو کسی کو

۷۹

سب نے کہا بابا یہی اب لاش اٹھائے
زینب نے یہ پانی کا اب احسان ملا ہے
اٹھارہ برس رن سے آتی ہیں بلیں وارے
زینب کے کوئی پانی کا سینہ پہ کرو بلائے
آئی تو کہا بڑے لب خشک پہ دیکر
ہو تم کو گوارا تو یہ پانی پیو لیکر

۸۰

بانو نے کہا کون گیا نہر سے بھی آتا
معصوم نے پیا نہ پیا اس سے نہیں کہا
تم جا ہو کہ ہلاکت ہے کہ کیا پانی ملا ہے
وہ بولی کہ دادی کی قسم تم سے یہ پانی یا
بھیجا ہو چچا نے مرے تو مجھکو پلا دو
اور غیر جو لایا ہو تو یہ پانی بہا دو

۹۱

بابا بس اک طرف اٹھو تو اندر وہ بن بیارے
تم چھٹتے نہیں ہجر سے بیکس ہی جو بس چھالے
پھر لو مجھ بیکو چھوٹے ہو کے بیمارے
بچا کے بیکسی کرو ان لاؤ کے بیمارے

بابا نہ ہمیں پانی دو اب تم نہ غذا دو
لائے ہو جہاں سے وہیں لیجا کے بٹھا دو

۹۲

دور نگہبان زینب نے سوئے تالا و دکھائیں
درد جنین اک دور کی دردو ہن دکھائیں
جو بین لیے پیار سے کی ساغر بھر آئے ہیں
فرما آبا نہ اب تو نہ بھی سر اور دو آئے ہیں

پینا ہو تو ان نہروں سے لب تر نہ کریں ہم
پر حق کی رضا یہ ہے کہ پیاسے ہی مریں ہم

۹۳

عزت نہ اپنے ہاتھ سے اعدا کے ہاتھ ہاری
درد و زبونی چھین لی ایمان ہاری
ہے بولے ہیں کہ جاتا ہوں پھر بھی ہاری
بیکس کو ان یہ بھر کی ہاری

اکبر نہیں قاسم نہیں عباس نہیں ہے
بھیجوں کسے ہمراہ کوئی پاس نہیں ہے

۹۵

پھر ابن کے کف وہ دست سے وہ جام اٹھا لیا
اپنی صفت آب سے نہر کو سرا لیا
پھر خاک تشنہ لبی بلا لیا
در کو درد و لعل بنا لیا

دیکر ادھر سے بولے یہ شرف اپنے لیے ہیں
پیاسے نے یہ تجکو گہر و لعل دیے ہیں

۹۴

پھیکے سکینہ سے گئے جانب میدان
اور بھر کے کہا اسے اللہ نگہبان
نہ بولے چھل بولا یہ وہ حسنا الیسان
شاہ زمن

شاہی ہر دو عالم کی تھیں حکم خدا سے
ننگ اپنا سمجھ کر نہ لیا پانی گدا سے

۹۶

پھر ابن سوئے ہمراہ بڑھایا
تشنہ لب آگرایا
شاہ پھر آیا
سینہ پر بٹھایا

اتم میں شہ دین کے دہ جراہ و فغان کر
اب خنجر و حلقوم کا ملنا نہ بیان کر

۹۱

دستِ خدا کا وقت ادب زیبِ جبین ہے
جنابِ حسن کا زینتِ پہلوئے حسین ہے
خیر الورا کا یوسفِ فخرِ حسین ہے
باغِ جناں کے بعد نبی کی تو تبو حسین ہے
ایمان اِسکی جان یہ ایمان کی جان ہے
قرآن دہن ہے اور یہ گویا زبان ہے

۹۲

ایمان کی سند ہے یہ بیعت حسین کی
مثلِ نماز فرض ہے طاعت حسین کی
مثلِ ادائے حج ہے زیارت حسین کی
واجب ہے کائنات پہ بیعت حسین کی
دنیا و دین کا بیعتِ مولا سے چین ہے
ایمان زیرِ دستِ جنابِ حسین ہے

۹۳

رکھا ہے جو عین میں جو امامِ امم ہوئے
سمجھو وہ دن حرم میں تنہا مقیمِ حرم ہوئے
کعبہ میں آکے اور حرم محترم ہوئے
سمجھا کہ اہلِ بیتِ خدا سب حرم ہوئے
پر خانۂ خدا میں بھی کوئی ستاتے تھے
بیکِ اجل خطوطِ اجل روز لاتے تھے

۹۴

عباس بھیس کی زبانی ہے محترم
مہمان تھے حرم میں بھی شاہِ حرم
اک دور دراز کا ہے سمجھے یہی ہی
وہ بیکسی کہ وہ قبلۂ حرم
پابوسِ آستانِ حرم شاہِ دین کا ہے
اور ہاتھ شہ کے ہاتھ میں روح الامین کا ہے

۹۵

خنجر ادا کے ملک ہے کفِ شاہِ مشرقین
جبریل سامنے ہیں ابد الارض نشیب رو میں
اے امتِ نبی یہ نبی کا ہے اور زمین
بیعت خدا کی ہے یہ بیعت حسین
جو آرزوے بیعتِ دستِ خدا کرے
آئے وہ بیعتِ خلفِ مرتضیٰ کرے

۹۶

ہاتھ وہ جس نے عرش اٹھائے پہ ہیں
بیعت کی آپ کیوں ہاتھ اٹھائے ہیں
پیدا عطا عرش پہ یہ ہاتھ کانپتے ہیں
بیعت عصا سمجھ کے ترے ہیں
حیرت ہے کیوں طبق نہ زمین کے الٹ گئے
ہیہات کربلا میں یہی ہاتھ کٹ گئے

۷
جس گھر میں خدا نے ہے جبرئیل کی صدا
بیعت طلب امام سے کی وہ مصیبت
کعبہ سے ہیں عزم کو مولا ہوئے جدا
تعجیل کی قضا نے نہ حج کر سکے ادا
آواز سنگ کعبہ نے دی شور و شین سے
اے اہل کعبہ اب نہ ملو گے حسینؑ سے

۸
گھٹتے میں صاحبان ولا رنج و تعب
جب سال ہائے نو میں بڑا عید اور غضب
تھی اس برس میں شدت گرما عجب
تنگ آ چکا تھا آگ سے جاتا تھا جب
جائے غبار ریگ سے شعلے بلند تھے
مجمر زمین گرم تھی ذرّے سپند تھے

۹
تنگ آ کے گرمی سے تھا پانی میں حباب
ہرنوں میں پیچ و خم تھا بیابان میں کباب
تھی جن کے سینے بیچ و تاب بریان روغن آب
آخر کو بیا بعل بدخشاں تھا آب
یہ دھوپ تھی کہ دانہ کا بچنا محال تھا
دانہ بچا بھی جلنے سے تو خال خال تھا

۱۰
اس فصل میں تباہ نبی کا سفینہ تھا
آوارہ گروہ دشت میں شاہ مدینہ تھا
ذی الحج کا چاند سر کو غضب کا مہینہ تھا
صغریٰ کی زندگی کا نہ کوئی قرینہ تھا
منھ گل سا مثل غنچۂ تصویر خشک تھا
گرمی سے شیر بانوے شبیرؑ خشک تھا

۱۱
جو دودھ پیتے بچے تھے اطفال بے حواس
اس سن میں پانی کا پتا تھا اور ایک پیاس
پیاسا قافلہ تھا گرد علمدار حق شناس
جس طرح جب پانی ہے خیمہ نہ ہو گرد ان کے پاس
عباس شان ساقی کوثر دکھاتے تھے
رستے میں ساری فوج کو پانی پلاتے تھے

۱۲
وا اشتیاق حسین غضب کی تپش ہو گئے
کیا ہوگا جو پیاسے ہیں پانی نہ ہاتھ آئے
کہتے تھے خیمہ گاہ نہ دو دن غذا و کھائے
مولا جواب دیتے تھے اللہ ہی بچائے
پانی ابھی تو منزلوں میں پی تے جاؤ گے
آتا ہے اک مقام کہ قطرہ نہ پاؤ گے

۱۲

بچھے تھے نیزہ زنی کو جو گرگ راہ جا بجا
چلتا تھا راہ چھوڑ کے وہ کل کا رہ نشین
تھا فوج بے قیاس سے یہ ابن زیاد کا
لوٹون گا گھر حسین کو مہمان اگر کیا

ایمان کیا تھا بیچ یزید لعین کے ہاتھ
غلہ نہ بیچتا تھا کوئی شاہ دین کے ہاتھ

۱۳

فرماتے تھے حسین نہ ہو اتنی بیقرار
کانٹی یہ کیا ہے ہین سپر حفظ کردگار
ہے آج تو فقط خلش خار پر پکار
کل درد زخم نیزہ و کلیجے سے ہون پار

دل اُس مریض کے لیے ہے اضطرار مین
کانٹو نہ نکلے پا جو پھرے گا بخار مین

۱۴

اب یون کٹی ہے شب مین منزل آخر کا بیان
زہرا کا چاند اول شب کو ہوا روان
منزل دراز اور رات سیہ راہ بے نشان
جنگل عجیب خار مغیلان یہان وہان

تن غازیون کے کانٹون سے افگار ہو گئے
مجروح خار سے گل بے خار ہو گئے

۱۵

بانگ ۵ ع
صبح منزل آخر عیان ہوئی
لیکن یہ صبح سبط نبی کو گمان ہوئی
جس جا سواری رکی نہ آگے روان ہوئی
حیران یہ بات تھی کہ کون سا مکان ہوئی

بدلے چھ گھوڑے دوش نبی کے سوار نے
لیکن قدم اوٹھایا نہ اک راہوار نے

۱۶

سنبل صفت قبا ہوئی ہر گل کی تار تار
پھولون کی طرح بھر گئے چشم زرہ مین خار
زینب حسین کے لیے ہوتی ہے بیقرار
کرتی تھی ڈھال اکبر کو چادر مین نثار

کانٹے غضب مین باگ اوٹھائے ہوے چلو
اکبر کو بھی سپر مین چھپائے ہوے چلو

۱۷

وہ رخش جس کے نقش سم آسمان شکن
کر کر اشارہ خاص آل عبا کرین
خرخش حیرت کی وہ خرخش بانیا کرین
ہر راہ مین ہی گیر بیابان جو فضا کی کویتا کرین

حیرت سے گھوڑے توسن تصویر بن گئے
نعلون کے حلقے پاؤن کی زنجیر بن گئے

ع۵ مطلع — یہان سے بھی مرثیہ پڑھ سکتے ہین

۱ اے مومنو حسین سے مقتل قریب ہے
۲ شہر مدینہ دور ہے جنگل قریب ہے
۳ آخر ہے عمر منزل اول قریب ہے
۴ زہرا کا چاند چھپتا ہے بادل قریب ہے
۵ ہر ہر قدم پہ موت کے پیغام آتے ہین
۶ سبط اپنے پاؤن سے مرنے کو جاتے ہین

۱۹

خنجر سے جو گیسوؤں میں بنا لی حسین نے
سر تشت خاک [illegible] اٹھائی حسین نے
[illegible] آنکھوں [illegible] بچھائی حسین نے
خود [illegible] دو [illegible] حسین نے
ہمشیر کی [illegible]

ہے ہے یہ خاک بھیّو مری جان جاتی ہے
بھیّا تمھارے خون کی بو اس میں آتی ہے

۲۰

اب شہ دین کو [illegible] دی ندا
باہر اس زمین میں [illegible] جدا جدا
وہ بولے آپ کو مبارک [illegible] کربلا
[illegible] ہمارا [illegible]

معبد یہ کلیم کا مولد مسیح کا
شہ بولے اب یہ ہوئے گا مدفن ذبیح کا

۲۱

موسیٰ کو یاں شجر میں نظر آئی وہ ضیا
جس روشنی نے انی انا اللہ کہا
[illegible] تیغ و [illegible] وہ نور پایا
عیسیٰ کو یاں [illegible] غسل و لادت [illegible]

پر ہم نہ بعد مرگ بھی یاں غسل پائیں گے
جہلم کو قبر باپ کی عابد بنائیں گے

۲۲

عباس کو پکارے کہ آگے قدم بڑھاؤ
نہر اس کی [illegible] چھاؤنی [illegible] بچھاؤ
ہم نسل مصطفیٰ کو [illegible] بڑھے [illegible]
دنیا فنا ہے [illegible]

غُرہ کو تو ہوا ہے ہمارا سفر تمام
دسویں کو ہو گا فاطمہ زہرا کا گھر تمام

۲۳

نقارہ [illegible] نے بجایا [illegible] سفر کا
یعنی بیان [illegible] کوچ ہے دار السلام کا
خیمہ [illegible] ہوا [illegible] خاص و عام کا
بھیجا [illegible] نے دور سے تحفہ سلام کا

کھولا یہ پردہ خیمۂ شہ نے جہان پر
اک عرش ہے زمین پہ اک آسمان پر

۲۴

[illegible] کرکے تاج سر [illegible] تھا وہ
جنت میں [illegible] عرش علا تھا وہ
بیعت میں [illegible] قتل [illegible] تھا وہ
خاک شفا [illegible] تھا وہ

خیمہ نہ کیسے آ گئے تھے شہ قتل ہونے کو
بلکہ زمین نے منھ پہ لیا تھا وہ رونے کو

۴۵

اونچا ہوا فلک سے بھی اوج خیام شاہ
جب سے ورود بیکس نظر آئے مہر و ماہ
خیمہ تھا یا قضا و قدر کی تھی بارگاہ
فرش اس کا عرش جاہ تھا جب ان جہاں پناہ
زیب زمین جو خیمۂ شبیر ہو گئے
آپس مین فرش و عرش بغل گیر ہو گئے

۴۶

ادھر چمن میں تکا نہ زہران نے پیچ کھا کر
اور فرش زمین پہ زینب نے سیج دکھا کر
جنگل میں بپا چیخ زینب نے ردا اوڑھا کر
بعد اس کے عمامے سر سے کفن گریبان پھاڑ کر
جنگل مین اہلبیت رسالت کا گھر ہوا
آخر مکے حسین کا پہلا سفر ہوا

۴۷

میدان تیغ میں جو اٹھے خیمہ زنان
خیمہ نبی کا جو بنا زینت دو جہان
گویا زبان جو بند ہے اترا تھا وہ بیان
نکلے نہ تیر سے تو دوبالا میں دو جہان
سو پیچ مین زمین و فلک کے پڑا ہون مین
دیکھو برائے صلح دو عالم کھڑا ہون مین

۴۸

وہ وقت صبح کا اور وہ بیابان کی ہوا
وہ چھاؤں وہ حسین زمن کی جا بجا
وہ بیکسی پہ رونے کی چار سو صدا
وہ چہرہ وہ مہر اور وہ لبے جو رونما
اُڑنا پھریرے دن کا وہ چمکنا نشان کا
وہ ابر ڈھال کا وہ مہ نو کمان کا

۴۹

وہ دبدبہ زمین پہ تھا وا خیمۂ حسین
بیکسوں کی طرح سے گرد دالان میں یہ زیب و زین
جنت نے فرش کو صدا دی اور مشرقین
نبی تھی اس کی فاطمہ زہرا کا نور عین
بنیاد کفر مین خلل اُس وقت پڑ گئے
ہر جا ستون دین کے میخون سے گڑ گئے

۵۰

لب پر سبز پوش آیا کوئی سب سبز ہو گیا
کوئی سبز نیل سے ہم سبز ہو گیا
بعد اس کے تلاوت قرآن میں سبز ہو گیا
سر سبز زبان پیر کوئی منہ کو دھو گیا
عباس سبز پوش کھڑے تھے فرات پر
جس طرح خضر چشمۂ آب حیات پر

٣١

کہتے تھے دل شگفتہ جو گل غنچہ دار ہے
آب رواں اُدھر ہے اِدھر سبزہ زار ہے
گر بیچ بن میں ہو قبر مری تو بہار ہے
یہ بن شور تھا یہی تیرا مزار ہے
صحرا میں قبر فوج شہ نیک ذات ہے
عباس آگے بڑھو مری اب تیرے ہاتھ ہے

٣٢

سب زینب نے ابن یا بنی بچے پیلی تیغ کے
بھول بیٹا دہی ڈور ناز ہو بھی
آ ان سے اب ان ترنچہ آرزانی بھی
بھائی سے ہو دن بیبیان بیٹے ہمسال
بولا کوئی کہ نام خدا کیا سپاہ ہے
اُنّے کہا کہ واہ عجب بادشاہ ہے

٣٣

یا رب کربلا تجھے رفیقان شاہ دین
کہتے تھے کیا لطیف ہے واللہ یہ زمین
بطحیٰ بلال قطع سنا ارل کا رہے نہیں
آب بہا یہی ہے کہ فردوس کی نہیں
صحرا ہے یا کہ قدرت رب غفور ہے
ہر خار باغ خلد ہے ہر ذرہ حور ہے

٣٤

جب سے دو عالم کہ ابرار نکلا نہ تھا
یہ ہے عزت نصر کہ گنبدان کا تاجدار
کہدن نکلا یہی وقت میں کھلے سے بیار
بسونا وقت یہی اور دھطر کی بکار
ہے ہے یہ ننھے بچوں سے کس جا مکین ہوا
آباد اس زمین پہ کوئی نہیں ہوا

٣٥

ترو مردیکہ آن تجھ بسیدہ تھا دہان
تناج اسی کی اک زینب نے کی قطع ناگہان
تناج بیدہ سے ہوا تازہ لہو روان
نمے کہا یہ کیا ہو تیکا بر زبان
خون غازیوں کا جمع کو اعدا بہائیں گے
تیغوں سے نونہال علی کاٹے جائیں گے

٣٦

مولا کے آل زینب نے ذرہ کے دہن ہیں
بچکا کہ سکا بدہتے ہوا بولے لاکھ
نہ تم نے کہا یہ ان کا کہو لا ہے سر کہ لا دوا
اور س نے یہ ہے کہ وطن
جسمی یہ
جاری تمہاری بستیوں میں یہ جو نہر ہے
یہ نہر اس غریب کی مادر کا مہر ہے

۳۷

آواز دور دور گئی ناگاہ غل اٹھا
اور خیمہ میں امڑ نے لگی آل مصطفا
ڈیوڑھی سے ہر سجادہ زینب جو ہٹ گیا
خود اپنا سر جھکانے لگے شاہ کربلا
روکی قنات اکبر و قاسم نے آن کر
عباس گرد پھرنے لگے نیزہ تان کر

۳۸

دربان عصا اٹھا کے بڑھے جانب بہار
ہر اک طرف نقیب لگے باندھنے قطار
آگے ہوئے پیادہ یان چلا بان بار بار
آئے در سرائے کو جب بار موقتا
آواز حیز سن کے وہ اندیشہ کرتی ہیں
آہستہ بولو دختر زہرا اترتی ہیں

۳۹

عفت سے جلوہ گر ہوئیں بنت النبی ہائے
وہ ماں کہ بعد فاطمہ جن کا لقب ہے ہائے
ان کا بیان ہو نہ سکے ہم کو عقل ہے
باز قدم پہ پیکر نوری اٹھا ہے ہائے
حسن ادب یہی ہے کہ حق کو پسند ہو
وہ بیٹھ جائے جس کا کہ قامت بلند ہو

۴۰

آئی جو بانو زینب ہے نسب عرب
اور انھوں نے بھی لے کے آل رسول
ابن علی عدو کو بھول گیا چیخ پر غضب
غصے سے تمام اب پہ وہ تھا زینب ادب
دسوین کو بال کھولے ہوئے ننگے سر پھرین
چادر چھنی رسن میں بندھیں دربدر پھرین

۴۱

سنتے ہی یہ بیان بٹھائے بہن پہ سر
کسی نے آپ بیٹھ گئے قریب جس پہ سر
بیٹھے دست بستہ گرد و جوان مرتضا
بیٹھے ہیں سرنہ آئے زمین دار کربلا
استادہ فرط خلق سے شبیر ہو گئے
نذر و نیہ ہاتھ رکھ کے بغل گیر ہو گئے

۴۲

بٹھلا کے بیبیوں میں انھیں ان سے کیا بیان
اے بہن بیٹھو تم ہمارا راہیوں میں مہمان
سمجھو کہ آج ہم جا رہے ہیں جنان
خاطر میں ان کی جو حیدر ہو مہربان
اب خاک تم عزیز کرو اس غریب کی
سید کی بیوطن کی مصیبت نصیب کی

٤٢٣

سوداگر جفا کا ساتھ ہو جور و جفا نہیں
جز داد و بیع [illegible] و شرا نہیں
بیاباں سوا بیاں سے کچھ کام یاں نہیں
سمجھو تو [illegible]

رہنے سے یاں ہمارے سب آرام پائینگے
خاکِ شفا تمھاری زمین کو بنائینگے

٤٢٤

سب نے کہا کہ عذر ہمیں کیا ہے یا امام
حاضر ہیں [illegible] دان [illegible]
بکربلا کی بیچ میں ہم ہوں [illegible] لاکلام
زوار [illegible] آئے یہاں [illegible] تمام

ابن ابو تراب سے پیاری زمین نہیں
پر یہ زمین لائق سلطان دین نہیں

٤٢٥

پانوں سے صدرِ سنگ کے آ دم اٹھا گئے
[illegible] یاں کے اہلِ عشق [illegible] آ گئے
طوفان سے ہو [illegible] نوح کی [illegible] گئے
بیٹھے ہیں [illegible] یاں آ گئے

شہ بولے سرنوشت میں کب فرق ہوئے گا
اب یاں جہاز آل نبی غرق ہوئے گا

٤٢٦

افضل ہیں سب سے [illegible] زمین کربلا
میں جانتا ہوں [illegible] زمین [illegible]
[illegible]
[illegible]

یوسف نہ ہو گا پر یہاں بازار ہوئے گا
زوار آئیں گے مراد بار ہوئے گا

٤٢٧

دیکھو [illegible] کہ تم زمین [illegible]
یہاں [illegible]
[illegible]
[illegible]

پانی ابھی تو ملتا ہے زہرا کے جانی کو
برساتوں سے ترسیں گے معصوم پانی کو

٤٢٨

دینار دے کے ساٹھ ہزار ان سے یہ کہا
[illegible] تمہیں [illegible] ہم نے دے دیا
[illegible]
[illegible]

غل پڑ گیا حسین وطن کو نہ جائیں گے
لو مول لی زمین یہیں بستی بسائیں گے

۴۹

[illegible] ہو رہا تھا ناگہان
خاتون محترم ہوئی [illegible] سے عیان
تھی [illegible] ادب [illegible] بیان
[illegible] نوجوان

بیتاب ہو گئے الفت اکبر سے آئی تھی
راوی نے یہ لکھا ہے کہ زہرا کی جائی تھی

۵۰

[illegible] دین سے با التجا
اور [illegible] زیارت [illegible]
[illegible] شاہ کربلا
عباس نے اٹھا کے کہا [illegible]

فرماؤ کچھ قسم تمھیں شبیر بتول کی
کیا کہہ گئی نواسی جناب رسول کی

۵۱

[illegible] زینب کا تھا کلام
[illegible] اکبر کا [illegible] نام
[illegible] اکبر میں [illegible]
عباس [illegible]

اٹھارہ سال کے یہ زمانے سے جائیں گے
اک قبر کی جگہ علی اکبر بھی پائیں گے

۵۲

[illegible] کا خیال ہے
[illegible] کمال ہے
معبود [illegible] عفو [illegible] سوال ہے
[illegible]

قبضہ کریں غلام ترے اس مقام پر
کی وقف یہ زمین ترے شیعوں کے نام پر

۵۳

عباس [illegible]
زینب نے [illegible]
[illegible] بھائی [illegible]
[illegible] اکبر کا [illegible]

دولھا بناؤں گی میں دولھن بیاہ لاؤں گی
اکبر کے نام کی یہاں بستی بساؤں گی

۵۴

[illegible]
[illegible] مرتضیٰ کا [illegible] رسول
[illegible] کربلا
آواز دی قضا نے [illegible]

جب سے بنائے کرسی و عرش مجید ہے
مشہور کربلائے حسینؑ شہید ہے

۹۵۵

عباسؑ رو دیے سر دست زینب پہ زار زار
وہ صابرہ بھی رونے لگی ہو کے بیقرار
عباس کی بلائیں لیں بہن نے آکے ایک بار
پوچھا میں صدقے جاؤں کہو [illegible]
میں جانتی تھی خوشخبری لے کے آئے ہو
تم ہاتھ دل پہ رکھے ہو گردن جھکائے ہو

۹۵۶

[illegible] حرم شاہ بحر و بر
گویا ابھی [illegible]
[illegible]
[illegible]
رخصت سفید لے کے سر دست آئی صبح
رنڈسالہ نذر بانوئے شبیر لائی صبح

۹۵۷

شبیر پر یہ سخن ہوا بھائی کو ناگوار
بیٹے ہیں جو حسین کے [illegible]
عباس بھی ہیں صدقے تو اصغر بھی ہیں نثار
اکبر کا اپنے سے زیادہ ہے چاہ و پیار
اکبر کے نام پر یہ سند کس کو شاق ہے
فضل خدا سے بھائیوں میں اتفاق ہے

۹۵۹

واں [illegible] قفل سحر کھلا
یاں [illegible] کا در کھلا
[illegible] کھلا
[illegible] نشان سپاہ [illegible]
دربار حق میں خیمے سے شاہ زمن چلے
سر لے کے نذر ہاتھ پہ سر و تن چلے

۹۵۸

عباس نے [illegible] شاہ دین
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بھائی مرے کریم ہیں شرما کے رو دیں گے
اکبر اسی زمین کے پیوند ہوئیں گے

۹۶۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
گلدستے کی طرح تو بہم یہ جوان ہوئے
اور لوٹنے کے واسطے باغی رواں ہوئے

٦١

فوج ستم بڑھی کہ خزاں کی ہوا چلی
گلزار اہلبیت کی توڑی کلی کلی
چلائی بال کھول کے زہرا کی لاڈلی
فریاد یا رسول خدا داد یا علی

باغ رسول و باغ علی باغ فاطمہ
ایسا لٹا کہ ہوگیا تا عصر خاتمہ

٦٢

تنہا تھا سبط فاطمہ کوئی ہمسر نہ تھا
بازو تھے دونوں قوت بازو مگر نہ تھا
آنکھیں بھی تھیں اکبر سا نور نظر نہ تھا
درد جگر تھا پر کوئی لخت جگر نہ تھا

سب فوج الوداع شہ دین سے کہہ گئی
مظلومی و غریبی و تنہائی رہ گئی

٦٣

ناگاہ اس غبار سے نکلا اک اژدہا
اور جیسے ان کی کچلیاں ہیں حسین جدا جدا
پیدا ہوا سوار زرہ پوش پر بلا
بھالے لیے جلو میں ملاعین پیادہ پا

ابرو پہ بل پڑے ہوئے تیغ جفا لئے
دیکھا اوسے تینوں نے اور سر جھکا لیے

٦٤

ناری تھا وہ سوار تو شعلہ تھا راہوار
وہ زین پہ تھا سر پہ تیغ جیسے اجل سوار
پہونچا جو وہ قریب تو بولے جفا شعار
بھاگو یہی ہے وہ کہ مرے جا بجا شکار

چہرہ ہے یا بلا ہے نگہ ہے کہ زہر ہے
گریہ محب حسین کا نکلا تو قہر ہے

٦٥

اس وقت در پہ خیمے کے زینب تھی بیقرار
بھائی سے نا امید تھی اللہ کی امیدوار
آیا جو ایک صف میں بیبیوں میں اضطرار
آواز دی کہ سید بیکس پہ میں نثار

اعدا نے دفعتاً جو سر اپنا جھکایا ہے
کیا اس گھڑی یہیں سے کوئی شیعہ آیا ہے

٦٦

تنہا ہے کیا ایسا تھا جس میں چھپا اور بہم
اس فوج میں تمام نئے شمشیر آئے ظفر
جو تھیں برہنہ بال کی ہیں بیبیاں جسے
بھائی بھی مر گئے کی ضعیفی میں

بہر آہ خیریت نہیں معلوم ہوتی ہے
آنسے اسکے فاطمہ کی روح روتی ہے

۶۷

فرمایا شاہ دین نے کہ گروہ سب اب بین
سنی ہے عجب شیعہ بھی ہین
پیکر ہے نیزہ دین جب زبان زرہ بین
کوئی حسین سے ابرو نے آ کر جبین ہین
آیندہ زیر

کیونکر نہ روئین خیر نسا شور و شین سے
ناطاقتی مین دیکھیے کیا ہو حسین سے

۶۸

زینب سے سر اپنا پیٹ کے چلائین ہائے ہم
بیداد گر نے لے کے یہ تیغ کیا ستم
رن مین وہ پہلوان سے دل زار ہائے ہم
آیا عمر سے اتنے

مجرا کیا غرور سے نیزہ سنبھال کے
ایک خط دیا عمر کو کمر سے نکال کے

۶۹

ارزقی بن بصرہ سے گروہ مین پہنچا کمک
حاکم نے بھیجا ہان یہ عقیدہ گروہ مین ہین
لائی کوئی ہان ان بیٹا سری اب
ان زبان کے نوشتہ عمل

ہان سب کے کہدے کہو نہین کم پتھین چین سے
اب پہلوان بصرہ لڑے گا حسین سے

۷۰

بولا یہ ابن سعد سے گرد ایسا جوان
ہمراہ ہیون کے وہ گاو فرخ زاد دلاوران
نیزہ بلاتا ہا حضور زبان
ہر دو سپہ گاہ پہلوان

القاب بولہب ہے تو آتش مزاج ہون
مین فخر زال و رستم و سہراب آج ہون

۷۱

سالق مین سر اوٹھایا تھا سہراب دیا نے
آئے نہ خواب مین بھی کسی کے سامنے
روئی پہ پہلوان کی گودی نامے
بصرہ مین جگو خاص دیا نے

چاہون جو مین جنون کو نکالون زمین سے
مثل سپر پہاڑ اوٹھا لون زمین سے

۷۲

وہ جبرہ جلال خدا مرتضی کا لال
وہ جلال آئے ہوا اسو کی طرح سنبھال
فرمایا لعل کے لب زبان ان کا حال
بیعت

ہان زخم باندھ لون مین ردائے بتول سے
پھر کچھ کہون زبان خدا و رسول سے

۷۳

پھر حلیۂ حبیب بیاں کرکے اُٹھے رحم دست کو

یہ دل مین جم گیا کہ سر ریش کانپ نہ تیرہ سکا

ادریس جیسے ناطق عالم سے کی دعا

لکنت زبان کو ہوئی کہ بات جو ذرا ہی تھا

آئی ندائے غیب کدھر تیرا دھیان ہے

اے افصح العرب تو خدا کی زبان ہے

۷۴

ہون مصحف رخ حسن و دین ان کو کیا خبر ہے شرع

ان پہلوان لعبہ عزت ابھی ہیں جمع

ہے ہجر بیت حمد مین کا ہوا طلوع

اب غنچہ فرض ہوا حجت وضع

کیا کیا ہوا ہے اور ابھی کیا کیا نہ ہوئے گا

لیکن حسینؑ اب کوئی پیدا نہ ہوئے گا

۷۵

روشن ہو تیرا نانا کا ماہی سے تا ماہ

مدرسہ یہ ان کی جان بہ آئی ہے وہ گواہ

جن پر نبی نے بیچ میں جو ہے خط لیا

کلمہ لکھا ہی جن نے کہ نہی کریں نگاہ

کلمہ مین نام احمد و اسم علی لکھا

ان کو رسول اپنا اور ان کو ولی لکھا

۷۶

دو ہمیشہ حال کی مین بھی اسی سواد ہون

تیغ بیاں میں قدرت پیرو دکھا رہا ہون

مین خیبر بنیاد تیرہ دل اسواد ہون

فیضہ میں کل نعمت کا ہے وہ بے بہا ہون

تو شک ہے مین یقین تو گنہ مین ثواب ہون

تو بولہب ہے مین خلف بو تراب ہون

۷۷

ایمان کا کلمہ کفر کے سر پھر نئے بڑھا ہے

قرآن ہمارے واسطے دنیا میں آیا ہے

ہر بیت کی نبی کے لیے دعا تحفہ لایا ہے

جبرئیل الدنیا ہے لے ہمارا جو الایا ہے

نام و نشان ہے تا بہ قیامت حسین کا

گھر ہے نبوت اور امامت حسین کا

۷۸

بولا وہ بدواغ یہ معلوم ہے مجھے

منظر نیزہ و نیزہ کا جو ہے منتصب

ایک بار ہر سب میں امتحان ہے

بیٹر نفی نے نیزہ کو زبر دو نیم کیا ہو

بھالا سنبھالا شمر نے تو غل برمحل اٹھا

اب خیر جان کی نہیں دست اجل اٹھا

۶۹

اٹھتے ہی نیزہ لے لیا لگا جو اسوار
مرحب سے [illegible]
جلنے لگے زمین پہ [illegible] سینہ دار
دو دو سیہ اژدہا [illegible]

پر ذوالجناح صاف دھوئیں سے نکل گیا
ہاروت تھا کہ اُڑ کے کنوئیں سے نکل گیا

۷۲

[illegible]

باقی رکھا نہ ابروئے کج کے نشان کو
چلّا کے سب وہ تیر نے توڑا کمان کو

۷۰

نیزہ کو اس نے لے لیا یون [illegible] جناب
چمکا [illegible] عقاب
زہ اور نے کس کے کمان [illegible] تاب
لیکن کمان [illegible] نہ ہوا عتاب

جان اُس کی ساتھ تیر کے سن سے نکل گئی
اک آہ سرد تھی کہ دہن سے نکل گئی

۷۳

پھینکا زمین پر اس نے کمان [illegible]
[illegible] تیغ کھینچ لی [illegible] ذوالفقار
[illegible]

آئی ندا فلک سے اٹھا غل زمین سے
دیکھو وہ نکلا دست قضا آستین سے

۷۱

نیزہ وصفت اژدہا [illegible]
کھینچا الف [illegible]
[illegible] کمان [illegible] علی مدد
[illegible]

نیزہ نگہ کی طرح چلا غیظ و خشم مین
پتلی کی ڈھال توڑ کے جا پہونچا چشم مین

۷۴

[illegible] امام
[illegible]

ہے سر پہ تیری تیغ کہ یہ ذوالفقار ہے
اک وار مین تو نار سے اب ہمکنار ہے

۵۵

ہاتھون مین دو لیے لیا گرز گران کو دس سے
جب اشقیا کا لال ہوا چہرہ وہ شقی ادہر
اور رنج مین وہ گرز گران بار اپنے سر
جس طرح دو لعطف کا ابن جبر پر

ظالم ارادۂ سر مولا کیے ہوئے
ہاتھون مین اپنے گرز گران سر لیے ہوئے

۵۶

سو سو طرح سے گرز وہ لایا قریب سر
لیکن حسین کو ندا بھی ہوا ضرر
نزدیک دو ہاتھون آن گرز تمام سر
جھٹکا دیا کہ ہو اب لب زمین پر

ہاتھ اُس کے دونون ٹوٹ گئے رنگ فق ہوا
تبت یدا ابی لہب کا سبق ہوا

۵۷

دنیا کا جب بھی وہ بشر اُسے حالت عجب
اور نامہ سیہ بھی گرا تیغ شہ عرب
جھٹکا جو اُس نے دیا گرا بیٹے پر لب
میدان مین پڑا بیٹھے شاہ اپنے

پھر فرد فرد کا سر امید پست تھا
تقویم سرنوشت مین خط شکست تھا

۵۸

جنگل مین گرد بھی ان سے سمجھا اور ہو گیا
سرکش ان سے سر اپنا بہو گیا
چاہ ستون ان شنیت کا ایک بار ہو گیا
ان ان تیغ جو کا بار ہو گیا

سب خوف تیغ شہ سے پریشان پھرتے تھے
پاؤن تو پیچھے ہٹتے تھے سر آگے گرتے تھے

۵۹

حکم خدا سے ایک فرشتہ نے دی ندا
ان ہاتھون مین یہ زور یہ شیر خدا
یہ غیرت حسین اور اب سخت و قدرت خدا
سب اپنے آپ نماز شہادت کرو ادا

یہ سنکے خوف حق سے ورا فلک گر گئے
قبلہ کو مثل قبلہ نما شاہ پھر گئے

۶۰

اُترے نہ جس وقت مین آگیا سب نے سر اپنا
حکم نبی کی ہر ایک سے مانا اور وہ ڈرا
روح سعادت ادا ہٹا کے نبی کی گردن
ہین سوئے قبلہ صرف دعا شاہ کربلا

حملہ کرو حسین پہ نیزے سنبھال لو
نوکون سے برچھیون کی کلیجہ نکال لو

۹۱

شبیّن پہ ہو گئے جو پسر مرتضیٰ کے تھے
حضرت پہ جان جوان جو سب کربلا کے تھے
اکبر جوان بھی تھے گزرنے نہ پائے تھے
عباس کہ پیکار سے دریا پہ جا کے تھے
امت کیواسطے نہ تن و سر دریغ تھا
سینہ حضور نیزہ تھا سر پیش تیغ تھا

۹۲

تنہا ہی پیاسا گروہ ظالم سے دمی ہوا
تم نے نہ مانا کہ جو شتر اسوار نے کہا
اکبر میں او دھاڑ کی اب تاب اس گرز دار
بازجبر میں غنا لے آب سے تعجیل کر دیا
کوفے سے حکم آیا ہے ابن زیاد کا
وقفہ نہ دو امام امم کو جہاد کا

۹۳

لڑنے سے ایک نامہ سوار آیا ناگہاں
اس نے حوالے عمر کو دیئے اپنے کیا بیان
ابن زیاد نے یہ کہا ہے کہ اے جوان
بیکس کے سر کاٹنے میں ہوں منتظر یہاں
سر کاٹنے مین آج نہ تاخیر کیجیو
دم لینے کی حسین کو مہلت نہ دیجیو

۹۵

سنتے ہی چار لاکھ نے یک لخت جوش کیا
چاروں طرف سے برچھیوں میں آہ لے لیا
قرآن کو رحل زین سے زمیں پر گرا دیا
نوحہ کیا زمین نے فلک نے گرا دیا
مٹتا ہے آج نام علی و بتول کا
ہوتا ہے قتل آہ نواسا رسول کا

۹۴

تیری بہادری پہ تعجب کا ہے مقام
غیرت سے ایک ننگ ہٹا فاطمہ کا نام
آراستہ میں کرچہ دو بازار یاں تمام
کیا عید ہو جو آئے تو یکسر امام
جب تیرے ہاتھ سے سر شبیر لونگا مین
سیدانیوں کی لوٹ تجھے بخش دونگا مین

۹۶

جلاد سر حسین پہ چڑھتا ہوا چلا
خنجر ادھر بھتیجوں کو بھرتا ہوا چلا
سر زین سے جب ہٹاتا ہوا چلا
ارکان عرش حق کو ہلاتا ہوا چلا
اب کیا کہون کہ پاؤں رکھا کس مقام پر
پھٹتا ہے سینہ حال تہ تشنہ کام پر

۹۷

زوجِ رسول کہتی تھی چلّا کے دم بدم
یہ سینہ ہے پیمبر کا سینہ نبی کا ہے
یہ دل ہے حیدر کا دل یہ ہے مہبطِ اسمِ اعظم
یہ بازوئے علی ہے یہ ہے بابِ علم

بیٹھا ہے تو حسین دلاور کے سینہ پر
یہ لوٹتا تھا تیرے پیمبر کے سینہ پر

۹۸

زہرا پکاری عرشِ الٰہی ہلاؤں گی
اے شمر تجھ پہ آہ کی بجلی گراؤں گی
سجادِ ناتواں کو دعا دیتی جاؤں گی
محشر میں حشر سے پہلے محشر اٹھاؤں گی

اِس نوحہ پر بھی عرش کو اُس نے ہلا دیا
خنجر کو بوسہ گاہِ نبی سے ملا دیا

۹۹

غل پڑ گیا کہ حسین کا سر جدا کیا
اعدا نے جشنِ فتح کا ساماں بپا کیا
بیٹی نے سعد کی حرمِ مصطفیٰ کیا
سر نیزہ پر بلند بصد واہ واہ کیا

پردہ اوٹھائے دیکھتی تھی خواہرِ حسین
نیزے پہ اُس کے آگے چڑھایا سرِ حسین

۱۰۰

زینب نے ہائے بھائی کہا اور نکل پڑی
بانو نے پھینکی سر سے ردا اور نکل پڑی
کبرا پکاری وا ابتا اور نکل پڑی
چلّائی فضّہ ہائے خدا اور نکل پڑی

آگے تو بے حواس حرم روتے جاتے تھے
پیچھے پکارتے ہوئے سب بچے آتے تھے

۱۰۱

جب اُن سے آ کے اہلِ نفس نے کہا
دیکھو تمہارے بچے پڑے ہیں جا بجا
کیونکر اُن سے بھی نہ اُٹھایا گیا
بیبیاں پکاریں ہم ہوئے وا مصیبتا

دنیا میں ہم نہیں ہیں جہاں سے گذر گئے
گھر کس کا بچے کس کے کہ شبیر مر گئے

۱۰۲

بالکہ تنہ کا لاشۂ بے سر نظر پڑا
سراج اہلبیت زمیں پر نظر پڑا
گرتا سب کو ہیبت سے نظر پڑا
زینب کو غرقِ خوں جو برادر نظر پڑا

رکھکر کٹے گلے پہ گلا یوں لپٹ گئی
سمجھے یہ اہلبیت کہ دنیا الٹ گئی

۱۰۱

گر یہ وداعِ شہ ہے تو ہے غم کہ ہے کیا بیان
کہتا حسین ہے کہ ستم ہے ستم سے جان
لیکن بلا میں لا کے غم عشق ہی یہ فغان
بھیا بنا کے ماں کو سب ماں باپ بے زبان

زہرا کی جان روح علی آہ کیا کیا
امت نے کس گنہ پہ ترا سر جدا کیا

۱۰۲

یا رب یہ زینب آج کہ کس کی رکھوں میں جب
جاؤں کدھر کہ کس میں تو سب کہ بےکس ہیں سب
زینب بھی نہیں کہ سب ہیں بےکس تب
زینب نہیں کہ سر پہ وہ اون میں عجب

لاؤں کہاں سے فاتح بدر و حنین کو
ہوتے علیؑ تو کہتی جلا دو حسینؑ کو

۱۰۳

اے مومنوں کی زینت و دنیا پناہ اے حسینؑ
اے سید زمن تاج و کلاہ آہ اے حسینؑ
اے بلبل ریاض آہ آہ اے حسینؑ
اے بےکس و غریب و بے پناہ آہ اے حسینؑ

ہے ہے اجی تو جان سے اپنی گذر گیا
میں آج مر گئی مرا سب کنبہ مر گیا

۱۰۴

زینب کی ہے یہ تمنا کہ دنیا میں تم رہو
زینب کی وارثی کو کرو دادار ہو
زینب کہاں رہے جو میں ہوں نام اتار دو
زینب کے سر پہ ردا کے درد کو چھپا دو

زینب امیدوار نزول بلا رہو
جبتک میں بے کفن رہوں تم بے دار رہو

۱۰۵

بھائی سواری کی تیری سوئے وطن گئی
سر کو بہن کے نہ سر ہی بہن گئی
مسکن بہن نہ کیا تیرا بہن چھپ گئی
تصویر بنا بابا جان کی ترا ان گئی

مر جاؤں گی تڑپ کے دلاسا شتاب دو
بھیا کس آسرے پہ جیوں میں جواب دو

۱۰۶

اے رب دعا کا کہ ہو تیری سند تنگ سا
ان کے حسین و حبیب جان جز قضا
اس میں نہ تیغ سلطان لا فتا
اب میں ان کے سبب ہیں ان غزا

یارب کوئی غم ہوا نہیں جز غم حسینؑ
ان دوستوں کے ہاتھ ہوں اور ماتم حسینؑ

مسدس ۱

وہ زینب جسے حسرت فرزند جوان ہو
لازم ہے کہ اکبر سے لیے اپنا نشان ہو
الجھی ہے جب حسین میں بتا سے کہ جہان ہو
ہر سو جو روان ہو بہ غم اکبر بین دوران ہو
مولا نہ فدا کرتے جو ہمشکل نبی کو
ماتم میں پسر کے نہ قرار آتا نہ کسی کو

۲

بچپن جو جوانون کی جوانی کی زمین سے کیا کیا
ارمان جوانی میں ہوا اکبر سے زمین نے بیا
شادی کی نہ پوری نہ بیعت نہ لذت دنیا
حسرت ہی رہی اکبر کے واحسرت و دردا
بچپن میں پلے نازون سے پر نفس کشی مین
شادی سے کنارہ کیا مرنے کی خوشی مین

۳

برنا ہی جوان بیٹے کا کوہ غم کا نگاہ
بعض جو پیدا ہو بیٹا کرتا ہے فلک آہ
پھر کیا قضا کر ہے کہ بیٹا ہے وہ ذی جاہ
ناکام جو ہیں کب ہیں اکبر ہی کو دائم
ماں باپ کی پیری کے سہارے علی اکبر
دنیا سے پر ارمان سدھارے علی اکبر

۴

ارمانون کی اکبر کے نہ نکلے تھے جہان میں ارمان
تھے بیاہ کے قابل جو ہوئے تو بنا کا بیابان
مہندی کے عوض ہاتھ ہوا خون میں غلطان
سہرے کی جگہ جب کہ سر نیزہ سنان
قربان میں شبیر کے فرزند جوان پر
پروان چڑھے سر جو چڑھا نوک سنان پر

۵

بن بیاہ ہی تابوت یہ اکبر کا ہو مستور
سہرا کہاں ہے بھی نہ اکبر سے ہوا دور
تابوت کا کیا ذکر کہ کفن کا تھا نہ مقدور
زینب تھی جو محتاج تھی بانو بھی تھی مجبور
کیا لائے وہ ماں چادر گل قبر پسر پر
چادر نہ ہو جس بیکس و محتاج کے سر پر

۶

دنیا میں کسی کو غم فرزند نہ ہوئے
اور جب نہ ہو ضعف بھی غم اکبر جی میں ہو
بیچ پہ یہ مشکل کہ کٹھن عالم میں بنے
سب مر نہ سکے اکبر کے جان کو کھوئے
چالیسواں فرزند جوان کا ہو تو کیا ہو
مجلس غم اکبر کی ہو سامان عزا ہو

درد و غم سے زرد تھا رنگ رخ حسین دو جہان
اور ہچکی تھی زبان واسطۂ اکبر ذیشان
اب تن میں نہ سکت تھی نہ قرار دل افغان
ساتھ اکبر کے سے ہو گئی آرمان

مرہم یہ ہے زخمی ہو جو دل مرگ پسر میں
اکبر کے کلیجے کا رہے زخم نظر میں ؎

۱۰

لشکر ہوا روتا ہوا جنبش کو دو ناچار
نہ بات نہ تاب جنبش میں زرہ شہ ابرار
ورثا ہوا اجالا سب زانو میں سردار
سکینہ سر زانو ہوا مولا رہ بیکار

اکبر نے سفارش کی حسین ابن علی سے
مولا نے گذارش کی جناب احدی سے

اکنا تو مولا کا کر دادر کرین ابتجا
بیمار ہوا اکبر تب دیا میں رب والا
آیا باوب تو ضریح شہ والا
اکبر سے کہا وارث عجاز یہی

مرتا ہے پسر میرا غلام علی اکبر
صحت اسے دیجئے پئے نام علی اکبر

۱۱

لیکن مرض موت میں بھیر وہ ہوا بیمار
بازو رہے نئے عیان مرگ کے آثار
پھر تھا مرا نزار سے ضریح شہ ابرار
کہتا تھا کہ بیٹا جیتا ہے جاوان میں جا

رو رو کے خیال پسر ماہ جبین میں
غش ہو گیا پہلوئے ضریح شہ دین میں

تھا آرزو کہ آئیگا اسے سید زیجاہ
اور رو رو کے اولاد کے بھی ہے نگاہ
جب ایسے بیٹے کو نظارہ ہو گی نہ نگاہ
واقفہ بڑا چھوڑ کے ضریح ابی اپناہ

اے بے کفن آقا اسے خلعت دو شفا کا
اے پیاسوں کے مولا اسے شربت دو شفا کا

۱۲

غش میں نہ بیٹا مرا آواز دو ناچار ہوا دیکھا
وانے میں سب ہو کے مرے زار سے شبیر
فرزند میں نہ بیجو جل میرا اے نہ تیر
نقد میں یہ دل جو اکبر کو نہ ملا
موت آئی

حصہ میں مرے لال کے برچھی کا پھل آیا
نیزہ جو نکالا تو کلیجہ نکل آیا ؎

۱۳

بیٹا مرا اس تشنگی سے مر تو نہیں ہے
اکبر کی طرح پیاس سے مضطر تو نہیں ہے
ناوک سے نشاں حلق علی اکبر تو نہیں ہے
برچھی جو لگی تھی وہ اس بن میں

سردابہ لحد ہے کفن کرب و بلا ہے
اکبر تو مرا بے کفن و گور رہا ہے

۱۴

بیٹا وہ ہے جو چھوٹا سا اٹھایا ہو تو بڑا ہے
زینب نے اسے گود میں پالا ہو تو بڑا ہے
ملنے کی ہیں آسے جو تنہا ہو تو بڑا ہے
بابی مرا زندہ ہے مسیحا ہو تو بڑا ہے

زائر نے کہا دل میرا بھر آگیا مولا
اس حال کو سنکر مجھے صبر آگیا مولا

۱۵

اس شخص کی حسرت کا ستادل آج ہوا سائل
کیا کہیے کہ اس غم کا اب کچھ ہے نہیں حاصل
بے نے ہے جن داغ غم فرزند جوان بھی حاصل
فرزند کے ماتم میں

اس غم میں خبر کچھ نہیں رہتی تن و سر کی
نے ہاتھ کی نے پانو کی نہ دل کی نہ جگر کی

۱۶

وہ صاحب دل اولا کے خشند و حیران
اعضا ہے جو تن میں جو ہر تن انسان
تن کا ہے یہی دل و جسم میں سلطان
سر سے [...] اعضا بدن میں

فرزند جو ہے پارۂ دل نور بصر ہے
سلطان کا ضرر عین رعیت کا ضرر ہے

۱۷

اس دل پہ بنا ہو گئی پیری زنان کی مولا
کب سے ضعیفی میں جب اجل ہو جب آ آتا
اسباب اٹھا ہستی زینب کا کیا کیا
آرام سے تھا ہو بصر و قوت اعضا

دو بار عمامہ گرا میدان ستم میں
پہلے غم عباس میں پھر بیٹے کے غم میں

۱۸

بیٹے کی ولادت پہ ہوئی زینت جسم میں
[...] پیدا [...] غم
[...] آرے تھے پیمبر
[...] دو عالم

جو عہد جوانی میں لسر پرشد نی تھی
وہ رو بروے سبط رسول مدنی تھی

۲۹
جو جو تھے مدینہ میں [illegible] ہوا خواہ
فرزندوں کو اپنے بنانے تھے وہ ذی جاہ
شہ سے متقاضی تھے کہ اکبر کا کرو بیاہ
فرزند تمہارا بھی جوان ہو گیا یا شاہ
حسرت ہے کہ ہو آپ کے دلبند کی شادی
پھر ہم میں سے ہر اک کے ہو فرزند کی شادی

۳۰
کہتے تھے شہ خالق مری نیت سے ہے آگاہ
منظور ہے اکبر کا نہ بیٹوں کا [illegible] بیاہ
دکھلائیں نہیں ہے جو ہو مرضی الله
جو ہونا ہو ہو جائے گا [illegible]
تم شادی اکبر کے لیے صرف دعا ہو
اللہ کو معلوم ہے کیا جانیے کیا ہو

۳۱
جب بیاں [illegible] بانو سے [illegible]
اکبر کی [illegible] بیان کرتی تھیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
پورے کرے حق شادی اکبر کے ارادے
کانوں سے تو سنوایا اب آنکھوں سے دکھا دے

۳۲
اکبر کے برابر کی دلہن [illegible] سب
[illegible] یہ دکھانے [illegible] مطلب
فرزند [illegible] ارمان [illegible] یارب
اور یہ بیان کرتی تھیں [illegible] زینب
یہ بیاہ کی حسرت میں فلک کار قضا میں
پورے یہ سب ارمان ہوئے کرب و بلا میں

۳۳
بانو و زینب [illegible] قسمت میں لکھا ہے یہ جو حال
جب [illegible] سید [illegible]
[illegible]
اور دونوں [illegible] آل
وان طبل خوشی بج رہے تھے فوج ستم میں
یان شور وداع علی اکبر تھا حرم میں

۳۴
میں کیا کہوں زینب پہ جو گزرا وہ رنج اٹھانا
وہ [illegible] لانا
اور [illegible] عباس [illegible] بچانا
وہ [illegible] اکبر کا [illegible] جانا
بابا کا تو بچپن سے ادب کرتے تھے اکبر
ماں در پہ نہ آتی تھی طلب کرتے تھے اکبر

۴۵

آخر علی اکبر نے ندا دی کئی باری
اے حضرت والا ابھی جیسے اماں کو ہے جاری
رخصت کا اجازہ دو بیکس ہے بیچاری
پرسالہ بھائی ہون پھپھی کو ہون مین پیاری

آؤ نہ تمھین کیون مجھے بلواتے ہو کیا ہی
عباس کے ماتم مین مرا ہاتھ رُکا ہی

۴۶

بے تیغ ہی دنیا پہ ہوئی بانوئے غمناک
نکلے شہ والا رخ اقدس پہ ملے خاک
پاس ہون کا فلک بھائی کے ماتم مین ہے چاک
در رخصت پہ نکلی جان پر آ لوا

اکبر کو کلیجے سے لگانے لگے مولا
اور دل کے دھڑکنے کو دکھانے لگے مولا

۴۷

مین اب نہین سکتی ہون تمھین بیٹھے مین آؤ
عباس سے فرزند کو چھاتی سے لگاؤ
اور اب سر عباس کی اس لاش پہ اوٹھاؤ
نعش مین پدر کا کلیجہ بین کی بچھاؤ

جو کہیو سمجھ کر مین دل افگار ہون بیٹا
ماور رہون کہ دائی ہون پہ حقدار ہون بیٹا

۴۸

اکبر نے کہا آپ ہین آنسو نہ بہاتے ہین
بابا اٹھیں در پہ اب سر کو نہ جھکاتے ہین
پیری مین پدر داغ جوانی بھی اٹھاتے ہین
بچپنے سے تیس عمو اور ان جد کو بلاتے ہین

رستہ سفر مرگ کا تاریک ہے بابا
ملجاؤ نگا مین قافلہ نزدیک ہے بابا

۴۹

اکبر نے کہا بس کہ مین اب رہ نہین سکتا
سر سینے سے کو دکھلا نہین سکتا
آتی ہے بس سر بھی اٹھا نہین سکتا
ہے درد کہ زخمی مین کہ جا نہین سکتا

ہوتا ہون فدا حضرت شبیر کی خاطر
بخشو ہمین شیر اصغر بے شیر کی خاطر

۵۰

زخمون سے جگر ہو گیا سیلاب زینبین ابھر
خیمے مین جو ہو کے رہ اسلام مین ابھر
اب کی رضا مرضی ربی زینب نصر
ابو رنج و محن مرضی پہ ان ادا ہمت

رخصت سے تمھاری کسے یان ہوش رہے گا
تم رن مین جوان قتل ہو یہ کون سہے گا

۴۱

اکبر کو لئے آئے محل میں شہ عالم
ان سے کہا بیٹھو سب اس کا ہے ماتم
کچھ مشورہ اس وقت کیا چاہتے ہیں ہم
جو صاحب اولاد ہوں سب جمع ہوں اک دم
جب ہو گئے سب جمع تو بولے یہ پسر سے
لو پیارے کہو جو تمھیں کہنا ہو پدر سے

۴۲

اکبر نہیں تم صرف فدا اولاد میں قربان
اپنا ہی نیا رکھتے ہو جو سب کا مری جان
اس بات کا انصاف نہیں یہ ہو یہ ارمان
خود مر کے پسر کو کوئی مرنا نہیں ارمان
تم جاؤ گے اے لال اگر قتل کے بن میں
میں بھی ابھی سر ننگے چلی آؤنگی رن میں

۴۳

بولی یہ تو زینب دل افگار بصد حال
ان کا ہے عزم فرزند مرے ہو جائیں پامال
سنئے تو ذرا نسل بھی ہے یہ مرے دو لال
مانو یہ ضعیفہ کو تمہیں بھیجو نہ یہ لال
یہ ماں ہی یہ زینب ہی یہ تم ہو یہ حرم ہیں
جو سب کہیں راضی اوسی اک بات پہ ہم ہیں

۴۵

جاں آئی ہی اڑ تن میں جو تیغ تو تمہاری
یہ کیا کہا بن چلو او جو زرا سے بس واری
کیا کلمۂ حق کوئی کہیگا نہ زبان سے
کیا اٹھ گئے سب صاحب اولاد جہان سے

۴۴

زینب نے کہا کہئے تو شاہ ذوالاقتدار
اکبر نے کہا آج تو ہے دنیا سے پیارا
بیٹے ہی کا بوسہ تو لیا جان کیا یارا
سیدانی نے لال کی دیکھو تو دو بارا
مادر کو نہ اس قہر کی گفتار سے مارو
اس سے تو یہ بہتر ہے کہ تلوار سے مارو

۴۶

بن بیاہے پر ارمان نہ ہوئے نہ پھلے تم
اٹھارہواں سال آتے ہی مرنے چلے تم

۳۴

تنہا تھا جوان کوئی مدینہ مین جو ذی جاہ
ہین حق سے وہ عالی بھی سب لوگ ہین آگاہ
اکبر بھی یہ دن ہو نصیب ارے اللہ
سب ہی یہ جو تھی دہر تمہاری جو تھی واہ

تابوت ہو کافور ہو میت ہو کفن ہو
سہرا ہو نہ جوڑا ہو نہ دولھا نہ دلھن ہو

۳۵

زینب نے کہا اکبر سے کیا حسن لیا پیارے
زخمی ہوا اور تن بھی مرے ٹھیر نہ تمہارے
اکبر آہ کی اکبر نے کہ دل بیل لکھے جائے
غش آگیا زینب کو اس کی دردہ مارے

کیا عین جوانی مین تمنا تھی قضا کی
عمامہ اوتارا علی اکبر نے دعا کی

۳۶

حسرت ہے مجھے بیاہ تمہارا جو ہو اکبر
مین واری ابھی ہون دولھا بنے دلھن
تم جاتے ہو بانو کو نہ دے پانی یہ مادر
قسمت کا یہ لکھا ہے بری ہائے مقدر

مین چاہتی ہون پھولے پھلے باغ جوانی
تم چاہتے ہو بانو کو دون داغ جوانی

۳۷

اٹھے کہ دم مرگ بھی تھی غش مین زینب خوش بشارت
اور بولے کہا والد سے دو بادشاہ دوش اوقات
بیدار یہ سمجھے مین جاتے ہین راہ مین بات
رسول ہنس کے کہا مین نبی کیا بات

شہ بولے زیارت ہوئی ہے عرش مین نبی کی
خوشبو مجھے آتی ہے رسول عربی کی

۳۸

زینب کی طرف اکبر مظلوم نے دیکھا
حیران سفارش کو کھڑے جو بولی وہ دیکھا
کہنے لگی ہان میری طرف دیکھتے ہو کیا
رخصت کی سفارش کرون ارمان رہا کیا

ہے ہے یہ نشان نام برادر کا مٹا دون
ماں دے بھی رضا گر تو نہ مین تم کو رضا دون

۳۹

زینب کو جو ہو تنگ نا بودر کرے یہ پکاری
اے لوگو نکالو و علی اکبر کی سواری
پہنا ہے کفن اکبر نے بھیا وا حسین بھاری
اکبر سے کہا زینب نے بیبیون کرتے ہی زاری

ماں باپ سے اب پوچھو نہ مظلوم پھوپھی سے
رخصت کا مین لے آئی ہون فرمان نبی سے

۴۱
بانو نے [illegible] یہ فرمایا میں [illegible] بیکا
پر درد تھا [illegible] پیری [illegible] میں نہیں آتا
زینب نے کہا [illegible] اور [illegible] بنا
[illegible] پریشان [illegible] بھی آنکھوں [illegible]
بھیا کی طرح خم تھی کمر خیرہ ورا کی
تھی گیسوؤں پر خاک پڑی کرب و بلا کی

۴۲
یہ سنتے ہی فرزند نے [illegible] گئی بازو
رو دو [illegible] میں زینب [illegible] آئے [illegible]
وہ شہزادہ [illegible] بھی [illegible] بانو سے بازو
و [illegible] بازو میں زینب [illegible] بھی [illegible]
قسمت میں لکھا تھا میں جیوں اور مرو تم
لو آؤ سفارش مری زینب سے کرو تم

۴۳
رونے لگے سب [illegible] رسول عربی کی [illegible] حالت
فرمانے لگے [illegible] دختر خاتون زیارت
مصحف [illegible] معراج علی اور نبوت
زینب نے کہا [illegible] جانی شہادت
رخصت کرو ہم شکل رسول عربی کو
اس شکل سے حاصل ہو شہادت بھی نبی کو

۴۴
یہ سنتے ہی بہت شاد ہوئے اکبر ذی جاہ
رخصت کیا ماں نے [illegible] بصد نالۂ جانکاہ
زینب نے کہا [illegible] یا امین پیغمبر [illegible]
[illegible] ہوں حفاظت میں [illegible]
پھر زیب گلو ہیکل سلطان امم کو
اور ناد علی بازو و تکو چوم کے دم کی

۴۵
تھیں فاطمہ بھی نانا کے پہلو میں [illegible]
[illegible] بیٹوں کا [illegible] بھی [illegible]
[illegible] نے کہا [illegible] دکھانا [illegible]
[illegible] زینب کا [illegible] بعد از علی [illegible]
اب روئیگی بانو مرے ہم شکل نبی کو
پھر فاطمہ روئیگی حسین ابن علی کو

۴۶
[illegible] ہو [illegible] کہا نے زمانہ
[illegible] صدا [illegible] بیگانہ
دل [illegible] کا ہو [illegible] جدا [illegible]
[illegible] دل تمھارا [illegible]
تصویر غم و درد سراپا ہوئے شبیر
غل پڑ گیا اب بیکس و تنہا ہوئے شبیر

۴۹

جب زینت گلگوں ہوئی تمثیل پیمبر
تھامی شہ بیکس نے رکاب علی اکبر
فرمایا میں قربان ترے اے مرے دلبر
حسرت یہ ہے چلے جیتے جی ساتھ یہ مضطر
بن دیکھے ترے خیمے میں مرجاؤنگا جاکے
لیچل مجھے ساتھ اپنے جلودار بنا کے

۵۰

یہ آخری صحبت ہے جلو میں تڑپتی ہیں
کس طرح سے ہم حالت دل آپکو دکھاتی ہیں
اکبر نے کہا اے یہ سکینہ سے سنا ہیں
جب سے یہ زبان سے کہیں ابھی نکلی ہیں
فرزند کی خاطر سے ٹھہر جاتے تھے شبیر
اکبر جو قسم دیتے تھے پھر آتے تھے شبیر

۵۱

القصہ روانہ ہوئے میدان کو اکبر
سب کس کے گیا پاس سے دیکھا کئے سرور
جب دور نظر سے ہوئے ہمشکل پیمبر
تھامے ہوئے دل خیمے میں آئے شہ صفدر
یہ غم ہوا منہ اشکوں سے دھونے لگے شبیر
ہر چند کہ صابر تھے یہ رونے لگے شبیر

۵۲

یہ سن کے بہن آئی سر عمامہ اُتارا
اکبر کا لیا نام ترا ان سر پہ وارا
زینب نے کہا ہائے ابھی ہم سے بچارا
ایسا ہو کبھی حال نہ سمجھا تھا پکارا
شہ نے کہا یہ دکھ بھی تو ہم پر نہ پڑا تھا
زینب علی اکبر کبھی یوں ہم سے چھٹا تھا

۵۳

زینب مری جان ان کا ہے رنج و صدمہ ہیں سہ
اکبر تمہیں اکبر نبی کا ہے یہ غم ہے
زینب کے آغوش کی بابا کی ہے سب کا غم ہے
اور دو ہائے کہ نانا کی پیغمبر کا غم ہے
ایسا نہ ہو اکبر جو تہ تیغ جفا ہو
امت پہ نزول غضب و قہر خدا ہو

۵۴

امت سے ہمیں رنج و بلا جب کیا تک
دکھ ہم بھی جب جھیلیں لیا جب کیا تک
بابا کے سر ان پیا جب کیا تک
نانا کے کیا کیا تک
کی میں نے بحل مجھ سے جو کچھ بے ادبی کی
اکبر کی شہادت تو شہادت ہے نبی کی

۹۵۵

سیدھے ہیں تو یہ تیور تھا ادب بین [illegible]
تھا غازہ [illegible] سے شکل [illegible]
[illegible] سے تیر آرا جب [illegible]
[illegible] سے ہوئے [illegible]
گو جنگ کو تھے رن میں یہ پہلے پہل آئے
پر خوف سے شیروں کے کلیجے نکل آئے

۹۵۶

صورت ہے یہ آئینہ الفاظ و معانی
لکھا ہے [illegible] ہے جوانی
[illegible] سر [illegible] غنچہ دہانی
[illegible] وہ دل [illegible] زبانی
نقشہ یہ کھنچے جبکہ یہ ساماں بہم ہو
انگشت و کف و روح امین لوح و قلم ہو

۹۵۷

مطلع ثانی
ہے شکل ہلال دوسرا آتا ہے نظر میں
روز ظفر [illegible] آتا ہے نظر میں
[illegible] نور و ضیا آتا ہے نظر میں
[illegible] کعبہ نسب خدا آتا ہے نظر میں
سب فوج گھری ہے غم و اندوہ و محن میں
اب جان نہیں خوف سے ر دبا ہو گئے تن میں

۹۵۸

مشہور ہے [illegible] مرقع میں [illegible] تصویر
[illegible] صفحہ [illegible] تصویر
شمشیر شجاعت کی [illegible] تصویر
[illegible]
ظاہر میں تو یہ نقش مراد دوسرا ہے
شبیر کی آنکھوں سے اسے دیکھئے کیا ہے

۹۵۹

اس شان سے [illegible] جب نظر آئے
خورشید فلک [illegible] آئے
اقبال و ظفر [illegible] اطاعت کو جھکائے
[illegible]
مجرائیوں میں غل تھا وہ داں یہ بڑھے جاؤ
ہیبت کی صدا آتی کہ بڑھے جاؤ بڑھے جاؤ

۹۶۰

پیدا ہے جو کچھ قدرت کا ہو آئینہ اسرار
آئینہ ہے آئینہ یہ صیقل کرے سو بار
آئینہ ہے جس کی ضو [illegible] نمودار
[illegible] میں جس [illegible] عکس [illegible]
ضو چہرۂ حیدر کی اتر آئی ہے اس میں
تصویر پیمبر کی نظر آتی ہے اس میں

۶۱

سیدھی جو بینی نکلا ہے یوں رخ سے آگے بنی
گویا الف ہے بیچ میں آگے زیر نقطۂ ابرو
شرف جو بینی کو ہے تو نصب ہے بھی
کیا جو بھی ہے کیا الف کا یاں بھی ابرو
بینی نے زیادہ کیا ابرو کے شرف کو
انگشت اشارت ہے مہ نو کی طرف کو

۶۲

ان تینوں میں کرتا ہوں نظر قدم آنکھوں کی حسرت
اعلیٰ ہے کہ یاں اوج ہے یکتا نہ قدرت
ابرو کے تلے مخمل ہے جو حشمت زینت
انجم ہے رخ عارض پہ تجلی ہے حجت
یاقوت لب لعل پہ حیران نگہ ہے
ہے قدرت حق آتش و آب ایک جگہ ہے

۶۳

وہ تینوں میں جو ہے وہ ابرو سے جو نمو پر سے تراداہ
والد سے جو ان کا عرب و ایران شہنشاہ
اور والدہ شہزادی کی ایران کے ہے ذی جاہ
تھیں ایک نسب سے یہ بعینہ تو عیاں یہ
پایا ہے جو ماں باپ کا ورثہ تو عیاں ہے
اک تیغ حجاز ایک یہ تیغ صفہان ہے

۶۴

چاہ ذقن پاک کی تعریف کروں کیا
اس چاہ سے یوسف کا ہوا حسن دو بالا
یہ سیب زنخدان ہے تو کس سیب لب زیبا
باغ لب کوثر ہے یا نور دو چاہ
بو سونگھ کے اس سیب کی سب جیتے ہیں بو سے
بڑھ بڑھ کے درود اسکے سدا لیتے ہیں بو سے

۶۵

وصف دہن تنگ میں کیا آگے کروں وا
اب بیں کی خموشی کی صفت ایک ہی لکھوں ہو
ہے صاف خط سبز و لب سرخ کا ایما
جھلکیں ہیں سیپ زمرد میں جو دُر وا
یوں بیچ میں خط کے رخ روشن ہے نظر میں
جس شکل سے آئینہ زمرد کے ہو گھر میں

۶۶

ہے زینت میں موسیٰ کی ہو تو سینہ بھی ہو سینا
کیا وہ سینا ہے جو ہے دل کا قرینا
ہے جلوہ میں سینا سے زیادہ یہ سینا
سمجھے جو قرینہ تو سے آجائے دل سینا
اس صدر پہ قربان دل جبرئیل امین ہے
اس صدر کی الفت کے سبب سدرہ نشین ہے

۶۷

اب بادۂ نخوت سے غضب بلب عدو جو پائی
پھر بیرون ساعد ہی کی صف آئی
[illegible] ساعد بہ نور [illegible] آئی
[illegible]

ساعد مین یہ دو یا کہ ہر ایک نور کی ہی شمع
اک نور کی ہی شمع تو اک طور کی ہے شمع

۶۸

[illegible] اس درجہ عقاب علی آکر
آرام نہین [illegible]
[illegible]
[illegible]

دین ساتھ یہ ممکن ہی نہین جن و پری سے
شہباز نگہ باز رہے تیز پری سے

۶۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پر نقش بھی پورا کہین نعلون کا نہین ہے
ہے نون کہین عین کہین لام کہین ہے

۷۰

جس وقت قریب آ گئی آکر بہ سواری
[illegible]
بعضون نے کہا ہو گی [illegible] فتح ہماری
[illegible]

ہمشکل پیمبر کو دیا اذن وغا کا
ہم قتل کرین اسکو تو ہے قہر خدا کا

۷۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

غالب یہ ہوا تیغ کا ڈر گرد زمین پر
اُڑ اُڑ کے زمین سے گئی وہ چرخ برین پر

۷۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پاس آیا جو بے سر کیا شمشیر دو سر سے
لے بہ جو تھا مار لیا تیر نظر سے

۴۰۳

تھے غول صفت کتنے ہی رن میں مشغول قتال
لاکھوں پہ اکیلا تھا شبیہ نبی کا وہ لال
برچھی دو سر کی تھی وہ بری ازدروں کی چال
ہر نیزہ اسے جسکی دل ظالم ہوئے پامال

سر گرتے تھے ہو ہو گئے یکجا در رجیم و ختم پر
نقش کف پا چوم نے ایک ایک قدم پر

۴۰۴

عباس سے بھی تیغ زنی میں سپہدار
دل کھول کے آج لڑ لیئے وہ کئی بار
اور آپ پہ تو ہیں حضرت شبیر کے دلدار
غش آئے تو سنبھالا کیا اکبر سے جرار

دندان نبیؐ توڑے اور امت کو دعا دی
ہمشکل نبیؐ تم نے یہ امت کو سزا دی

۴۰۵

ہانکا وہ عدو نے سر یکا یک سب نے دیکھا
اک پیاسے نے مانند یدِ اللہ وہ جنگ آرا تھا
سمجھا ہر اک قوت کی نہیں سب نے اکیلا
سینے پہ لگی تیغ کہ ایک بار سے گر کے وہ نکلا

تھے طیش میں اکبر اسد اللہ کے مانند
آیا وہ لرزتا ہوا روباہ کے مانند

۴۰۶

شہزادہ نے فرمایا یہ الزام ہے بیجا
نانا نے بھی ظالمو نکالا تو نہیں دیکھا
جرأت تو کہ یہ عجب امر تھا یہ علی کا
ہے جرأت یہ ظالمو کیا ہے جو اب کیا

شرکت تو ہے ان دو نو نہیں مجھ خستہ جگر کی
وہ ارث ہے دادا کی یہ میراث پدر کی

۴۰۷

ناری کا سہ کہا بالا خود اور سکا اپنا
سمجھو عوض سر کو ڈھکا علی اکبر نے سر اپنا
دیا لاکہ حضور اب یہ لگا کہو تنی زندہ
ابا تو ہیں کیا کہیں یہ طیش یہ عوض

مجبور نہیں غیظ میں جب آتے ہیں شبیر
پر نانا کی امت پہ ترس کھاتے ہیں شبیر

۴۰۸

کچھ بچھونا دامن چھوٹا نہ اٹا نیتی جو دکھانا
اور آپ بھی تو نے جہیں ظالمو یہ بجانا
ہنگام سے بچا لے یہ زیر جو اب ہے بچانا
جانی ہے سنین جا یہ اب تیغ بکانا تا

تو کہتا ہے شمشیر شرر بار بڑی ہے
تم لوگو نپہ یہ فاطمہؑ کی آہ پڑی ہے

۷۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
مارے گئے اکبر ہوئی موقوف لڑائی

شہ بولے مجھے ظاہر و باطن کی خبر ہے
مشغول سخن شمر سے پر بانو کا پسر ہے

۸۰

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وہ کہتی تھیں بجا ہی کہیں جانے کی بھی جا ہے
اکبر کا غلام حبشی در پہ کھڑا ہے

۸۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اس گھر کی کنیزیں بھی نہیں جاتی ہیں در پر
بی بی کا تو وارث ابھی موجود ہے سر پر

۸۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بانو نے کہا شاہ سے یہ کیسی خبر ہے
شہ بولے یہ سچ ہے کہ مجھے درد جگر ہے

۸۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سینہ پہ خوزادے نے مرے کھائی ہے برچھی
اور پشت مبارک سے نکل آئی ہے برچھی

۸۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اب کون ہے اکبر کی خبر لائے جو رن سے
کہہ سکتی نہیں کچھ میں شہنشاہ زمن سے

۶۵

حضرت کا تو یہ حال ہے مقتل ہے بہت دور
لاشے کے اٹھانے کی کہاں طاقت و مقدور
فضہ بولے کہ بیٹے میں برابر آ گیا ناسور
ہنس کر بی بی نے کہا اے بیٹے آنکھ کا نور

بابا سے ضعیفی میں یہ کیا کر گئے اکبر
معلوم نہیں جیتے ہیں یا مر گئے اکبر

۶۶ مطلع ثانی

جب سینہ پہ برچھی کی انی کھا چکے اکبر
اور رنج جوانی سے بہت پا چکے اکبر
رن سے سوئے گلگشت جنان جا چکے اکبر
دنیا میں جوان مرگ بھی کہلا چکے اکبر

غل پڑ گیا اس قہر کی اب کھائی ہے برچھی
اور پشت مبارک سے نکل آئی ہے برچھی

۶۷

ہرچند کہ طاقت نہ تھی شاہ زمن میں
لیکن تپش عشق سے بجلی سی تھی رن میں
زینب سے کہا کون ہے اس رنج و محن میں
اک حکم ہو اب میں بھی جاؤں نکالا ہے بن میں

فرمایا کہ میں جاؤں گا جسطرح بنے گا
اور لاش کو لے آؤں گا جسطرح بنے گا

۶۸

کہتا ہے یہ راوی کہ میں تھا سر میدان
کس مرتبہ مقتل میں ہوا حشر کا سامان
یک بار ہوا دن ہوا اور آنکھوں سے پنہان
کچھ بھی نظر آتا نہ تھا لانے بیابان

تھراتے تھے چودہ طبق افلاک و زمین کے
قبے گرے پڑتے تھے خیام شہ دین کے

۶۹

دیکھو چلے گھوڑے سے جب گرتے ہوئے شاہ
ہے ایک روایت کہ لئے خضر سر راہ
ہے ایک یہ بھی کہ وہی لیکے گئے آہ
اور لاشے کو لائے نہ فرزند شہ ذیجاہ

رخسار سے رخسار جبین مل کے جبین سے
بیٹے کو اٹھانے لگے شبیر زمین سے

۷۰

آواز چلی آتی تھی رن سے یہ برابر
بابا مرے جلد آؤ کہ اب ہے دم آخر
جس دم میں کہا آئے وہ اس دم جان تھا
بیٹے کی صدا آتی تھی بابا

نے قاسم نوشاہ نہ عباس علی کو
اس طرح نہ سیدانیاں روئیں نہ یقین کسی کو

۹۱

بارہ و زہ جیب گلزار نجابت پہ نگاہ
ایک بی بی بیچ میں آئی تھی بصفت ماہ
پابرہنہ گیسووں کے اس کے نکلے آہ
ہر درد سے چلاتی تھی وا قرۃ عینا

اٹھارہویں سال آئی قضا ہائے مری جان
انیس[19] برس کے بھی نہ کہلائے مری جان

۹۲

زینب نے کہا کون ہے یہ درد کا مارا
بھائی تو مرا دور ہے مقتل کو سدھارا
اس شخص کے رونے سے کلیجہ ہے دوپارا
کیا جھوٹ کہا اسکا بھی بیٹا کوئی مارا

کیا اسکے بھی فرزند پہ تلوار چلی ہے
یہ شخص بھی ہمدرد حسین ابن علی ہے

۹۳

اے جان مرے گھر کے تھے آنکھوں کے تارے
بن بیاہے مرے پیارے زمانے سے سدھارے
اے میرے جوان مرگ مرے لاڈلے پیارے
صدقے ترے بچے بھی لاشے نہ ہمارے

بے تاب تھی بے صبر تھی مصروف بکا تھی
لکھا ہے کہ وہ خواہر شاہ شہدا تھی

۹۴

رو کر کہا اب اسکے آنکھوں سے بچھڑے ہے لال
سمجھا کہ اب اللہ کا ہے وہ مضطرب الحال
دل میں کہا ہو گا یہی حضرت کا بھی احوال
زینب کو نہ تھا ہوش کہ ہے زہرا کا ہی لال

فرزند سے اللہ چھڑائے نہ کسی کو
زینب نے نہ پہچانا حسین ابن علی کو

۹۵

اسکے ہی زینب بنت علی دیکھتی ہی رہ گئی
اس شخص نے بیکس سا سر راہ تڑپتا
پانی ہے مرے بیٹے کے وا قرۃ عینا
چلاتا ہے بیکس وہ بیکسی تنہا
اور یہ پوچھتا ہے

مقتل کی کدھر راہ ہے جنگل کی کدھر ہے
لاشہ مرے بیٹے کا ادھر ہے کہ ادھر ہے

۹۶

رو کر کہا بھائی ترا فرزند کہاں ہے
ڈھونڈھتا ہے جسکو وہ آنکھوں سے نہاں ہے
سب اپنے سر کا جو ہے بیان ہے
بس زینت جو ہے وہ سر زانو جان ہے

بیٹا ترا ایسا گیا علے اکبر کی طرح سے
مارا گیا ہمشکل پیمبر کی طرح سے

۹۷

زینب نے بین کی جان نہیں چہرہ پہ آئی تھی
اور دکھون سے حضرت کو دیتا تھا دکھائی
پہچان سکے آکے نہ زینب و لائی
فرمایا کہ زینب کو ڈھونڈے ان کسکو ہوئی
زینب نے کہا مین بھی تو اس بن مین لٹی ہون
تم بیٹے سے چھوٹے ہو مین پالے سے چھٹی ہون

۹۸

اے کاش کہ تیغ ہو تو مین دین بچاؤن
سیدانی ہون کیا نام ہے زینب اپنا بتاؤن
رنڈ علی اکبر کو کہان ڈھونڈنے جاؤن
اس یوسف ثانی کو مین کسطرح سے پاؤن
تقدیر کی گردش سے اس آفت مین پڑی ہون
سر کھولے ہوے دشت مصیبت مین کھڑی ہون

۹۹

منھ دیکھ کے زینب کا یہ بولے شہ والا
مین زندہ ہون ادھر کھچی ہے کہین تیغ سے بس جا
خیمہ مین جاؤ مین آتا ہون لاشا
شہ نے یہ کہا چلے خیمہ وہ دکھا
ہر چند کہ اُٹھنے کی بھی طاقت تھی نہ تن مین
حضرت کو فقط عشق پسر لے گیا رن مین

۱۰۰

نوحہ کیا جو جب رانڈ پہ سب شور دوالا
فرزند جوان مر گیا حسرت سے بنا نظر آیا
جب لاش کے پاس آئے تو اٹھانے کے لیے آیا
آیا پہ زبان ہوا یا
خیمہ مین نہ جاؤنگا لب نہر لٹا دو
حسرت ہے مجھے پہلوے عباسؑ مین جا دو

۱۰۱

شہ نے یہ کہا سکینہ نے تو بھی کہے تھے اکبر
پہلو مین بھی ہے لاش کا اب چھوڑ دو دلبر
اے جو رہے دریا پہ پڑی لاش برادر
شرمندہ سکینہ سے تھا وہ بیکس و مضطر
پانی جو نہ پہونچا سکا وہ داغ بدل ہے
کی عرض کہ اکبر بھی تو صغرا سے خجل ہے

۱۰۲

صغرا کو نہ جب لا سکا یا خیمہ مین جاؤن
کسطرح سے منھ ان کے تیر کو دکھاؤن
شہ نے یہ کہا خیمہ مین پہنچا کے بساؤن
ترپتا ہے ادھر فرزند لاش کو اٹھاؤن
اب کیا کہون کیونکر تن صدپاش کو لائے
شہ خیمہ مین کسطرح سے اُس لاش کو لائے

۱۰۶

تھے نیچے وہان نانا کی مسند کو بچھایا
نزدیک پیچھے ہوا اس لاش کو مسند پہ لٹایا
بانو بھی اور گود مین لانے کو اٹھایا
چلائی کہ یہ بدو مرے ہوتے ہو نیند آیا
دل مین علی اکبر مرے آگ لگی ہے
ہین گھر کے تو بکلی نہین پھر کیون خفگی ہے

۱۰۷

مسند پہ تڑپنے لگے ناگاہ وہ ذی شان
بانو نے کہا سب سے کہ یاران کا ہے عالم
کیا درد ہے جو بیٹے مین سوا ہو رہا ہے سر
سب بولے کہ ناطق مین ہے جوان ہونٹ ہلا ہے
دنیا سے پر ارمان سفر کرتے ہین اکبر
تنہا ہوئے شاہ دوسرا مرتے ہین اکبر

۱۰۸

اکبر نے کہا آج تو ہے وقت زوال
ہے ہین بی بیون ان کا کسی کو کیا حال
کیون آپ نہین کہتے ہوے آئے خوش اقبال
دیکھو ذرا اپنے والی کے کھلے بال
غم بیٹون کا پہلے تھا ہین اب غم مین تمھارے
کسطرح پھوپھی روتی ہین ماتم مین تمھارے

۱۰۹

بانو نے کہا اٹھنے کا نہین امکان
کوئی بھی نہ بولا ہوا ہے مرا ارمان
اکبر مرے فرزند جوان مرا ہوا ہے آن
زینب کی منزل تو علی اکبر ہین بیان
دم توڑنا اکبر کا دکھاؤن مین علی کو
کسطرح مدد کے لیئے لاؤن مین علی کو

۱۱۰

اکبر کو دم نزع جو بھی تشنہ دہانی
بند بھین نہین ہونٹ تھی ضعف کی روانی
پر مان نے پکارا جو بیٹا ملے جانی
منہ کھول دیا اور کہا لے دو اک ذرہ پانی
دم توڑتے دیکھا کیے شہ نور نظر کو
پانی تھا کہان لاکے پلاتے جو پسر کو

۱۱۱

زہرا کی صدا آئی کہ انصاف کی جا ہے
بانو علی اکبر جو مرا نہیں ہوا ہے
حیدر کا پسر تیر سے بیدست پڑا ہے
حال اپنا حسین کو نہیں دیکھو کیا ہے
انصاف سے رکھ ہاتھ ید اللہ کے جگر پر
وہ دیر سے غش مین ہین پڑے لاش پسر پر

۱۰۹

جز درد لوٹی بھی چلا اس سمت غضنفر وہ دیکھا

دیکھی بہو کی خبر اس شور سے بر در

بیٹے لئے روتے چلے دولھا کے نگا بیاہ

دم توڑتا ہو تو یہ ہے یہ آپکا بیٹا

ہمشکل پیمبر علی اکبر نے قضا کی

تو سونپ دو مٹی میں امانت یہ خدا کی

۱۱۱

لاش علی اکبر پہ بندھا حلقہ حرم کا

اور دیکھا ہوا ابن علی اٹھا کے یہ مولا

ہر وادو الم سے یہ صدا آئی یہ سر

ایسا کہ سینے کو اس جیسے میں ہمیں اٹھا

آہستہ اُٹھانا مجھے سینے کے تلے سے

اب کاہیکو ٹین گے ہم اماں کے گلے سے

۱۱۰

واں منہ پہ لیے ورد یہ کہتی تھی وہ مضطر

ہاں تیرے کلیجے پہ جو ہوا اور نہ آئے اکبر

میں جیتی ہوں کیا یہ روتے میں ہیں حیدر

لاش پہ ہے اکبر کی روان حال ہادر

مسند یہ تو سینے کے تلے لاش پسر تھی

اور اُسکو خبر اپنی نہ لاشے کی خبر تھی

۱۱۲

اب کیا کہوں میں لاش پہ بی بی نے کی فریاد

جب رو چکیں ہاتھ اٹھا کر یہ کہا ناشاد

ہمتیں آقائے دو عالم ہے اب امداد

یا شاہ مجھے قید الم سے کرو آزاد

انعام دو اس مرثیہ کے شاہ زمن دو

محشر میں بہشت اور یہاں تاثیر سخن دو

تمام شد

سلام

نجف کا ذرہ نہ دون آفتاب کے بدلے
نہ دون مین عرش در بوتراب کے بدلے

وہ گل رخ سرور کا روز عاشورا
شہید نے لئے خون عطر گلاب کے بدلے

جگہ کسی نے بھی قاتل کو دی ہو سینہ پہ
یہ خلق شہ تھا عدو سے عتاب کے بدلے

جمادی ہے فلک گنبد رواق حسین
بجھو نہ شمسہ کو ہے آفتاب کے بدلے

فلک کا نخل تو دیکھو کہ بخت دریا پر
امام عصر کو دی پیاس آب کے بدلے

ہے قطع فاطمہ پہ جا سر عزاداری
پدر کے بعد رسالتمآب کے بدلے

ہوئی جو ماتم اکبر مین پیمبری ریش سفید
لگایا خون پسر کا خضاب کے بدلے

جلا کے اشکباری نے وہ جناب حسین
خیمے چھین رشتۂ ایمان طناب کے بدلے

بیاہ دیئن حرم اور نہ رخ پوش حسین
فلک نے رنگ کئی انقلاب کے بدلے

دعا جو مرگ کی بی بی نے بھیجی بر شبہ فلک
عیان ہوئی تپ حشر آفتاب کے بدلے

دولہن سے اتنا تھا بوبین پہ زور نقاب
چھپا لو بالون سے منھ کو نقاب کے بدلے

یہ کیسے اٹھی تھی سو کے صبح عمر
مین دیکھون بابا کا منہ آفتاب کے بدلے

دیا جو قاصد صغرا نے خط تو شہ نے کہی
پیام مرگ ہی بھائی جواب کے بدلے

کہا حسینؑ نے اکبر کے خط جو دیکھ کے خط
خزان رخ قمر ہے بہار شباب کے بدلے

کہا سکینہ سے سفر نے تو نہ آب ملا
پیا ہے آبرو دو علی ہم کو آب کے بدلے

ادھر تو لشکر اعدا تھا صرف مے خواری
ادھر تھا بادۂ کوثر شراب کے بدلے

قمر صفت تھا فلک سیر ذوالجناح حسینؑ
ادھر زحل در صراحی نجوم رکاب کے بدلے

قطعہ

یہ قید میں تھی شکوہ سواری سجادؑ
پیادہ ہمرہ رفقائے جناب کے بدلے

عنان صبر بکف مرکب رضا تھا جرّاران
قدم قدم میں بیڑی کا حلقہ رکاب کے بدلے

تمام شد

جو تنگ ہوتا ہے پایا بستہ تو پا ہے
یہ صبر نے کیا اضطراب کے بدلے

قطعہ

لقب رسول کا امی تھا پر بفضل خدا
پڑھا تھا علم لدن ہر کتاب کے بدلے

نبی مدینۂ علم اور اس مدینہ میں
کنندۂ در خیبر ہے باب کے بدلے

تمام شد

حدیث میں ہے ہوئے قصاص خون حسینؑ
جو قتل ہوں ثقلین اس جناب کے بدلے

وہ ایک بار کریں تو وہ بھی ہوئی زمین دو دھو
یہ قرض ہو گیا ادا قرض خواب کے بدلے

کہا امام نے جنت میں ختم کرتا ہون
لعینو نیزہ بازو جواب کے بدلے
بھلا امام تمہارا یزید ہے میں نہین
کتاب کون ہے ام الکتاب کے بدلے
شفیع روز قیامت کی آل اور ہیں
نجس یہ کیون ہوا اس انقلاب کے بدلے
دبیر کو جو اُٹھون بہشت دے رضوان
نہ ہون میں ایک در بوتراب کے بدلے

سلام

اے سلامی دیکھ رتبہ حیدر کرار کا
ہاتھ ہے غفار کا سر اس صمد مختار کا
دیدہ بیرے زخم ہے جبرائیل اس نادار کا
جب سے سر زخمی ہوا ہے حیدر کرار کا
نحس نے لے ماہ مبارک میں کیا خون علی
مٹ گیا نام و نشان سادات کی سرکار کا
عید سے نوروز تک ہے شیعونکو حزن کیا
خانہ زادو دیکھو ان بچہ نو غمخوار کا

بے ادب ہے جو علی میں جز بین حضرت ذوالجلال
دون مسجد میں بنایا قبلۂ ابرار کا
مومنون کے سر سے اُٹھ میں ابر انبوہ ہین
سر تمہارا ہے سو کہیں میں ابر شیعہ دیندار کا
دست ائمہ سے ہے کیون شیعو کے ہون بیٹے گنہگار
ہو گیا بازو شکستہ اس صمد مختار کا
اے حبیب کبریا کے بیٹے بیٹے میں حیدری
زعفر گھر گھر ہے ہے کے علم بردار کا

بڑھ کے اب تیغ کے جلاد کو شمر نے دیا
وقت جب دیکھا شقی نے روز بے انتظار کا
خون میں تر سے ریش بھی اور سینۂ پر سرخی
جس کا نقش پا تھا طرۂ عرش کی دستار کا

قطعہ

ہے روایت جبکہ مسجد سے علی گھر کو چلے
تھا در دولت پہ مجمع عترت اطہار کا
آ کے رستہ میں کہا جبرئیل نے سلمان سے
کیا بڑا ہے جوش عظمت حضرت غفار کا

بیٹے سر روتی ہیں بر سر دختران فاطمہ
بیچ میں سر زینب نالاں جگر پارہ کا
سنتے ہیں رہ رہ کے نالا زینب ناچار کا
کہتے یہ بولے علی ان جا بجا وائے حسین
واسطہ دو سکو دو روح احمد مختار کا
ایک دن تھا یہ ادب اور ایک دن تھا یہ غضب
پھرتا تھا لوٹے سے میں کنبہ حیدر کرار کا
اونٹ پہ بے سر کھلے زینب اور سنان نیزہ پہ سر
طوق آہن میں گلا تھا عابد بیمار کا

تمام شد

گردون نے آسمان سے عطا کی سخن کی تیغ اے دبیر
ہے دو عالم میں نام یکسر برجستہ روح و جان کا

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی جزیل نوالہ والصلواۃ علی محمد وآلہ

عزاداران و ماتم داران سبط رسول الثقلین و ذاکرین والاتمکین مصائب و نوائب حضرت ابی عبداللہ الحسین علیہ السلام کیلئے یہ نوید روح پرور باعث کمال مسرت و اطمینان ہے کہ اورنگ نشین یکتائی و بے ہمتائی۔ خدائے سخن جناب **مرزا سلامت علی** صاحب **دبیر** مغفور کے مرثیونکی یہ جلد اول جو سابقاً اس مطبع عالی مین طبع ہوئی تھی۔ تمام تر ان مرثیون کا مجموعہ تھی جو دستیاب ہوے تھے۔ فی الحال بعض مبصّرین سے معلوم ہوا کہ اس مجموعہ مطبوعہ مین بہت کچھ تصرفات غیر اور الحاقی کلام شامل ہے۔ لہذا مطبع نے سعی تمام و کوشش مالا کلام اس جلد اول کو بغرض صحت و توثیق مداح اہلبیت اطہار یگانہ روزگار جانشین حضرت **دبیر** و **اوج** طاب ثراہما یعنے جناب **مرزا محمد طاہر** صاحب **رفیع** دام بقائہ کی خدمتمین پیش کیا۔ اور جناب ممدوح نے التماس مطبع کو شرف قبول عطا فرما کر از اول تا آخر کل مرثیون کو اصل کلام جناب **دبیر** سے مطابق فرما کر کلام الحاقی سے پاک کر دیا اور تقریظ و توثیق بھی تحریر فرمادی۔ مطبع کو فخر ہے کہ بحمد اللہ یہ جلد اول اب مکمل اور قابل اطمینان شائقین ہے جسے بسرپرستی عالی وقار جناب **منشی رام کمار** صاحب دام اقبالہ مالک مطبع و **نولکشور** اسٹیٹ ماہ مارچ ۱۹۳۷ء مین زیور طبع سے آراستہ کر کے شائع کیا گیا ہے امید ہے کہ ناظرین کرام اور ذاکرین والامقام نہایت مرغوب اور پسند فرمائین گے۔

وما علینا الا البلاغ

غلط نامہ جلد اول مراثی مرزا دبیر مرحوم

غلط	صحیح	صفحہ	بند	غلط	صحیح	صفحہ	بند
چھندگی	جھندگی	۱۱	۵۳	سے	ہے	۸۶	۵۰
بیٹون کو	بیٹیون کو	۱۶	۸۵	اتر	اترنے	〃	۵۱
پر	پھر	۱۸	۱۰	جیمونکو	خیمونکو	〃	〃
گوشذر	گوش زد	۲۰	۲۲	چلتی	جلتی	۸۷	۵۵
اسی	اُس	۲۷	۶۳	سے	ہے	۸۸	۶۶
زینب،	زینب،	〃	۶۶	اندہرے	اندھیرے	۸۹	۶۷
آسیہ	اسپہ	۳۳	۱۰۲	ربج	رنج	〃	۶۸
مت	امت	۳۶	۱۱۸	درہم براہم	درہم و برہم	〃	۶۹
بڑی	پڑی	۳۸	۱۳۱	ذر	ذرا	۹۰	۷۳
گریبان	گریبان	۴۹	۱۳۸	ٹہیرے	ٹھیرے	〃	۷۵
آعدا	اعدا	〃	〃	یا	دیا	〃	۷۷
تلاتم	تلاطم	۴۱	۱۵۰	بنت	بنت	۹۱	۸۱
پیٹھتے	پیٹتے	۴۲	۱۵۳	باندے	باندھے	〃	〃
کہان	کہا	〃	۱۵۶	حانی	جانی	〃	۸۲
چھڑایا	چھچڑایا	۴۴	۱۶۴	پھر	پہر	〃	۸۴
جب	حُب	۴۵	۵	موسا	موسیٰ	۹۵	۱۰۴
راہداری	راہ داری	۴۶	۱۱	کیادہ	کبادہ	۹۷	۱۱۶
سرمہ	چشمہ	۴۹	۳۰	گردمین	گردنمین	۹۸	۱۲۲
این	ابن	۵۱	۳۸	رنجھوڑا	بنجھوڑا	〃	۱۲۳
تجات	نجات	〃	〃	ری	پری	〃	۱۲۴
گیا	کیا	〃	〃	ین	تن	۱۰۱	۱۳۹
کھر	گھر	۵۲	۴۴	ڈھیوڑی	ڈیوڑھی	〃	۱۴۴
آسیہ	اسپہ	۵۶	۶۸	سے	مے	۱۰۶	۱۱
عقبا	عقبیٰ	〃	۷۳	لٹے	لٹتے	۱۱۰	۳۶
لغزہ	نعرہ	۵۹	۸۸	متفق الفظ	متفق اللفظ	۱۱۲	۴۶
جرات	جرأت	۶۰	۹۵	حیدر	حیدر پہ	۱۱۴	۵۸
ہین	مین	۶۶	〃	جیکے	چپکے	۱۲۲	۲۲
درندان	درزندان	۷۱	۲۶	ناوزان	نازان	۱۲۳	۲۷
میونکے	میوونکے	۷۳	۳۷	سمندنکی	سمند کی	۱۳۰	۶۷
حرس	ترس	۷۹	۸	جھکر	جھک کر	۱۳۵	۱۰۱
سنے	بے	۸۱	۲۱	بارہ	بارھ	۱۳۹	۱۲۴
سجاد	اسجا	۸۲	۳۰	سانی	سالی	۱۴۱	۱۳۳
ستاما	ستایا	۸۴	۴۲	قاتح	فاتح	۱۴۴	۳
اوبجتے	او بجھتے	۸۶	۴۹	بافا	باوفا	۱۴۶	۱۳

غلط	صحیح	صفحہ	بند	غلط	صحیح	صفحہ	بند
علی کے	علی ہنگے	۴۷	۲۴	غلا	غلام	۲۴۰	۳۲
اک	ایک	۱۵۱	۴۵	اس گھری	اس گھڑی	〃	۳۴
غلامو	غلامون	۱۶۲	۱۰۹	وہ مہ لقا	مہ لقا	۲۴۱	۴۲
بنا ہے	بجا ہے	۱۶۴	۱۲۲	اُٹھکھرے	اُٹھکھڑے	۲۴۳	۵۳
مشکلاشائی	مشکلکشائی	۱۶۶	۹	غریب	غرب	۲۴۴	۵۸
وینگے	دینگے	۱۶۸	۱۹	یزیدی کی	یزیدی	〃	۵۹
بجا	بہا	۱۶۹	۲۹	بھی	تھی	۲۴۸	۸۴
حقے	حقنے	۱۷۱	۴۲	گمراہ	گرہ	۲۴۹	۸۶
رونگے	روینگے	۱۷۳	۵۳	روری	رو رہے	۲۵۲	۱۰۳
جدا	جدا تھی	۱۷۵	۶۲	وہا ہم	وہان ہم	۲۵۵	۱۲۵
گھر	گھر	۱۷۶	۶۹	ڈالیگے	ڈال کے	〃	۱۲۶
وت	موت	۱۹۰	〃	دیکھی ہے	دیکھتی ہے	۲۵۶	۱۳۱
ہین	ہمین	〃	〃	رفو رہو	رفو ہو	۲۶۰	۱۳
ہو	ہون	۱۹۲	۸۴	دیجاہ	دیبجاہ	۲۶۳	۳۵
سالت	رسالت	۱۹۳	۸۵	رزتے	لرزتے	۲۶۶	۵۰
بیج	بیچ	۱۹۷	۱۰	تجھ	تجھپہ	۲۶۹	۶۹
کا	کامین	۲۰۵	۵۶	پاؤتپہ	پاؤنپہ	〃	۷۰
میرا	مرا	۲۱۴	۱۰	دینگے	دیجئے	۲۷۰	۷۷
یہی	بھی	۲۱۶	۲۴	کسی	کس	۲۷۱	۸۴
جھٹے	چھٹ	۲۱۸	۳۵	معخزہ	معجزہ	۲۷۴	۱۰۱
بیج	پیچ	۲۲۰	۴۸	سے	ہے	〃	۱۰۲
مرادونگا	مرادونگا	۲۲۱	۵۰	طنبطنہ	طنطنہ	۲۷۵	۱۰۴
ٹھر	ٹھہر	۲۲۲	۵۹	پشتمین	پشتین	〃	۱۰۹
اخد	اخذ	۲۲۳	۶۵	نجس	نخس	〃	〃
دور	دو	۲۲۴	۶۹	جرت	جرأت	۲۷۷	۱۱۸
میری	مری	۲۲۵	۷۴	ایسے	اسے	۲۷۸	۱۲۷
پید	پیدا	〃	۷۶	بضقہ	بضعہ	۲۷۹	۲۲۹
ہل کا	ہلکا	۲۲۸	۹۲	بیٹون	بیٹیون	〃	〃
ترب	تڑپ	〃	۹۶	یہ کہلے	یہ کھلکے	۲۸۱	۱۰
بوچھار	بوچھار	۲۲۹	۱۰۱	بخیہ	بخیہ کیا	۲۸۵	۳۴
بدھنے	بڑھنے	۲۳۰	۱۰۴	نپاہ	پناہ دین	۲۸۶	۳۹
دھاب	ڈھانپ	۲۳۱	۱۱۳	ایک	اک	۲۹۴	۸۵
میرے	مرے	〃	〃	بھی ہین یہ قسمت	بھی نہین پاس یہ قسمت	۳۲۶	۱۰
بجاؤ کر	بہاؤ	۲۳۲	۱۱۵	حضور	حضوری مین	〃	۱۱

غلط	صحیح	صفحہ	بند
ددد	دودھ	۳۳۴	۹
پیغمبر	پیمبر	۳۳۵	۱۴
علےٰ	علی	۳۳۶	۱۹
بچین	بچپین	۳۳۷	۲۷
یہ رو کر	رو کر	۳۳۸	۳۴
دیکھون کی	دیکھون گی	۳۴۲	۹۰
مسطور	مسطور ہو چکا	۳۴۷	۸۱
بیجان	بیان	۳۵۱	۴۰
نذ	نذر	۳۵۲	۴۰
دوار	دور	۳۵۷	۷۹
مشکو	شاد	۳۵۹	۸۷
شاہ شہ…	شاہ شہدا	۳۷۴	۷۹
		۳۸۰	۱۹
فاقہ کشوں کو نہین	فاقہ کشون کو اب ہین	۳۸۱	۶۷
	ر	۳۸۹	۳۲
۱۳	۳۱		۲
ہے	ہین	۳۹۷	۲۲
اندون کو	راندھ دن کو	۴۰۰	۳۷
بیوادن کو	بیودن کو	"	۴۲
جلوہ دار	جلو دار	۴۰۴	۱۰
سیدوالاکو پایا	سیدوالاکو نہ پایا	۴۰۸	۳۵
دبلتے	ڈھلتے	۴۲۷	۳۱
نمد	ضو	۴۲۶	۳۰
لبوتر	کبوتر	۴۳۶	۸۹

غلط	صحیح	صفحہ	بند
عمد	عمر	۴۳۷	۹۴
کبرائے	کبریٰ	۴۴۴	۱۳۸
طلاطم	تلاطم	۴۴۶	۵
لوالعزم	اولوالعزم	۴۵۰	۲۸
اڑے	اڑھائے	۴۶۵	۲
ننھا سالا جسم	ننھا سا جسم	۴۶۷	۱۳
یثر	یثرب	۵۰۹	۹۴
دورود	وردو	۵۲۶	۳
سے	ہے	۵۲۹	۲۳
خو	جو	۵۳۴	۵۱
غلا	غدار	۵۵۱	۷۲
گل خن	گلخن	۵۵۷	۹
سپیر	شبیر	۵۵۸	مطلع
سے	ہے	۵۶۱	۳۱
کیجیے گا سفارش	یہ کیجیے گا سفارش	۵۶۵	۵۳
آنی	آئی	۵۶۹	۸۳